

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الثانی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقہ الاسلام ملا رفیع مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن جامعہ اسلامیہ مولانا السید ظفر حسین صاحب فہم مدظلہ العالی نقوی الاروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۱۹۹۰ء

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ظفر میم پبلیکیشنز ٹرسٹ ریسٹریٹڈ ناظم آباد نمبر ۲۰ کراچی

مطبع _____ قریشی آرٹ پریس

کتابت _____ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ _____ 165 روپے

تاریخ اشاعت _____ اپریل 2003ء بارششم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام على سيد المرسلین وخاتم النبیین
 وآله الطیبین الطاهرین المعصومین

بعد حمد و صلوة عرض ہے کہ اشافی ترجمہ کانی جلد اول ختم ہونے کے بعد ہی میں نے جلد دوم کا ترجمہ قطعاً قضا رسالہ
 نور میں طبع کرنا شروع کر دیا تھا جو بعد اللہ تبارک و تعالیٰ میں مکمل ہو گیا اس وقت سے از سر نو اس کی کتابت کرانی شروع
 کر دی گئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلد اول کی طرح جلد ثانی بھی طبع ہو کر مومنین کی نظر کے سامنے آگئی اس زمانہ میں کسی
 کتاب کا چھپوانا معمولی کام نہیں، بالخصوص مبسوط کتابوں کا کیونکہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ کتابت اور
 طباعت کی آجڑوں پہلے سے زیادہ ہو گئی ہیں خدا شکر ہے کہ ان مشکلات کے تحت اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے لئے یہ منزل آسان کر دی
 میں مولانا قلام حسین صاحب مولوی فاضل مدرس جامعہ امامیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتابت ختمہ کا بیوں میں غلطیوں کی
 اصلاح کی اور میرے لئے اس بار کو ہلکا کیا۔ عربی اور اردو دونوں جہاتوں میں صحت کے لئے اپنے بس کی کوشش تو کر لی گئی
 پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ افلاطون سے بالکل پاک صاف ہے، جہاں اس دنیا میں اور بہت سی باتیں ناممکنات کی فہرست میں
 شامل ہیں کتاب کا صحیح چھپنا بھی ہے کیونکہ پریس سے نکلنے تک بہت سے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں جس میں نظر کا چوک جانا کوئی
 بڑی بات نہیں، ان دونوں جلدوں کے ترجمہ کا کام میں نے عالم پریس میں کیا ہے جبکہ دو کم اسی سال کا ہو چکا ہوں مشہور تو یہی ہے
 کہ آدمی ستر سال کا ہو کر ستر چالیسے ستر ہتر اشل مشہور ہے میں تو آٹھ سال آگے بڑھ گیا ہوں اس قدر مطلق کام کہاں تک
 شکر ادا کر دوں جس نے اس گزری عمر میں مجھے یہ توفیق دی کہ میں نے ان مقدس کتابوں کا ترجمہ اپنے قلم سے مکمل کر لیا اگرچہ پیسہ سانا
 کا تقاضا اور طبیعت کا اضمحلال نے اس بار کا وزن بہت زیادہ بڑھا دیا تھا تاہم میں نے ہمت نہیں ہاری میں ان حضرات کا تہلیل
 سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری اس نیک نیت کی قدر کی۔ میں جو تکوین قلم چلانے کا پچاس سال سے آزاری بنا ہوا ہوں اس لئے کوئی
 حالت بھی ہو یہ شغل میرے دم کے ساتھ ہے اس پچاس سال کی مدت میں دو سو سات کتابیں اب تک میرے قلم سے نکل چکی ہیں اور
 طبع بھی ہو چکی ہیں دو تین کتابیں غیر مطلوبہ بھی ہیں اعمول کانی جلد دوم کے ترجمہ کو جلد ختم کرنے کے بعد میں چاروں معصومین علیہم
 السلام کی صحائف میں کاسلسلہ نور میں شروع کر دیا ہے بعد اللہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب میرت الرسول نور میں شائع

ہو چکی ہے نومبر ۱۹۶۶ء میں سیرت علی قسطاً قسطاً چھپ رہی ہے سوانح حیات کے بعد ہر کتاب میں حقائق و معارف اسلام کا بیان بھی شامل ہے اور آخر تک رہے گا سیرت الرسول کے ساتھ اسلام فطری دین ہے۔ حقیقت انسانہ اور حیات بعد الموت پر سیرت و مسائل بحث کی گئی ہے۔ سیرت علیؑ میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا ہر سوانح عمری کا حجم کم از کم چار صفحات ہو گا میں نے یہ ایک لیا پر دو گرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں چہرہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آ رہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمت و اسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی اس ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے۔ اس پر دو گرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آ جائیں گے۔ میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ہمتی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلبہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وعاذتہ تعالیٰ الا باللہ

سرا قلم اشتم
سیظرف حسن نقوی الامروہی۔

بارگاہ باری میں عرض

اے قادر مطلق، اے معبود برحق تیری بارگاہ عز و جلال میں بعد عیش دنیا یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمات تیری نگاہِ لطف و کرم قابلِ اجرت قرار پاجائے تو اس کا ثواب میرے توفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پا کر میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دین برحق کی تہمیراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمد وآل محمد کے صدقے میں ان کی روح کو اپنی برکت و رحمت کے سلسلے میں لے لینا۔

میں ہوں تیسرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدانے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندگی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اصول کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ جو نسخی جلد تریوہ طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شہباز حسن صاحب بی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل، جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا یعقوب صاحب قبیلہ و عالی جناب مولانا مشتاق حسین صاحب قبیلہ شاہدہی کا تہہ دل سے شکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رہ گیا تھا میری مدد فرمائی۔

ماہ اگست

ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۹۲	۲۰۷	معانقہ	۲۰	۵	۱۸۸	الحب فی اللہ والیقین فی اللہ	۱
۹۴	۲۰۸	تقبیل	۲۱	۹	۱۸۹	خدمت دنیا و زہد فی الدنیا	۲
۹۵	۲۰۹	تذکرۃ الاخوان	۲۲	۲۲	۱۹۰	تمتہ باب سابق	۳
۹۹	۲۱۰	مومن کو خوش کرنا	۲۳	۲۳	۱۹۱	قتاعت	۴
۱۰۵	۲۱۱	مومن کی حاجت بڑھانا	۲۴	۲۴	۱۹۲	کفایت عطا کرنا بقدر ضرورت	۵
۱۱۱	۲۱۲	مومن کی حاجت براری میں سے کرنا	۲۵	۲۹	۱۹۳	امر میں تعمیل	۶
۱۱۵	۲۱۳	مرد مومن کے کرب کو دور کرنا	۲۶	۳۲	۱۹۴	انصاف و عدل	۷
۱۱۷	۲۱۴	مومن کو کھانا کھلانا	۲۷	۳۸	۱۹۵	لوگوں سے استغنا	۸
۱۲۳	۲۱۵	مومن کو لباس پہنانا	۲۸	۴۰	۱۹۶	صلہ رحم	۹
۱۲۴	۲۱۶	مومن پر مہربانی کرنا اور عورت کرنا	۲۹	۵۱	۱۹۷	والدین سے نیکی	۱۰
۱۲۷	۲۱۷	خدمت مومن	۳۰			امور مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت	۱۱
۱۲۸	۲۱۸	نصیحت مومن	۳۱	۶۱	۱۹۸	اور نفع پہنچانا۔	
۱۲۹	۲۱۹	لوگوں کے درمیان اصلاح	۳۲	۶۳	۱۹۹	بوزعموں کی تعظیم	۱۲
۱۳۱	۲۲۰	احیاء مومن	۳۳	۶۴	۲۰۰	مومنین کا آپس میں بھائی چارہ	۱۳
۱۳۳	۲۲۱	اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا	۳۴	۶۸	۲۰۱	کس دعویدار ایمان کا حق واجب ہے	۱۴
۱۳۳	۲۲۲	تقیہ کی صورت میں عملیوں کو امر	۳۵			مواخات ملحاظ دین نہیں دین میں تو	۱۵
		حق کی دعوت سے باز رہنا		۶۹	۲۰۲	تعارف ہوتا ہے	
		خدا اپنا دین اسے عطا کرتا ہے جسے	۳۶	۷۰	۲۰۳	مومن کا حق مومن پر	۱۶
۱۳۷	۲۲۳	دوست رکھنا ہے		۷۸	۲۰۴	نراجم و تعاطف	۱۷
۱۳۸	۲۲۴	سلامتی دین	۳۷	۷۹	۲۰۵	زیارت اخوان	۱۸
۱۴۰	۲۲۵	تقیہ	۳۸	۸۵	۲۰۶	معانقہ	۱۹

جلد ۱		۳		اشافی	
باب نمبر	عنوان	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار
۲۲۴	اس کے بارے میں جو حدیث کی توفیق کرے	۶۰	۲۲۴	۱۲۷	۳۹ راز کو چھپانا
۲۲۴	اور اس کے خلاف عمل کرے۔		۲۲۷	۱۵۴	۴۰ ہومن اور اس کی علامات و صفات
۲۳۵	لوگوں سے جھگڑا خصومت اور عداوت	۶۱	۲۲۸	۱۷۴	۴۱ قلت حد و ہومن
۲۳۸	غضب	۶۲			۴۲ راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے
۲۵۲	حد	۶۳	۲۲۹	۱۷۷	پر صبر اس کے بعد
۲۵۵	عصبیت	۶۴	۲۳۰	۱۸۰	۴۳ ہومن کا ہومن کے ساتھ آرام پانا
۲۵۷	بکر	۶۵	۲۳۱	۱۸۰	۴۴ ہومن کی دیر سے اللہ کیا دینے کر تلپے
۲۴۲	عجب	۶۶	۲۳۲	۱۸۱	۴۵ ہومن کی دو قسمیں
۲۴۵	محبت دنیا اور اس کا عرصہ	۶۷			۴۶ ہومن کا خدا سے چھ دن معصائب پر صبر
۲۵۲	طبع	۶۸	۲۳۳	۱۸۳	کرنے میں
۲۵۳	خوشی	۶۹	۲۳۴	۱۸۶	۴۷ شدت ابتلائے ہومن
۲۵۷	سور خلق	۷۰	۲۳۵	۱۹۶	۴۸ فقر اور المسلمین
۲۷۵	سفر	۷۱	۲۳۶	۲۰۳	۴۹ قترہ
۲۷۶	بزار زبان درازی	۷۲			۵۰ قلب انسانی کے دو کان بن میں چھوکتا
۲۸۰	وہ شخص جس کے شہر سے بچا جائے	۷۳	۲۳۷	۲۰۴	چہ فرشتہ اور شیطان
۲۸۱	یعنی زیادہ روی	۷۴			۵۱ وہ روح جس سے ہومن کی تائید کی
۲۸۲	بکر	۷۵	۲۳۸	۲۰۵	جاتی ہے
۲۸۴	قادت قلب	۷۶	۲۳۹	۲۰۶	۵۲ ذنوب
۲۸۶	ظلم	۷۷	۲۴۰	۲۱۵	۵۳ گناہان کبیرہ
۲۹۲	خواہشات کی پیروی	۷۸	۲۴۱	۲۱۸	۵۴ گناہوں کو حقیر سمجھنا
۲۹۴	مکر و عذر و فریب	۷۹	۲۴۲	۲۲۹	۵۵ گناہوں پر اصرار
۲۹۶	کذب	۸۰	۲۴۳	۲۳۰	۵۶ کفر کے اصول اور ارکان
۳۰۲	دو زبان والا (دو سائین)	۸۱	۲۴۴	۲۳۵	۵۷ ریاء
۳۰۳	کسی سے قدرت بات کرنا	۸۲	۲۴۵	۲۴۱	۵۸ طلب ریاست
۳۰۶	قطع رحم	۸۳			۵۹ اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی گتات
۳۰۹	نازرائی والدین عقوق	۸۴	۲۴۶	۲۴۳	میں ہونا۔

باب نمبر صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	باب نمبر صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۳۳ ۲۸۵	دوسروں کو دیکھنے سے		۳۱۱ ۲۴۲	دوسروں کے مقابلے میں ہرگز کرنا	۸۵
۳۳۵ ۲۸۶	جو مومن کو ڈر لے	۹۹	۳۱۲ ۲۴۳	مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا	۸۶
۳۳۶ ۲۸۷	چغلی خوردی	۱۰۰	۳۱۴ ۲۴۴	دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا	۸۷
۳۳۷ ۲۸۸	افشلے راز	۱۰۱	۳۱۹ ۲۴۵	عذرت سرزنش مومن	۸۸
۳۴۰ ۲۸۹	معصیت خدا کے ساتھ	۱۰۲	۳۲۰ ۲۴۶	غیبت و بہتان	۸۹
	اطاعت مخلوق		۳۲۲ ۲۴۷	تقلین ہر مومن	۹۰
۳۴۱ ۲۹۰	دنیا میں گناہوں کی سزا	۱۰۳	۳۲۳ ۲۴۸	شہادت	۹۱
۳۴۳ ۲۹۱	گنہگاروں سے ہم نشینی	۱۰۴	۳۲۴ ۲۴۹	سبب (گلیاں)	۹۲
۳۴۹ ۲۹۲	اصنافِ مومن	۱۰۵	۳۲۶ ۲۵۰	تہمت و بدگمانی	۹۳
۳۵۲ ۲۹۳	کفر	۱۰۶		اس کے بارے میں جو اپنے بھائی	۹۴
۳۶۰ ۲۹۴	رجوع کفر	۱۰۷	۳۲۷ ۲۵۱	کو نفیست نہ کرے۔	
۳۶۳ ۲۹۵	کفر کے ستون اور اس کی شاخیں	۱۰۸	۳۲۹ ۲۵۲	خلف و عد	۹۵
۳۶۵ ۲۹۶	صفت نفاق و منافق	۱۰۹		اس کے بارے میں جس سے برادر	۹۶
۳۶۹ ۲۹۷	مشرک	۱۱۰	۳۲۹ ۲۵۳	مومن بلنے آئے اور وہ نہ لے	
۳۷۲ ۲۹۸	شک	۱۱۱		اس کے بارے میں جس سے اس کا	۹۷
۳۷۵ ۲۹۹	ضلع	۱۱۲	۳۳۲ ۲۵۴	بھائی درجہ چاہے اور وہ نہ کرے	
۳۸۱ ۳۰۰	مستضعف	۱۱۳		جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز	۹۸

ایک سو اٹھاسی وال باب

الحب في الله والبغض في الله

۱۸۸ (باب)

الحب في الله والبغض في الله

۱۔ عدۃ من اصحابنا ، عن احمد بن محمد بن عيسى واحمد بن محمد بن خالد ، وعلي بن ابراهيم عن ابيد ، وسهل بن زياد جميعا عن ابن محبوب ، عن علي بن رباب ، عن ابي عبيدة الحداد عن ابي عبد الله عليه السلام قال : من احب الله وابغض الله واعطى الله فهو من كمل ايمانه .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت کرے یا بغض رکھے اور خوشنودی خدا کے لئے کسی کو عطا کرے تو اس کا ایمان کامل ہے۔

۲۔ ابن محبوب ، عن مالك بن عتيبة ، عن سعيد الأعمش ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال : من أدق عرى الإيمان أن تحب في الله وتبغض في الله وتعطي في الله ، وتسمع في الله .

۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایمان کی رسی کو مضبوط رکھے ہے اس کو چاہیے کہ محبت یا عداوت ، عطا یا منع جو کچھ ہو محض خوشنودی خدا کے لئے ہو۔

۳۔ ابن محبوب ، عن ابي جعفر محمد بن النعمان الأحمول صاحب الطائفة ، عن سلام ابن المستنير عن ابي جعفر عليه السلام قال : قال رسول الله ﷺ : ود المؤمن للمؤمن في الله من أعظم شمع الإيمان ألا ومن احب في الله وابغض في الله واعطى في الله وسمع في الله فهو من اصحاب الله .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے مومن کا مومن کو خوشنودی خدا کے لئے دوست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے۔ آگاہ ہو جس نے خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا تو وہ شخص اصفیائے خدا میں سے ہے۔

۴۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، عن علي بن أبي حمزة ،

عَنْ أَبِي بَسْبَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَخَابِرِينَ فِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ ، قَدْ أَضَاءَ نُورٌ وَجُوهِهِمْ وَنُورٌ أَجْسَادِهِمْ وَنُورٌ مَنَابِرِهِمْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى يُعْرَفُوا بِهِ ، وَقِيلَ : هَؤُلَاءِ الْمُتَخَابِرُونَ فِي اللَّهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشنودی خدا کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے کو قیامت کے روز نور کے منبروں پر ہونگے اور نور سے ان کے چہرے اور اجسام اور منبر ایسے چمک رہے ہوں گے کہ وہ اسی نور سے پہچانے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے قریبت الی اللہ دوستی رکھتے تھے۔

۵۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَسَّادٍ ، عَنْ حَرَبِ بْنِ ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ ، آمِنَ الْإِيمَانِ هُوَ ؟ فَقَالَ : وَهَلِ الْإِيمَانُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ ؟ ثُمَّ تَلَاهُ فِيهِ آيَةَ : حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَرَيْبَتَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِيسْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ .

۵۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا حب اور بغض ایمان سے ہے فرمایا کیا ایمان حب و بغض کے علاوہ کئی کوئی چیز ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی ہے اور کفر و فسوق و عیسیان سے تم کو نفرت دلائی ہے یہی لوگ راشدین ہیں۔

۶۔ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُبٍ - فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُذَرِّكِ الطَّائِبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ : أَيُّ عَرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ ؟ فَقَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الرِّكَائَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الصِّيَامُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الْحَجُّ وَالْمَعْرَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ : الْجِهَادُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ مَا قُلْتُمْ فَضْلٌ وَ لَيْسَ بِدٍ وَلَكِنْ أَوْثَقُ عَرَى الْإِيمَانِ : الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ وَ تَوَالِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَ التَّبَرُّي مِنْ أَعْدَاءِ اللَّهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا ایمان کی کون سی رستی زیادہ مضبوط ہے انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں بعض نے کہا نماز، بعض نے کہا زکوٰۃ، بعض نے کہا روزہ، بعض نے کہا حج اور عمرہ، بعض نے کہا جہاد، رسول اللہ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ فضیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رستی نہیں، سب سے زیادہ مضبوط رستی حب فی اللہ و بغض فی اللہ اور اولیائے خدا کو دوست رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَبَلَةَ الْأَخْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ زَبْرَجِدَةٍ خَضْرَاءَ فِي ظِلِّ
 عَرْشِهِ عَنْ يَمِينِهِ - وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ - وَجُوهُهُمْ أَشَدُّ بَيَاضًا وَأَضْوَاهُ مِنَ الشَّمْسِ الطَّالِقَةِ ، يَغِيظُهُمْ
 بِمَنْزِلَتِهِمْ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ ، يَقُولُ النَّاسُ : مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَيُقَالُ : هَؤُلَاءِ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خوشنودی خدا کے لئے محبت کرنے والے روز قیامت زیر
 جدیہ کی زمین پر عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے اور دونوں ہاتھ ان کے داہنے ہاتھ کی طرح قوی ہوں گے ان کے چہرے سفید ہوں
 گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل کرے گا۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں کہا جائے گا
 یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ النَّعْمَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ
 ابْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوْلِيَّ وَالْآخِرِينَ فَأَمَّ مُنَادٍ فَنَادَى يُسْمِعُ النَّاسَ
 فَيَقُولُ : أَيُّنَ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ : اذْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ
 حِسَابٍ ، قَالَ : فَتَلْقَاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : إِلَى أَيُّنَ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ :
 فَيَقُولُونَ : فَأَيُّ صِرَابٍ أَنْتُمْ مِنَ النَّاسِ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَخَابِتُونَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ وَآيَةُ
 شَيْءٍ كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ؟ فَالَوْأ : كُنَّا نَحِبُّ فِي اللَّهِ وَنُبَيِّضُ فِي اللَّهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ .

۸۔ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا جب روز قیامت اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا
 جس کو لوگ سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہیں قریب اللہ محبت کرنے والے۔ پس کچھ لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی، ان سے کہا جائے
 گا جنت کی طرف بے حساب چلو، ملائکہ پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو وہ کہیں گے ہم قریب اللہ محبت کرنے والے ہیں وہ
 کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے انھوں نے کہا ہم خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا کرتے تھے وہ کہیں گے کیا
 اچھا ہے اجر عمل کرنے والوں کا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرَادَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قَالَ : ثَلَاثٌ مِنْ عِلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : عِلْمُهُ بِاللَّهِ وَمَنْ يُحِبُّ وَمَنْ يُبْغِضُ (۱) .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کی تین علامتیں ہیں علم باللہ اور محبت و بغض فی اللہ۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّكُمْ وَمَا يَحْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِحُبِّكُمْ وَ
إِنَّ الرَّجُلَ لَيُبْغِضُكُمْ وَمَا يَحْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ بَغْضَكُمْ النَّارَ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص تم سے محبت تو کرتا ہے بظاہر شیعہ ہونے کی حیثیت سے اور اس
گناہ کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو تو خدا اس کو داخل جنت کرے گا اور ایک تم سے یہ سبب شیعہ ہونے کے عداوت رکھتا
ہے اور یہ نہیں جانتا کہ تمہارا گناہ کیا ہے تو خدا اس کو داخل جہنم کرے گا

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ الْعَزْزَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ
الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَدَّتْ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ فَيْتَكَ خَيْرًا فَانظُرْ إِلَى قَلْبِكَ ، فَإِنْ كَانَ
يُحِبُّ أَهْلَ طَاعَةِ اللَّهِ وَيُبْغِضُ أَهْلَ مَعْصِيَةِ فَيْتِكَ خَيْرًا وَرَأَى رُحْمَتَكَ وَإِنْ كَانَ يَبْغِضُ أَهْلَ طَاعَةِ اللَّهِ وَ
يُحِبُّ أَهْلَ مَعْصِيَةِ فَلَيْسَ فَيْتَكَ خَيْرًا وَاللَّهُ يَبْغِضُكَ ، وَالْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحْتَبَ .

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تم یہ جانتا چاہو کہ تم میں نیکی ہے تو اپنے دل پر غور کرو اگر وہ اللہ کے
مطيع بندوں سے محبت کرتا ہے اور اہل معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سچے لو کہ تم میں نیکی ہے اور اگر اہل
طاعت سے بغض رکھتا ہے اور اہل معصیت سے محبت رکھتا ہے تو تم سچے لو کہ تم میں نیکی نہیں اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے
آدمی جن سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي عَلِيِّ الْوَاسِطِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي أَنْعَشَانَ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام
قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَحَبَّ رَجُلًا لِلَّهِ لَا تَابَهُ اللَّهُ عَلَى حُبِّ إِسَاءَةٍ وَإِنْ كَانَ الْمَحْبُوبُ فِي عِلْمِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَبْغَضَ رَجُلًا لِلَّهِ لَا تَابَهُ اللَّهُ عَلَى بُغْضِهِ إِسَاءَةٍ وَإِنْ كَانَ الْمُبْغِضُ فِي عِلْمِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربتہ الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا
ثواب عطا کرے گا اگرچہ اس کا محبوب علم الہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قریبتہ الی اللہ بغض رکھے تو اللہ اس کو اس کا ثواب
دے گا اگرچہ اس کا دشمن اہل جنت ہی سے ہو۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الثَّمَرِيِّ بْنِ سُوَيْبٍ
عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ عَنْ بَشِيرِ الْكِنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَدْ يَكُونُ حُبٌّ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ
حُبٌّ فِي الدُّنْيَا فَمَا كَانَ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَتَوَابَهُ عَلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حبّ فی اللہ اور حبّ رسول کے ساتھ حب دنیا ہوتی ہے پس جہاں تک اور جب تک حب اللہ اور حب رسول کا تعلق ہے خدا پر اس کا ثواب ہے اور جس کا تعلق حب دنیا سے ہے اس کا صلہ کچھ نہیں۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْمُسْلِمِينَ يَلْتَقِيَانِ ، فَأَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

۱۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب دو مسلمان ملیں تو افضل ان میں وہ ہے جو محبت میں زیادہ ہو۔

۱۵۔ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ وَابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا لَتَقَى مُؤْمِنَانِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِأَخِيهِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جب دو مومن ملتے ہیں تو افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے محبت میں زیادہ ہو۔

۱۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَانَ السَّبْعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ مَنْ لَمْ يُحِبِّ عَلَى الدِّينِ وَلَمْ يُبْقِضْ عَلَى الدِّينِ فَلَا دِينَ لَهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے بغض یا محبت نہیں رکھتا اس کا دین ہی نہیں ہے۔

ایک سونو اسی والی باب

مذمت دنیا اور زہد فی دنیا

(باب) ۱۸۹

﴿ذَمُّ الدُّنْيَا وَالرَّهْدُ فِيهَا﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ

الْجَزْرِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا أَثَبَّتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَانْطَلَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عَيْوَبَ الدُّنْيَا ذَاةً هَا وَذَوَاةً هَا وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى ذَا السَّلَامِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار کرتا ہے اور اس کی زبان کو گویا کرتا ہے اور عیوب دنیا اس کو نظر آجاتے ہیں اس کی بیماری بھی اور اس کا علاج بھی اور اسے دنیا سے لے جاتا ہے صحیح سلامت دار السلام کی طرف۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِيِّ ؛ جَمِيعًا ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : حَيْلُ الْخَيْرِ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَحَيْلُ مِفْتَاحِهِ الرَّهْدُ فِي الدُّنْيَا ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لَا يَجْدُلُ الرَّجُلُ حَلَاوَةَ الْأَيْمَانِ فِي قَلْبِهِ حَتَّى لَا يُبَالِيَ مِنْ أَكْلِ الدُّنْيَا . ثُمَّ قَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِكُمْ أَنْ تَعْرِفَ حَلَاوَةَ الْأَيْمَانِ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنی زہد فی الدنیا ہے پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک فدائے دنیا سے پرہیز نہ ہو اور حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہو تو دلوں پر حرام ہے کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ مِنْ أَعْوَنِ الْأَخْلَاقِ عَلَى الدُّنْيَا الرُّهْدَ فِي الدُّنْيَا .

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ الرَّهْدِ فَقَالَ : عَشْرَةٌ أَشْيَاءَ ، فَأَعْلَى دَرَجَةِ الرَّهْدِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الرِّضَا . أَلَا وَإِنَّ الرَّهْدَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ .

اشواقِ جلالہ

۱۱

کتاب ایمان و کفر

۴۔ ایک شخص نے حضرت علی بن حسین علیہما السلام سے پوچھا زہد کے متعلق، فرمایا اس چیز میں ان میں ایک زہد ہے پس زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے زہد کی تعریف کتابِ خدا میں یہ ہے جو فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو۔

۵۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ : كُلُّ قَابٍ فِيهِ شَكٌّ أَوْ شِرْكٌ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِيَتَفَرَّغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ .

۵۔ فرمایا ابو حمزہ علیہ السلام نے ہر دل جس میں شک و شرک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے انبیاء و اوصیاء نے دنیا سے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دنیا سے خالی ہو جائیں

۶۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ عَلَامَةَ الزَّاهِقِ فِي تَوَابِ الْآخِرَةِ زُهْدُهُ فِي عَاجِلِ زُهْرَةِ الدُّنْيَا ، أَمَا إِنَّ زُهْدَ الزَّاهِدِ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَا يَنْقُصُهُ وَمَا قَسَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهَا وَإِنْ زَهَدَ ؛ وَإِنَّ حِرْمَانَ الْحَرْبِ عَلَى عَاجِلِ زُهْرَةِ [الْحَيَاةِ] الدُّنْيَا لَا يَرْبُطُهُ فِيهَا وَإِنْ حَرَسَ ، فَالْمُتَّقُونَ مِنْ حِرْمَانِ حَقِّهِ مِنَ الْآخِرَةِ .

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص تواب آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ لذات کو ترک کرے تاکہ جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو وہ تقسیم الہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا کیونکہ دنیا کے فائدے سے زیادہ اسے آخرت کا ثواب مل جاتا ہے لذات دنیا کے حرمیں کو حرم کرنے سے کچھ زیادہ نہیں مل جاتا۔ تو وہ تواب آخرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَطَمِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَحْبَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهَا جَانِمًا خَائِفًا .

۷۔ فرمایا حضرت محمد علیہ السلام نے رسول اللہ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی کہ وہ بچو کے میں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : حَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ مَحْزُونٌ

فَاتَاهُ مَلَكٌ وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ يَقُولُ لَكَ رَبُّكَ :
افْتَحْ وَحُدِّ مِنْهَا مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْقُصَ شَيْئًا عِنْدِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اللَّهُ تَبَّأُ ذَا مَنْ لَأَذَا
لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْكَلَامَ مِنْ
مَلَكٍ يَقُولُهُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، حِينَ أُعْطِيَتِ الْمَفَاتِيحُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول خدا صلعم محزون و غموم برآمد ہوئے ان کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے ساتھ خزانہ ارض کی کنجیاں لایا کہنے لگا۔ اسے محمد یہ خزانہ ارض کی کنجیاں ہیں خدا فرماتا ہے کہ قفل کھولو اور جتنا چاہو لے لو تمہارا ثواب آخرت میرے نزدیک کم نہ ہو گا حضرت نے فرمایا۔ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے دوسرا گھر نہ ہو۔ یہاں جمع وہ کرے گا جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا کہ یہی کلام میں نے آسمان چارم پر اس فرشتہ سے سنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

۹۔ عَالِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجَدِّي أُسْكُ مَلْتَنِي عَلِيٌّ مَرَبَلَةٌ مَيْتًا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ : كَمْ يُسَادِي
هَذَا؟ فَقَالُوا : لَعَلَّهُ لَوْ كَانَ حَيًّا لَمْ يُسَادِرْهُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَالَّذِي تَقْسِي بِيَدِهِ اللَّهُ تَبَّأُ هَوْنٌ
عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا الْجَدِّي عَلَى أَهْلِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم گزرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مزملہ پر پڑا ہوا تھا اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہوگی انہوں نے کہا اگر یہ زندہ ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں، حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ دنیا خدا کے نزدیک اہل دنیا کے لئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

۱۰۔ عَالِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا زَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَفَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَبَصَّرَهُ عِيُوبَهَا
وَمَنَّ أَوْ تَبَيَّنَّ فَقَدْ أَوْتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَالَ : أَمْ يَطْلُبُ أَحَدُ الْحَقِّ يَابَ أَفْضَلَ مِنَ الرُّحَى
فِي الدُّنْيَا وَهُوَ صَدِّ لِمَا طَلَبَ أَعْدَاءُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : جُمِلْتُ فِذَاكَ وَمِثْلُهَا؟ قَالَ : مِنَ الرُّغْبَةِ فِيهَا . وَقَالَ :
الْأَمِنْ صَبَّارٍ كَرِيمٍ ؛ فَإِنَّهَا هِيَ أَثَامُ قَلَائِلٍ ؛ أَلَا إِنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَجِدُوا طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَرَهُدُوا
فِي الدُّنْيَا .

قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَخَلَّى الْمُؤْمِنُ مِنَ الدُّنْيَا سَمًا وَوَجَدَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللَّهِ وَكَانَ عِنْدَ أَهْلِ الدُّنْيَا كَأَنَّهُ قَدْ حَوَّلَ وَإِنَّمَا خَالَطَ الْعُقُومَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللَّهِ فَلَمْ يَشْتَعِلُوا بِغَيْرِهِ .
فَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْقَلْبَ إِذَا صَافَا صَافَتْ بِهِ الْأَرْضُ حَتَّى يَسْمُو .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا کی بندگی کے ساتھ نیک کارا وہ کرنا ہے تو اسے دنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے اور علم دین کا عالم بناتا ہے اور دنیا کے عیب اس کی نظر میں ظاہر کر دیتا ہے اور جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں تو اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مل گئی اور یہ بھی فرمایا زہر سے بہتر کسی نے حق کو اور کسی دروازہ سے نہیں پایا اور اندھا حق کے لئے ضد ہے اس چیز کو جو انھوں نے طلب کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ دنیا کی طرف ان کو رغبت ہے پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑا صبر کرنے والے اور کریم الطبع ہیں وہ دنیا کی طرف رغبت نہیں کرتے کیوں کہ انہا کو جہنم و رزق ہے جب تک تم دنیا سے بے رغبت نہ ہو گے تو لذت ایمان تمہارے لئے حرام ہوگی اور حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ جب مومن نے اپنے دل کو محبت دنیا سے خالی کر لیا تو وہ بلند مرتبہ ہوا اور محبت خدا کی لذت سے حاصل ہوئی اور اہل دنیا اسے محبوباً سمجھنے لگے اور لوگ تلاوت حب اللہ کو ضبط جانتے ہوئے اس خیال کو چھوڑتے نہیں اور حضرت نے فرمایا۔ جب کسی دل میں صفات پیدا ہوتی ہے تو دنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق بہشت سے ہو جاتا ہے جو آسمان میں ہے

۱۱۔ عَلِيُّ ؛ [عَنْ أَبِيهِ] ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَافَانِيِّ ؛ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ رَاشِدٍ ؛ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُجَدَّبِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ : سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَحَدَ الْأَشْجَالِ أَحْسَنَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَقِيضِ الدُّنْيَا ؛ وَإِنَّ لِيذَلِكَ لَسُعْبًا كَثِيرَةً وَلِلْمَعَاصِي شُعْبًا فَأَوَّلُ مَا عَصَى اللَّهُ بِهِ الْكِبْرَ وَهِيَ مَعْتَبَةٌ إِبْلِيسَ حِينَ أَبِي وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ، وَالْأَجْرُ مِنْ وَهْيِ مَعْصِيَةِ آدَمَ وَحَوْأ ^(۲) حِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَمَّا : دِكْلَامِينَ حَيْثُ يَشْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ؛ فَأَخَذَا مَا لَمْ يَخَافُ بِهِمَا إِلَيْهِ فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَيَّ ^(۳) دَرَّ يَتِيهَمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَمْ يَخَافُ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ وَقَتْلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ الْبِغَاءِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الرِّثَاةِ وَحُبُّ الرِّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْمَلُوِّ وَالنَّرْوَةِ ، فَصِرَتْ سَبْعَ حِطَالٍ ، فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا ، فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا أَسْوَأُ كُلِّ حَظِيئَةٍ ، وَاللَّذْنِيَا دُنْيَا آتِن : دُنْيَا بِلَاغٍ وَدُنْيَا مَلْعُونَةٌ .

۱۱۔ حضرت علی بن اسین سے سوال کیا گیا۔ عند اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت

کے بغیر نقص ذیل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور دعائی کی بھی شاخیں ہیں پس سب پہلی چیز خدا کی نافرمانی تکبر ہے یہ معصیت ابلیس ہے اس نے انکار کیا۔ اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اور حرص وہ معصیت (ترک اولیٰ آدم و حوا ہے اللہ نے ان سے کہا تھا بوجہا ہو کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ اپنا نقصان کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انھوں نے اس چیز کو لے لیا جس کی انھیں ضرورت نہ تھی لہذا یہ چیز روز قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہوگی اور اولاد آدم اکثر اس چیز کو طلب کرے گی جس کی اسے ضرورت نہ ہو پھر حسد کہ جو آدم کے بیٹے میں پایا گیا اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اس کی شاخیں عورتوں کی محبت دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت و کلام و بلندی، ترسیر اور دولت کی محبت ہے یہ سات عادتیں ہیں یہ سب محبت دنیا میں جمع ہوگی ہیں اتنی بار اور علمائے ان امور کو جانے ہو گئے فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے دنیا بے ثبات ہے اس کی دو قسمیں ہیں خدا تک پہنچانے والی بھی ہے اور مٹانے والی بھی ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا إِضْرَارًا بِالْآخِرَةِ وَفِي طَلَبِ الْآخِرَةِ إِضْرَارًا بِالْدُّنْيَا ، فَاصْرُوا بِالْدُّنْيَا فَإِنَّهَا أَوْلَى بِالْإِضْرَارِ .

۱۲۔ فرمایا رسول خدا نے طلب دنیا میں نقصان آخرت کے اور طلب آخرت میں نقصان دنیا ہے اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَدْنُوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَدِّثْنِي بِمَا أَنْتَمِعُ بِهِ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَكْثَرُ ذِكْرِ الْمَوْتِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ إِنْسَانٌ ذَكَرَ الْمَوْتَ إِلَّا وَجَدَ فِي الدُّنْيَا .

۱۳۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو میرے لئے نفع بخش ہو۔ فرمایا۔ اے ابو عبیدہ موت کا ذکر زیادہ کیا کرو جو موت کا ذکر زیادہ کرتا ہے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ دَاوُدَ الْبَزْزَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ : ابْنَ آدَمَ لِدِ الْمَمُوتِ وَاجْمَعْ لِقِنَاءِ وَابْنِ الْخَرَابِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک فرشتہ ہر روز ندا کرتا ہے اے ابن آدم پیدا ہو موت کے لئے جمع کرو فنا کے لئے گھر بنا رہا رہی کے لئے۔

۱۵ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِّمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : إِنَّ الدُّنْيَا قِدَارٌ تَحَلَّتْ مُدْبِرَةٌ ، وَإِنَّ الْآخِرَةَ قِدَارٌ تَحَلَّتْ مُقْبِلَةٌ ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِنُونَ ، فَكُونُوا مِنْ أَتْبَاءِ الْآخِرَةِ ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَتْبَاءِ الدُّنْيَا ، [الأم] وَكُونُوا مِنَ الرَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاهِدِينَ فِي الْآخِرَةِ .
 أَلَا إِنَّ الرَّاغِبِينَ فِي الدُّنْيَا اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بَسَاطًا ، وَالتُّرَابَ فِرَاشًا ، وَالْمَاءَ طَبِيئًا ، وَقَرَّضُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقَرُّضًا .

أَلَا إِنَّ أَشْنَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَاعِينَ السَّهَوَاتِ ، وَمَنْ أَضْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَ مَنْ رَهَدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ .
 أَلَا إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا كَمَنْ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مُخَلَّدِينَ ، وَكَمَنْ رَأَى أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ مَعْدَبِينَ ، شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ ، وَقُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ ، أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ ، وَحَوَائِجُهُمْ خَنِيفَةٌ ، صَبَرُوا أَيَّامًا قَلِيلَةً ، فَضَارُوا بِعُقُوبِي رَاحَةً طَوِيلَةً ، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَاقُونَ أَقْدَامَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَهُمْ يَجَارُونَ إِلَى رَبِّبِهِمْ ، يَسْتَعُونَ فِي فَكَاكِهِ رِقَائِهِمْ ، وَ أَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ ، عُلَمَاءُ ، بَرَّةٌ ، أَتْبَاءُ كَانَتْهُمْ الْقِدَاحُ قَدْبَرَاهُمْ النُّحُوفُ مِنَ الْعِبَادَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاطِرُ فَيَقُولُ : مَرَضَى - وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ - أَمْ حَوْلَيْتُمْ فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ! مِنْ ذِكْرِ النَّارِ وَمَا فِيهَا .

۵ اس فرمایا امام علی بن الحسین علیہ السلام نے دنیا کیسے کی طرف جا رہی ہے اور آخرت کے کی طرف آ رہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور ابتلائے دنیا میں سے زہنہ اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بنا لیتے ہیں اور پانی کو لذیذ شروبات جانتے ہیں اور اسباب دنیا سے پورا پورا قطع تعلق کرتے ہیں آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہو اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا اور جو آتش جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کی اور زہد اختیار کیا۔ مصائب دنیا اس کی نظر میں ہیج ہو گئے آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہل جنت کو جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں اور دوزخ میں اہل دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں ان کے تلوکب محزون اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں انھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا۔ عقبی میں انھیں راحت طویل مل گئی وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں قرضداروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن میں وہ حلیم و عالم اور نیک و متقی نظر آتے ہیں تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوف خدا ان پر غالب ہوتا ہے لوگ انھیں دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا وہ فساد عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امر عظیم نے مغالطہ میں

میں ڈالا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ حال ذکر جنہم اور اس کی تکالیف یاد کر کے ہے یعنی نہ ان کو کوئی دماغی عارضہ ہے جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : يَا جَابِرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَمَحْزُونٌ ، وَإِنِّي لَمَسْفُوفُ الْقَلْبِ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا شَأْنُكَ وَمَا حَزَنُ قَلْبِكَ ؟ فَقَالَ يَا جَابِرُ إِنَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبَهُ صَافِي خَالِيسٍ دِينِ اللَّهِ شَغَلَ قَلْبَهُ عَمَّا سِوَاهُ ؛ يَا جَابِرُ مَا الدُّنْيَا وَمَا عَسَى أَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا ؛ هَلْ هِيَ إِلَّا طَعَامٌ أَكَلْتَهُ أَوْ تَوْبٌ لَيْسَتْهُ أَوْ امْرَأَةٌ أَصَبْتَهَا ؛

یا جابر! ان المؤمنین لم یطمئنوا إلى الدنيا ببقائهم فيها ولم یأمنوا قدومهم الآخرة؛ یا جابر الآخرة دار قرار، والدنيا دار فناء، وزوال، ولكن أهل الدنيا أهل غفلة، وكان المؤمنین هم الغفباء أهل فکرة وعبرة، لم یصممهم عن ذکر الله جل اسمه ما سمعوا بآذانهم، ولم یعمهم عن ذکر الله ماراً وامن الزینة بأعينهم ففازوا بنبواب الآخرة، كما فازوا بذلك العیلم.

واعلم یا جابر أن أهل التقوی ینسأ أهل الدنيا مؤونة وأكثرهم لك معونة، تذکر فیعبونك وإن نسبت ذکروك، قوا الون بأمر الله قوا امون علی أمر الله، قطعوا محبتهم بمحبة ربهم ووحشوا الدنيا لطاعة ملکیهم ونظروا إلى الله عز وجل وإلى محبته یقلوبهم وعلیموا أن ذلك هو المنظور إليه، لعظیم شأنه، فانزل الدنيا کمنزول نزلته ثم انزلت عنه، أو کمال وجدته فی مناوئک فاستیعقت وایس معك منه شئی، إنشی [إنما] صریت لك هذا ملاماً، لأنها عند أهل اللب والعلیم بالله کمنی والظلال؛ یا جابر فاحفظ ما استرعاك الله جل وعز من دینیه وحکمنیه ولا تسألن عما لك عنده الإمالة عند نفسک، فإن تکرر الدنيا علی غیر ما وصفت لك فتحوال إلى دار المستحب، فلعمری لرب حریص علی امر قد شقی به حین آناه ولربت کاریه لا امر قد سعید به حین آناه، وذلك قول الله عز وجل : «وَلِيْمِحِصَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمَحِقَ الْكَافِرِينَ»

۱۶۔ جابر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل منکر مند ہے۔ میں نے کہا میں آپ فدا ہوں کس چیز نے آپ کے دل کو محزون کیا۔ فرمایا۔ اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا سے کیا یہی تاکہ کچھ کھانا کھالیا اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کر لیں۔ اے جابر بندہ مومن تو دنیا میں بقا کے لئے مطمئن نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں جلنے سے بے خوف ہوتا ہے۔ اے جابر آخرت دار قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے اور زوال کی جگہ، لیکن اہل دنیا غفلت میں

پڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہا و اہل فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکر خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امرِ حے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (ابابِ خلافت کا بیان اور نہیں روکتی ہے ذکر خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جیسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ ثوابِ آخرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اسے جابر جو لوگ اہل تقویٰ ہیں وہ یہ نسبت اہل دنیا کے بہت کم سامانِ زندگی رکھتے ہیں اور تمہاری مدرسہ سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور اگر تم سہول چاؤ تو وہ یاد دلائیں گے وہ امرِ خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں اور امرِ خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں انہوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے دنیا کی محبت کو قطع کر دیا اور اپنے مالک کی اطاعت کی بنا پر ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمت شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے دنیا ان کے نزدیک ایک سرائے کی مانند ہے جس میں کوئی آئے اور چلا جائے یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے اس لئے بیان کی ہے کہ تم سمجھ لو کہ اہلِ علم و عقل کے نزدیک دنیا سسائے کی مثل ہے اسے جابر اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کہ ہے اس کی حفاظت کرو اس کے دین و حکمت کے متعلق یہ سوال مت کرو کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیسا ہے یہ تمہاری ہر گاہ جتنی تمہارے دل میں اس کے احکام کی عزت ہوگی جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا اگر اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارے دل میں ہے تو خدا سے عذر خواہی کی طرف لوٹو، قسم اپنی عمر کی۔ اکثر جو میں کسی امر کی طرف ایسے میں کہ جب وہ چیز ان کو ملتی ہے تو ان کے لئے باعثِ شقاوت ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ جس چیز سے کہتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتی ہے تو ان کے لئے باعثِ سعادت بن جاتی ہے اس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ مومنوں کو نکالوں گا اور اللہ کہہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے ثوابِ آخرت کو برطرف کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آئے سے مومنوں کا اجر بڑھا جاتا ہے اور مشرکوں کے لئے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

۱۷۔ وَعَنْهُ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ حَرَى اللَّهُ الدُّنْيَا عَشِي مَدْمَةً بَعْدَ رَغِيفَيْنِ مِنَ الشَّعِيرِ اتَّقُوا بِأَحَدِهِمَا وَاتَّقُوا بِالْآخَرِ وَبَعْدَ شَمَانِي الصَّوْفِ اتَّقُوا بِأَحَدِهِمَا وَاتَّقُوا بِالْآخَرِ.

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو داؤد نے کہا خدا مجھے جزا دے گا جب میں اس دنیا کی خدمت کرتا ہوں دو جوگی رویوں کے بعد میں سے ایک صبح کو کھاتا ہوں اور ایک شام کو اور دو اونچی پوششوں کے بعد میں سے ایک کو لنگ بنا تا ہوں دو سویری کر چاؤ۔

۱۸۔ وَعَنْهُ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنِ الْمُنَسِّبِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَبُو دَاوُدَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ فِي حُلَّتَيْهِ: يَا مُسْتَعِي الْعِلْمِ كَأَنَّ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ شَيْئًا إِلَّا مَا يَتَّقُ

حَبْرَةٌ وَيَضْرُ شَرُّهُ الْإِمْنُ رَحِمَ اللَّهُ؛ يَا مُتَعَبِي الْعِلْمُ لَا يَشْمَلُكَ أَهْلٌ وَلَا مَالٌ عَنْ نَفْسِكَ، أَنْتَ يَوْمَ تُفَارِقُهُمْ كَضَيْبِيَّتْ فِيهِمْ ثُمَّ غَدَوْتَ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَمَنْزِلِ تَحَوَّاتٍ وَنَهَتْ إِلَى غَيْرِهِ وَمَا بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْبَعْتِ إِلَّا كَذَوْمَةٍ نَفْسَتَاهُمْ اسْتَيْقَظَتْ مِنْهَا؛ يَا مُتَعَبِي الْعِلْمُ قَدِيمٌ لِمَعَامَلِكَ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّكَ مُنَابِتٌ بِمَمْلَكِكَ كَمَا تَدِينُ مُدَانُ يَا مُتَعَبِي الْعِلْمُ.

۱۸۔ ابو ذر رادی ہیں کہ عبد اللہ نے ایک خطبہ میں فرمایا ایک طالب علم کے لئے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کا تیر لطف نہ دے اور شرف نقصان نہ پہنچائے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ آپ علم کے طلبہ کا کہیں اہل و عیال اور مال مجھے اپنے نفس سے فائل نہ کر دے ایک دن تیر ان سے جدا ہونا لازم ہے تو دنیا میں ان کے درمیان ایک لہان جیسا ہے جو کہیں صبح کرے کہیں شام، دنیا ایک منزل ہے جس سے دوسری منزل کی طرف جانا ہے موت اور بعثت کے درمیان اتنا ہی وقت ہے جیسے کوئی سو کر جاگ اٹھے اسے طلبہ کا علم کے لئے ان مقامات کی طرف جو اللہ کے سامنے ہیں مجھے اپنے عمل کا اچھا بدلہ لے گا جیسا تو نے کیا ہے اس کا بدلہ ویسا ہی اسے طلبہ کا علم مجھے ملے گا۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْفَاسِمِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَبْرَةَ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: مَالِي وَالْأَرْضُ بَيْنِي وَمَنْ مَلَكَهَا مَلَكَهَا وَمَنْ مَلَكَهَا كَمَلَ الزَّاكِيَةُ رُفِعَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي يَوْمِ صَائِبٍ فَقَالَ تَحَنَّنْتُمْ نَاحٍ وَتَرَكْتُهَا.

۱۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا سروکار میری اور اس کی مثال ایک سواری کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک ڈنڈا مل جائے اور وہ اس کے نیچے قبیلہ کرے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقْبَةَ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَثَلُ الْحَرْبِيِّ عَلَى الدُّنْيَا كَمَثَلِ دَوْدَةَ الْقَرْنِ، كَلَّمَا الْإِذَا دَارَتْ عَلَى نَفْسِهَا لَعْنًا كَانَ أَبَدَلَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ عَمَّا، قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَانَ فِيمَا وَعَظَ بِهِ لَعْنَانُ ابْنَةِ يَأْتِيهِ إِنْ الشَّاسِ وَدَجَعُوا أَمَّا قَبْلَكَ لِأَوْلَادِهِمْ قَلَمٌ يَبْقَى مَا جَعَلُوا لَمْ يَبْقَ مِنْ جَمْعِ مَوْلَاهُ وَإِنَّمَا أَنْتَ عِنْدَ مَسْتَأْجِرٍ قَدْ مَرَّتْ بِعَمَلٍ وَوَعِدَتْ عَلَيْهِ أَجْرًا فَأَوْفِ عَمَلَكَ وَأَسْتَوْفِ أَجْرَكَ وَلَا تَكُنْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ شَاةٍ وَقَعَتْ فِي رِزْقٍ أَحْضَرَ فَأَكَلَتْ حَتَّى سَمِنَ فَكَانَ حَتْمًا عِنْدَ سَيْمَانٍ وَلَكِنْ اجْعَلِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةَ قَنْطَرَةٍ عَلَى نَبْرٍ حَبِطَتْ عَلَيْهَا وَتَرَكْتُهَا وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهَا آخِرَ الدَّهْرِ، أَخْرِبْهَا وَلَا تَعْمُرْهَا، فَإِنَّكَ لَمْ تُوَمِّرْ بِعَمَارَتِهَا.

وَأَعْلَمُ أَنَّكَ سَسْأَلُ غَدًا إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَرْبَعٍ: شَبَابِكَ فِيمَا أَبْلَيْتَهُ؟

وَعُمْرِكَ وَبِمَا أَفْسَيْتَ، وَمَالِكَ وَمِمَّا كَسَبْتَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ؛ فَتَاهَبْ لِيذَلِكَ وَأَعِدْ لَهُ جَوَابًا؛ وَلَا تَأْسَ عَلَى مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا، فَإِنَّ قَلِيلَ الدُّنْيَا لَا يَدُومُ بَقَاؤُهُ وَكَثِيرُهَا لَا يُؤْمَنُ بِلَاؤُهُ، فَحُذِّ جَنْدَكَ وَجِدْ فِي أَمْرِكَ، وَكَشِفِ الْغِطَاءَ عَن وَجْهِكَ وَتَعَرَّضْ لِمَعْرُوفِ رَبِّكَ وَاجِدِ الثَّوْبَةَ فِي قَلْبِكَ وَ اَكْمَشْ فِي قَرَائِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْصِدَ قَصْدَكَ وَيُقْضَى قِضَاؤُكَ وَيُخَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَا تُرِيدُ.

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حرص دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے جیسی ہے جس قدر اپنے اوپر زیادہ تنہا جاتا ہے اتنا ہی اس میں پٹتا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے نکلنا ممکن نہیں ہوتا اور وہ اسی میں مر کر رہ جاتا ہے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی تھی کہ بیٹا تجھ سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے جمع کیا، لیکن جو جمع کیا تھا وہ باقی نہ رہا، تمہاری مثال اس مزدور کی سی ہے جسے کسی کام پر لگایا اور اس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو، پس تم اپنا کام پورا کر دو تب سختی اجر ہو گے اور اس دنیا میں اس بکری کی مانند نہ بنو جو کسی ہرے بھرے کھیت میں چرنے سے موٹی ہو جائے اور یہ موٹا پا اس کے لئے موت کا سبب بن جائے دنیا میں ایک پن کے ہے جو ایک نہر پر ہوتا ہے اس سے گزرتے چلے گئے اب کبھی اس کی طرف نہ لڑو گے اور اس کی بردباری کو آباد نہ کرو گے۔ یہ سمجھ لو کہ روز قیامت جب خدا کے سامنے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا شباب کیسے گزرا، عمر کو کن مشاغل میں ختم کیا۔ مال کس طرح سے کما یا تھا اور کہاں کہاں خرچ کیا تھا اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ، جو چیزیں سامانِ دنیا سے گئی اس کا غم نہ کرو۔ اگر وہ کم ہے تو اسے بقا نہیں، زیادہ ہے تو اس کی بلاؤں سے امن نہیں اُڑتے رہو اور اپنے معاملے میں کوشش کرتے رہو اور اپنے چہرے سے پردہ ہٹاؤ اور اپنے رب کے احسان کے قابل بنو، دل سے توبہ بار بار کرتے رہو اور دنیا کے کاموں سے اس سے پہلے فارغ ہو جاؤ کہ ملک الموت آدبائے اور زندگی کا خاتمہ کر کے تمہارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَعْقَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُوسَى لَا تَرَكْنِي إِلَى الدُّنْيَا كَوْنِ الظَّالِمِينَ وَرَكُونِ مِنَ اتَّخَذَهَا أَبًا وَأُمًّا يَا مُوسَى لَوْ كَلْتُكَ إِلَى تَمْيِكَ لَتَنْظُرَ لَهَا إِذَا لَقِبَتْ عَلَيْكَ حُبَّ الدُّنْيَا وَذَهَرَتْهَا، يَا مُوسَى نَافِسٌ فِي الْخَيْرِ أَهْلُهُ وَاسْتَبَقْتَهُمْ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كَأَسِيهِ وَاتْرَكَ مِنَ الدُّنْيَا مَا بَكَ الْعَيْنُ عَنْهُ وَلَا تَنْظُرْ عَيْنِكَ إِلَى كَيْلٍ مَقْتُونٍ بِهَا وَمَوْكِلٍ إِلَى نَفْسِهِ؛ وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ فِتْنَةٍ بَدَأَهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَلَا تَنْعِظُ أَحَدًا بِكَثْرَةِ الْمَالِ فَإِنَّ مَعَ كَثْرَةِ الْمَالِ تَكْثُرُ الدُّنْيَا نُوْبٌ لِرِوَابِجِ الْحَمَقِيِّ، وَلَا تَنْعِظُنَّ أَحَدًا بِرِضَى النَّاسِ عَنْهُ، حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ زَائِمٌ عَنْهُ، وَلَا تَنْعِظُنَّ مَخْلُوقًا بِطَاعَةِ النَّاسِ لَهُ، فَإِنَّ طَاعَةَ النَّاسِ لَهُ وَاتِّبَاعَهُمْ إِثْمٌ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ هَلَاكٌ لَهُ وَلَيْعِنَ اتَّبَعَهُ.

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وقت مناجات خدائے موعزیٰ سے پہلے مومن کو دنیا پر ایسا بھروسہ نہ کرے جیسا ظالم لوگ کرتے ہیں یا جو دنیا کو اس کا پانچواں حصہ سمجھ کر اعتماد کرتے ہیں۔ اسے موعزیٰ اگر میں: پس توفیق کے بغیر تیرا کام تجھ پر چھوڑ دیتا تو جب دنیا ضرور تجھ پر غالب آجاتی اور اس کی تازگی تیرا دل بھاتی، اسے موعزیٰ اگر میں: اس کے اہل کے لئے زیارت کے طالب ہو اور لوگوں کو اس کی طرف بڑھاؤ، غیر مشکل اپنے مفہوم کے فریبہ۔ دنیا سے اس چیز کو رد کر جس سے بے پروائی حاصل نہ ہو اور اس کے پلنے کی طرف تم مضطر نہ ہو اور لپٹائی ہوئی نظروں سے۔ دیتا ہے خدا ہونے والے کو جو ہر نیکی و برائی اپنے نفس پر سنا آتا کرنے والا ہو اور لوگوں کے مال کی کثرت سے دل تنگ نہ ہو کیوں کہ زیادتی مال کثرت گناہ کا باعث ہوتی ہے حق تعالیٰ واجبہ اور نکرانہ کے باعث اور اس پر بھی دل تنگ نہ ہو جس سے بہت سے لوگ راضی ہوں ہاں اس سے اللہ راضی ہو تو ضرور غلبہ کرے اور غلبہ نہ کرے اس شخص پر جس کی اطاعت لوگ کرتے ہوں کیونکہ غیر حق پر جو اطاعت ہوگی تو طبع اور مصلح دونوں کے لئے باعث ناکت ہوگی۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَدَّبِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَثَلُ النَّبِيِّ كَمَثَلِ الْحَيْةِ طَالَتْهَا مَسَاتِبُ وَفِي جَوْفِهَا السَّمُّ النَّاقِعُ ، يَخْتَدُّهَا الرَّجُلُ الْعَاقِلُ ، فَتَهْوِي إِلَيْهَا الْعَيْشُ الْجَاهِلُ .

۲۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب حضرت علی علیہ السلام میں ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سم ہے چھو لینے میں نرم اور اس کے پیٹ میں سم قاتل، عاقل اس سے بچتا ہے، اور نادان پھر اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي حَمْبَلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَيَّ بِعَظْمِ أُمَّ خَالِدٍ يَعْتَلُ : أَوْصِيكَ نَفْسِي بِشَوْحِي مِنَ لَانْدَلُ مَعْصِيَتُهُ وَلَا يَرْحِي غَيْرُهُ ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِهِ ، فَإِنَّ مِنَ اشْقَى اللَّهِ عَزَّ وَ قَوِي وَشَيْخٍ وَرَوِي ، وَرَفَعَ عَقْلَهُ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ، فَبَدَنَهُ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَقَلْبُهُ وَعَقْلُهُ مُعَايِنُ الْآخِرَةِ ، فَأَطْعَمَ بَنُو قَلْبِهِ مَا أَبْصَرَتْ عَيْنَاهُ مِنَ حُبِّ الدُّنْيَا فَقَدَّرَ حَرَامَهَا وَجَانِبَ مُبَاهِيهَا وَأَصْرَمَ وَاللَّهِ بِالْحَلَالِ الشَّافِي إِلَّا مَا لَبَدَ لَعْمَنَ كَيْسَرِيَّةَ [مِنْهُ] يَشُدُّ بِهَا صُلْبَهُ وَتَوْبَ يُوَادِّي بِهِ عَوْرَتَهُ ، مِنْ أَعْلَى مَا يَجِدُ وَأَخْشِيهِ ، وَأَمَّ يَكُنْ لَهُ فِيمَا لَابَدَ لَهُ مِنْهُ يَقَّةٌ وَالرَّجَاءُ ، فَوَقَعَتْ يَشْتَهُ وَرَجَاؤُهُ عَلَيَّ خَالِقِ الْأَشْيَاءِ ، وَجَعَدَ وَأَجْمَدُوا أَعْتَبَ بَدَنَهُ حَتَّى بَدَّتِ الْأَضْرَعُ وَغَارَتِ الْمَيْتَانِ فَأَبْدَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قُوَّةً فِي بَدَنِهِ وَشِدَّةً فِي عَقْلِهِ وَمَادَجَّرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرَ ، فَارْفِضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا يُعْمِي وَيُصْمِّمُ وَيَبْذُلُ الرِّقَابَ ، فَتَدَارِكُ

مَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِكَ وَلَا قَلِيلٌ عَدَا [أَوْ بَعْدَ عَدَا] فَإِنَّمَا هَلَكَ مَرَّةً كَانَتْ قَبْلَكَ بِإِقَامَتِهِمْ عَلَى الْأَمَانَةِ
وَالسُّوْفِي حَتَّى أَتَاهُمْ أَمْرُ اللَّهِ بِفِتْنَةٍ وَهُمْ غَائِفُونَ ، فَتَقَلُّوا إِلَى أَعْوَادِهِمْ إِلَى فُؤَادِهِمُ الْمُظْلَمَةَ
الْتِيْقَةَ وَقَدْ أَسْلَمْتَهُمْ الْأَوْلَادُ وَالْأَهْلُونَ ، فَانْقَطِعَ إِلَى اللَّهِ يَنْقَلِبُ مُنِيبٌ ، مِنْ رَفِصِ الدُّنْيَا وَعَنْ يَمِينِ
فِيهِ أَنْ كَسَارٌ وَلَا نُجْرَانٌ ، أَعَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَقَّعْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ لِمَرْحَاتِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں تجھے اور خود اپنے نفس کو
دوست کرتا ہوں اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معیشت جائز نہیں اور نہ اس کے غیر سے امید کی جاتی ہے اور استغنا اس کے
غیر سے نہیں ملتا، جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی، توڑا ہوا اور سیر و سیراب ہوا اور اس کی عقل کو اہل دنیا سے واللہ
تبارک و تعالیٰ ہنے اونچا کر دیا اس کا بدن تو اہل دنیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی عقل آخرت کو دیکھنے والی ہوتی ہے جب
دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں دل کی روشنی سے وہ دبا دبتے ہیں وہ بڑا سمجھتا ہے حرام چیزوں کو اور
کنارہ کش ہو جاتا ہے شہادت سے اور خدا کی قسم پاک و نسا ف چیزوں کو بھی اس لئے ترک کر دیا سوا اسے اس قوت لاوت کے
جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے اور اتنا کھڑا لیا جس سے ستر عورتیں بڑھ جائے وہ کھن وٹا اور کھرا جس کے بغیر
پیارے کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کسی سے امید نہیں ہوتی۔ اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اس لئے رہا نعت
میں لپٹے بدن کو بہت تعبیر و الا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں نکلی آئیں اور آنکھیں دھنس گئیں۔ خدا نے اس کے بارے
میں ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی اور اس کی عقل کو اور زیادہ قوی کر دیا اور اس کے ذخیرہ کھزات کو اور
بڑھا دیا اس نے دنیا کو ترک کر دیا کیونکہ حقیقت و تباہی آدمی کو اندھا، گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو
جھکا دیتی ہے لہذا حقیقتی عمر پاتی ہے اس میں اپنی کی کو پورا کر لو اور کل اور پرسوں پر اٹھنا رکھو تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے
جو غلط امید باندھتے رہے اور سستی سے کام لیتے سب سے یہاں تک کہ اچانک خدا کا حکم آگیا اور وہ غفلت ہی میں پڑے رہے۔ ترک
ان کو تابت میں رکھ کر ان کی قبروں تک سے گئے وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں
دبا دیا اور تمام امیدیں قطع ہو گئیں۔ جاتے ہیں ایسے تلب کے ساتھ جس میں ترک دنیا کا ارادہ ہی رہا تھا۔ خدا ہمدانی اور تبارک
مدد کرے اپنی اطاعت میں اور توہین و سہ ہم کو اور تم کو اپنی مرضی کا۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَعْبُورِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَاءِ الْبَيْتْرِ كُنَّا شَرَبْنَا مِنْهُ الْعَطْشَاءُ إِذَا دَا عَطْشًا حَتَّى نَقْتَلُ .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے پیسا جتنا پیئے پیاس بڑھتی
ہی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ مرجا تے۔

۲۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقَيْدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْمٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لِلْحَوَارِيِّينَ : يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَأْسَوْا عَلَيَّ مَا فَاتَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا لَا يَأْسَى أَهْلُ الدُّنْيَا عَلَيَّ مَا فَاتَهُمْ مِنْ دِينِهِمْ إِذَا أَصَابُوا دُنْيَاهُمْ .

۲۵۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا۔ دنیا سے جو چیز چلی گئی اس پر افسوس نہ کرو جیسے اہل دنیا افسوس نہیں کرتے اس چیز پر جو دین کے متعلق ان سے فوت ہو گئی۔

ایک سو نوٹے والے باب

تتمہ باب سابق

(باب) ۱۹۰

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقَيْدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْمٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَنَابِ بْنِ أَبِي حَمِيدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظْمَتِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعُ مَكَانِي ، لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَيَّ هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا كَفَعْتُ عَلَيْهِ صَبِيغَتَهُ وَصَمَمْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَرِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ بَيْتِجَارٍ كُلِّ تَاجِرٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا۔ تم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اپنی عظمت و رفعت کی اگر کوئی بندہ میری مرضی کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں راہو معاش کو اس کے لئے مبارک قرار دیتا ہوں اور آسمان و زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں اور میں اس کے لئے ہر تاجر کی تجارت کی طرح اس کے نفع کا سودا کرتا ہوں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظْمَتِي وَبَهَائِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ هَوَايَ عَلَيَّ هَوَى نَفْسِهِ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا جَعَلْتُ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَهَمَّتْهُ فِي آخِرَتِهِ وَصَمَمْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَرِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ بَيْتِجَارٍ كُلِّ تَاجِرٍ .

۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو اکیانوے واں باب

قناعت

(باب القناعت) ۱۹۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِشَاكَ أَنْ تَطْمَحَ بِمَسْرَكٍ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ ، فَكَلَّمَنِي بِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ عليه السلام : «وَلَا تُسْجِبِكْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا أَوْلَادَهُمْ» وَقَالَ : «وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَإِنْ دَخَلَكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَذْكَرْ عَيْشَ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، فَإِنَّمَا كَانَ قُوَّةَ الشَّعْبِ وَحَلْوَاءَ التَّمْرِ وَوَقُودَ السَّمْفِ إِذَا وَجِدَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تم سے اونچے درجے کا ہے دولت و ثروت میں اس پر نظر نہ کرو، تمہارے لئے کافی ہے خدا کا یہ فرمایا جو اس نے اپنے نبی سے کہا ہے لوگوں کا مال اور اولاد تم کو تعجب میں نہ ڈالے اور یہ بھی فرمایا۔ اپنی آنکھیں مت اٹھاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا ہے اور چند روزہ زندگی میں ان کو دنیا کا عیش دیا ہے ۔ امام نے فرمایا اگر تمہارے دل میں عیش دنیا کا کوئی خیال آئے تو رسول اللہ کی طرز زندگی کو یاد کرو۔ ان کی غذا انان جو تھی ان کا علوہ گھوڑا اور ان کا چراغ درخت خرما کی سوکھی شاخ اگر مل جاتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي حَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَعْنَاهُ اللَّهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے بے نیازانہ ترک طلب کیا خدا نے اسے بے نیاز بنا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنِ الْوَيْهَقِيِّ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : «مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالْيَسْرِ مِنَ الْمَعَالِشِ رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِالْيَسْرِ مِنَ الْعَمَلِ» .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہو اور اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوَارِثِ: ابْنُ آدَمَ كُنْ كَيْفَ شِئْتَ كَمَا تَدِينُ نَدَانُ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ وَالتَّغْلِيلُ مِنَ الرِّزْقِ قَبْلَ اللَّهِ مِنْهُ أَيْسَرُ مِنَ الْعَمَلِ دَمَنْ رَضِيَ بِأَيْسَرٍ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مَوْدَتُهُ وَرَكَتْ مَكْسَبَتُهُ وَخَرَجَ مِنْ حَرِّ الْعُجُورِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ اے ابن آدم جیسا چاہے بن جا تو جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا جو تسلیں رزق پر اللہ سے راضی ہو اور خدا نے اس کے عمل تسلیں کو قبول کیا اور جو تھوڑی سی حلال روزی پر راضی ہو گیا اس کا خرچ بڑکا ہو گیا اور کمائی پاک ہو گئی اور فسق و فجور سے دور ہو گیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْفَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَشْعُرْ مِنَ الرِّزْقِ إِلَّا الْكَثِيرَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا الْكَثِيرَ وَمَنْ كَفَاهُ مِنَ الرِّزْقِ الْقَلِيلَ قَاتَهُ بِكَفَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ.

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزق تسلیں پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو پھر کافی ہوتا اس کو مگر عمل کثیر اور جس نے قناعت کی رزق تسلیں پر تو اس کے لئے کافی ہو گا عمل تسلیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ابْنُ آدَمَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مِنَ اللَّهِ نَيْلًا مَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ أَيْسَرَ مَا فِيهَا يَكْفِيكَ وَإِنْ كُنْتَ إِتْمَانًا رِيدَ مَا لَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ كُلَّ مَا فِيهَا لَا يَكْفِيكَ.

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو سامان دنیا سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے لئے کفایت کرے تو تھوڑا سامان بھی کافی ہو جائے گا اور اگر کفایت کا ارادہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَسَدِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مَكْرَمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: اشْتَدَّتْ حَالُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَسَأَلْتَهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَعْنَاهُ اللَّهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا يَعْني عَيْرِي فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَعْلَمَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بَشَرٌ فَأَعْلَمْتُهُ فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلْنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَعْنَاهُ اللَّهُ.

حَتَّى قَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ نَلَانًا ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاِسْتَأْذِنَ مِقُولًا ثُمَّ أَتَى الْجَبَلَ ، فَصَوَّدَهُ فَقَطَعَ حَطْبًا
ثُمَّ جَاءَهُ بِقَاعَهُ يَبْضِفُ مِدًّا مِنْ دَقِيقٍ مَرَّجَعٍ بِهِ فَأَكَلَهُ . ثُمَّ ذَهَبَ مِنَ الْقَدَاةِ ؛ فَبَجَاءَ بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ
قَبَاعَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ وَيَجْمَعُ حَتَّى اشْتَرَى مِقُولًا ثُمَّ جَمَعَ حَتَّى اشْتَرَى بَكْرَيْنِ وَاعْلَامًا ثُمَّ
أَتَى حَتَّى أَسْرَفَ فَبَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْلَمَهُ كَيْفَ جَاءَ يَسْأَلُهُ وَكَيْفَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ : قُلْتَ لَكَ : مَنْ سَأَلْنَا أُعْطِينَاهُ وَمَنْ اسْتَعْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صحابہ رسول میں سے ایک شخص تنگ دستی میں مبتلا تھا۔ اس کی بڑائی نے کہا کیا اچھا
ہوتا کہ تم رسول اللہ کے پاس جا کر سوال کرتے۔ وہ آنحضرت کے پاس آیا حضرت نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ جس نے ہم سے سوال کیا
ہم نے اس کو عطا کر دیا اور جس نے طلب میں بے نیازی چاہی خدا نے اسے بے نیا کر دیا۔ اس نے دل میں کہا۔ یہ حضرت نے
میرے ہی لئے کہا ہے پس اپنی بی بی کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ اس نے کہا رسول اللہ بشر ہیں رغیب دان نہیں ہمارے
عسرت کا حال کیا معلوم پھر جاؤ اپنا حال بیان کرو۔ وہ پھر آیا حضرت نے اسے دیکھ کر پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ تین بار آیا
ہی ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک کھاڑی غاریشہلی اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر سوکھی لکڑیاں کاٹیں اور بازار میں لاکر ایک مد
آنے کے عوض ان کو بیچا اور کھانا کھایا۔ دوسرے روز پھر گیا اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے لایا۔ چند روز یوں ہی کرتا رہا۔ آخر
اس نے کھاڑی خریدی اور پھر پیسہ جمع کر کے دو اونٹ خریدے اور ایک ملام یہاں تک کہ وہ مالدار ہو گیا اور رسول اللہ کے پاس
آیا اور اپنے سوال کے لئے آنے اور حضرت سے سننے کا ذکر کیا آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جس نے ہم سے مانگا ہم نے اس کو دیا اور جس
نے خدا سے بے نیازی اور ترک طلب کو چاہا خدا نے اسے بے پروا بنا دیا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّوَيْنَ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ
الْفُرَاتِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَرَادَ أَنْ
يَكُونَ أَعْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَافِي بَدَاةِ اللَّهِ أَوْ تَقِ مِنْهُ بِمَافِي بَدَاةِ غَيْرِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو غنی بننے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جو اللہ کے بدترت
میں ہے اس پر اعتماد کرے نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَوْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَنَعَ بِمَارِزَةِ اللَّهِ قَهْوَمِنْ أَعْنَى النَّاسِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اپنے رزق پر قناعت کی وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ حُمْرَانَ قَالَ : شَكَرْتُ لِحُجْلِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ يَطْلُبُ قَيْصِبٌ وَلَا يَقْنَعُ ، وَتَنَازَعُهُ نَفْسُهُ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَقَالَ : عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ يُغْنِيكَ ، فَأَدْنِي مَا فِيهَا يُغْنِيكَ ، وَإِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ لَا يُغْنِيكَ فَكُلْ مَا فِيهَا لَا يُغْنِيكَ .

۱۰۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا جو طلب کرتا ہوں پالیتا ہوں لیکن میرا دل تانغ نہیں ہوتا اور میرا نفس زیادہ پانے پر تلاء ہوتا ہے لہذا مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے حضرت نے فرمایا اگر جو چیز تیرے لئے کافی ہے تجھے بے نیاز بنا دے تو دنیا کی ادنیٰ چیز بے نیاز بنا دے گی اور اگر جو چیز تیرے لئے کفایت کرتی ہے وہ تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی تو دنیا کی کوئی چیز بھی تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنِ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ كَانَ أَيْسَرُ مَا فِيهَا يَكْفِيهِ ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْئًا يَكْفِيهِ .

۱۱۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو سامان دنیا سے اتنے پر راضی ہو گیا جو اس کے لئے کافی ہو تو وہ آسانی سے اس کے لئے کافی ہو گا ورنہ اس کے لئے دنیا کی کوئی شے کافی نہ ہو گی۔

ایک سو بانوے والے باب

کفاف (عطائے رزق بقدر ضرورت)

۱۹۲ (بَابُ الْكِفَافِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ غَالِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ مِنْ أَعْطَيْتُ أَوْلِيَاءِي عِنْدِي رَجُلًا خَفِيفَ الْحَالِ ، دَاخِطٌ مِنْ صَلَاةٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ بِالْقَلْبِ ، وَكَانَ غَامِصًا فِي النَّاسِ جَمَلَ رِزْقِهِ كِفَافًا ، فَصَبَّرَ عَلَيَّ ، حُجِّلْتَ مِنْهُ قَلَّ تَرَاهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیثِ قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے اولیاء میں مجھے سب زیادہ وہ شخص پسند ہے جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے تاکہ تو اب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اس حکم کے مطابق جو داخلِ غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گننام ہو اور اگر اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر مبرک کرے۔ جب جلد اس کی موت آئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طُوبَى لِمَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ عَيْشُهُ كِنَافًا .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا خوشخبری اس کے لئے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

۳۔ النَّوْفَلِيُّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْ مُجْدَاوَالَ عَجَّ وَ مَنْ اَحَبَّ مُجْدَاوَالَ عَجَّ الْعَمَافَ وَالْكَفَافَ وَارْزُقْ مَنْ اَبْغَضَ مُجْدَاوَالَ عَجَّ الْمَالَ وَالْوَلَدَ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے یا اللہ محمد و آل محمد کو روزق دے۔ یہ پاک دامنی اور بقدرت ضرورت روزی کا اور ان کے دشمنوں کو مال اور اولاد کا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَمْعُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ النَّوْفَلِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِرَاعِي إِبِلٍ فَبَعَثَ يَسْتَسْقِيهِ ، فَقَالَ : أَمَا مَا فِي ضُرُوعِهَا فَصَبُوحُ الْحَيِّ وَأَمَا مَا فِي آيِنَتِنَا فَتَبُوقُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، ثُمَّ مَرَّ بِإِرَاعِي عَنَّمِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَسْتَسْقِيهِ فَحَلَبَ لَهُ مَا فِي ضُرُوعِهَا وَأَكْفَأَ مَا فِي إِيْنَانِهِ فِي إِيْنَانِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِسَاءَةٍ وَقَالَ : هَذَا مَا عِنْدَنَا وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَرْبِدَكَ زِدْنَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْهُ الْكَفَافَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِيهِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ لِلَّذِي رَدَّكَ بِدُعَاءِ غَائِمَتِنَا نَجِيئُهُ وَدَعَوْتَ لِلَّذِي أَسْعَمَكَ بِحَاجِيكَ بِدُعَاءِ كَلْبِنَا نَكْرَهُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مَا قَلَّ وَكَفَى حَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالنَّهْيُ : اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْ مُجْدَاوَالَ عَجَّ الْكَفَافَ .

۴۔ حضرت علی بن الحسین سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا گزر ایک اونٹوں کے چرواہے کے گرن سے ہوا۔ آپ نے اسے بھیجا کہ پینے کے لئے کچھ دودھ لائے اس نے کہا جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے اور جو ہمارے برتنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے رسول اللہ نے دعا کی۔ خداوند اسے کثرت سے مال اور اولاد سے بھر

ایک سو ترانوے وال باب

امریخیر میں تعجیل

(باب) ۱۹۳

﴿تَعَجَّلْ فِعْلَ الْخَيْرِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ قَالَ : حَدَّثَنِي حَمْرَةُ ابْنُ حَمْرَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ فَلَا يُؤَخِّرُهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا صَلَّى الصَّلَاةَ أَوْ صَامَ الْيَوْمَ فَيَقَالُ لَهُ : اَعْمَلْ مَا شِئْتَ بَعْدَ مَا قَدَّرَ غَمْرُ [اللَّهُ] لَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اکثر جو بندہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کے بعد جو چاہے عمل کر خدا تجھے بخش دے گا۔

توضیح :- اس حدیث کے معلوم ہوا کہ نماز اور روزہ کے بعد بندہ جو عمل قبیح کرے گا بخش دیا جائے گا لیکن اس حدیث کا منشا یہ نہیں، اول تو بندہ کو یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے کہ اس کا کون سا عمل ایسا مقبول ہوگا کہ خدا یا ملائکہ نے ایسا کہا۔ دوسرے نماز کی تعریف یہ ہے کہ وہ فحشا اور منکر سے روکتی ہے تو اعمال قبیح کے نزدیک ہی نہ جلتے گا لیکن اگر کوئی گناہ صغیرہ سرزد ہو جائے اتفاقاً، تو اللہ اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے گا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : افْتَتِحُوا نَهَارَكُمْ بِخَيْرٍ وَأَمَلُوا عَلَى حَفَظَتِكُمْ فِي آوَالِهِ خَيْرٌ أَوْ فِي آخِرِهِ خَيْرٌ ، يُغْفَرُ لَكُمْ مَا بَيْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پر بزرگوار نے فرمایا۔ جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو جلدی سے کہ گزر دو نہیں کیا معلوم کہ کیا امرانہ غیر حادث ہو جائے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَبَادِرْ ، فَإِنَّكَ لَا تَنْدِي مَا يُحَدِّثُ .

۳۔ سرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظہ فرشتوں۔
 (کرانا کا تبیین) کے دفتر میں اول روز اور آخر روز نیکی درج کرو۔ اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہوگی تو
 انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي
 جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعْجَلُ .

۴۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَنْ
 عُمَانَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا أُرِدْتَ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ ، فَإِنَّ
 الْعَبْدَ يَصُومُ الْيَوْمَ الْحَارَّ يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَيُعْتَقَهُ اللَّهُ بِهِ مِنَ النَّارِ ؛ وَلَا تَسْتَقِيلَ مَا يَنْقَرُبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ وَلَوْ شِقَّ تَمْرَةً .

۵۔ سرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو بندہ جب گم دن میں روزہ
 رکھتا ہے تو خدا سے آتش جہنم سے نجات دیتا ہے جو چیز تم کو خدا سے قریب کر دے اسے نہ سمجھو اگرچہ وہ چھو ہارے کا ایک ریشہ
 ہی کیوں نہ ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَنْ هَمَّ
 بِخَيْرٍ فَلْيُعْجَلْهُ وَلَا يُؤَخِّرْهُ ؛ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَمَلَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : قَدْ غَفَرْتُ لَكَ
 وَلَا أَكْتُبُ عَلَيْكَ شَيْئًا أَبَدًا ؛ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْصِمُهَا ، فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدَ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ
 فَيَقُولُ : لَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا .

۶۔ سرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روانہ رکھے کیونکہ
 بندہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں
 گا اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہے وہ اسے عمل میں نہ لائے کیونکہ بسا اوقات ایسے گناہ بھی کر بیٹھتا ہے کہ خدا کہتا ہے تم ہے
 اپنے عزت و جلال کی اس کے بعد مجھے نہ بخشوں گا

۷۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا

هَمَّتْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرُهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رُبَّمَا أَطْلَعَ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الطَّاعَةِ
فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُعَذِّبُكَ بَعْدَهَا أَبَدًا؛ وَإِذَا هَمَمْتَ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَعْمَلْهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا أَطْلَعَ اللَّهُ
عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُعْزِفُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَدًا.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الہی میں کوئی
نیکی آتی ہے تو وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں کبھی تجھے بتلائے عذاب نہ کروں گا اور جب تم بری کارادہ کرو تو اسے
عمل میں نہ لاؤ، بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الہی میں آتی ہے کہ خدا اس سے فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم میں
تجھے نہ بخشوں گا۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
حُمَرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ أَوْصَلَهُ فَإِنَّ عَنِ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ شَيْطَانَيْنِ
فَلْيُبَادِرْ لِيَكْفُمَا عَنْ ذَلِكَ.

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلہ مرحوم کا ارادہ کرتے ہو تو داپنے بائیں دو شیطان اموجود ہوتے
ہیں پس جلدی کرو تاکہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْخَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَأَيْعَجَلْهُ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ تَأَخُّرٌ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
فِيهِ نَظْرَةٌ.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیوں کہ در صورت تاخیر شیطان
کی نظر اس پر رہتی ہے

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنْ أَنْتَ تَعَمَلُ الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَتَبَلَهُ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَفَ الشَّرَّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَخَفْتِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۔ میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ خدا نے عمل خیر کو دنیا کے نیک لوگوں پر اسی طرح بھاری بنا دیا ہے
جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو وزنی بنائے گا اور اہل شر پر شر کو دنیا میں اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے

جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو ہلکا بنائے گا۔

ایک سو چورانوے وال باب

الإنصاف وعدل

((باب)) ۱۹۴

﴿(الإنصاف وَالْعَدْل)﴾

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمَزَةَ ، عَنْ جَدِّهِ [عَنْ] أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ : طُوبَى لِمَنْ ظَانَ خُلُقَهُ وَطَهَّرَتْ سَجِيئَتَهُ وَصَلَحَتْ سِرِّيَّتُهُ وَحَسُنَتْ عَلائِقَتُهُ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے اپنے خلیفہ کے آخر میں فرمایا۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں جس کی طبیعت صاف ستھری ہو۔ باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو اور ظاہری حالات میں حسن، اپنی ضرورت سے زیادہ مال راوغدا میں خرچ کرے اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ يَضْمَنْ لِي أَرْبَعَةَ بَارِعَةً أَيَّامٍ فِي الْجَنَّةِ ؛ أَنْفَقَ وَلَا تَخْفَ فَقْرًا ، وَأَفْنَى السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ ، وَاتْرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كُنْتَ مُحِقًّا ، وَأَنْصَفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ .

۲۔ فرمایا کون ہے جو صاف من ہو میرے لئے چار باتوں سے جنت کے چار گھروں کا، خرچ کر دو راوغدا میں اور افلاس سے نہ ڈرو اور سلام کو دنیا میں عام کرو یعنی ہر مسلمان مرد کو سلام کر دو اور جگہ گیسے کو چھوڑ دو چاہے تم حق پر ہی ہو اور اپنی خودی کے ساتھ لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ جَارُودِ أَبِي الْمُنْذِرِ قَالَ :

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: سَبَدُ الْأَعْمَالِ ثَلَاثَةٌ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ حَتَّى لَا تَرْضَى بِشَيْءٍ الْأَرْضِيَّةِ لَهُمْ مِثْلَهُ وَمَوَاسِئِكَ الْأَخِ فِي الْمَالِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَطْعًا وَلَكِنْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ أَمْرًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَخَذْتَ بِهِ أَوْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ تَرَكَتَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے سردار اعمال میں چیزیں ہیں اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے درمیان انصاف کرنا ہر بات کو تو راضی ہو جائے اس بات پر کہ جو اپنے لئے پسند کرنا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے اور مال سے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر مگر صرف سبحان اللہ والحمد للہ واللا الہ الا اللہ پر اکتفا نہ کرے بلکہ خدا نے جو حکم دیا ہے اسے بجالائے اور جس سے منع کیا ہے اسے ترک کرے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقْعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمُنْجَبِيِّ ، عَنْ رُوَيْحِ بْنِ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامِهِ لَهُ : أَلَا إِنَّهُ مَنْ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا عِزًّا .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرنا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ هُمْ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ : رَجُلٌ لَمْ تَدْعُهُ قَدْرَةٌ فِي خَالِ غَضِيهِ إِلَى أَنْ يَحِيفَ عَلَيَّ مِنْ تَحْتِ يَدِي ، وَرَجُلٌ مَشَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَمْ يَمِيلْ مَعَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخِرِ بِشِعْرَةٍ ، وَرَجُلٌ قَالَ بِالْحَقِّ فِيمَالَهُ وَعَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین قسم کے آدمی روز قیامت خدا کے لئے اقرب الخلق ہوں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوں اول وہ شخص کہ جب اسے غم آئے تو باوجود کمزور پر قدرت رکھنے کے اس پر ظلم نہ کرے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان رابطہ ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی بقدر ایک جو کے ظلم نہ کرے تیسرے وہ کہ حق بات کچھ چاہے اس میں اس کا نفع ہو یا ضرر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْبَرَاءِ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ فِي حَدِيثٍ لَهُ: أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِأَشَقِّ مَا فَرَسَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ، فَذَكَرَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ أَوْلَىٰ بِهَا: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کا سب سے بڑا فرض اس کی مخلوق پر کیا ہے پھر ستر میں بیرون کا ذکر کیا جس میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: سَبَدُ الْأَعْمَالِ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُؤَاسَاةُ الْأَخِي فِي اللَّهِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَزًّا وَجَلًّا عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سرور اعمال اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کر لے اور قربت الی اللہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور ہر حال میں ذکر خدا کرنا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنِ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ذَرَّارَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ بَرِّزَانَ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِأَشَقِّ مَا فَرَسَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ، [ثَلَاثًا] قُلْتُ: بَلَىٰ قَالَ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُؤَاسَاةُ أَخِيكَ وَذِكْرُ اللَّهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ، أَمَا إِنِّي لَأَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ ذَاكَ وَلَكِنْ ذَكَرْتُ اللَّهَ جَلًّا وَعَزًّا فِي كُلِّ مَوْطِنٍ إِذَا هَجَمَتْ عَلَى طَاعَةٍ أَوْ عَلَى مَعْصِيَةٍ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر جو فرض کیا ہے وہ کیا ہے، اس میں سے کہا وہ کیسے فرمایا وہ تین باتیں ہیں اول اپنے نفس کے مقابل دوسرے کے درمیان انصاف، دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی تیسرے اللہ کا ذکر ہر مقام پر لیکن صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ دینا ہی کافی نہیں اگرچہ یہ سبھی ذکر ہے بلکہ ہر موقع پر ذکر خدا سے یہ مراد ہے کہ امر الہی کو از روئے اطاعت بجالایا جائے اور جس امر کی نہیں کہ ہے اس کے خلاف کرنے سے معصیت سمجھ کر گریز کیا جائے۔

۹۔ ابْنُ مَجْزُوبٍ، عَنِ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا بَيْتِي الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ خِصَالِ ثَلَاثٍ يُحْرَمُهَا، قَبْلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الْمُؤَاسَاةُ فِي ذَاتِ يَدَيْهِ وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ وَذِكْرُ اللَّهِ كَثِيرًا، أَمَا إِنِّي لَأَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، [وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] وَلَكِنْ ذَكَرْتُ اللَّهَ عِنْدَ مَا أُجِلُّ لَهُ وَذَكَرْتُ اللَّهَ عِنْدَ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ.

۹- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مومن تین حصصوں سے زیادہ سخت کسی خصلت میں مبتلا نہیں کیا گیا پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ہمدردی و باوجود قدرت و طاقت کے اور انصاف اپنے نفس سے اور اللہ کی بہت زیادہ یاد دیکھنا میری مراد نہیں کہ صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنے پر اکتفا کرے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب حلال روزی ملے تو اسے یاد کرے اور جب حرام سے بچے اسے یاد کرے۔

۱۰ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي الْبِلَادِ رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ بَعْضَ عَزَائِمِهِ ، فَأَخَذَ يَفْرَزُ رَأِحَتَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمَنِي عَمَلًا أَذْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَاتِيَهُ إِلَيْهِمْ وَمَا كَرِهْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَلَأْتِيَهُ إِلَيْهِمْ ، حَتَّى سَبَّحَ الرَّاحِلَةَ .

۱۰- جب حضرت رسول خدا صلعم کی جہاد کے لئے جا رہے تھے ایک ہمدرد عرب نے آپ کے گھوڑے کی رکاب تمام کر کہا مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے پاس آئیں تو اسی جذبے کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس کو پسند نہ کرے کہ لوگ تیرے پاس آئیں تو تو ویسا برتاؤ ان کے ساتھ نہ کریں رکاب چھوڑ کر میں جاؤں۔

۱۱ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصْبِئُهُ الظَّمْآنُ ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلُ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۱۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جو ایک پیاسے کو ملے اور کیسا اچھا عدل ہے جب ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رَضِيَ بِهِ حَكَمًا لِقَبْرِهِ .

۱۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عِمْرَانَ ابْنِ

میں، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى آدَمَ عليه السلام أَنْتَ سَاجِدٌ لَكَ الْكَلَامُ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، قَالَ: يَارَبِّ وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ: يَارَبِّ بَيِّنْهُنَّ لِي حَتَّى أَعْلَمَهُنَّ، قَالَ: أَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لِأَشْرُكَ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَأَجْزَلُكَ بِعَمَلِكَ أَحْوَجُ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَعَلَيْكَ النَّعْمَةُ وَعَلَيَّ الْإِجَابَةُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ.

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے آدم کو وحی کی ہیں تیرے لئے چار باتیں جمع کروں گا آدم نے کہا ہے میرے رب وہ کیا ہیں فرمایا ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے اور ایک تیرے اور میرے درمیان اور ایک تیرے اور لوگوں کے درمیان۔ آدم نے کہا۔ خدا اے بیان کرنا کہ میں جانوں۔ فرمایا جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کر اور کسی کو شریک نہ بنا اور جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ میں تیرے عمل کی جزا دوں گا جس کی طرف تیری احتیاج ہوگی اور جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تم دعا کریں تمہوں کروں اور جو چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تم جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کر اور جو اپنے لئے ناپسند کرے وہی دوسروں کے لئے ناپسند کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ رُوْحِ ابْنِ أَحْمَدَ الْمُعَلِّيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ وَأَعْدِلُوا، فَإِنَّكُمْ تَتَّبِعُونَ عَلَى قَوْمٍ لَا يَعْدِلُونَ.

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنے گھر والوں کے درمیان کیونکہ تم ناپسند کرنے جو ان لوگوں کی حکومت کو جو عدل نہیں کرتے۔

۱۵۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الشُّهُدِ، وَالْأَيْنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَالْأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ.

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ عدل شہدے سے زیادہ شیریں ہے مسکے سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ وَهْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصْبَهُ الظَّمْآنُ ، مَا وَسَّعَ الْعَدْلُ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۲۰ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عمل اس پانچ سے زیادہ سہا ہے جس کو یہاں ساری نے اور عدل چاہے کتنا ہی کم ہو وہ بڑی وسعت والا ہوتا ہے۔

ایک سو پچانوے والی باب لوگوں سے استغنا

۱۹۵ (باب)

(الاستغناء عَنِ النَّاسِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَحِرْمُهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف قائم الین ہونا اور اس کی عزت لوگوں سے بے پروا ہی میں ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ جَمِيعاً ، عَنِ الْفَاطِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَسْأَلَ رَبَّهُ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ فَلْيَنْتَهِسْ مِنَ النَّاسِ كَلِمَةً وَلَا يَكُونُ لَهُ رَجَاءٌ إِلَّا عِنْدَ اللَّهِ ، فَإِذَا عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے تو اسے چاہیے کہ لوگوں سے بالکل بے پروا ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے جب اللہ اس کے دل کی بات معلوم کرے گا تو پھر اس سے بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے پورا کرے گا۔

۳۔ وَبِهِذَا الْأَسْنَادِ : عَنِ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مُعَمَّرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

۳۹

کتاب الایمان والکفر

الثانی جلد

وَمَنْ نَمَّ يَرِجُ النَّاسَ فِي شَيْءٍ وَرَدَّ أَمْرَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَبِيعِ أُمُورِهِ اسْتَجَابَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں نے بھر پور تکیہ کو اس امر میں دیکھا کہ جو لوگوں کے پاس ہے انسان اس سے اپنی تلخ کو قطع کرے اور جو کوئی بندوں سے امید نہ رکھے گا اور تمام امور میں خدا ہی سے لو لگائے گا تو خدا ہر امر میں اس کی دعا قبول کریگا

۴۔ عَدُوٌّ مِنْ بَيْتِي . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي عَيْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : طَلَبُ الْحَوَائِجِ إِلَى النَّاسِ اسْتِزَابٌ لِلْبِعْرِ وَمَنْهَةٌ لِلْحَيَاءِ وَالْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ وَالطَّمَعُ هُوَ الْفَقْرُ الْخَافِرُ .

۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا لوگوں سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اپنی عزت کا کھونا ہے اور حیا کا رخصت کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پروا ہونا ، مومن کے لئے دین میں عزت ہے اور طمع وہ ٹوٹا سا ہر نظام پر فخریہ ہے۔

۵۔ عِدَاةٌ مِنْ أَسْعَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي النَّسَمِ بْنِ مَرْثَانَ عليه السلام : جَعَلْتُ فِذَاكَ اسْتَبْلِي إِلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ الْكَاتِبِ لَعَلِّي أُصِيبُ مِنْهُ قَالَ : أَنَا أَمْسِنُ بِكَ أَنْ تَطْلُبَ مِثْلَ هَذَا وَشِبْهَهُ وَلَكِنْ عُولَ عَلَى مَالِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل بن داؤد کا خزانچی کو ایک خط لکھ دیجئے تاکہ مجھے اس سے کچھ مل جائے۔ فرمایا میں مخالف مذہب جیسے لوگوں سے تیرا مانگنا اچھا نہیں سمجھتا۔ بہتر یہ ہے کہ تو میرے مال سے لے کر خویش کر۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَجْمِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَنْوِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ أَوْ مَا سَمِعْتُ قَوْلَ حَاتِمٍ : إِذَا مَا عَزَمْتَ الْيَأْسَ الْفَيْتَةَ الْغِنَى إِذَا عَزَمْتَ قَتَلَ النَّفْسُ ، وَالطَّمَعُ الْفَقْرُ

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مایوس ہونا ان چیزوں سے جو لوگوں کے قبضے میں ہیں مومن کے لئے دین میں باعث عزت ہے کیا تو نے حاتم کا یہ قول نہیں سنا۔

جب میں نے لوگوں سے امید قطع کی تو اسے خدا کو حاصل کر لیا بشرطیکہ نفس اس کو پہچانتا ہو یعنی اوپر سے دل سے نہ ہو۔

اور اللہ کو فقیر ہے۔

۷۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ عَمَّارِ الشَّابَّاطِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لِيَجْتَمِعَ فِي قَلْبِكَ الْإِفْتِقَارُ إِلَى النَّاسِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ عَنْهُمْ ، وَيَكُونَ إِفْتِقَارُكَ إِلَيْهِمْ فِي لَبِنِ كَلَامِكَ وَحُسْنِ بَشْرِكَ ، وَيَكُونَ اسْتِغْنَاءُكَ عَنْهُمْ فِي تَوَاضُعِ عِرْسِكَ وَبَقَاءِ عِرْسِكَ .

۷۔ فرمایا ابو محمد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ چاہیے کہ تیرے دل میں لوگوں کی طرف احتیاج اور ان سے بے پرواہی اس طرح جمع ہو کہ تیری احتیاج ان کی طرف کلام کی نرمی اور شگفتہ روی سے ہو اور تیری بے پرواہی ان سے بے پرواہی حفاظت اور بقائے عرش کے لئے ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا اس کے بعد آپ نے اوپر والی حدیث بیان کی۔

ایک کوچھپانوںے والی باب

صَلَّةٌ رَحِمَ

(بَابُ صَلَّةِ الرَّحِيمِ) ۱۹۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَجَلَّ : «وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا» ، قَالَ : قِيلَ أَرْحَامُ النَّاسِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِصَلَاتِهَا وَعَظَّمَهَا ، أَلَا تَرَى أَنَّ جَعْلَهَا مِنْهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلہ سے تم باہم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم کرو، اللہ تم پر نگران ہے۔ حضرت نے فرمایا ارحام سے مراد لوگوں سے رحم کرنا اور اسے عظیم سمجھنا

جسے کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے اپنے ذکر کے قریب اس کا ذکر کیلئے ہے

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوًا إِلَّا تَوَتَّبَا عَلِيًّا وَ قَطِيعَةَ لِي وَ شَيْبَةَ ، فَأَرَفُصُّهُمْ ؟ قَالَ : إِذَا يَرُفُصُّكُمْ اللَّهُ جَمَعِمَا ، قَالَ : فَكَيْفَ أَسْنَعُ ؟ قَالَ : تَصِلُ مِنْ قِطْعَتِكَ وَ تَعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنَّا لَكَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ طَهِيرٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیلئے مجھے گالیاں دیں، میں نے ان سے میں بول ترک کر دیا۔ فرمایا اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا پھر میں کیا کروں۔ فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلہ رحم کر، جس نے تجھے حق سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کرو اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر نیکو حاصل ہوگا۔

۳۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَجْمَهُ فَيَكُونُ قَدْبِقِي مِنْ عُمُرِهِ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَصْبِرُ هَا اللَّهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلہ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلہ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَطَّابِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : صَلَّةُ الْأَذْحَامِ تَرْكِي الْأَعْمَالِ وَ تَنْمِي الْأَمْوَالِ وَ تَدْفَعُ الْبَلْوَى وَ تَيْسِّرُ الْحِسَابَ وَ تَنْسِي عُقُوبَةَ الْأَجَلِ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

۵۔ وَعَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْمُعْتَدِمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : أَوْصِي الشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَالْغَائِبَ مِنْهُمْ وَ مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ الرَّجِيمَ وَ إِنْ كَانَتْ عُنْتُهُ عَلَى مَسِيرَةٍ سَنَةً ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ النَّوَابِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں وصیت کرتا ہوں اپنی امت کے موجودہ لوگوں کو اور جو ان میں سے غائب ہیں ان کو اور جو اپنے باپ کی پشتوں میں ہیں ان کو اور جو اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں ان کو قیامت تک کے لئے کہ وہ اپنے عزیز سے صلہ رحم کریں اگرچہ وہ ایک سال کی مسافت پر ہو کیونکہ وہ امر دین میں سے ہے

۶۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَحْسِنُ الْخُلُقَ وَتَسْتَبِيحُ الْكُفَّاتِ وَتَطْيِبُ النَّفْسَ وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَتَنْسِي فِي الْأَجَلِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةً بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَأَفْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي وَهِيَ رَحِمُ آلِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِدَانٍ يُوصَلُ» وَرَحِمُ كُلِّ ذِي رَحِمٍ .

۷۔ ابو بصیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ یقیناً نرم وصلہ رحمی عرش کے ساتھ معلق و متصل ہے اور صلہ رحمی ہاتھ کے لئے اللہ جس نے مجھ سے تعلق قائم کیا تو اس کے ساتھ (احسان کا) تعلق قائم کر اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا تو اس سے تعلق (رحم احسان) کو قطع کر اور یہ رحم، رحم آل محمد ہے اور یہی خدا کا فرمان ہے۔ "وہ لوگ جن کو (تعلقاً) کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں قائم رکھتے ہیں" الخ (۲۱) اور ہر صاحبِ رحم کا رحم ہے

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «أَوَّلُ نَاطِقٍ مِنَ الْجَوَارِحِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ» تَقُولُ : يَا رَبِّ مَنْ وَصَلَنِي فِي الدُّنْيَا فَعَلِ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي فِي الدُّنْيَا فَاقْطَعْ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اعضاء میں سب سے پہلے قیامت میں گواہی دینے والا عورتوں کا رحم ہوگا وہ کہے گا یا رب جس نے دنیا میں صلہ رحم کی ہے تو آج دور کر اس فاصلہ کو جو تیرے اور اس کے درمیان ہے اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے آج تو بھی اس سے قطع تعلق کر۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «صَلِّ رَحِمَكَ وَأَوْبِشْ رَبَّهُ مِنْ مَاءٍ ، وَأَفْضَلُ مَا تَوْصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفِّ الْأَذَى عَنْهَا ، وَصِلَةَ الرَّحِمِ مَنَسَاءٌ»

فِي الْأَجْلِ ، مَعْتَبَةً فِي الْأَجْلِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صدر رحم کر دیا اگرچہ پانی پلا کر ہی ہو اور صلہ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلہ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّجِمَ مُعَلَّقَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ حُلِّ مَنْ وَصَلَنِي وَأَقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت رحم معلق ہوگا عرش کے نیچے اور کہے گا خداوند اجس نے مجھے ملایا ہے تو یہی اسے ملا اور جس نے مجھے قطع کیا تو یہی اسے قطع کر۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو دَرْدَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ : حَاقْنَا الصِّرَاطَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجِمُ وَالْأَمَانَةُ ، فَإِذَا مَرَّ الْوَسْوَءُ لِلرَّجِمِ ، أَلْهَوْتَنِي لِلْأَمَانَةِ فَقَدَّ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا مَرَّ الْخَائِنُ لِلْأَمَانَةِ الْقَطُوعُ لِلرَّجِمِ أَمْ يَنْفَعُهُ مَعَهُمَا عَمَلٌ وَتَكَفَّأَ بِدِ الصِّرَاطِ فِي النَّارِ .

۱۱۔ فرمایا ابو ذر نے میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ روز قیامت صراط کے دو کنارے ہوں گے ایک رحم دوسرے امانت جب صلہ رحم کرنے والا اور امانت کو ادا کرے تو اس پر سے گزرے گا تو جنت کی طرف راستہ ہائے گا اور جب امانت میں خیانت کرے تو والا و قاطع رحم گزرے گا تو اس کو ان دونوں اعمال تیسیر کی وجہ سے کوئی عمل فائدہ نہ دے گا اور صراط نیچے ہو کر اسے جہنم میں گرا دے گا۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطَبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَحْسِنُ الْخَلْقَ ، وَتَسْمِيحُ الْكَفَّةِ وَتَطْلِبُ النَّفْسَ ، وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ ، وَتُسَيِّئُ فِي الْأَجْلِ .

۱۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بنا دیتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں سبب تاخیر ہوتا ہے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حَطَّابِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ

۱۳ : صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ ؛ وَتَدْفَعُ الْبَلْوَى ، وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ ، وَتُنْسِي لَهْ فِي عُمْرِهِ ، وَ تُوَسِّعُ فِي رِزْقِهِ ؛ وَتُحَبِّبُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ ؛ فَلْيَسْتَقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے سعادت کو دور کرتا ہے دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور فاقمان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور صلہ رحم کرنا چاہیے۔

۱۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ وَحَدَّثَ بِنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْقَضِيلِ بْنِ شاذَانَ ؛ جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنِ الْحَكَمِ الْحَنَاطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : صَلَّةُ الرَّحِمِ وَحَسَنُ الْجَوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں

۱۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونِ الْقَدَّاحِ ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَعَجَلَ الْخَيْرِ ثَوَاباً صَلَّةُ الرَّحِمِ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نیکوں میں سب سے زیادہ از روئے ثواب صلہ رحم ہے۔

۱۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْقَلِيِّ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجْلِ وَالرِّيَازَةِ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو خوش ہونا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیے کہ صلہ رحم کرے۔

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا نَعَلَمُ شَيْئاً يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا صَلَّةَ الرَّحِمِ ، حَتَّى أَنْ الرَّجُلُ يَكُونَ أَجَلُهُ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَكُونَ وَصُولاً لِلرَّحِمِ فَيَزِيدَ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَيَجْمَعُهَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً ؛ وَيَكُونُ



اشافی جلد ۱۸
 ۵۴
 اَجَلُهُ ثَلَاثًا وَقَلَابَيْنِ سَنَةٍ ؛ فَيَكُونُ قَاطِعًا لِلرَّجِيمِ فَيَنْقُصُ اللَّهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَيَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلَاثِ سِنِينَ .
 الْحُسَيْنُ بْنُ عُجْبٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُجْبٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا
 عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ مِنْ ثَلَاثَةٍ .

۱۷- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی کی عمر میں مرنے میں
 سال باقی ہوں اور وہ صلہ رحم بجالائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع
 رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو تو اس کے ۳ سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔
 یہی حدیث امام رضا علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ ؛ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ
 أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُرِيدُ الْبَصْرَةَ ؛ نَزَلَ بِالرَّيِّ بَدَةً فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ
 مُحَارِبٍ ؛ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَحَمَّلْتُ فِي قَوْمِي حَمَالَةً وَإِنِّي سَأَلْتُ فِي طَوَائِفٍ مِنْهُمْ الْمُوَاسَاةَ
 وَالْمَعُونَةَ فَسَبَقَتْ إِلَيَّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالتَّكْدِيرِ فَمَرُّهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَعُونَتِي وَحَنِينِهِمْ عَلَيَّ مُوَاسَاةً ؛
 فَقَالَ : أَيْنَ هُمْ ؟ فَقَالَ : هَؤُلَاءِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ حَيْثُ تَرَى ، قَالَ : فَتَمَّزَّ رَاجِلَتُهُ فَأَدْلَقَتْ كَأَنَّهَا ظَلَمَتْ
 فَأَدْلَقَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي ظَلَمِهَا فَلَا يَأْتِي مَا لِحِقَّتْ ، فَأَتَيْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ وَسَأَلْتُهُمْ مَا يَمْتَنِعُهُمْ
 مِنَ الْمُوَاسَاةِ صَاحِبِيهِمْ ؟ فَشَكُوهُ وَشَكَاهُمْ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَصَلَّامُ رُؤُوسِهِمْ ، فَأَتَيْتُهُمْ أَوْلَى
 بِيَرِّهِ وَذَاتِ يَدَيْهِ وَوَصَلَّتِ الْعَشِيرَةُ أَخَاهَا إِنْ عَثَرِيهِ دَعْرُومٌ وَأَدْبَرَتْ عَنْهُ دُنُوبًا ، فَإِنَّ الْمُوَاسِلِينَ الْمُبْتَدِلِينَ
 مَأْجُورُونَ ، وَإِنَّ الْمُتَقَاتِعِينَ الْمُتَدَابِرِينَ مَوْدُورُونَ ، [قَالَ] ثُمَّ بَعَثَ رَاجِلَتَهُ وَقَالَ : خَلِّ .

۱۸- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب امیر المؤمنین علیہ السلام بصرہ کو جا رہے تھے تو ریڑھ کی ٹرنج سے گزرے
 قبیلہ مملاب کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اسے امیر المؤمنین میں نے اپنی قوم کا قرضہ ادا کیا اس کے بعد میں نے اپنی
 قوم سے مدد اور ہمدردی چاہی تو انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ پس آپ ان کو میری مدد کا حکم دیجیے اور ان کو
 میری ہمدردی پر ابھاریئے۔ فرمایا وہ کہاں ہیں اس نے کہا ایک گروہ تو یہی ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں یہیں کہ آپ نے اپنی
 سواری کو تیز چلایا وہ شتر مرغ کی طرح تیزی سے چلی، آپ کے اصحاب آپ کی طلب میں پیچھے چلے۔ حضرت نے آہستہ چلایا یہاں
 تک کہ وہ لوگ حضرت سے مل گئے آپہ ان لوگوں کے پاس آئے اور سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ انھوں نے اپنے ساتھی کو ہمدردی
 سے کیوں گریز کیا انھوں نے اسکی شکایت اور اس نے ان کی امیر المؤمنین نے فرمایا۔ آدمی کو اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرنا
 چاہیئے کیوں کہ وہ اس کی نیکی کے زیادہ مستحق ہیں اگر ان کے بھائی پر کوئی مصیبت آجائے تو خاندان والوں کو چاہیئے کہ اس کی مدد

کریں۔ کیونکہ مسلہ رحم کرنے والے ایسے حشر پر کرنے والے ہیں جن کا اجر ملے گا اور قطع رحم کرنے والے قطع تعلق کرنے والے ہیں اور گنہگار ہیں راوی کہتے ہیں اس کے بعد امیر المؤمنین نے اپنی سواری کو آگے بڑھایا اور حضرت کی بات نے ان کے دل پر اثر کیا

۱۹۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَنْ يَرَعَبَ الْمَرْءُ عَنْ عَشِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ ذَامَالٍ وَوَلَدٍ وَعَنْ مَوَدَّتِهِمْ وَكَرَامَتِهِمْ وَدِفَاعِهِمْ بِأَيْدِيهِمْ وَاللَّيْنِ مِنْهُمْ ، هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ حَيْطَةً مِنْ وَرَائِهِ وَأَعْظَمُهُمْ عَلَيْهِ وَالسَّمُّ لِشَعْبِهِ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَ بِهِ بَعْضُ مَكَارِهِ الْأُمُورِ ، وَمَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّمَا يَقْبِضُ عَنْهُمْ بِدَأْ وَاحِدَةٍ وَتَقْبِضُ عَنْهُ مِنْهُمْ أَيُّدِي كَثِيرَةٍ وَمَنْ يُلِينْ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةَ ، وَمَنْ يَسْطُرْ يَدَهُ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا وَجَدَهُ يُخْلِفُ اللَّهُ لَهُ مَا أَنْتَقَى فِي دُنْيَاهُ وَيُضَاعَفُ لَهُ فِي آخِرَتِهِ وَلِسَانُ الصِّدْقِ لِلْمَنْ يَجْعَلُهُ اللَّهُ فِي النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ يَا كَلُّهُ وَيُورِيهِ ، لَا يَزِدَادَنَّ أَحَدُكُمْ كِبْرًا وَعِظْمًا فِي نَفْسِهِ وَنَأْيًا عَنْ عَشِيرَتِهِ ، إِنْ كَانَ مُؤِيرَافِي الْمَالِ ، وَلَا يَزِدَادَنَّ أَحَدُكُمْ فِي أُخْبِهِ زُهْدًا وَلَا مَنَةً بَعْدَ إِذْ أَلَمَ بِرَمْنِهِ مَرُوءَةً وَكَانَ مُعْوِزًا فِي الْمَالِ ، وَلَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ عَنِ الْقَرَابَةِ بِهَا الْحِصَاصَةَ أَنْ يَسُدَّ هَائِمًا لَا يَنْتَعِمُ إِنْ أَمْسَكَهُ وَلَا يَضُرَّهُ إِنْ اسْتَهْلَكَهُ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شہر چلے کتنا ہی صاحب مال و اولاد ہو اپنے قبیلہ سے دوری اختیار نہ کرے اور لازم ہے کہ ان سے محبت کرے کیونکہ وہ محتاج ہے ان کی محبت ان کی بزرگی اور ان کے رفیعہ کا ان کے ہاتھوں سے وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے اس کی حفاظت اور پشت پناہی کے لئے اور زیادہ مہربان ہوں گے بہ نسبت غیروں کے اس کی پریشان خاطرگی کو دور کرنے میں اگر اس پر کوئی مصیبت آئے گی یا کوئی امر سخت نازل ہوگا جو شخص اپنے خاندان سے اپنی مدد کو روکتا ہے وہ صرف اپنی ایک مدد کو روکتا ہے جس سے بہت سے لوگوں کی مدد کو ہانے کا باعث ہو جاتا ہے اور جو اپنے پاس رہنے والے سے نرمی کا سلوک کرتا ہے تو اس کا دوست اس سے محبت کرتا ہے اور جو کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو جو اس نے دنیا میں خرچ کیا ہے خدا اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں دوگنا بدلہ دیتا ہے اور کسی آدمی کی کسی زبان اگر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان اس کے اس بال میں بہتری پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتا ہے اور ترکہ میں چھوڑتا ہے ایسا شخص اپنی بزرگی اور عزت کو نہیں بڑھا سکتا جو اپنے خاندان سے دور رہے چاہے کتنا ہی مالدار ہو اور چاہیے کہ اپنے بھائی سے دوری اختیار نہ کرے اگرچہ اس سے جو انہوی کو نہ دیکھے بہ سبب اس کے افلاس کے اور چاہیے کہ غریب رشتہ داروں سے مالی امداد دینے میں غفلت نہ کرے اگر مدد دے گا تو آخرت میں اس مال سے فائدہ نہ ہوگا اگر دے گا تو نقصان نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ آَلَ فَلَانٍ يَبْرُؤُ بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَيَتَوَاصَلُونَ ، فَقَالَ : إِذَا تَشَى أَمْوَالُهُمْ وَيَتَمَوَّنُونَ فَلَا يَزَالُونَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يَتَقَاطَعُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ انْقَشَعَ عَنْهُمْ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں خاندان والے ایک دوسرے سے نیکی سے پیش کرتے ہیں اور صلہ رحم کرتے ہیں۔ فرمایا تو ان کے مالوں میں ترقی ہوگی اور وہ ہمیشہ خوش رہیں گے جب تک قطع رحم نہ کریں اور جب ایسا کریں گے تو یہ ترقی رک جائے گی۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عَمْرِو وَاجِدٍ ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِنْ الْقَوْمَ لِيَكُونُونَ فَجْرَةً وَلَا يَكُونُونَ بَرَّةً ، فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَشَى أَمْوَالُهُمْ وَتَطُولُ أَعْمَارُهُمْ ، فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَارًا بَرَّةً .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے اور صلہ رحم نہیں کرتی اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے اور عمر طواری ہو جاتی ہے پس کیا ٹھکانہ ہے ان لوگوں کے ثواب کا جو نیک ہوں اور صلہ رحم نہ کھالائیں۔

۲۲۔ وَعَنْهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيمِ ، يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا» .

۲۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صلہ رحم بجا لاؤ۔ اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور اپنے ذوی الارحام سے صلہ رحم کرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ كَلَامٌ حَتَّى وَقَعَتِ الصُّوْضَةُ بَيْنَهُمْ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَافْتَرَقَا عَمِيصَتَهُمَا بِذَلِكَ وَعَدَوْتُ فِي حَاجَةٍ ، فَأَذَا أَنَا بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَلَى بَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا جَارِيَةَ قَوْلِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ [يُخْرِجُ] قَالَ : فَخَرَجَ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا بَكَرِيكَ ؟ فَقَالَ :

إِنِّي تَلَوْتُ آيَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَارِحَةَ فَأَقْلَقْتَنِي ، قَالَ : وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ ذِكْرُهُ : وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ، فَقَالَ : سَدَقْتَ لَكَانِي لَمْ أَقْرَأْهُنَّ إِلَّا آيَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ قَطُّ فَأَعْتَنَّا وَبَكِيَا .

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز ابو عبد اللہ علیہ السلام اور عبد اللہ بن الحسن کے درمیان سخت گفت گو ہوئی یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں لوگ جمع ہو گئے شام کے وقت دونوں جدا ہو گئے صبح کے وقت میں ایک فررت سے نکلا میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عبد اللہ بن الحسن کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور نوٹدی سے کہہ رہے ہیں کہ ابو محمد سے کہو باہر نکلیں۔ وہ باہر آئے تو آپ سے پوچھا۔ آپ صبح ہی صبح کیسے آئے۔ فرمایا رات میں نے کتاب اللہ میں ایک آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا انہوں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے فرمایا خدا فرماتا ہے جو لوگ ملاتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور بڑے حساب سے خوف کرتے ہیں عبد اللہ بن حسن نے کہا۔ آپ نے صبح فرمایا۔ میں نے گویا اس آیت کو کتاب خدا میں پڑھا ہی نہیں تھا اس کے بعد دونوں نے معاف کیا اور روئے۔

۲۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ لِي ابْنَ عَمٍّ أَصْلُهُ فَيَقْطَعُنِي وَأَصْلُهُ فَيَقْطَعُنِي حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ لِقَطْعَتِهِ إِسْيَايَ أَنْ أَقْطَعَهُ أَتَأْذَنُ لِي قِطْعَهُ ؟ قَالَ : إِنَّكَ إِذَا وَصَلْتَهُ وَقَطَعْتَكَ وَصَلَّكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعًا وَإِنْ قَطَعْتَهُ وَقَطَعْتَكَ قَطَعَهُ كَمَا اللَّهُ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرا ایک بچا زاد بھائی ہے میں نے اس سے صلہ رحم کیا اس نے مجھ سے قطع رحم کیا۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جب اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ہے تو میں بھی اس سے قطع رحم کر دوں گا فرمایا جب تم نے اس سے صلہ رحم کیا اور اس نے قطع رحم کیا تو خدا تم دونوں کو ملا دے گا لیکن اگر تم دونوں قطع رحم کر دے تو اللہ تم دونوں کو جدا رکھے گا۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ؛ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقِدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا جَبَّ أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّكَ قَدْ أَذَلَّتْ رَقَبَتِي فِي رَحِمِي وَأَنْتِي لِأَبَادٍ أَهْلَ بَيْتِي أَصْلَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَعْنُوا عَنِّي .

۲۵۔ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ اس بات کو جان لے کہ میں نے صلہ رحم کے لئے اپنی گردن جھکا دی ہے اور میں سبقت کرتا ہوں اس امر میں کہ لوگوں سے صلہ رحم کر دوں قبل اس کے کہ وہ فراموشی سے معیشت کی بنا پر مجھ سے استغنی ہو جائیں۔

۲۶۔ عَنْهُ ؛ عَنِ الْوَشَاءِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلِ الصَّبْرِيِّ ؛ عَنِ الزُّنَّارِ ضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ رَجِمَ آلُ مُحَمَّدٍ

الْأَيْمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَمُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ مِنْ وَصَلَنِي وَأَقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي . ثُمَّ هِيَ جَارِيَةٌ بَعْدَهَا فِي أَرْحَامِ الْمُؤْمِنِينَ ؛ ثُمَّ تَلَاهُ فِيهِ الْآيَةَ : «وَأَسْقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ» .

۲۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صلہ رحم کی اور دور رکھ اس کو جس نے قطع تعلق کیا مجھ سے۔ یہ صلہ رحم جاری ہے اس رحمت سے قریب کر اس کو جس نے مجھ سے صلہ رحم کیا اور دور رکھ اس کو جس نے قطع تعلق کیا مجھ سے۔ یہ صلہ رحم جاری ہے اس کے بعد ارحام مؤمنین میں یہ آیت پڑھی۔ اس اللہ سے ڈر جس سے تم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم بجالاؤ۔

۲۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» ، فَقَالَ : قَرَأْتِكَ .

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ صلہ رحم کرنے میں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد میرے قریب دار ہیں۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ وَهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَدُرَّسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ» ؛ قَالَ : تَزَلَّتْ فِي رَجَمِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَقَدْ تَكُونُ فِي قَرَابَتِكَ . ثُمَّ قَالَ : فَلَا تَكُونَنَّ مِنْ مَنِّ يَقُولُ لِلشَّيْءِ : إِنَّهُ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یصلون ما امر الله الخ فرمایا یہ نازل ہوئی ہے آل محمد کی امامت کی تصدیق اور ان کی محبت کے بارے میں اور کہی اس سے مراد تمہارے قریب داروں سے صلہ رحم مراد ہوتی ہے پھر فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہ بنو۔ جو کسی شے کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی بات ہے یعنی ہر جگہ ایک ہی مراد لیتے ہیں۔

۲۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ الْوَصَّافِيِّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ وَأَنْ يَسْطُلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَجْمَهُ ؛ فَإِنَّ الرَّجْمَ لَهَا لِسَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَلِيلٌ تَقْسُونَ ؛ يَارَبِّ صَلِّ مِنْ وَصَلَنِي وَأَقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي ؛ قَالَ رَجُلٌ لِيَرَى سَبِيلَ خَيْرٍ إِذَا أَتَتْهُ الرَّجْمُ النَّهْيَ قَطَمَهَا فَتَهْوِي بِهِ إِلَى اسْفَلِ قَعْرِ فِي السَّارِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ صلاہ رحم کرے رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا۔ خداوند ارحم تامل کر اس پر جس نے صلاہ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھا اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بنا پر یہ سمجھے گا کہ اس کو بہشت ملے گا تو اس کے پاس آئے گا وہ رحم جو اس نے قطع کیا ہوگا اور وہ اس کی وجہ سے قعر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : تَكُونُ لِي الْغَرَابَةَ عَلَيَّ غَيْرَ أَمْرِي ، أَلَهُمْ عَلَيَّ حَقٌّ ، قَالَ : نَعَمْ حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهُ شَيْءٌ وَإِذَا كَانُوا عَلَيَّ أَمِيرًا كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ .

۳۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے۔ فرمایا ان حق رحم کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہوں تو پھر ان کے دوستی میں ایک رشتہ داری دوسرے اسلام۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ وَالْوَالِدِ لَيُهِبُ نَارَ الْحِسَابِ وَيَعْمَلُ مِنَ الذُّنُوبِ ، فَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَبِرَّ آبَاءَكُمْ وَإِنَّمَا تَوْبَةُ الْإِسْلَامِ وَرَبِّ الْجَوَابِ .

۳۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ صلاہ رحم اور نیکی حساب کو ہلکا کر دیتے ہیں اور گناہوں سے بچانے میں پس تم صلاہ رحم کرو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ وہ اسلام کرنے یا جواب سلام دینے سے ہو۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْشَى ، عَنِ يُونُسَ ، عَنِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : صَلَاةُ الرَّحِمِ تَهْوِنُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ مَسَاةٌ فِي الْعُمْرِ وَتَقِي مَصَارِعَ الشَّوْءِ وَ سَدَقَةُ اللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلاہ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور عمر کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ زَيْنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ تَزْكِي الْأَعْمَالَ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ وَيُسَيِّرُ الْحِسَابَ وَتُدْفَعُ الْبَلْوَى وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ .

اور حضرت نے فرمایا ان کلمن رحم اور نرم دل سے دیکھو اور ان کی آواز پر اپنی آواز اور نچی نہ کرو اور نہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں سے بلند کرو اور اپنا قدم ان کے قدم سے آگے نہ بڑھاؤ۔

۲- ابنُ محبوب، عن خالد بن نافع الجلی، عن محمد بن مروان قال: سمعتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن رجلاً أتى النبي صلى الله عليه وآله فقال: يا رسول الله أوصني فقال: لا تُشرك بالله شيئاً وإن حُرِّقت بالنار وعِدَّتْ بالأوْ قَلْبُكَ مُطْمَئِنُّ بِالْإِيمَانِ، وَوَالِدَيْكَ فَأَطِعْهُمَا وَبِرِّهِمَا حَيِّتَ كَانَا أَوْ مَيِّتَ، وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ.

۲- میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے ارشاد فرمایا اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرنا چاہیے تو آگ میں جلیا جائے یا سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کے طعن سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کران سے نیکی کرنا، مدد دہنہ ہوں یا مردہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو حلاق توڑے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کرنا یہ علامت ایمان ہے۔

۳- علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن سيف، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يأتي يوم القيامة شيء، مثل الكعبة، فيدفع في ملبأ المؤمن فيدخله الجنة، فيقال: هذا البر.

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک چیز مثل شتر بزرگ آئے گی اور تیزی سے دو حکا رسے لگ پست موس کو اور اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ ملاکہ کہیں گے یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے۔

۴- الحسين بن محبوب، عن معلى بن محمد، عن الوشاء، عن منصور بن حازم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت: أي الأعمال أفضل؟ قال: الصلاة لوقتها وبر الوالدين والجهاد في سبيل الله عز وجل.

۴- فرمایا راوی نے کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا حضرت نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ

۵- علي بن ابراهيم، عن محمد بن عيسى بن محبوب، عن يونس بن عبد الرزحان، عن درست ابن أبي منصور، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال: سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وآله ما حق الوالد على ولدك؟ قال: لا يستبد يانمده؛ ولا يمشي بين يديه؛ ولا يجلس قبله؛ ولا يستسب له.

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ باپ کا حق اولاد پر کیسا ہے فرمایا باپ کا نام نہنے اس کے آگے نہ چلے اس کے سامنے نہ بیٹھے اور اس کی گالی کا سبب نہ بنے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَعْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ - وَأَنَا عِنْدَهُ - لِعَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَنْصَارِيِّ فِي بَيْتِ الْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَالِ الْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا». فَظَنَنَّا أَنَّهَا آيَةٌ الَّتِي فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ «وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (وَيَالِ الْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا)»، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: هِيَ الَّتِي فِي لِقْمَانَ «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (حُسْنًا) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا» فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ أَعْظَمُ [مِنْ] أَنْ يَأْمُرَ بِصَلَاتِهِمَا وَحَقِّبَهُمَا عَلَيَّ كَيْفَ خَالَ «وَ إِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ»؟ فَقَالَ: لَا بَلْ يَأْمُرُ بِصَلَاتِهِمَا وَإِنْ جَاهَدَاهُ عَلَى الشِّرْكِ مَا وَادَّ حَقَّهُمَا الْأَعْظَمُ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے عید انوار الاعداء سے والدین سے نیکی کے بارے میں یہ آیت بیان فرمائی۔ اور والدین سے نیکی کرو، ہم نے گمان کیا کہ یہ سورۃ بنی اسرائیل کی ہے اور خدا نے یہ نیکو کر دیا ہے کہ اللہ کو کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کرو۔ جس نے اسے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ سورۃ لقمان میں ہے۔ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ نوروں اور مجبور کرے اس امر پر کہ تو میرا شریک قرار دے اس چیز کو جس کا تجھے علم ہی نہیں ہے تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہ کرے یہ امر عظیم تر ہے اس سے کہ ان سے صلہ رحم کیا جائے اور ان کے حق پھرنے کا لحاظ رکھا جائے۔ دراصل صورت کہ وہ مشرک بنا نا چاہیں، فرمایا نہیں حکم ہے ان سے صلہ رحم کا اور اگر وہ شرک پر زور دیں تو نہیں ہے ان کا حق مگر تعظیم۔

یہ حدیث مشکل ترین احادیث میں سے ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں
توضیح ہے کہ اس حدیث میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کے اشکال ہیں۔ لفظی صورت یہ ہے کہ والدین کی انبیلت میں قرآن کے اندر بہت سی آیتیں ہیں مگر ان میں سے تین اس مقام پر مناسب ہیں۔ (۱) بنی اسرائیل و قسبی ربک ان لا تعبدوا الا اباہ و باوالدین احسانا دوسرے سورۃ عنکبوت و وصیایا الانسان بوالدیه حسنا ان جاہدک ابی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما تیسرے سورۃ لقمان و وصیایا الانسان بوالدیه حملاہ اسہ رہتا اصلی و ہلین و فضالہ فی عامین ان اشکر و لو الدینک و اتی المصیبر و ان جاہدک علی ان تشرک ب مالیس لک بہ

علم فلا تطلعها و صاحبهما فی الدنیا معروفاً۔ ان تینوں آیتوں میں پہلی آیت نبی اسرائیل سے تمام قرآنوں میں پائی جاتی ہے لیکن اس حدیث میں جو اس آیت کو سورۃ لقمان کا ظاہر کیا ہے وہ ان الفاظ سے سورۃ لقمان میں نہیں اور راوی اس کی تصریح بنی اسرائیل کے ساتھ کی ہے پھر امام نے کیوں فرمایا کہ یہ آیت سورۃ لقمان میں ہے۔

رہا معنوی اشکال تو اس کی صورت یہ ہے کہ راوی ابوالوالدین احسانا کے متعلق ظاہر کیا کہ یہ آیت بنی اسرائیل میں ہے حضرت نے سورۃ لقمان کا ذکر کیوں کیا اور اس کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت کی مراد یہ تھی کہ ابوالوالدین احسانا کے الفاظ سورۃ لقمان میں ہیں بلکہ آپ نے لفظ احسانا پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ والدین سے احسان کی تاکید اور جبکہ بھی تسمیٰ میں ہے راوی نے حضرت کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اس لئے سمجھا کہ حضرت کی مراد یہ ہے کہ یہ آیت سورۃ لقمان میں ہے اگرچہ لفظوں میں ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جب حضرت نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو تاکید فرمایا تو راوی نے سمجھا ہو کہ مضمون بھی سورۃ بنی اسرائیل میں ہے اس پر حضرت نے فرمایا ہو کہ ایسا نہیں میری مراد سورۃ لقمان کی آیت سے ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ سورۃ لقمان میں ووصینا الانسان لوالدیه کے بعد لفظ احسانا قرأت آئمہ میں ثابت ہے حضرت نے دونوں صورتوں کا مضمون چونکہ ایک ساتھ ذکر کیا ہے لہذا راویوں کو عمد آیا ہو اور اختصار کیا اور تفصیل سے بیان نہ کیا تیسرے یہ کہ ان لوگوں کا لگان یہ تھا کہ احسان کا ذکر صرف سورۃ بنی اسرائیل ہی میں ہے حضرت نے صرف احسان کو پیش نظر رکھ کر فرمایا کہ سورۃ لقمان میں بھی ہے۔ علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی مجہول ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا يَمْنَعُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْرَأَ وَالِدَيْهِ حَيًّا وَمَيِّتًا ؛ يُصَلِّيَ عَنْهُمَا ، وَيَتَصَدَّقُ عَنْهُمَا ، وَ يَحُجَّ عَنْهُمَا وَ يَصُومَ عَنْهُمَا ، فَيَكُونُ الَّذِي صَنَعَ لَهُمَا ، وَلَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ فَيَرِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبِرِّهِ وَ صَلَاتِهِ خَيْرًا كَثِيرًا .

۸۔ نہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کسی چیز سے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا۔ خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے، حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلہ رحم کے بدلے میں غیر کثیر عطا کرے گا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَدْعُو لِي وَالِدَيْهِ إِذَا كَانَا لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ ؟ قَالَ : ادْعُ لَهُمَا وَتَصَدَّقْ عَنْهُمَا ؛ وَإِنْ كَانَا حَيِّينَ لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ فَأَدْرِهُمَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالرِّخْمَةِ لِأَيِّ الطُّقُوفِ .

۸۔ راوی کہتے ہیں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا میں دعا کروں اپنے والدین کے لئے ایسی حالت میں کہ وہ مذہب حق نہ رکھتے ہوں فرمایا دعا کرو اور ان کی طرف سے سزا دے اور اگر وہ زندہ ہوں تو باوجود حق پر نہ ہونے کے ان کی مددات کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں نہ کہ نافرمانی کی تعلیم کے لئے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَلِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبْرُؤُ ؟ قَالَ : أُمَّتُكَ ، قَالَ : مَنْ ؟ قَالَ : أُمَّتُكَ ، قَالَ : مَنْ ؟ قَالَ : أُمَّتُكَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو جریجہ اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا میں کس کی فرمانبرداری کروں فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی، اس نے کہا پھر فرمایا اپنے باپ کی۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَنَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَائِعٌ فِي الْجِهَادِ تَشِيْطُ قَالَ : فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : فَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِنْ تَقَاتَلْتَ تَكُنْ حَيًّا عِنْدَ اللَّهِ تَرْزُقُ وَإِنْ تَمُتَ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَإِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا وُلِدْتَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي وَالِدَيْنِ كَبِيرَيْنِ يَزْعُمَانِ أَنَّهُمَا يَا نِسَانِ بِي وَيَكْرَهُانِ خُرُوجِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَتَرِّمْ مَعَ وَالِدَيْكَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُسْهِمُ بِكَ يَوْمًا وَلَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادٍ سَنَةً .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں جہاد کی طرف راضی ہوں فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرو اگر تیرے ہوجلے گا تو زندہ رہے گا تو خدا کی طرف سے رزق پائے گا اور اگر اپنی موت مرے گا تو میرا اجر اللہ پر ہوگا اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آیا تو ترے سارے گناہ یوم ولادت سے اب تک معاف ہو جائیں گے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ بڑھے ہیں اور مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ میرا جانا پسند کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو رک جا اپنے ماں باپ کے پاس رہ۔ قسم اس فاطمہ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ان کا تھ سے ایک دن یا ایک رات کا آفس ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ وَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَإِنِّي أَسْلَمْتُ، فَقَالَ: وَأَيُّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي الْإِسْلَامِ؟ قُلْتُ: قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا كُنْتُ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلَنَاهُ نُورًا تَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ» فَقَالَ: لَقَدْ هَذَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِنَا - نَلَانَا - سُنَّ عَشَائِمْتَ يَا بَنِيَّ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي وَأُمِّي عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَأَهْلُ بَيْتِي؛ وَأُمِّي مَكْفُوفَةٌ الْبَصَرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَالْكَفْلُ فِي آيَتِهِمْ؟ فَقَالَ يَا كُنُوزُ لَحْمِ الْخَيْزُرِ؟ قُلْتُ: لَا وَلَا يَمْسُونَنِي، فَقَالَ: لَا بَأْسَ فَاظْطَرُّ مَكَ قَبْرَهَا، فَإِذَا مَاتَتْ فَلَا تَكَلِّبُهَا إِلَى غَيْرِكَ، كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَقُومُ بِشَأْنِهَا وَلَا تُخَيِّرَنَّ أَحَدًا أَنْتَ أَتَيْتَنِي حَتَّى تَأْتِيَنِي بِعَمِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِعَمِّي وَالنَّاسُ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمُ صِبْيَانٍ، هَذَا يَسْأَلُهُ وَهَذَا يَسْأَلُهُ، فَلَمَّا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ أَطْعَمْتُ لِأُمِّي وَكُنْتُ أَطْعِمُهَا وَأَقْلِبُ قُبُورَهَا وَرَأْسَهَا وَأَخْدِمُهَا فَقَالَتْ لِي: يَا بَنِيَّ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِي هَذَا وَأَنْتَ عَلَيَّ دِينِي فَمَا الَّذِي أَرَى مِنْكَ مُنْذُ مَا جَرَّتْ قَدْحَلْتُ فِي الْحَنِيفِيَّةِ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ نَيْبِئَا أَمَرَنِي بِهَذَا، فَقَالَتْ: هَذَا الرَّجُلُ هُوَ نَيْبِي؟ قُلْتُ: لَا وَلَكِنَّهُ ابْنُ نَيْبِي، فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ إِنْ هَذَا نَيْبِي إِنْ هَذِهِ وَصَابَا الْأَنْبِيَاءَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّتَ إِنَّهُ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نَيْبِي نَيْبِي وَلَكِنَّهُ أُمَّتٌ سَأَلَتْ: يَا بَنِيَّ دِينُكَ خَيْرٌ دِينٍ، اعْرِضْهُ عَلَيَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْنَا فَدَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ وَعَلَّمْتُنَا، فَصَلَّتِ الظُّبُرَ وَالْمَسْرُورَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِي اللَّيْلِ، فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ أَعِدْ عَلَيَّ مَا عَلَّمْتَنِي فَأَعَدْتُهُ عَلَيْنَا، فَأَقْرَبَتْ بِهِ وَمَاتَتْ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ غَسَلُوهَا وَكُنْتُ أَنَا الَّذِي دَسَلْتُ عَلَيْنَا وَتَرَكْتُ فِي قَبْرِهَا.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے حج کیا اسی زمانہ میں میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس آیا اور کہا میں پہلے نصرانی تھا۔ اب مسلمان ہوں فرمایا تو نے، اسلام میں کیا بات دیکھی۔ میں نے کہا اللہ کا یہ قول باعث ہدایت ہوا۔ اسے رسول آتم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیلئے، لیکن ہم نے تو اس نبوت کو ایک تکرار دیا اور اس سے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا نے مجھے ہدایت کی پھر میں بار فرمایا۔ خدا ایسے ثابت قدم رکھ پھر فرمایا ہدایت کر جو چاہتا ہے، میں نے کہا میرے باپ اور ماں نصرانی ہیں اور میرے خاندان والے بھی اور ماں اندلی ہے کیا میں اس کے ساتھ رہوں اور ان کے برسر میں کھائیں۔ فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں تو ایسے ماں کی نگرانی (خدمت) کر اور بنی پیشیا اور اگر وہ رعلے تو اس کو کسی دوسرے کے سپرد نہ کرنا۔ تو خود تمام امور بجالانا اور کسی کو خبر نہ کرنا کہ تو میرے

پاس آیا تھا یہاں تک کہ تو مئی میں انشاء اللہ میرے پاس پہنچ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں حضرت کے پاس مئی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت کے گرد لوگ جمع ہیں گویا حضرت معلم صبیان ہیں کوئی کچھ پوچھتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے، جب میں کو فر واپس آیا تو میں نے اپنی ماں سے ہیرانی کا برتاؤ کیا۔ میں اسے کھانا کھلاتا تھا اور اس کے کپڑوں اور سر سے جوئیں چنتا تھا اس کی خدمت کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ جب تو میرے دین پر تھا اس وقت تو نے کبھی ایسا نہ کیا تھا جب سے تو نے ہمارا دین چھوڑا اور اسلام میرا داخل ہوا میں نے ایسا عمل تجھ سے کبھی نہ دیکھا۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کی اولاد میں ایک شخص ہیں انھوں نے ایسا حکم دیا ہے اس نے کہا کیا یہ شخص نبی ہے میں نے کہا نہیں وہ نبی کے فرزند ہیں اس نے کہا یہ تو نبی ہی ہے ایسی نسل تو انبیاء ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ ان کے فرزند ہیں اس نے کہا۔ بیٹا تیرا دین بہترین دین ہے مجھے اس کے متعلق بتا۔ میں نے سمجھایا تو وہ مسلمان ہو گئی۔ میں نے اس کو احکام دین کی تعلیم دی اس نے ظہر وعصر و مغرب کی اور عشا کی نماز پڑھی، پھر وہ بیمار پڑی اس نے مجھ سے کہا جو تو نے مجھے تعلیم دی تھی اس کا اعادہ کر، میں نے اعادہ کیا۔ اس نے اقرار کیا اور مر گئی جب صبح ہوئی تو مسلمان جمع ہوئے اس کو غسل دیا، بیس نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اتارا۔

توضیح: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا جائز ہے لیکن امام کا مقصد ان برتنوں سے بچنے میں کھانے کا کوئی بڑا لگا ہوا نہ ہو صاف ستھرے ہوں اور انھیں آسانی سے پاک کر سکتے ہوں۔ البتہ اگر سوز کا گوشت کھایا ہو تو جب تک سات بار می سے خوب مانجھنا نہ جلتے ان میں کھانا جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر شراب پیئے کاغذ ہو تو اسے بھی می سے مانجھنا ضروری ہے مگر چونکہ شراب اڑ جاتی ہے لہذا تین بار می سے مانجھنا کافی ہوگا رہے سالن یا درود وغیرہ کے برتن تو ان کو اگر وہ صاف ستھرے ہوں تو پانی میں ڈال کر طہر کیا جا سکتا ہے۔

اس حدیث سے امام کے ایک مجزے کا بھی اظہار ہوا اور وہ اس طرح کہ آپ نے ایک نو مسلم سے فرمایا کہ جب تیری ماں مر جائے تو اس کی چھبیر و تکفین خود کرنا غیروں (نعلانیوں) کے سپرد نہ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بعلم امامت جانتے تھے کہ اس کی ماں مسلمان ہو کر مرے گی۔

۱۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، جَمْعًا عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَبِيبٍ (۱) قَالَ : خَبَّرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبِرِّ إِسْمَاعِيلَ ابْنِي بِي ، فَقَالَ : لَقَدْ كُنْتُ أُحِبُّهُ وَقَدْ أَرَدْتُ لَهُ حَبًّا ، إِنْ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَتَتْهُ أُخْتُ لَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَمَتَهُ لَهَا فَاجْلَسَهَا عَلَيْنَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِي وَجْهِهَا ، ثُمَّ قَامَتْ وَذَهَبَتْ

وَجَاءَ أَخُوهَا فَلَمْ يَسْتَعِ بِمَا صَنَعَ بِهَا، فَقَبِلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ بِأُخْتِي مَا لَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ رَجُلٌ؟
قَالَ: لَأَنْهَا كَانَتْ أَبْرَ بَوَالِدَيْهَا مِنْهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی اپنے بیٹے اسمعیل کی، اس کی نیکی کی جو اس نے میرے ساتھ کی۔ حضرت نے فرمایا میں اس کو پہلے سبھی دوست رکھتا تھا اب اور زیادہ دوست رکھتا ہوں رسول اللہ کے پاس حضرت کی رضاعی بہن آئی حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنا بالاپوشن ریچادر اس کے لئے بچھایا اور اس پر اسے بٹھایا اور اس سے باتیں کیں اور اس کے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوئے اس کے بعد وہ چلی گئی۔ اس کا بھائی آیا۔ حضرت نے اس کے ساتھ عمل نہ کیا جو اس کی بہن کے ساتھ کیا تھا کسی نے اس کا سبب پوچھا فرمایا وہ اپنے بھائی سے زیادہ اپنے والدین سے نیکی کرنے والی ہے۔

۱۳۔ عَدُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ أَبِي قَدْ كَبُرَ جِدًّا
وَضَعُفًا فَتَحْنُ نَحِيلُهُ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ، فَقَالَ: إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلِيَّ ذَلِكَ مِنْهُ فَأَقْعَلْ وَلَوْ مَعَهُ بِيَدِكَ
فَأَنَّهُ جَنَّةٌ لَكَ عَدَاً.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور کمزور ہے جب فضلے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے اٹھاتے ہیں فرمایا اگر ممکن ہو تو یہ کام خود کر، نوکروں پر نہ چھوڑا اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے کر یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہوگا۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:
سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ لِي أَبَوَيْنِ مُخَالِفَيْنِ؟ فَقَالَ بَرِّهِمَا كَمَا تَبَرُّ الْمُسْلِمِينَ
يَمْتَنُ يَقُولَانَا.

۱۴۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں۔

۱۵۔ عَالِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَدُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ
مَجْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبَسَةَ بْنِ مُصَافٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُحْمَةً: أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَبَرُّ
الْوَالِدَيْنِ بَرِّينَ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ.

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ہیں جن کے ترک کی فدائی اجازت نہیں دی آئی امانت خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے عہد خواہ نیک سے ہو یا بد سے تیسرے والدین سے نیک خواہ نیک ہوں یا بد۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
مِنَ الشُّعْرِ وَالْبِرِّ أَنْ يُكْتَسَى الرَّجُلُ بِاسْمِ أَبِيهِ

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے سنت اور نیکی یہ ہے کہ ایک شخص اپنے کینت اپنے باپ کے نام سے رکھے یعنی ابن فلان۔

۱۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ضَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمِيعًا
عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
جَاءَ رَجُلٌ وَسَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ : اَبْرُؤْ أُمَّكَ اَبْرُؤْ
أُمَّكَ ، اَبْرُؤْ أَبَاكَ اَبْرُؤْ أَبَاكَ وَبَدَأْ بِالْأُمِّ قَبْلَ الْأَبِ .

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور والدین سے نیکی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماں سے نیکی کر، ماں سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، ماں کا ذکر باپ سے پہلے کیا۔

۱۸۔ الْوَشَاءُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : إِنِّي قَدْ وَدَّعْتُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ فَالْبَسْتُهَا وَحَلَيْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ
بِهَا إِلَى قَلْبٍ فَدَفَعْتَهَا فِي جَوْفِهِ وَكَانَ آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْهَا وَهِيَ تَقُولُ : يَا أَبْتَاهُ ، مَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ ؟ قَالَ :
أَلَّا أُمَّ حَبِيَّةً ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَلَا خَالَهَ حَبِيَّةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَبْرُؤْهَا فَإِنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ
يَكْفُرُ عَنْكَ مَا صَمَمْتَ ، قَالَ أَبُو خَدِجَةَ : فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَتَى كَانَ هَذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ فِي
الْبُجَاهِلِيَّةِ وَكَانُوا يَقْتُلُونَ الْبَنَاتِ مَخَافَةَ أَنْ يُسَبِّحَنَّ قَبْلَئِنَّ فِي قَوْمِ آخِرِينَ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک لڑکی تھی میں نے اسے پالا پوسا۔ جب جوان ہوئی تو اسے لباس اور زیور سے آراستہ کر کے ایک کنویں پر لایا اور اس میں اس کو دھکیل دیا۔ قمر چاہ میں سے میں نے اس کی آواز سنی، اسے میرے باپ میری مدد کر۔ پس اس کا کفارہ کیلئے حضرت نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا خالہ ہے اس نے کہا ہے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کرو و بمنزلہ تیری ماں کے ہے جو کچھ تو نے کیلئے ہے اس کا کفارہ ہے۔

ابو عبد اللہ نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا کب اس شخص نے کیا تھا فرمایا عہد جاہلیت میں قبل آنحضرت کی بعثت کے مشرکین عرب اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے کہ اگر وہ قید ہو گئیں تو دوسری قوم میں جا کر بچ جائیں گی۔

چونکہ یہ عمل اس شخص نے اسلام لانے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا لہذا شرع محمدی کی رو سے
توضیح :- اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اس لئے حضرت نے یہ کفارہ تجویز فرمایا۔

۱۹- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ يَجْزِي الْوَالِدُ وَالِدَهُ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ
يَكُونُ الْوَالِدُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيهِ ابْنُهُ فَيُعْتِقَهُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيَهُ عَنْهُ .

۱۹- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا بیٹا اپنے باپ کی خدمات کا بدلہ دے سکتا ہے فرمایا دو چیزوں
سے اگر باپ غلام ہے تو اسے آزاد کرادے اور اگر قرض ہو تو اس کے قرض کو ادا کرادے۔

۲۰- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ شَابَتْ نَشِيطٌ وَأُحِبُّ الْجِهَادَ وَلِي وَالِدَةٌ
تَكَرَّهُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم : ارْجِعْ فَكُنْ مَعَ وَالِدَتِكَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ [نَبِيًّا] لَأَنْسَأَنَّ
بِكَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَنَةً .

۲۰- فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں جہاد کرنا پسند کرتا
ہوں لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی، حضرت نے فرمایا تو واپس جا۔ خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہ خدا میں تیرے
ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۲۱- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ بَارًا بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ يَمُوتَانِ
فَلَا يَقْضِي عَنْهُمَا دِيُونَهُمَا وَلَا يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللَّهُ عَاقًا ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَاقًا لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا
غَيْرَ بَارٍ بِهِمَا فَإِذَا مَاتَا قَضَى دِيُونَهُمَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَارًا .

۲۱ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی حیات میں نیکی کرنے والا ہو لیکن مرنے
کے بعد ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے لئے استغفار نہ کرے تو خدا اس کو عاق لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک
شخص ماں باپ کی زندگی میں عاق ہوتا ہے کیوں کہ اس سے ان کے لئے نیکی نہیں ہوتی لیکن ان کے مرنے پر ان کا قرض ادا کرتا ہے اور
ان کے لئے استغفار کرتا ہے تو خدا اس کو نیکیوں میں لکھتا ہے۔

ایک سو اٹھانوے واں باب

مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت کرنا اور نفع پہنچانا

((باب)) ۱۹۸

﴿الْإِنْتِمَاءُ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَالنَّصِيحَةُ لَهُمْ وَتَفْعِيرُهُمْ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس حال میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غم خواری نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔

۲۔ وَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : أَنْتَ النَّاسِ نُسْكَأُ أَنْصَحَهُمْ حَيًّا وَ أَسْلَمَهُمْ قَلْبًا لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

۲۔ اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبارت گزار دہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور فرخ دل رکھتا ہو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَقْرِي ، عَنْ سَعْيَانَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِالنَّصِيحَةِ فِي خَلْقِهِ ، فَلَنْ تَلْقَاهُ بِمَعْبَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم قرار دے ، لوگوں کو ترقی دینا الی اللہ نصیحت کرنا کہ پیش خدا اس سے بہتر عمل نہ ہوگا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو امیر مسلمین میں قم خواری اور ہمدردی نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ؛ عَنْ عَمِيهِ عَاجِمِ الْكُوزِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلًا يُنَادِي يَا لِلْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يَجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امیر مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو فریاد کرتے مسلمانوں سے سنے اور اس کو جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ نَفَعَ عِيَالَ اللَّهِ وَأَدْحَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ سُرُورًا.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیال اللہ کو نفع پہنچائے اور عاندان والوں کو خوش رکھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: سِيلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْفَعُ النَّاسِ النَّاسِ.

۷۔ راوی کہتا ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے سنا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُنْسَى بْنِ الْوَلِيدِ الْحِطَّائِ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيقَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَادِيَةً [عَابًا] أَوْ نَارًا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو پانے کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے بچائے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔

۹۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَشَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» قَالَ: «قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَلَا تَقُولُوا إِلَّا خَيْرًا أَحْسَنِي تَعَلَّمُوا مَا هُوَ ۹»

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ لوگوں سے اچھی بات کہو، اور جو کہو وہ اچھی بات کہو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ وہ کیسا ہے۔ یعنی فائدہ کی بات کہو، بعد میں اس کا نفع تم کو معلوم ہوگا۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» قَالَ: «قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تَحْسِبُونَ أَنْ يُقَالَ فِيكُمْ»

۱۰۔ آیہ قولوا للناس حسنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے ایسی بہتر سے بہتر بات کہو جسے تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے کہی جائے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنْتُ» قَالَ: «تَقَاعًا»

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق یہ اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں کہیں بھی ہوں۔

کہ مبارک سے مراد بہت زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

ایک سو ننانوے واں باب بورڑھوں کی تعظیم

(بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ) ۱۹۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: «فَالرَّسُولُ اللَّهُ ﷻ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ»

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بورڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَيْسَ مِثْلَانِ لَمْ يُوقِرْ كَبِيرًا وَيَرْحَمَ صَغِيرًا .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بڑوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلہ رحم کر دو اور سب سے بڑا افضل صلہ رحم یہ ہے کہ تکلیف ان کی دور کرو۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرٍّ ، عَنِ الْوَصَافِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَظِمُوا كِبَارَكُمْ وَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ ، وَ لَيْسَ تَصَلُّونَهُمْ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ كَفِّ الْأَذَى عَنْهُمْ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا چھوڑوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

دوسواں باب مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

(باب) ۲۰۰

﴿إِخْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ﴾

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ بَنَوَابٍ وَأُمَّمٍ وَإِذَا ضَرَبَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ عِرْقٌ سَهَرَهُ الْآخَرُونَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایک ماں باپ سے اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر

تکلیف ہو تو دوسروں کو چاہیے کہ اس کی وجہ سے بیدار رہیں۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَرٍّ ، عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ قَالَ : تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ رَبِّمَا حَرَنْتُ مِنْ عَمِيرٍ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْ أَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِ ، وَصَدَّقَنِي ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ

مِنْ طَيْبَةِ الْجَنَانِ وَأَخْرَجِي فِيهِمْ مِنْ رُبْحِ رُوحِهِ ، فَلِذَلِكَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لَا بِيَدٍ وَأُمِّيَّةٌ ، فَإِذَا أَصَابَ رُوحًا مِنْ تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ حَزَنٌ حَزِنَتْ هَذِهِ لَا تَهَاوِنَهَا .

۱- جابر جعفی کہتے ہیں ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے دن گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں بعض اوقات ایسی کیفیت یا عادت ہے کہ میں خود بخود یا اسرار مجیدہ ہو جاتا ہوں کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جابر اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہوا کو چلا لیا ہے چونکہ مومن مومن کا بھائی بلحاظ ایک ان باپ کے ہے لہذا جب یہ ہوا چلتی ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں اس سے۔

توضیح :- علامہ مجلسی مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے ”من روح روحہ“ سے مراد چنانچہ اس روح کی موج جس کو خدا نے نفع نکلیا ہے انبیا اور اوصیاء میں جیسا کہ فرمایا ہے نفخت فیہم روحی اور یہ اس کی ایک رحمت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے مشیہ اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے روح منشا ہے روح سے کیونکہ وہ بدن میں جاری و ساری ہے خدا نے اپنے نفس کی طرف اس روح کو نسبت دی ہے جیسے گدوں میں سے ایک گد کو، رسولوں میں سے ابراہیمؑ کو اپنی خلعت کے ساتھ اور یہ سب جن طرح مخلوق الہی ہیں یہ بھی مخلوق ہے اور اب تم سے مراد ایسے کیفیت بمنزلہ ان ہے اور روح بمنزلہ باپ کے ہے چونکہ ارواح مومنین ایک دوسرے سے اختلاط و ارتباط رکھتی ہیں لہذا ایک کے حزن و ملال کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اسی طرح خوشی کا چنانچہ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاضیاء میں لکھا ہے کہ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا بن رسول اللہ بعض اوقات میں خود بخود محزون ہو جاتا ہوں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا ربخ یا خوشی ہمارے ربخ یا خوشی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہماری تمہاری طینت اور نور ایک ہے کہونکہ اگر تمہاری طینت بدستور رہتی تو تم اور ہم برابر ہو جاتے لیکن تمہاری طینت تمہارے اعدا کی طینت سے محزون ہو گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد آئی نہ ہوتا۔ اتھی بقدر الحاجہ۔

۳- مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ ، لَأَيُّوهُ وَلَا يَنْظِلُهُ وَلَا يَنْقُصُهُ وَلَا يَمِدُّهُ عِدَّةٌ فَيُخَلِّفُهُ .

۱۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن، مومن کا بھائی ہے اس کا محافظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس کو دھوکہ نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا اور وہ غلطی نہیں کرتا۔

۴- مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ

جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاطٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ كَالْحَبَسِ الْوَاحِدِ ، إِنْ اشْتَكَى شَيْئًا مِنْهُ وَجَدْنَا ذَلِكَ فِي سَائِرِ حَسَبِهِ ، وَأَرَادُوا حَمَانًا
مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ ، وَإِنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اتِّصَالًا بِرُوحِ اللَّهِ مِنْ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا .

۴۔ اربابِ بصیرت کہتے ہیں کہ فرمایا صادق آلِ محمد نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اور وہ دونوں ایک بدن کی مانند ہیں اگر ایک عضو
کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اس سے متاثر ہو جاتا ہے دونوں کی روح ایک ہی روح ہوتی ہے اور روح مومن روح خدا
(خلیفۃ اللہ) سے اس سے زیادہ لمبی ہوئی رہتی ہے جتنی سرور کی کرن سے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُنْسَى
الْحَنَاطِ ، عَنْ الْخَارِثِ بْنِ الْمُفَيْرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ هُوَ عَيْتُهُ وَمِزَانُهُ وَ
ذَلِيلُهُ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْدَعُهُ وَلَا يَطْلُمُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَقْتَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کی دلیل (رہنما)، اس سے
خائن نہیں کرتا، اسے دھوکا نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کی تکذیب نہیں کرتا اس کی فیبت نہیں کرتا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : كُنْتُ
عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَدَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : تَبِيعْتَهُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ لِي وَلِمَ لَا تَبِيعُهُ وَهُوَ أَخُوكَ
وَشَرِيكَكَ فِي دِينِكَ وَعَوْنِكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَوَدْقُهُ عَلَى غَيْرِكَ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا حضرت نے فرمایا کیا تم اس کو دوست
رکھتے ہو میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ کھلا تم کیوں نہ دوست رکھو گے ایسے شخص کو جو تمہارا بھائی ہے۔ دین میں تمہارا شریک
ہے دشمن کے مقابلہ میں تمہارا مددگار ہے اور اس کا رزق تمہارے غیر پر ہے۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُسْلِمُ
أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَانِ وَأَجْرَى فِي صُورِهِمْ
مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ ، فَلِذَلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَأُمِّ .

۷۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن، مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ

اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَیْسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَخَوُ الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَبْشُهُ وَلَا يَبْعُدُهُ عِدَّةٌ فَيُخْلِفُهُ.
۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا اور نہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَیْسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَجَلٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ خَدَمٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، قُلْتُ: وَكَيْفَ يَكُونُونَ خَدَمًا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ؟ قَالَ: يُفِيدُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا... الْحَدِيثُ

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دوسرے مومن کا خادم ہوتا ہے پوچھا یہ کیسے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَیْسَى، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ قُسَيْبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ نَفْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَرَجُوا إِلَى سَفَرٍ لَهُمْ فَضَلُّوا الطَّرِيقَ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَكَفَّنُوا وَكَزَمُوا أَسْوَلَ الشَّجَرِ فَبَجَّاهُمْ شَيْخٌ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ فَقَالَ: قَوْمُوا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ هَذَا الْمَاءُ، فَتَامُوا وَاشْرَبُوا وَارْتَوَوْا، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: أَنَا مِنَ الْجِنِّ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، فَلَمْ تَكُونُوا تَتَّبِعُونَهُ بَحْضَرْتُمْ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ مسلمان سفر کر رہے تھے کہ راستہ بھول گئے اور پیاس کا ان پر غلبہ ہوا۔ انہوں نے ایک درخت کے نیچے پناہ لی ان کے پاس ایک بوڑھا سفید لباس پہنے آیا اور کہنے لگا میں ان جنوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے پس یہ کیسے ممکن ہے کہ میری موجودگی میں آپ لوگ مر جائیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، جَمِيعًا، عَنْ

حَسَّابِينَ عِيسَى ، عَنْ رَبِيعِي ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ [وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَحْوَنُهُ وَلَا يَحْرِمُهُ] قَالَ رَبِيعِي : فَسَأَلَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ : سَمِعْتُ فَضِيلَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ ذَلِكَ ؟ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ : نَعَمْ ، فَقَالَ [وَأَنَا سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْوَنُهُ وَلَا يَحْرِمُهُ .

اور اسی فضل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے ذلیل نہیں کرتا ، اس کی غیبت نہیں کرتا ، اس سے خیانت نہیں کرتا ، اسے محروم نہیں کرتا ، زبانی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ تیرے فضیل کو ایسے کہتے سنتا ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ ذلیل کرتا ہے نہ اس کو ذلیل کرتا ہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے نہ اسے محروم کرتا ہے۔

دو سو ایک وال باب

کس دعوے کے لئے ایمان کا حق واجب ہے

(باب) ادب

﴿فَمَا يُؤَيِّبُ الْحَقَّ لِمَنِ اتَّخَلَ الْإِيمَانَ وَبِنَقْضِهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَسُئِلَ عَنْ إِيْمَانٍ مِّنْ بَلَرْنَا حَقَّهُ وَ أَوْحُوهُ كَيْفَ هُوَ بِمَا يَنْبَغُ وَ بِمَا يَنْبَغُ : قَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ فَدُنْخَدُ عَلِيٍّ وَجِبِينَ أَمَا أَحَدُهُمَا فَبِالَّذِي يَظْهَرُ لَكَ مِنْ مَّسَاحِكِكَ فَإِذَا ظَهَرَ لَكَ مِنْهُ وَمِثْلُ الَّذِي يَقُولُ بِدَأْتِ ، حَقَّتْ وَ لَأَيْتُهُ وَ أَوْحُوهُ إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْهُ نَفْسٌ لِلَّذِي وَصَفَ مِنْ نَفْسِهِ وَ أَظْهَرَ لَكَ ، فَإِنْ جَاءَ مِنْهُ مَا سَتَيْلُ بِرِ عَلِيٍّ نَقِضَ الَّذِي أَظْهَرَ لَكَ ، خَرَجَ عِنْدَكَ مِمَّا وَصَفَ أَكَ وَ أَظْهَرَ ، وَ كَانَ لِمَا أَظْهَرَ لَكَ نَاقِضًا لِأَنَّ بَدْعِي أَنَّهُ إِذَا عَمِلَ ذَلِكَ تَقِيَّةً وَ مَعَ ذَلِكَ يُنْتَظَرُ فَبِوَ فَإِنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهُ مَكْرٌ أَنْ تَكُونَ التَّقِيَّةَ فِي مِثْلِهِ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ ذَلِكَ ، لِأَنَّ لِلتَّقِيَّةِ مَوَاضِعَ ، مَن أَرَاهَا عَنْ مَوَاضِعِهَا لَمْ تَسْتَمِرْ لَهُ وَ تَقْسِرُ مَا شَفَى مِثْلُ [أَنْ يَكُونَ] قَوْمٌ سَوَاءٌ ، ظَاهِرٌ حُكْمِهِمْ وَ فِعْلُهُمْ عَلَى غَيْرِ حُكْمِ الْحَقِّ وَ فِعْلِهِ فَكُلُّ شَيْءٍ يَعْمَلُ الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ لِمَكَانِ التَّقِيَّةِ وَمَا لَا يُؤَدِّي إِلَى الْقَسَادِ فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ .

اسا دوی کہتا ہے میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ ایمان جس پر حق ادا کرنا اور اخوت کرنا واجب ہوتا ہے وہ کیلئے کس صورت میں اس کا اثبات ہوتا ہے اور کس صورت میں ابطال، فرمایا ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ جیسا ایمان کوئی ظاہر کر لے اگر اس کے عمل سے بھی تم پر ویسا ہی ثابت ہو تو اس کی محبت و اخوت تمہارے لئے ضروری ہے جب تک کہ جیسا اس نے بیان کیا ہے اس کے خلاف تم پر ظاہر نہ ہو پس اگر اس کے اظہار کے خلاف ثابت ہو تو نہیں، لیکن اگر وہ ظاہر کرے کہ ایسا عمل اس سے از روئے تہذیب ظاہر ہوا ہے تو اگر تم دیکھو کہ تہذیب اس عمل پر درست نہیں، تو اس کا کہنا تمہارا نہ کیا جلتے۔ کیونکہ تہذیب کا عمل و موقع ہوتا ہے جو اس موقع سے ہٹ گیا اس کے لئے درست نہیں جو اس قوم پر کی مانند ہوگا کہ جن کا ظاہری حکم و فعل خلاف حق ہو اگر کوئی مومن ایسے امور میں تہذیب کرے جس سے فساد دین لازم نہ ہو تو وہ جائز ہے۔

دوسروں والی باب

مواخات بالمخاطب نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے

(باب) ۲۰۲

۵ (فِي أَنَّ التَّوَّاعِي لَمْ يَقَعْ عَلَى الدِّينِ وَإِنَّهُ هُوَ التَّعَارُفُ) ۵

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ عُمَرَ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي حَقْفَرٍ قَالَ: لَمْ تَتَوَّاعَى عَلَيَّ هَذَا الْأَمْرُ إِذْ مَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيَّ.

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ وَشَاعَةَ، جَمِيعاً، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمْ تَتَوَّاعَى عَلَيَّ هَذَا الْأَمْرُ [وَإِذَا] إِذْ مَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيَّ.

۱۔ زریا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ (مردین میں مواخات نہ کرو، یہ تو صرف ایک دوسرے سے پہلے

تعارف کی صورت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مومنین کے درمیان تو مواخات فی الدین قبل پیدائشی ہی ہوتی ہے دنیا کی

مواخات تو ایک قسم کا تعارف ہوتا ہے چونکہ مومنین کی طبیعت ایک ہی ہے لہذا روحانی مواخات

شروع ہی سے ہے۔

دوستوں وال باب

مومن کا حق مومن پر اور اس کی ادائیگی

۲۰۳ (باب) ۰

﴿حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَخِيهِ وَآدَاءُ حَقِّهِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن الحکم، عن سفین بن عمیر، عن عمرو بن شعبر، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: من حق المؤمن على أخيه المؤمن أن يشبع جوعته ويؤاري عورته ويقرح عنه كربته ويغضي دمه، فأدامات خلفه في أهله وولديه.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن کا حق مومن بھائی پر یہ ہے کہ اگر بھوکا ہو تو سیر کرے برہنہ ہو تو لباس پہنائے۔ اس کی مصیبت دادر کرے اگر مرے تو اس کے گھر والوں کی، اس کا جانشین بن کر پھرے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْهَجْرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ؟ قَالَ: لَهُ سَبْعُ حُقُوقٍ وَاجِبَاتٍ مَأْمُونَةٍ: حَقٌّ الْأَوْهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ، إِنْ سَبَّحَ مِنْهَا شَيْئًا حَرَجَ مِنْ وِلَايَةِ اللَّهِ وَطَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ اللَّهُ فِيهِ مِنْ نَسَبٍ قُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَايَ؟ قَالَ: يَا مُعَلَّى إِنِّي عَلَيْكَ شَفِيقٌ أَخَافُ أَنْ تُسَبِّحَ وَلَا تَحْفَظَ وَتَعْلَمَ وَلَا تَعْمَلَ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لِأَقْوَةِ الْإِلَهِ، قَالَ: أَيْسَرُ حَقٍّ مِنْهَا أَنْ تُجِبَ لَهُ مَا تُجِبُ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ؛ وَالْحَقُّ الثَّانِي أَنْ تَجْتَنِبَ سَخَطَهُ وَتَسَبِّحَ مَرْضَاتَهُ وَتَطِيعَ أَمْرَهُ؛ وَالْحَقُّ الثَّلَاثُ أَنْ تُعْبَهُ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ وَوَلَايَتِكَ وَوَلَدِكَ وَوَلَدِكَ؛ وَالْحَقُّ الرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ عَيْتَهُ وَوَلَدَهُ وَمِرْآةَهُ؛ وَالْحَقُّ الْخَامِسُ [أَنْ] لَا تَسْبَحَ وَبِجُوعٍ وَلَا تَرَوِي وَيَطْمَأُ وَلَا تَلَيْسَ وَيَسْرَى، وَالْحَقُّ السَّادِسُ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَادِمٌ وَلَا يَسَ لِأَخِيكَ خَادِمٌ فَوَاجِبٌ أَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَيُعْتَمِدَ نِيَابَهُ وَيَسْتَعِ طَعَامَهُ وَيَمْتَدَّ فِرَاقَهُ، وَالْحَقُّ السَّابِعُ أَنْ تُبْرِ قَسَمَهُ وَتُجِيبَ دَعْوَتَهُ، وَتَعُودَ مَرِيضَتَهُ، وَتَشْهَدَ جَنَازَتَهُ؛ وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ حَاجَةً تُبَادِرُهُ إِلَى قَضَائِهَا وَلَا تُلْحِثُهُ أَنْ يَسْأَلَكَهَا وَلَكِنْ تُبَادِرُهُ مُبَادِرَةً، فَأَذَاعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلْتَ وَوَلَايَتِكَ بِوَلَايَتِهِ وَوَلَايَتِهِ بِوَلَايَتِكَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے تو فرمایا اس حق واجب ہیں اگر ان میں سے ایک حق بھی اور نہ ہو تو ولایت و اطاعتِ خدا سے باہر ہو جائے گا اور خدا کی اطاعت کا اس میں کوئی حصہ نہ رہے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ فرمایا اے علیؑ میں ازراہ شفقت ڈرتا ہوں کہ تو ان حقوق کو ضائع کرے اور حفاظت نہ کرے اور جان بوجھ کر عمل نہ کرے۔ میں نے کہا خدا ہی مجھے عمل کی توت دینے والا ہے فرمایا سب سے آسان حق مردِ مسلم کا یہ ہے کہ تو اس کے لئے دستِ بزرگ سے بیزار ہو کر اپنے لئے دست رکھا اور بڑا سمجھے اس چیز کو جس کو اپنے لئے بڑا سمجھے اور دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے حصہ سے بچے اور اس کی مرضی کا خواستگار ہو اور اس کے امر کی اطاعت کرے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے نفس اپنے مال اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے پیروں سے اس کی مدد کرے جو تھا حق یہ ہے کہ اس کا محافظ ہو اس کا رہنما ہو اس کے حالات کا آئینہ ہو یا بچوں حق یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ وہ بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جبکہ وہ پیاسا ہو اور لباس نہ پہننے اگر وہ ننگا ہو چھٹا حق یہ ہے کہ اگر گھارا لڑکے ہو اور اس کے پاس کوئی لڑکہ نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے اس بھائی کے پاس اس لڑکے کو بھیج دو کہ وہ اس کے کپڑے دھوئے اور اس کا کھانا پکائے اور اس کا فرض پکائے اور ساتواں حق یہ ہے کہ اس کی قسم قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے رضیع ہو تو اس کی عیادت کرے مرحلے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور اگر اس کی کوئی ضرورت معلوم ہو تو اس کو پورا کرنے میں جلدی کرے اور اس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے اور جلد سے جلد پورا کرے اگر لڑکے ایسا کیا تو تیری محبت اس سے اور اس کی محبت تجھ سے مل جائے گی۔

۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيِّدٍ ، عَنْ أَبِي سَيْفٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ابْنِ أَعِينٍ قَالَ : كَتَبَ [بَعْضُ] أَصْحَابِنَا يَسْأَلُونَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ أَشْيَاءَ وَأَمْرُونِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ ، فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَلَمَّا جِئْتُ لِأَوْدَعَهُ قُلْتُ : سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُجِبْنِي ؛ فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكْفُرُوا وَإِنْ مِنْ أَشَدِّ مَا أَفْتَرَسَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ثَلَاثًا : إِنْصَافَ الْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ حَسْبًا لَا يَرْضَى لِأَخِيهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا بِمَا يَرْضَى لِنَفْسِهِ مِنْهُ ، وَمَوَاسَاةَ الْأَخِ فِي الْمَالِ ، وَذِكْرَ اللَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَكِنْ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَبْدَعَهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میرے بعض دوستوں نے جو کہ کوئی میں سے تھے مجھے لکھا کہ میں چند مسئلے حضرت عبد اللہ سے دریافت کر کے لکھوں اور انھوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دریافت کر دوں کہ مسلمان بھائی کا حق کیا ہے میں نے حضرت سے دریافت کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا جب کہ وہ جانے لگا اور حضرت سے رخصت ہونے آیا تو میں نے کہا۔ میں نے آپ سے مسلمان بھائی کے حق کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تم جاننے کے بعد عمل نہ کرنے سے کافر ہو جاؤ۔ اچھا سو خدا نے سب سے بڑا فرض اپنی مخلوق پر میں چیزوں کو قرار دیا ہے ایک یہ کہ آدمی اپنے نفس سے انصاف کرے باقی معنی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی کرے عدل کے ساتھ۔ تیسرے ذکر کرے اللہ کا ہر حال میں اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ سبحان اللہ اور الحمد للہ

کہتا ہے بلکہ جو چیزیں اللہ نے حرام کر دی ہیں ان کو ترک کر دے۔

۴ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَبَلٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا عُدَّ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ حَقِّ الْمُؤْمِنِ .

۴ - فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔

۵ - قَالَ بَنُو إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو اليماني ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَشْبَعَ وَيَجُوعُ أَخُوهُ وَلَا يَرُدِّي وَيَقْطَعُ أَخُوهُ وَلَا يَكْتَسِبِي وَيَتَرَى أَخُوهُ ، فَمَا أَكْثَرَ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ، وَ قَالَ : أَحَبُّ لِأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تَحِبُّ لِتَقْسِيكَ وَإِذَا أَحْبَبْتَ فَسَلُهُ وَإِنْ سَأَلَكَ فَاعْطِهِ لِأَنَّكَ خَيْرٌ أَوْلَى بِأَمَلَةٍ لَكَ ، كُنْ لَهُ ظَهْرَ أَقَابَتِهِ لَكَ ظَهْرًا ، إِذَا غَابَ فَاحْفَظْهُ فِي غَيْبِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَزِرَّهُ وَ أَجَلَهُ وَ أَكْرَمَهُ فَإِنَّهُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ عَلَيْكَ غَائِبًا فَلَا تَعَارِفُهُ حَتَّى تَسْأَلَ سَمِيحَتَهُ وَإِنْ سَأَلَهُ خَيْرٌ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَإِنْ ابْتَلَى فَاعْضُدْهُ وَإِنْ تَمَحَّضَ لَهُ فَاعْضُدْهُ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ : أُنِّ ، انْفِطَحَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ وَإِذَا قَالَ : أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرْتُ أَحَدَهُمَا ، فَإِذَا نَسَبَهُ أَمَانَتُ الْإِبْرَاهِيمِ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَمَانَتُ الْمَلِيحُ فِي الْمَاءِ ، وَقَالَ : بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُرَاهُ نُورُهُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تَرَاهُ نُجُومُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَقَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ وَلِيُّ اللَّهِ وَبِسْمِهِ وَيَصْنَعُ لَهُ وَيَقُولُ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَقَّ وَلَا يَخَافُ غَيْرَهُ .

۵ - فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو اور سیرا بن نہ ہو جب کہ اس کا بھائی پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر اس کا بھائی ننگا ہو۔ پس کس قدر عظیم ہے مسلمان کا حق پھر فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھو اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھو اور جب تو محتاج ہو تو اس سے سوال کرے اور اگر وہ تجھ سے سوال کرے تو اس کو دے اس پر احسان کر کے طول نہ کر دے کہ اس کا مددگار بنے گا اور جب وہ گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کر اس کی دم موجودگی میں اور جب آجائے تو اس سے ملاقات کر اور بے عورت اور کرام پیش آؤ۔ کیونکہ وہ تیرا ساتھی ہے اور تو اس کا۔ اگر وہ تجھ پر غصہ کرے تو اس سے جدا نہ ہو، یہاں تک کہ تو اس سے طلب احسان کرے۔ اگر اس سے اچھا سلوک ظاہر ہو تو وہ اگلا شکر ادا کرے، اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کر اور اگر وہ کسی فریب کا شکار ہو تو اس کی مدد کر اگر کوئی اپنے بھائی سے آتے کہ تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی اور اگر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے

تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو وہ سب کافر اور اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر اور اگر برادر مسلم کو تہمت لگائے گا تو ایمان اس کے دل میں اس طرح کھل کر رہ جائے گا جیسے نرگس پانی میں اور فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مومن کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح مکتبہ جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ مومن اللہ کا دوست ہے اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کے لئے کام کرتا ہے اور خدا پر اترتا نہیں کرتا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيَعُوذَهُ إِذَا مَرَّصَ، وَيَنْسَحَ لَهُ إِذَا غَابَ، وَيَسْمِتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَا، وَيَسْتَبِيحُهُ إِذَا مَاتَ. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَشَلَّةَ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہو تو اس کے لئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اس کے لئے الحمد للہ کہے اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے مر جائے تو مشابعت جنازہ کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْعَاصِمِ الْخَارِثِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمَوَدَّةَ لَهُ فِي صَدْرِهِ، وَالْمُؤَاَسَاةَ لَهُ فِي مَالِهِ، وَالْخَلْفَ لَهُ فِي أَهْلِهِ، وَالنُّصْرَةَ لَهُ فِي ظُلْمِهِ، وَإِنْ كَانَ نَافِلَةً فِي الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ غَائِبًا أَحَدَهُ بِنَسْبِهِ، وَإِذَا مَاتَ الرَّيَازَةَ إِلَى قَبْرِهِ وَأَنْ لَا يَظْلِمَهُ وَأَنْ لَا يَغْشَىهُ وَأَنْ لَا يَخُونَهُ وَأَنْ لَا يَخْدُلَهُ وَأَنْ لَا يَكْذِبَهُ وَأَنْ لَا يَقُولَ لَهُ أَيْفٌ، وَإِذَا قَالَ لَهُ: أَيْفٌ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ، وَإِذَا قَالَ لَهُ: أَنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ كَفَرَا أَحَدَهُمَا، وَإِذَا اتَّهَمَهُ ائِمَّاتُ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَتَمَاتُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینے میں اس کی محبت ہو اور اس کے مال میں ہمدردی کرے اور اس کے مالہ بچوں میں اس کا جانشین بنے اور اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ غائب ہو اور مسلمانوں میں مال غیرت تقسیم ہو تو اس کا حصہ لے لے اور اگر وہ مرحلے تو اس کی قبر کی زیارت کرے اور اس پر ظلم نہ کرے دھوکا نہ دے خیانت نہ کرے سوا نہ کرے جھٹلائے نہیں، اُف نہ کہے۔ درد نہ ان کے درمیان محبت نہ رہے گی اور دونوں میں سے جو کوئی یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو وہ کفر کرے گا اور اگر اسے تہمت لگائے گا تو اس کے دل میں ایمان اس طرح کھل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الْكَلْبِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَمَرَّ سَلِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانَ سَأَلَنِي الذِّهَابَ مَعَهُ فِي خَاجَةٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَكِرِهْتُ أَنْ أَدْعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَبَيَّنَّا أَنَا أَطُوفُ إِذْ أَشَارَ إِلَيَّ أَيْضًا قَرَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَبَانَ إِيَّاكَ يُرِيدُ هَذَا ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ : رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، قَالَ : هُوَ عَلِيٌّ مِثْلُ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَادْهَبْ إِلَيْهِ ، قُلْتُ : فَاقْطَعْ الطَّوْفَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَإِنْ كَانَ طَوَافَ الْقَرِيبَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَدَهَبْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ : أَخْبَرَنِي عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَقَالَ : يَا أَبَانَ دَعَا لِاتْرَدُهُ ، قُلْتُ : بَلَى جِئْتُ فِذَاكَ فَلَمْ أَزَلْ أُرَدُّ دُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَانَ تُفَارِمُهُ شَطْرَ مَالِكَ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ قَرَأَ مَا دَخَلَنِي فَقَالَ : يَا أَبَانَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ ذَكَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ ؟ قُلْتُ : بَلَى جِئْتُ فِذَاكَ فَقَالَ : أَمَا إِذَا أَنْتَ قَاسَمْتَهُ فَلَمْ تُؤْتِرْهُ بَعْدُ ، إِنَّمَا أَنْتَ وَ هُوَ سَوَاءٌ ، إِنَّمَا تُؤْتِرُهُ إِذَا أَنْتَ أَعْطَيْتَهُ مِنَ النِّصْفِ الْآخِرِ .

۸۔ ابان بن محمد بن یحیی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ میرا ایک ساتھی آیا اور مجھے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا اس اشارہ سے مجھے بلایا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر جانا برا سمجھا میں طواف میں مشغول تھا کہ اس نے پھر اشارہ کیا، حضرت نے دیکھ لیا اور فرمایا۔ اے ابان کیا یہ تمھے بلا رہا ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میرا ساتھی ہے فرمایا کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا آپے جس کا آپے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاس جا۔ میں نے کہا کیا طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں، میں نے کہا اگر طواف واجب ہو فرمایا ہاں۔ پس میں چلا گیا۔ بعد میں جب میں پھر حاضر خدمت ہوا تو میں نے حق موسیٰ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ابان ترک کر اس کا علم، میں نے کہا بہتر اس کے بعد میں برابر پوچھتا رہا، فرمایا اے ابان اس کا نصف مال اس کو دے دے پھر حضرت نے میری طرف دیکھا اور اس میں تو کس کو میرے چہرے پر تغیر محسوس کیا۔ فرمایا کیا تو میں جانتا کہ خدا نے اپنے نفسوں پر اشارہ کرنے والوں کا ذکر کیا ہے میں نے کہا معلوم ہے۔ فرمایا جب تو اپنا آدھا مال دے دے تو اپنے کسی پر ترجیح نہ دے تو اور وہ برابر ہیں، ہاں جب تو باقی آدھا بھی اسے دے دے تب اپنے کو اس پر ترجیح نہ دے

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنْتِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِ بْنِ أَبِي بَانَ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَا وَابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَلْحَةَ فَقَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : سِتُّ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ يَمِينِ اللَّهِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ : وَمَاهُنَّ جِئْتُ فِذَاكَ ؟ قَالَ : يُحِبُّ الْمَرْءُ

الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيَكْرَهُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمَ لِأَخِيهِ مَا يَكْرَهُ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيُنَاصِحُهُ
 الْوَلَايَةَ ، فَكَانَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَالَ : كَيْفَ يُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ ؟ قَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ إِذَا كَانَ مِنْهُ
 بِئْتِكَ الْمَنْزِلَةَ بَشَّهُ هَمَّتْ فَرَحِهِ إِنْ هُوَ فَرِحَ وَحَزِنَ لِحَزْنِهِ إِنْ هُوَ حَزِنَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا
 يُفْرِحُ عَنْهُ فَرَّجَ عَنْهُ وَإِلَادَعَا اللَّهُ لَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : ثَلَاثٌ لَكُمْ ، وَثَلَاثٌ لَنَا أَنْ تَعْرِفُوا
 فَسَلْنَا وَأَنْ تَطَوُّوا عَقِبَنَا وَأَنْ تَنْظُرُوا وَأَعَابَتْنَا ، فَمَنْ كَانَ هَكَذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَسْتَنْصِبِي
 يَنْوِرُهُمْ مَنْ هُوَ أَسْمَلُ مِنْهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ فَلَوْ أَنَّهُمْ يَرَاهُمْ مَنْ دُونَهُمْ لَمْ يَهَيِّسْهُمْ الْعَيْشُ مِمَّا
 يَرَوْنَ مِنْ فَضْلِهِمْ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ : وَمَالَهُمْ لَا يَرَوْنَ وَهُمْ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ
 إِنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ بِنُورِ اللَّهِ ، أَمَا بَلَّغْتَكَ الْحَدِيثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُولُ : إِنْ لَمْ يَخْلُقْنَا عَنْ
 يَمِينِ الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَعَنْ يَمِينِ اللَّهِ وَجُوهُهُمْ أَبْيَضُ مِنَ النَّلْجِ وَأَضْوَاءُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُنَاجِحَةِ ، يُسْأَلُ
 الشَّائِلُ مَا هُوَ لِأُولَئِكَ ؟ فَيَقُولُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَحَابَبُوا فِي جَلَالِ اللَّهِ .

۹۔ عیسیٰ بن منصور سے روایت ہے کہ میں اور ابن ابی یعقوب اور عبد اللہ بن طلحہ حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر
 تھے اور حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابن ابی یعقوب رسول اللہ نے جو خصلتیں بیان کی ہیں جس میں وہ پائی جاتیں گی وہ خدا کے
 سامنے کمال تقرب میں ہوگا ابن ابی یعقوب نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا مومن اپنے مومن بھائی کے لئے وہی دوست رکھے جو اپنے
 عزیز ترین خاندان والوں کے لئے دوست رکھتا ہے اور بندہ مومن کے لئے ناپسند کرے اس امر کو جسے وہ اپنے عزیز ترین خاندان
 والوں کے لئے ناپسند کرتا ہے اور فاسق محبت کا اظہار کرے۔ یہ سن کر ابن ابی یعقوب رو دینے اور کہنے لگے یہ کیسے فرمایا اگر
 تمہارے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی تو وہ اپنے راز کو ظاہر کرے گا اور خوش ہوگا اس کی خوشی سے جب کہ وہ خوش ہو۔ اور غمگین
 ہوگا اس کے غم سے جب کہ وہ رنجیدہ ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی چیز اس کے خوش کرنے کے لئے نہ ہوگی تو وہ خدا سے اس کے
 لئے دعا کرے گا پھر حضرت نے فرمایا یہ تین تمہارے لئے ہیں اور دوسری تین ہمارے لئے ہیں پہلی یہ کہ تم ہماری فیصلت کو سچا نود و سچا
 یہ کہ تم ہمارے سچے چلو، تیسرے یہ کہ انتظار کرو ہماری سلطنت کا جو دنیا کے اختتام پر چوگی جس میں یہ باتیں پائی جاتیں گی وہ تقریباً
 بارگاہ ایزدی ہوگا اس کے نذر سے اس سے نیچے کے درجہ والے نور حاصل کریں گے جو لوگ مقام قربت ایزدی میں ہوں گے جب ان کو نیچے دیا
 دیکھیں گے تو ان کو اپنا موجودہ عیش اچھا معلوم نہ ہوگا اور پروالوں کی فیصلت کے مقابل ابن ابی یعقوب نے کہا جو جماعت قربت ایزدی
 رکھتی ہوگی اسے دیکھا کیوں نہ جاسکے گا فرمایا وہ نور خدا سے ڈھکے ہوئے ہوں گے کیا تم نے رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں
 سنی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے عرش کے دائیں جانب جن کے چہرے برنس سے زیادہ سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار
 ایک پوچھنے والا پوچھے گا یہ کون ہیں جواب دیا جائے گا یہ جلال ایزدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت
 کرنے والے تھے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ كَيْفَ مَنْ خَلَفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ؟ قَالَ: فَأَحْسَنَ النَّشَاءِ وَرَكَشَى وَأَطْرَأَى، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ عِبَادَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ عَلَى فَقْرَائِهِمْ؟ فَقَالَ: قَلْبَةً، قَالَ: وَكَيْفَ مُشَاهَدَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفَقْرَائِهِمْ؟ قَالَ: قَلْبَةً، قَالَ: فَكَيْفَ صِلَةُ أَغْنِيَاءِهِمْ لِفَقْرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَتَذَكُرُ أَخْلَاقًا قَلَّ مَا هِيَ فِيهِمْ عِنْدَنَا، قَالَ: فَقَالَ: فَكَيْفَ تَزْعُمُ هَؤُلَاءِ أَنَّهُمْ شِبَعَةٌ.

۱۰۔ محمد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے سون بھائیوں کا۔ اس نے بڑی تعریف کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں بیان کیا حضرت نے پوچھا اغنیاء کا فقر کے پاس پرشش احوال کے لئے آنا کیسا ہے اس نے کہا بہت کم، فرمایا مال داروں کا فقر سے ملنا جتنا کیسا ہے کہا بہت کم، فرمایا اغنیاء کا فقر سے صلہ رحم کیسا ہے اس نے کہا آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے فرمایا پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشَّبَعَةَ عِنْدَنَا كَثِيرٌ فَقَالَ: [وَأَهْلُ يَعْطِفُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيرِ؟ وَهَلْ يَتَجَاوَزُ الْمُحْسِنُ عَنِ الْمُسِيءِ؟] وَيَتَوَاسَوْنَ؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ: لَيْسَ هَؤُلَاءِ شِبَعَةَ الشَّيْعَةِ مَن يَفْعَلُ هَذَا.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا مال دار فقیروں سے ہر بات کا رتاؤ کرتے ہیں احسان کرنے والے گدگادوں سے درگزر کرتے ہیں اور ان میں باہمی ہمدردی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا تو وہ شیعہ نہیں، شیعہ وہ ہے جو ایسا ہو۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فَضَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: عَظِيمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا يَتَجَبَّرُوا بِعَظْمِكُمْ بَعْضًا وَلَا تَضَارُّوا وَلَا تَحَايِدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ، كَوْنُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی عظمت کر دان کا وزارت نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بے کراہت نہ لے اور نقصان نہ پہنچائے جس نہ کہے اپنے کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے سپے بند سے بنو۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَجْبَارِ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيُّجِبُّ أَحَدُكُمْ إِلَى آخِيهِ فَيَدْخُلُ يَدُهُ فِي كَيْسِيهِ فَيَأْخُذُ

حَاجَتُهُ فَلَا يَدْفَعُهُ؛ فَقُلْتُ: مَا أَعْرِفُ ذَلِكَ فَيَا، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: فَلَا شَيْءَ إِذَا، قُلْتُ: قَالَ هَلْ لَكَ إِذَا، فَقَالَ: إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يَعْطُوا أَحْلَامَهُمْ بَعْدَ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے مومن کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کر لے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔ مندرجہ بالا تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو ہم سب جہمی ہوئے۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقین نہیں کہ آداب ایمان سمجھیں

۱۴۔ عَالِيُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، رَفَعَهُ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ، فَقَالَ: سَبْعُونَ حَقًّا لَا أُخِيرُكَ إِلَّا بِسَبْعَةٍ فَإِنِّي عَلَيْكَ مُشْفِقٌ أَلَّا تَحْتَمِلَ، فَقُلْتُ: بَلَى إِن شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ: لَا تَشْعَبُ وَيَجُوعُ وَلَا تَكْتَسِي وَيَعْرَى؛ وَتَكُونُ ذَلِيلًا وَقَمِيصُهُ الَّذِي يَلْبَسُهُ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْكَلُمُ بِهِ وَتُحِبُّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِنْ كَانَتْ لَكَ جَارِيَةٌ بَعَثْتَهَا لِمَهْتَدٍ فِرَاشَهُ وَتَسْعَى فِي حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ وَصَلَتْ وَلَا يَبْتَكَ يَوْلَانِيَا وَيَوْلَانِيَا يَوْلَايَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا برادر مومن کے ستر حق ہیں میں ان میں سے صرف سات بتاؤں گا۔ میں تم پر ہریان ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم تحمل نہ کر سکو، میں نے کہا ہاں اگر اللہ نے چاہا۔ فرمایا تم کھاؤ اگر برادر مومن بھوکا ہو۔ مت پہنو اگر وہ ننگا ہو، اس کے رہنا بنو، اس کے راز دار بنو اور جو چیز اپنے لئے پسند کر اس کے لئے بھی پسند کرو اور اس کی زبان گویا بنو، اگر تمہاری کینز ہو تو اس کو بھیجو تاکہ وہ اس کے لئے بستر بچھائے۔ اور اس کی فریفتیں پوری کرنے کی رات دن کوشش کرو اگر ایسا کر گئے تو اپنی محبت ہماری محبت سے محبت خدا کے ساتھ ملا دو گے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَخُونُهُ، وَيَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِحْتِنَادُ فِي التَّوَاصِلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّقَاطُفِ، وَالْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاجِمِينَ مُفْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَقَضَى عَلَيْهِ مَعَشَرًا أَوْ نَصْرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے چاہیے کہ اس پر ظلم نہ کرے، اس کو رسوا نہ کرے اس کے مال میں خیانت نہ کرے اور مسلمانوں کو سزا دے اور اسے کہ آپس میں اتحاد رکھیں اور لطف و مہربانی میں تعاون کریں اور اہل حاجت

کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے پر مہربان رہیں تاکہ تم ویسے ہی بن جاؤ۔ جیسا خدا نے حکم دیا ہے آپس میں رحم کرنے والے اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اس طرح کرنا جیسی عہد رسول اللہ میں تھی۔

۱۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، حَقُّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا أَرَادَ سَفْرًا أَنْ يُعَلِّمَ إِخْوَانَهُ ، وَحَقُّ عَلَى إِخْوَانِهِ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَأْتُوهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ آئے تو اس سے ملنے آئیں۔

دوسو چارواں باب

تراحم و تعاطف

((بَابُ التَّرَاحِمِ وَالتَّعَاطِفِ)) ۲۰۴

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ شُعَيْبِ الْعَقَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا إِخْوَةً بَرَّةً ، مُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ ، مُتَوَاصِلِينَ ، مُتَرَاحِمِينَ ، تَزَاوَرُوا وَتَلَاقُوا وَتَدَاكَّرُوا وَأَمْرًا وَأَخِيوَةً .

۱۔ سادی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ انہوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو اور قرابت الی اللہ دوسرے سے محبت کرو و ہمدردی کرو اور دوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے حالات کو ایک دوسرے سے بیان کرو اور ہمارے ذکر کو درست رکھو۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ رِجْوَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسِي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ الصَّبَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : تَوَاصَلُوا وَتَبَاذَرُوا وَتَرَاحَمُوا وَكُونُوا إِخْوَةً بَرَّةً كَمَا أَمَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے باہم صلہ رحم کرو و باہم نیک کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور نیک پسند بھائی بنو جیسا

کہ فدائے تم کو حکم دیا ہے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارَكُوا وَتَرَاحَمُوا وَتَعَاطَفُوا .

۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا صلہ رحم کرو، نیکی کرو ایک دوسرے پر رحم کرو اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ کرو۔

۴ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجُوزُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِحْتِذَاذُ فِي التَّوَاصُلِ ، وَالتَّعَاوُنِ عَلَى التَّعَاطُفِ ، وَالْمُؤَانَسَةِ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ ، وَتَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاجِمِينَ ، مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ مَعَشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم .

سہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان پر فرض ہے صلہ رحم کرنا، ہر بانی اور ہمدردی میں تعاون صحابیان حاجت سے اور آپس میں ایک دوسرے سے ہمدردی تاکہ تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا برتاؤ کرنے والے ہیں ہمدردی کرنے والے اور محالیت سفر اس کے عیال سے غمخواری کرنے والے ہیں عہد رسول میں جس طرح انصار کا برتاؤ آپس میں تھا ویسا ہی برتاؤ رکھو۔

دوسو پانچواں باب

زیارت اخوان

(بَابُ زِيَارَةِ الْأَخْوَانِ) ۲۰۵

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ [عَلِيِّ بْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ لِلْغَيْرِهِ التَّمَّاسِ مَوْعِدِ اللَّهِ وَتَجَرَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلِكٍ يُنَادُونَ أَلَّا يَطْبِتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص خوشخبری خدا کے لئے اور وعدہ گاہے خدا کی تلاش کے لئے از سریشب خدا جو اجر ہے اس کے پانے کے لئے زیارت مومنین کرے تو خدا اس پر ستر ہزار فرشتے معین کرے گا جو خدا دیتے ہیں آگاہ ہو۔ تم

خوش رہو اور جنت تم سے خوش رہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حَيْثِمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَدِعَهُ فَقَالَ : يَا حَيْثِمَةُ أُبَلِّغُكَ مِنْ تَرَى مِنْ مَوَالِينَا السَّلَامَ وَأَوْصِيَهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ الْعَظِيمِ وَأَنْ يَعُوذَ غَيْرَهُمْ عَلَى فَقِيرِهِمْ وَقَوِيهِمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ وَأَنْ يَشْهَدَ حَيْثُ جَزَاةٌ مَيْتِهِمْ وَأَنْ يَتَلَقَّوْا فِي بَيْوتِهِمْ فَإِنَّ لِقَابًا بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَيَاةً لَا مَرْنَا ، رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْيَا أَمْرَنَا ، يَا حَيْثِمَةُ أُبَلِّغُكَ مَوَالِينَا أَنَا لَا نَغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَنْتُمْ لَنْ يَنَالُوا وَلَا يَنَالَنَا إِلَّا بِالْوَرَعِ وَإِنْ أَشَدَّ النَّاسُ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا لَمْ يَخَالَفْهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۲۔ حثیمہ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے آیا آپ نے فرمایا اے حثیمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا سلام پہنچا دینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرنا اور کہنا کہ مالدار فقیروں کی عیادت کیا کریں اور قوی ضعیفوں کی اور ان کے جنازہ میں موجود رہا کریں اور اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملنے رہا کریں۔ یہ ملنا جملنا سمار امرامات کے لئے زندگی ہے اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔ اے حثیمہ! ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو مگر عمل سے یعنی صرن آفرارامات کا نہیں جب تک عمل صالح نہ ہو اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری کے بغیر نہیں پاسکتے۔ روز قیامت سب سے زیادہ حیرت میں وہ ہوگا جو صلہ کی تعریف کرے اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدَّثَنِي جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكًا ، فَأَقْبَلَ ذَلِكَ الْمَلَكُ يَمْسِي حَتَّى وَقَعَ إِلَى بَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ رَجُلٌ يُسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ : مَا حَاجَتُكَ إِلَى رَبِّ هَذِهِ الدَّارِ؟ قَالَ : أَخِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ : مَا حَاجَةُ بِكَ إِذَا ذَاكَ؟ فَقَالَ : مَا حَاجَتِي إِلَّا ذَاكَ، فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرُوكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ : وَجِبَّتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ الْمَلَكُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَيُّهَا مُسْلِمُ زَارَ مُسْلِمًا فَلَيْسَ بِإِيَّاهُ زَارًا، إِيَّايَ زَارَ وَتَوَابَهُ عَلَيَّ الْجَنَّةُ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا ایک در پر پہنچا۔ جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھروانے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے فرشتہ نے کہا اس گھروانے

سے تمہاری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ میں خوشنودی کے لئے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لانی ہے اس نے کہا ہاں۔ فرشتہ نے کہا۔ میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔ وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان، مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی۔ اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

۴ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِيَّايَ زِدْتُ وَثَوَابَكَ عَلَيَّ ؛ وَكَلَّمْتُ أَرْضِي لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ .

۴ - فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی، خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمِصْرَ ابْتِغَاءَ وَجَدِ اللَّهِ فَهُوَ ذَرَّةٌ ؛ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَهُ

۵ - راوی کہتا ہے۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بعد مسانت کے بعد داخل شہر یا خارج شہر میں محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی تو وہ خدا کے زائروں میں سے ہے اور خدا کے لئے سزاوار یہ ہے کہ وہ اپنے زائروں کا اکرام کرے۔

۶ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : أَنْتَ ضَيْفِي وَزَائِرِي ، عَلَيَّ قِرَاكٌ وَقَدْ أَوْجِبْتُ لَكَ الْجَنَّةَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ .

۶ - فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جا کر تو خدا فرماتا ہے تو میرا ہمان اور زائر ہے تیری ہمانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

۷ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي غُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

يَقُولُ : مَنْ رَأَى أَخَاهُ فِي اللَّهِ فِي مَرَضٍ أَوْ صِحَّةٍ ، لَا يَأْتِيهِ خِذَاعٌ وَلَا اسْتِذْأَالٌ ، وَكَرَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ : طَبَّتْ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ زُرُّوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ وَفَدَّ الرَّحْمَنُ حَتَّى يَأْتِيَ مَنَزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ يَسِيرٌ : جِئْتُ وَإِذَاكَ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ بَعِيدًا ، قَالَ : نَعَمْ يَا سِيرُ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ مَسِيرًا سَعَى ، فَإِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ وَالْمَلَائِكَةُ كَثِيرَةٌ ، يُشْتَبِعُونَكَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنَزِلِهِ .

۷۔ ابو عزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر موسیٰ کی زیارت کی مرض میں یا صحت میں اور مکر فرمایا نہ کیا اور بدلہ نہ چاہا تو خدا ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کرے گا کہ اس کے پس پشت کھتے ہیں تو خوش رہو اور جنت تم سے خوش بہرہ تم اللہ کے نائبر ہو اور تم خدا کے جہان ہو یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں واپس آئے۔ یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو اللہ جو ادب ہے اور اس کے ملائکہ کثرت سے ہیں وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ [ابْنِ] النَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ رَأَى أَخَاهُ فِي اللَّهِ وَجَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْطُرُ بَيْنَ قُبَاتِي مِنْ نُورٍ ، وَلَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ مِنَ الْأَضَاءِ ، لَهُ حَتَّى يَقَعَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : مَرَّحَبًا ! وَإِذَا قَالَ : مَرَّحَبًا أَجْرَنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْعَلِيَّةَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر موسیٰ کی زیارت کی۔ وہ روز قیامت نور کے پردوں میں چلتا ہوا آئے گا اور جب سر اداں حلال الہی کے سامنے آئے گا تو اللہ اس سے کہے گا: مرحبا اور جب مرحبا کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ذَائِرًا أَخَاهُ لِلَّهِ لِأَلْفِ سِرِّهِ ، الْيَمَاسُ وَجَدَّ اللَّهُ : رَغَبًا فِيمَا عِنْدَهُ ، وَكَرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ مِنْ حَلْفِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنَزِلِهِ : الْأَطِيبَتْ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندہ مسلم جب اپنے سہاں کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کے لئے نکلتا

ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے ہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا زَا مَسْلِمٌ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي اللَّهِ وَوَلَّهِ إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَيُّهَا الرَّائِضُ طَيْبَتْ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو نوا دیتا ہے تو خوش اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ : رَجُلٌ حَكَمَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْحَقِّ ، وَرَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ ، وَرَجُلٌ آمَرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ .

۱۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہو گا دوسرے وہ جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی کو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہوگی۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ فَيُؤَكِّدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكًا فَيَصْعَقُ جَنَاحًا فِي الْأَرْضِ وَجَنَاحًا فِي السَّمَاءِ يُظَلُّهُ ، فَإِذَا دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ نَادَى الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعْظِمُ لِحَقِّي الْمُسْتَعِ لَإِنِّي نَبِيٌّ ، حَقٌّ عَلَيَّ إِعْظَامُكَ ، سَلْبِي أَعْطَيْكَ ، أَدْعُنِي أُجِيبُكَ ، أَسْكُتُ أَتَدْعُكَ ، فَإِذَا انصَرَفَ شِيعَةُ الْمَلِكِ يُظَلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّى يَدْخُلَ إِلَى مَنْزِلِهِ ، ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعْظِمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجِبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَشَفَعْتُكَ فِي عِبَادِي .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بندہ مومن ارادہ کرتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے تو خدا اس

پر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ندا کرتا ہے اسے میرے بندے! میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے نبی کے آثار کا اتباع کرنے والے تیری بزرگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے سوال کریں تجھے دوں گا، تو مجھ سے دعا کریں قبول کروں گا اگر تو چپ رہے گا تو میں ابتداء کروں گا۔ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے پروں سے کرتا ہوا اپنے پیچھے چلتا ہے خدا نے تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ اسے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرام مجھ پر لازم ہے میرے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا اور اپنے بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

۱۳۔ صالح بن عقیبہ، عن عقیبہ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لزيارته المؤمن في الله خير من عقيق عشرين قاب مؤمنين، ومن اعتق رقبة مؤمنة وفي كل عضو عسوان النار حتى ان الفرج يقي الفرج.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خوشنودی خدا کے لئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا تو اس کا ایک ایک عضو آزا کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو بچائے گا۔

۱۴۔ صالح بن عقیبہ، عن صفوان الجمال، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: آيما ثلاثة مؤمنين اجتمعوا عندنا ج لهم، ياتسون بواقفة ولا يخافون عقابك ودين جون ماعنده، ان دعوا الله اجاتهم وان سألوا اعطاهم وان استزادوا زادهم وان سكتوا ابتداهم.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر تین ایسے مومن اپنے بھائی کے پاس جمع ہوں جو اس کے ہلاک کرنے والے جاہلانہ فتووں سے بے خوف ہوں اور اس کی فریب کاری سے بے خوف ہوں اور جو اس کے پاس، جو اس کے لئے امید رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور جو وہ مانگتے ہیں ان کو عطا کرتا ہے اگر زیادتی چاہیں تو زیادہ کرتا اور اگر مانگنے سے چپ رہیں تو اپنی طرف سے دیتا ہے۔

۱۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبي أيوب قال: سمعت أبا حمزة يقول: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: من زار أخاه المؤمن لله لا يغريه، يطلب به ثواب الله وتنجز ما وعده الله عز وجل وكل الله عز وجل به سبعين ألف ملك، من حين يخرج من منزله حتى يعود إليه ينادونه: ألا طيبت وطابت لك الجنة، تبوات من الجنة منزلاً.

۱۵۔ ابو ایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو حمزہ کو بچتے سنا۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے کہ جس نے برادرِ موسیٰ کی زیارت بغیر کسی غرض کے محض خوشنودیٰ خدا کے لئے کی تو خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جب سے وہ گھر سے نکلے اور جب تک وہ گھر واپس جلتے یہ کہتے رہیں خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لِقَاءُ الْإِخْوَانِ مَقْتَمٌ جَهَنَّمِ وَإِنْ قَلُوا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے بھائیوں کی ملاقات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو بہت بڑا اجر رکھتی ہے۔

دوسو چھ واں باب

مصافی

(بَابُ الْمُصَافِحَةِ) ۲۰۶

۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : كُنْتُ زَمِيلَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ كُنْتُ أَبْدَأُ بِالرُّكُوبِ ، ثُمَّ يَرْكَبُ هُوَ ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَ سَأَلَ مُسْأَلَةَ رَجُلٍ لِأَعْدَلِهِ بِصَاحِبِهِ وَ صَافِحٍ ، قَالَ : وَ كَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا اسْتَوَيْتُ أَنَا هُوَ عَلَى الْأَرْضِ سَلَّمَ وَ سَأَلَ مُسْأَلَةَ مَنْ لِأَعْدَلِهِ بِصَاحِبِهِ ، فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ شَيْئًا مَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ فَعَلْتَهُ فَكَثِيرٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ مَافِي الْمُصَافِحَةِ؟ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَلْتَقِيَانِ ، فَيُصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَلَا تَزَالُ الذُّنُوبُ تَنْحَاكُ عَنْهُمَا كَمَا يَنْحَاكُ الْوَتَقُ عَنْ الشَّجَرِ ، وَاللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَقْتَرِ قَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم کجاوہ تھا اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا اور حضرت بعد میں جب ہم ٹھیک ہو بیٹھتے تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے نہ ملا ہو اور پھر مصافی

کرتے اور پھر مصافحہ کرتے جب منزل پر اترتے کا وقت آتا تو مجھ پہلے اترتے اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے جیسے مدت کے بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں کہایا بن رسول اللہ آپ وہ عمل کر رہے ہیں جو ہمارا شہر والے نہیں کرتے، ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ مصافحہ کا کیا فائدہ ہے۔ جب مومنین ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح بھڑکتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کی برکت و رحمت دیکھتا ہے۔ جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدِ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا وَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا ، فَصَافَحَهُمَا أَشَدَّ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومنین ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کا دست رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

۳۔ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّمِيدِجِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجَهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَيَّ أَشَدَّ هُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا تَحَاثَّتْ عَنْهُمَا الدُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاثُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومنین ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّاهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَتَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا الدُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب دو مومنین مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّاهِ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ فِي شِقِّ مَخْمَلٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَتَنَزَّلَ

فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَعَادَ قَالَ : هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَنَاوَلْتُهُ يَدِي فَعَمَزَهَا حَتَّى وَجَدْتُ الْأَذَى فِي أَصَابِعِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَمَعِي أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَصَافَحَهُ وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلَّا تَنَازَرَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَازَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي .

۵۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک محل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا حضرت ایک منزل پر اتارے جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا۔ اپنا ہاتھ لاؤ۔ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اسے (تساؤ دیا) کہ میری انگلیوں میں درد ہونے لگا پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے فصل خزاں میں درخت کے پتے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شَيْعَتُنَا إِلَّا تَرَى أَنَّكَ تَقْرُ طُفِي أَمْرًا ، إِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ فَكَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَتِنَا كَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَيَلْقَى الْمُؤْمِنِينَ فَيُصَافِحُهُمْ ، فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يُنْظِرُ إِلَيْهِمَا وَاللَّذُنُوبُ تَتَخَاتُ عَنْ وَجُوهِهِمَا كَمَا يَتَخَاتُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ ، حَتَّى يَقْتَرِفَا ، فَكَيْفَ يَقْدِرُ عَلَى صِفَةٍ مِنْهُوَ كَذَلِكَ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے مالک تم ہمارے شیعہ ہو گیا تم نے اس پر غور نہیں کیا تم نے کوتاہی کی ہے ہمارے امر امانت میں جس طرح کوئی خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان کرنے پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا اور ان دونوں کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے جب تک وہ جدا نہیں ہوتے۔ پس جو ایسا ہو اس کی صفت بیان کرنے پر کس قدرت ہوگی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَطَطْنَا الرَّحْلَ ، ثُمَّ مَشَى قَلْبَلًا ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ يَدِي فَعَمَزَهَا عَمْرَةً شَدِيدَةً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْ مَا كُنْتُ مَعَكَ فِي الْمَحِيلِ ؟ فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا جَالَ حَوْلَهُ ثُمَّ أَخَذَ يَبْدَأُخْبِهِ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَيَقُولُ لِلذُّنُوبِ : تَخَاتُ عَنْهُمَا ، فَتَتَخَاتُ . يَا أَبَا حَمْزَةَ . كَمَا يَتَخَاتُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فَيَقْتَرِفَانِ وَمَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ .

۷۔ ابو حمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب ہم سواری سے اترے تو حضرت کچھ دور چلے پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبا یا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ حمل میں نہ تھا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب مومن تھوڑی سی حرکت کر کے اپنے بھائی سے مصافحہ کر لے تو خدا ان دونوں کو بہ نظر رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہوئے۔ اسے ابو حمزہ ان کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا ہوں۔ ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ حَيْدِ الْمُصَافِحَةِ ، فَقَالَ : دَوْرٌ نَخَلَةٌ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ استحباب مصافحہ کتنی دوری کے بعد ہے فرمایا بقدر ایک درخت خرما کی مثال کے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَفَرِقِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِينَ إِذَا تَوَارَى أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ التَّقْبَا أَنْ يَتَصَافِحَا .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومنین کو چاہیے کہ جب ایک سرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر دونوں مصافحہ کریں۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَسَلِمْ عَلَيْهِ وَلْيُصَافِحْهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَ بِذَلِكَ الْمَلَائِكَةَ فَاصْنَعُوا صُنْعَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیے سلام کرے اور مصافحہ کرے خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا التَّقِيمُ فَيَلَاقُوا بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصَافِحِ

وَإِذَا تَعَرَّ قَتْمٌ فَتَفَرَّ قَوْا بِالِاسْتِغْفَارِ

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جب تم ایک دوسرے سے طو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جدا ہونے وقت استغفار۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ رَازِبِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا عَزَّوَامَعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّتْ وَابْسَكَانِ كَثِيرِ الشَّجَرِ ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْقَتَاةِ نَظَرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَصَافَحُوا .

۱۲۔ حضرت البر عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مسلمان غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ جلتے اور ایسے جگہ سے گزر ہوتا جہاں گھنے درخت ہوتے پھر صحرا میں نکلے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تو مصافحہ کرتے۔

۱۳ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَنِّهِ الْهَلَالِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : إِذَا صَافَحَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَالَّذِي يَلْزِمُ التَّصَافِحَ أَكْبَرُ أَجْرًا مِنْ الَّذِي يَدْعُ ، الْأَوَّلُ مِنَ الذُّنُوبِ لَتَتَّخِذَ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى ذَنْبٌ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے۔ پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا اجر اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۱۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ ، فَنَظَرُ إِلَيَّ بِوَجْهِ فَاطِبٍ فَقُلْتُ : مَا الَّذِي غَبَّرَكَ لِي ؟ قَالَ : الَّذِي غَبَّرَكَ لِإِخْوَانِكَ ، بَلِّغْنِي يَا إِسْحَاقُ أَنَّكَ أَقْسَدْتَ بِنَابِكَ بُوَابًا ، يَرُدُّ عَنْكَ فَقْرَةَ الشَّيْطَانِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي خِفْتُ الشُّهْرَةَ ، فَقَالَ : أَفَلَا خِفْتَ اللَّيْلَةَ ، أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا تَقَابَلُوا فَتَصَافَحُوا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ تَسْعَةً وَ تَسْعُونَ لِأَشَدِّهِمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا تَوَافَقَا عَمَّرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا قَدَّامَا يَتَحَدَّثَانِ قَالَ الْحَفْظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : اعْتَرَلُوا بَيْنَنَا فَلَمَلْ لِهَمَائِرٍ أَوْ قَدْ سَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ، فَقُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ؟ قَالَ : يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتْ الْحَفْظَةُ لِاسْتِغْفَارٍ فَإِنَّ عَالِمَ السِّرِّ يَسْمَعُ وَيَرَى .

۱۴۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے میری طرف غصہ سے دیکھا۔ میں نے کہا اس امر نے آپ کو مجھ سے ناراض کیا جس چیز نے تجھ کو تیرے بھائیوں سے ناخوش کیا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے دوزانہ پردرد بان بٹھایا ہے تاکہ وہ نقر ارضیہ کو تجھ تک پہنچنے سے روکے۔ میں نے کہا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ان کی آمد و رفت سے میری شیعیت کی شہرت نہ ہو۔ فرمایا تو نے فلاحات کی مصیبت کا خیال نہ کیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جب دوسروں کی مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت ان دونوں پر نازل ہوتی ہے اور سوسوں سے ننانوے حصے محبت کے ان دونوں کو مل جاتے ہیں جب وہ دونوں خلوص برتتے ہیں تو خدا کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور جب وہ بائیں کرتے ہیں تو ان کے محافظ فرشتے آپس میں کہتے ہیں ان سے الگ ہو جاؤ، شاید کوئی راز کی بات ہو اور اللہ نے ان کے لئے چھاپنا چاہا ہو۔ میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کوئی لفظ نہیں بولتے مگر یہ کہ ان کے پاس ایک سنت نکپان ہوتی ہے فرمایا۔ اے اسحاق اسے فرشتے نہ سین تو بھی راز کا جاننے والا تو سننا اور دیکھتا ہے مراد یہ ہے کہ رقیب عقیدہ (گنہگار) ہے وہی ہر بات کو سننا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَيُّمَنَ بْنِ مُحَرَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا صَافَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا قَطُّ فَتَزَعَّ يَدُهُ حَسَنِي بَكُونُ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَيْعِي ، عَنْ ذُرَّازَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ : وَمَا قَدَّرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ ، فَلَا يُوصَفُ بِقَدْرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ احْتَجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَحَمَلَ طَاعَتَهُ فِي الْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ [فِي السَّمَاءِ] فَقَالَ : «وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ فَحَدُّهُ وَمَا نَهَا كُمْ عَنْهُ فَأَتَّبُوهُ ، وَمَنْ أَطَاعَ هَذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي ، وَقَوَّضَ إِلَيْهِ ، وَ إِنَّا لَأُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ قَوْمٌ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَهُوَ الشُّكُّ وَالْمُؤْمِنُونَ لَا يُوصَفُونَ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَاحِبُهُ فَلَا يَرَى إِلًا اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَنْتَحِثُ عَنْ وَجُوهِهِمَا كَمَا يَنْتَحِثُ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ .

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم کا وصف کا حقہ بیان نہیں کیا جاسکتا اور کیوں کر بیان کیا جاسکتا درآئیکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا

بیان کیا جائے گا وہ اس سے عظیم تر ہوگا اسی طرح نبی کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور کیسے بیان کیا جاسکتا ہے اس بندے کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھا دیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو اور فرمایا ہو۔ رسول جو تمہیں دے دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اپنے معاملات ان کے سپرد کر دیئے اور ہمارا وصف بھی بیان میں نہیں آسکتا اور کیسے آئے۔ خدا نے ہم کو جس سے دور رکھا ہے اور جس سے شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ جب مومن، مومن سے معاشرہ کرتا ہے تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درختوں کے پتے۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنْ فَضَيْلِ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِي عُمَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا تَقَى الْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللَّهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَتَوَحَّحَاتُ الدُّنُوبِ عَنْ وَجْهِهِمَا حَتَّى يَقْتَرِفَا .

۱۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان دونوں کے گناہ محو ہو جاتے ہیں جب تک وہ جدا ہوں۔

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ تَصَافَحُوا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مصافحہ کر دو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کر دیتا ہے۔

۱۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَقِيَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وَحَدِيثَهُ ، فَمَدَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَدَهُ فَكَفَّتْ حُدَيْفَةُ يَدَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ وَلَكِنِّي كُنْتُ جُنَابًا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ تَمَسَّ يَدِي بِدَكَ وَأَنَا جُنُبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ إِذَا تَقَيَا فَتَصَافَحَا تَوَحَّحَاتُ دُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَوَحَّحَاتُ وَرَقُ الشَّجَرِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیفہ نے رسول اللہ سے ملاقات کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حدیفہ کی طرف بڑھایا انھوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے حدیفہ میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تم نے اپنے ہاتھ کو

مجھ کو روکے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ سے مصافحہ کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے۔ لیکن میں مجتنب ہوں میں نے پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو مس کرے۔ حضرت نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۰۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْدُرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَكَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ قَدْرَ نَبِيِّهِ وَكَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ قَدْرَ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّهُ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ اتَّخَذَتْ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِفَا ، كَمَا اتَّخَذَتْ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی قدرت و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا، اسی طرح مومن کے مرتبہ کا کیوں کہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ بہ نظر رحمت ان کی طرف دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا ہوں گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : مُصَافِحَةُ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ مُصَافِحَةِ الْمَلَائِكَةِ .

۲۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن سے مصافحہ کرنا بہتر ہے یہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے سے۔

دوسوسات وال باب

معاقبہ

۲۰۷ (بَابُ الْمُعَانِقَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ ، عَنْ سَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام : أَيْمَانُ مُؤْمِنٍ حَرَجَ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ غَارِفًا يَحْقِيهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ حَسَنَةٍ وَمَحِيَّتٍ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَرُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَإِذَا طَرَقَ الْبَابَ

فُيْحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَإِذَا التَّقِيَا وَتَصَافَحَا وَتَعَانَقَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ بَاهَى بِهِمَا الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ: انظُرُوا إِلَى عَبْدِي تَرَاوَدَا وَتَحَابَّافِي، حَقِّ عَلَيَّ أَلَا أُعَذِّبُهُمَا بِالشَّارِبِ بَعْدَ هَذَا الْمَوْقِفِ فَإِذَا انصَرَفَ شِيعَةُ الْمَلَائِكَةِ عَدَدَ نَفْسِهِ وَحِطَّاهُ وَكَلَامِهِ، يَحْفَظُونَهُ مِنْ بِلَاةِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا أُعْجِي مِنَ الْحِسَابِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ الرِّثَائِرِ مَا عَرَفَهُ الرِّثَائِرُونَ مِنْ حَقِّ الْمَرْزُورِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

اسنو پایا حضرت امام مہربا تو اور جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر لو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسد لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دنیٰ کی جانب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے اور معافہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مہربا بات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے: دیکھو میرے دونوں بندوں کو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور آپس میں محبت کرتے ہیں میری خوشنودی کے لئے میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش دوزخ سے عذاب زدوں، جب وہ مومن ملاقات کر کے پلٹتے تو ملائکہ بعد اس کے نفس کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے کلام کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں اس رات یا اگلی رات تک، اگر وہ ان دونوں کے درمیان مر جائے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اگر زیارت کیا ہو یا پہچانتا ہے۔ حق زائر کو اتنا ہی جتنا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لئے بھی زائر کا سزا

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَعْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا اعْتَقَا عَمَّرَ اللَّهُ لَهُمَا الرَّحْمَةَ، فَإِذَا التَّرَمَّا لِأَيُّرُ بِذَانِ بِذَلِكَ الْأَوْجَهِ اللَّهِ وَلَا يُرِيدَانِ عَرَضًا مِنْ أَعْرَاضِ الدُّنْيَا قَابِلِ لَهَا: مَنفُورًا لَكُمَا فَاسْتَأْنَفَا، فَإِذَا أَفْلَا عَلَى الْمُسَاَلَةِ قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ: تَحْتَوَاعَهُمَا فَإِنَّ لَهَا سِرًّا أَوْ قَدَسَتْ اللَّهُ عَلَيْهِمَا. قَالَ إِسْحَاقُ: قَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِذَاكَ فَلَا يَكْتُبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَاهِدُهُ قَالَ: فَتَمَسَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الصُّمْدَاءَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى أَحْضَلَتْ دُمُوعُهُ لِحَيْبَهُ وَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا أَمْرَ الْمَلَائِكَةِ أَنْ تَعْمَلَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا التَّقِيَا إِجْلَالَ لَهَا وَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ لَا تَكْتُبُ لَفْظُهُمَا وَلَا تَعْرِفُ كَلَامَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَيَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا عَالِمُ السِّرِّ وَأَخْفَى.

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومنین جب معافہ کرتے ہیں تو رحمت خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اعراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا ہے تمہارے

پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کر دو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے بڑے جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے۔ تو اس کے پاس ایک سخت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر گہری سانس لی۔ پھر اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا۔ اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومنین جب آپس میں ملیں تو بطحاطان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ لکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سرورِ خلقی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

دوسواٹھواں باب

تقبیل

۲۰۸ (بابُ التقبیل)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُقَرَّبِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لَكُمْ لِنُورًا تَعْرِفُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا ، حَتَّىٰ أَنْ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبَّلَهُ فِي مَوْضِعِ النُّورِ مِنْ جَنَبَتِهِ ،

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تمہارے لئے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَيُّقَبَلُ رَأْسُ أَحَدٍ وَلَا يَدُهُ إِلَّا بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَوْ مَنْ أُرِيدَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دستِ رسول یا جس کو رسول اللہ نے چاہا ہو (یعنی وہی رسول)

۳۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ تَرَسْتِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْزُوقِ بْنِ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا ، فَقَالَ : أَلَمَّا إِنَّمَا الْإِنْتِصَلِحُ إِلَّا لِنَبِيِّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيِّ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کے پاس آیا میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا سوائے نبی یا رسول نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَجَّالِ؛ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: نَأْوِلُنِي يَدَكَ أَقْبَلَهَا فَأَعْطَانِيهَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَأْسَكَ فَعَمَلٌ فَقَبَلْتُهُ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلِيكَ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ، أَقْسَمْتُ - ثَلَاثًا - وَبَقِيَ شَيْءٌ، وَبَقِيَ شَيْءٌ، وَبَقِيَ شَيْءٌ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے ہاتھ دیکھیے تاکہ میں بوسہ دوں، پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی، میں نے اس پر بھی بوسہ دیا میں نے کہا اور پیر بھی۔ فرمایا۔ تو نے قسم کھائی قسم کھائی قسم کھائی ہے تین بار باتی رہی ایک چیز باتی رہی ایک چیز باتی رہی، ایک چیز رہی اسے بھی بوسہ دینا چاہیے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِرَجُلٍ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَقَبْلَةُ الْأَخِ عَلَيَّ الْحَدِيدِ وَقَبْلَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اگر کوئی اپنے نبی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیے۔

۶۔ وَعَنْهُ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ الْقَبْلَةُ عَلَى الْقِمِّ إِلَّا لِلرَّوْحَةِ [أَوْ الْوَالِدِ الصَّغِيرِ].
۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زور اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیے۔

دوسو نوواں باب

تذکرۃ الاخوان (یعنی ذکر فضائل آل محمد رحمت کا باعث ہے)

۲۰۹ (بَابُ تَذَاكُرِ الْإِخْوَانِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيٍّ

ابن اَبی حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : شِعْمُنَا الرَّحْمَةُ حَدَاءُ بَيْنَهُمْ ؛ اَلَّذِيْنَ اِذَا اَخْلَوْا ذَكَرُوا اللّٰهَ [اِنَّ ذِكْرَنَا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ] اِنَّا اِذَا ذُكِرْنَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ ذُكِرْنَا ذُكِرَ الشَّيْطَانُ .

۱- علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے شیعوں آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ غلوت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : تَزَادُوا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ إِخْيَاءَ لِقُلُوبِكُمْ وَ ذِكْرًا لِأَحَادِيثِنَا ، وَأَحَادِيثِنَا تَعْطِفُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخَذْتُمْ بِهَا شَدْتُمْ وَ نَجَوْتُمْ وَإِنْ تَرَكْتُمْ هَا ضَلَلْتُمْ وَ هَلَكْتُمْ ، فَخُذُوا بِهَا وَأَنَا بِنَجَاتِكُمْ زَعِيمٌ .

۲- حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو، تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا اور ہماری احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے ان احادیث کو لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ الْوَشَّاءِ ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ عُبَادِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنِّي مَرَرْتُ بِقَابِسٍ يَقَعُ وَهُوَ يَقُولُ : هَذَا الْمَجْلِسُ [الَّذِي] لَا يَشْفَى بِهِ جَلِيسٌ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ ؛ أَخْطَأْتَ أَسْأَلُهُمْ الْحَقْرَةَ ؛ إِنَّ لَهِ مَلَائِكَةَ سَيَّاحِينَ سَيُّوِي الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ ؛ فَإِذَا مَرُّوا بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ قَالُوا : قِفُوا فَقَدْ أَصَبْتُمْ خَاجَتَكُمْ فَيَجْلِسُونَ ، فَيَتَفَقَّهُونَ مَعَهُمْ فَإِذَا قَامُوا عَادُوا مَرْضَاهُمْ وَ شَرَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَ تَعَاهَدُوا غَائِبَهُمْ فَذَلِكَ الْمَجْلِسُ الَّذِي لَا يَشْفَى بِهِ جَلِيسٌ .

۳- عبادہ نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں گزرا ایک داستان گزرا (اہل ضلالت کی مدح کرنے والا) کی طرف سے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ یہ وہ مجلس ہے جس میں شرکت کرنے والا شفی نہیں ہوتا۔ فرمایا حضرت نے یہ بات حق سے دور ہے ان کی کول گڑھے میں ہے یعنی پاخانہ کر رہے ہیں (نجاست پھیلا رہے ہیں) اللہ کے کچھ فرشتے ہیں۔ علاوہ کراماً کا تبین کے جو گھومتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گزرتے ہیں جو ذکر آل محمد کرتے ہیں تو کہتے ہیں سٹھر جاؤ۔ تم نے اپنی

ضرورت کو پایا۔ پس وہ بیٹھے ہیں اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں اور جب کھڑے ہیں تو ان کے پیادوں کی عیادت کرتے ہیں اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں اور محافظت کرتے ہیں اور ان کے مسافروں کی یہ سہجہ کہ وہ مجلس جس میں بیٹھے والاشقی نہیں ہوتا۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنِ الْمُسْتَوْرِيدِ النَّخَعِيِّ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ فِي السَّمَاءِ لَيُطَّلَعُونَ إِلَى الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَهُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ عَمْرٍو قَالَ: فَتَقُولُ: أَمَا تَرَوْنَ إِلَى هَذَا فِي قَلْبِهِمْ وَكَثْرَةِ عُلُوِّهِمْ يَصْنُونَ فَضْلَ آلِ عَمْرٍو؟ قَالَ: فَتَقُولُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آل محمد کا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود اینجی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آل محمد کو بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ملائکہ کا مذکورہ کہتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ مَيْسِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: أَتَحْلُونَ وَتَتَحَدَّثُونَ وَتَقُولُونَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ؟ فَقُلْتُ: إِي وَاللَّهِ إِنَّمَا نَحْلُو وَنَتَحَدَّثُ وَنَقُولُ مَا فِي قُلُوبِنَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنْتَ مَعَكُمْ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَمْوَالِ، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ رِبْحَكُمْ وَأَرَادَ احْكُمُ! وَإِنَّكُمْ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَدِينِ مَلَائِكَتِهِ فَأَعْبُدُوا بِوَجْهِ وَأَحْبِبُوا.

۵۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم خلوت کرتے ہو اور بات چیت کرتے ہو اور جو چاہتے ہو کہتے ہو میں نے کہا بے شک ہم خلوت میں بات چیت کرتے ہیں اور فضائل آل محمد کے متعلق جو چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے مواقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں تمہاری توت کو اور تمہارا جانوں کو بے شک تم دین خدا پر اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس تم اس کی مدد کرو پرہیزگاری اور کوشش سے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعُمَرُ بْنُ يَحْيَى، جَمْعًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِدًا إِلَّا احْتَمَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مِنْهُمْ، فَإِنْ دَعَا

ذکر الی محمد کرنا اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

يُخَيَّرُ آمَنُوا وَإِنْ اسْتَعَاذُوا مِنْ شَرِّ دَعْوَى اللَّهِ لِيَصْرَفَهُ عَنْهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشْفَعُوا إِلَى اللَّهِ وَسَأَلُوهُ قَضَاهَا وَمَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَائِدِينَ إِلَّا حَضَرَهُمْ عَشْرَةٌ أَضْعَافِهِمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ ، فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ الشَّيَاطِينُ بِخَوِّ كَلَامِهِمْ وَإِذَا ضَحِكُوا ضَحِكُوا مَعَهُمْ وَإِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمَنْ ابْتَلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَهْمٌ فَأَذَا خَاضُوا فِي ذَلِكَ فَلْيَقُمْ وَلَا يَكُنْ شَرَكًا لِسُطَّانٍ وَلَا جَلِيسَةً ، فَإِنَّ فَضَبَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ ، وَلَمَنْتَهُ لَا يَرُدُّ خَاسِيَةً ، ثُمَّ قَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسْتَكِرْ بِقَلْبِهِ وَلْيَقُمْ وَلَوْ حَلَبَ شَاةً أَوْ فَوَاقٍ نَاقَةً .

۶۔ فرمایا حضرت الوعد اللہ علیہ السلام نے کہ جب تین یا اس سے زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو اس سے دور رکھے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو وہ ملائکہ خدا سے اس کو پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جہاں کہیں تین مسکین امامت جمع ہوتے ہیں تو وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں اگر وہ آمین کہیں تو ان میں کلام کرتے ہیں تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں اگر وہ سنتے ہیں تو وہ بھی سنتے ہیں اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان جا پھنسے تو جب وہ ایسی بات چیت کریں تو کھڑا ہو جائے اور شیطان کا شریک و جلس نبیے۔ کیوں کہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی اور نہ خدا کی محبت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے پھر حضرت نے فرمایا اگر وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کرے اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کرے جیسے بھری کو دو ہٹایا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کرے۔

۷۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَحْفُوظٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَسَى لِإِبْلِيسَ وَجُودَهُ مِنْ رِيَاةِ الْإِخْوَانِ فِي اللَّهِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَالَ : وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَلْتَقِيَانِ فَيَذْكُرَانِ اللَّهَ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضَلْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَا يَبْقَى عَلَيَّ وَجْهُ إِبْلِيسَ مَضْعُوقٌ لَحْمٌ الْإِتِّحَادِ حَتَّى أَنْ رُوحَهُ لَسْتَفِيَتْ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ فَتَجِسُّ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَغُرُانُ الْجِنَانِ فَيَلْعَنُونَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مَقْرَبٌ إِلَّا لَعَنَهُ ، فَبَقِيَ خَاسِئًا حَسِيرًا مَذْحُورًا .

۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان اور اس کی لڑکی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز براہد ان ایمان کا ن سبیل اللہ ایک دوسرے سے ملنا ہے۔ فرمایا جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہلبیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرہ کو بُری طرف توچ ڈالتا ہے اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح چیختی ہے چلاتی اور فریاد کرتی ہے ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کر کے اس پر لعنت کرتے ہیں پھر کوئی فرشتہ بے لعنت نہیں رہتا اور وہ ذلیل و ناتمام اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

دوسو سوواں باب

مومن کو خوش کرنا

(باب) ۲۱۰

﴿إِدْخَالُ الشُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، وَتَمِيمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ الشَّامِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَنْ سَرَّ مُؤْمِنًا فَقَدْ سَرَّ نِي وَمَنْ سَرَّ نِي فَقَدْ سَرَّ اللَّهَ .

۱۔ ابو حمزہ نے بیان کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے بندہ مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُكْنَى أَبَا تَجْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : تَبَسُّمُ الرَّجُلِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ حَسَنَةٌ وَصَرَفُ الْقَدَى عَنْهُ حَسَنَةٌ وَمَا عَيْدُ اللَّهِ يُسَبِّحُ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِدْخَالِ الشُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر تبسم کرنا نیک ہے اور اس کی آزدگی کو دور کرنا نیک ہے اور خدا کی محبوب ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے۔

۳۔ عُمَيْرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ فِيمَا نَحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَبْدَهُ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنْ لِي عِبَادًا أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي وَأُحْكِمُهُمْ فِيهَا قَالَ : يَأْتِي وَمَنْ هُوَ الْوَالِدُ الَّذِينَ يُبِيحُهُمْ جَنَّتِكَ وَتُحْكِمُهُمْ فِيهَا ؟ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ شُرُورًا ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ مُؤْمِنًا كَانَ فِي مَمْلَكَةٍ حِينَئِذٍ قَوْلَعٌ بِهِ فَهَرَبَ مِنْهُ إِلَى دَارِ الشَّرِّكَ ، فَتَرَلَّ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّرِّكَ فَأَطْلَهُ وَارْفَقَهُ وَأَصَافَهُ فَلَمَّا حَصَرَهُ الْمَوْتُ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَعَزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ كَانَ [لَكَ] فِي جَنَّتِي

مَسْكُونٍ لَّا تَمْكُنْكَ فِيهَا وَلَكِنَّهَا مُخْرَجَةٌ عَلَىٰ مَنْ مَاتَ بِهَا مُشْرِكًا وَلَكِنْ يَأْتِيهِ رِزْقُهُ طَرَفِي الشَّامِ ، قُلْتُ : مِنَ الْحَسَنَةِ ؟ قَالَ : مِنْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے عذابا لٹھا ہوا تھا کہا کہ میرے کچھ بندے ہیں جن کے لئے میں اپنی جنت مباح کروں گا اور میں اس میں ان کو حاکم بناؤں گا۔ موسیٰ نے کہا یا اللہ وہ کون ہیں جن کے لئے تو اپنی جنت کو مباح قرار دے گا اور اس میں ان کو حاکم بنائے گا۔ فرمایا یہ وہ ہے جو لوگوں کے دل کو خوش کرے۔ پھر فرمایا ایک سو من ایک قمام کی حکومت نہیں رہتا تھا جب اس کو رسوا کیا گیا تو وہ بھاگ کر مشرک کی حکومت میں پھلا گیا اور ایک مشرک کے گھر میں قیام کیا۔ اس نے اسے پناہ دی۔ مہربانی کی اور مہمانداری کی۔ خدا نے کہا وہی کی قسم ہے اپنے عورت و جلال کی۔ اگر میری جنت میں تیرے لئے کوئی مقرر ہوا تو میں ضرور تجھے اس میں جگہ دیتا لیکن میری جنت اس پر حرام ہے جو مشرک کے گھر میں حکم دیتا ہے کہ اسے مار چیم سے خود بخور دے یا مانا لیکن اسے ازیت نہ دے اور ان کے دونوں حصوں میں اس کے لئے رزق لایا جاتا تھا میں نے کہا کیا یہ رزق جنت کا ہوتا تھا فرمایا اس نے میں جیسا کہ ہے جا پادیا۔

توضیح۔ عظامہ مجہدی نے راجع العقول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے مشرک پر جو وہی کا ذکر ہے وہ بمعنی اتھیاہ ہے بدعت ہے۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي بِنِي أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ خَالَ السُّرُورِ عَلَى الْوُجُوهِ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل موسیٰ کے دل میں سرور کا داخل کر لیا ہے۔

۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : قَالَ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ عَبَّادِي لِيَأْتِيَنِي بِالْحَسَنَةِ فَأُبْحَثُ جَنَّتِي ، فَقَالَ دَاوُدُ : يَا رَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ : يُدْخِلُ عَلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ سُورًا وَلَوْ بِمَمْرَةٍ . قَالَ دَاوُدُ : يَا رَبِّ حَقٌّ لِيَمَنْ عَرَفَكَ أَنْ لَا يَقْطَعَ رَجَاؤُهُ مِنْكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وہی کی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو کہ میرا ایک بندہ ایک نیکی کو کرتے کرتے گا تو میں اپنی جنت کو اس کے لئے مباح کروں گا۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے رب وہ نیکی کیا ہے فرمایا

مومن کے دل میں خوشی کا داخل کرنا۔ داؤد نے فرمایا۔ اسے میرے رب جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لئے سزاوار ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے۔

۶۔ عِدَّةٌ وَنِ اصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ مَعْصَلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَرَى أَحَدُكُمْ إِذَا ادْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا أَنَّهُ عَلَيْهِ ادْخَلَهُ فَقَطُّ بَلِ وَاللَّهِ عَلَيْنَا ، بَلِ وَاللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسول اللہ کے دل میں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَثَعْبِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَمْعَةَ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، شَبْعَةَ مُسْلِمٍ أَوْ قَضَاءً دَيْنِهِ .

۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل قلب مومن میں سرور کا داخل کرنا ہے اور وہ مسلمان کو سیر کرنا یا اس کے قرضہ کا چکنا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَدِيرِ الْعَمِيرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ : إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهِ حَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ يُقِيمَةُ أَمَامَةٍ . كُنَّا رَأَى الْمُؤْمِنَ قَوْلًا مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : لَا تَفْرَغْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَنْشِرْ بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، حَتَّى يَفْتَقَرَ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُخَابِسُهُ جِسَابًا يَسْبِرُ وَيَأْمُرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ أَمَامَةً ، فَيَقُولُ لَهُ الْمُؤْمِنُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ نِعَمَ الْخَارِجِ خَرَجْتَ مَعِيَ مِنْ قَبْرِي وَمَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ حَتَّى رَأَيْتُ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ ، فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ ادْخَلْتَ عَلَى أَحَبِّكَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا خَلَقَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ لِأَبَشْرِكَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک حدیث طویل میں کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کی مثل یا اس کا ہم صورت بھی اس کے ساتھ نکلے گا جو اس کے آگے آگے چلے گا جب قیامت کے ہوساں ستار سامنے آئیں گے تو اس کا ہم صورت اس سے کہے گا خوف نہ کر مجیدہ نہ ہو میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں۔ خوشی اور عزت و بزرگی جو اللہ کی طرف سے ہوگی جب وہ موقوف

حساب میں آئے گا تو خدا اس سے تھوڑا سا حساب لے گا اور جنت میں داخلہ کا حکم دے گا اور اس کا ہم صورت آگے ہوگا مومن اس سے کہے گا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے کیسا اچھا نکلنے والا ہے تو میری قبر سے۔ تو ہمیشہ مجھے سرور و کرامتِ خدا کی خوش خبری دیتا رہا ہے۔ یہ تو بتاؤ کون ہے وہ کہے گا۔ میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے مومن بھائی کے دل میں ڈالا تھا خدا نے اسی سے مجھے خلق کیا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنِ السِّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ قَالَ : كَانَ النَّجَّاشِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الذَّهَاقِينِ - غَاوِلًا عَلَى الْأَهْوَاؤِ وَفَارِسَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ عَمَلِهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ فِي دِيْوَانِ النَّجَّاشِيِّ عَلَيَّ جُرَاجًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَدِينُ بِطَاعَتِكَ فَإِن رَأَيْتَ أَنْ تَكْتُبَ لِي إِلَيْهِ كِتَابًا ، قَالَ : فَكْتُبَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُرَّ أَخَاكَ يُسْرَكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَلَا نَاولَهُ الْكِتَابَ وَقَالَ : هَذَا كِتَابُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَقَالَ لَهُ : مَا خَاجَتِكَ ؟ قَالَ : جُرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيْوَانِكَ ، فَقَالَ لَهُ : وَكَمْ هُوَ ؟ قَالَ : عَشْرَةُ آلَافٍ وَدِهْمٍ ، فَدَعَا كَاتِبَهُ وَأَمَرَهُ بِأَدَائِهَا عَنْهُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا وَأَمَرَ أَنْ يُبْتَهَلَهُ لِغُلَامٍ لَهُ ثُمَّ قَالَ : سَرَرْتُكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِمَرْكَبٍ وَجَارِيَةٍ وَغُلَامٍ وَأَمَرَهُ بِتَحِيَّةِ ثِيَابٍ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ : هَلْ سَرَرْتُكَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَكُلَّمَا قَالَ : نَعَمْ ، زَادَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لَهُ : احْمِلْ فَرَسَ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتَ جَالِسًا فِيهِ حِينَ دَفَعْتَ إِلَيَّ كِتَابَ مَوْلَايَ الَّذِي نَاولْتَنِي فِيهِ وَأَرْفَعْ إِلَيَّ حَوَائِجَكَ قَالَ : فَفَعَلَ وَخَرَجَ الرَّجُلُ فَصَارَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَدَنَ ذَلِكَ فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى جَهَنَّمَ فَجَعَلَ يُسَرُّ بِمَا فَعَلَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَأَنَّ قَدْ سَرَّكَ مَا فَعَلَ بِي ؟ فَقَالَ : إِي وَ اللَّهِ لَقَدْ سَرَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ .

۹۔ محمد بن جمہود نے بیان کیا کہ نجاشی جو حاکم اہواز و فارس تھا اس کے عمل کے ایک ماتحت نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ نجاشی کے دفتر نے میرے اوپر خراج مانگ لیا ہے وہ آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے اور آپ کا مطیع و فرمانبردار ہے اگر مناسب ہو تو آپ اسے ایک خط لکھ دیں۔ حضرت نے اسے لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اپنے بھائی کو خوش کر، اللہ تجھے خوش کرے گا جب یہ خط لے کر وہاں گیا تو اس کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ چلے گئے اور نہانی ہو گئی تو وہ خط اس کو دے کر کہا کہ یہ خطا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔ اس نے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگا یا۔ پھر اس سے پوچھا تیری حاجت کیا ہے اس نے کہا مجھ پر برس ہزار درہم کا خراج ہے۔ اس نے منی کو بلا کر حکم دیا کہ اس کو وصولی لکھ دے اور حکم دیا کہ اس کا نام رجسٹر سے خارج کر دے تاکہ سال آئندہ اس سے نہ مانگا جائے۔ پھر اس سے کہا۔ میں نے تجھے خوش کیا۔ اس نے کہا۔ ہاں میں آپ پر خدا کا

پھر اس نے حکم دیا سواری دینے کا اور ایک کنیز اور غلام کا اور کہا کہ یہ ہندوؤں کیڑوں کا بھی لے جائیں گے تمہیں خوش کیا؟ اس نے کہا بے شک نجاشی برابر علیات میں زیادتی کرتا رہا۔ جب دے چکا تو اس سے کہا یہ فرش بھی لے جا۔ جس پر میں اس وقت بیٹھا تھا۔ جب تو نے میرے مولا کا خط مجھے دیا تھا اور تیری ضرورتوں کو پورا کرنے کو لکھا تھا۔ وہ شخص سب چیزیں لے کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ ایسے خوش ہیں۔ گویا اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے وہ آپ کے ساتھ کیا ہے فرمایا خدا کی قسم موت میں ہی خوش نہیں اللہ اور اس کے رسول خوش ہیں۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْبَقَّانِ ؛ عَنْ أَبِي بِنِ تَغْلِبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالَ : فَقَالَ : حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْعَظُ مِنْ ذَلِكَ ، لَوْحَدَ تُنَكِّمُ لَكَفَرْتُمْ إِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ ، خَرَجَ مَعَهُ مِثَالُ مِنْ قَبْرِهِ ، يَقُولُ لَهُ : أَبَشِّرْ بِالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ وَالشُّرُورِ ، فَيَقُولُ لَهُ : بَشِّرْكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ يَمْنِي مَعَهُ يُبَشِّرُهُ بِعَيْلٍ مَا قَالَ ، وَإِذَا مَرَّ بِهَوْلٍ قَالَ : لَبَسَ هَذَا لَكَ وَإِذَا مَرَّ بِخَيْرٍ قَالَ : هَذَا لَكَ ، فَلَا يَزَالُ مَعَهُ يَوْمِيَهُ مِمَّا يَخَافُ وَيُبَشِّرُهُ بِمَا يُحِبُّ حَتَّى يَبْقَى مَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِذَا أَمَرَهُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : أَبَشِّرْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِكَ إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ وَجَعَلَكَ اللَّهُ تُبَشِّرُنِي مِنْ حِينِ خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِي وَ أَنْتَنِي فِي طَرَبِي وَ خَيْرْتَنِي عَنْ رَبِّي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتُ تُدْخِلُهُ عَلَى إِخْوَانِكَ فِي الدُّنْيَا خَلَقْتُ مِنْهُ لِأَبَشِّرَكَ وَأُوْنِسَ وَحَسَنَكَ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ مِثْلَهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا مومن کا مومن پر کیا حق ہے فرمایا اتنا عظیم تر ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو تم انکا ذکر بیٹھو گے مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اسکے ساتھ امر کا ایک ہم صورت بھی نکلے گا اور کہے گا تجھے اللہ کی بخشش اور سرور کی بشارت ہو۔ خدا نے تجھے نیکی کی بشارت دی ہے پھر وہ بشارت دیتا ہے اس کے ساتھ چلے گا جب وہ ہولناک مقام سے گزرے گا تو وہ کہے گا یہ تیرے لئے نہیں ہے اور جب وہ اچھے مقامات سے گزرے گا تو کہے گا یہ تیرے لئے ہے وہ اسی طرح خوف سے امان دیتا ہوا اور محبوب امر کی خوش خبری دیتا جائے گا جب موقوف حساب میں پیش خدا آئے گا تو اس کے لئے جنت کا حکم ہوگا تو ہم صورت کہے گا۔ تجھے جنت کی بشارت ہو مومن پوچھے گا تو کون ہے کہ قبر سے نکلنے کے وقت سے اب تک بشارت دیتا اور راہ میں مجھ سے اظہار محبت کرتا چلا آ رہا ہے وہ کہے گا میں وہ سرور ہوں جسے نونے

داخل کیا تھا زینا میں اپنے بھائیوں کے دل میں تاکہ میں تجھے بشارت دوں اور وحشت میں تیرا غماز ہوں۔

۱۱ - عَدَّابُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُرُورُ [الَّذِي] تَدْخُلُهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ تَطَرُّدُ عَنْهُ جُوعَتُهُ ، أَوْ تَكَيْفُ عَنْهُ كَرْبَتُهُ .

۱۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ مومن کو کھانا بھوک میں دے کر اور اس کی تکلیف دور کرے۔ اس کے دل کو خوش کیا جائے۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورِ خَلْقًا قَبْلَقَاهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ لَهُ : أَيُّضًا يَا وَلِيَّ اللَّهِ يَكْرَامُهُ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ قَبْرُهُ [يَلْقَاهُ] فَيَقُولُ لَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ، فَإِذَا بَعِثَ يَلْقَاهُ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ عِنْدَ كُلِّ هَوَلٍ يُبَشِّرُهُ وَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ رَجِيحُكَ اللَّهُ؟ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتُهُ عَلَى فُلَانٍ .

۱۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرتا ہے تو اللہ اس سرور سے ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے وہ عند الموت اس سے مل کر کہتا ہے اے ولی خدا تجھے خدا کی کرامت و رضوان کی بشارت ہو۔ قبر میں داخل ہونے تک یہی کہتا رہتا ہے جب قبر سے اٹھے گا تو ایسا ہی کہے گا پھر ہر قبر میں ہوں مقام پر بشارت دے گا اور یہی کہے گا وہ مومن کہے گا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو کون ہے۔ وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں جو تو نے فلاں مومن کے دل میں داخل کیا تھا۔

۱۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ هَذِهِ آيَةَ : « وَالَّذِينَ يُؤَدُّونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِنَّمَا مُبِينًا » قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَمَا تَوَابَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ السُّرُورَ؟ فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَقَالَ : إِيَّ اللَّهِ وَالْفُ أَلْفِ حَسَنَةٍ .

۱۳- ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ آیت پڑھی جو مومنین و مومنات کو بے وجہ اذیت دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور بہت بڑے گناہ کو اپنے اوپر لے لیا۔ حضرت نے فرمایا جو کسی کو خوش کرے اس کا ثواب کیسا ہے میں نے کہا دس نیکیاں۔ فرمایا بلکہ خدا کی قسم ایک لاکھ نیکیاں۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ فَقَدْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَمَنْ أَدْخَلَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَدْ وَصَلَ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَكَذَلِكَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ كَرَبًا .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو قلبِ مومن میں سرور داخل کرے۔ اس نے رسول کو خوش کیا اور جس نے رسول کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور یہی صورت ہے اس کے لئے جس نے کسی کو رنج پہنچایا۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَمَا مُسْلِمٌ لَيْقِي مُسْلِمًا فَسَرَّ سَرًّا عَنِّي وَعَجَلَّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے کسی بندہ مومن کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ : إِشْبَاعُ جُوعَيْهِ أَوْ تَنْفِيسُ كَرْبَتَيْهِ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے خواہ وہ بھوکے کو سیر کر کے ہو یا تکلیف دور کر کے یا قرضہ ادا کر کے۔

دوسو گیارہواں باب

مومن کی حاجت برلانا

(باب ۲۱۱)

﴿ قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا مُفَضَّلُ اسْمِعْ مَا أَقُولُ لَكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ الْحَقُّ وَ

افعلہ وَاخْزِيْهِ عَلَيْهِ اِخْوَانِكَ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ وَمَا عَلَيْهِ اِخْوَانِي ، قَالَ : الرَّاِغِبُوْنَ فِي قِضَاءِ حَوَائِجِ اِخْوَانِهِمْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَمَنْ قَضَى لِحَبِيْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَاجَةً قَسَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِائَةَ اَلْفِ حَاجَةٍ مِنْ ذَلِكَ اَوْ لَهَا الْجَنَّةُ وَمِنْ ذَلِكَ اَنْ يَدْخُلَ قَرَابَتَهُ وَمَعَارِفَهُ وَاِخْوَانُهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ اَنْ لَا يَكُوْنُوْنَ اَنْصَابًا ، وَكَانَ الْمُفَضَّلُ اِذَا سَأَلَ الْحَاجَةَ اَحَامِنُ اِخْوَانِهِ قَالَ لَهُ : اَمَّا تَشْتَهِيْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ عَلَيْهِ اِخْوَانٍ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، اے مفضل جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اسے کرو اور ضرور اس کی اپنے شریف طبیعت بھائیوں کو جو میں نے کہا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اپنے برادرانِ ایمانی کی حاجتوں کو پورا کرنے کی طرف راغب ہیں۔ پھر فرمایا۔ جو شخص اپنے برادر مومن کی ایک حاجت بر لاتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی ویسی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے ان میں اول جنت ہے اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس کے قراتداروں، شناساؤں اور بھائیوں کو درجہ جنت کرتا ہے بشرطیکہ وہ دشمنانِ امام نہ ہوں۔ مفضل کا معمول تھا کہ جب اس کے انخوان میں سے کوئی اس سے کسی ضرورت کے پورا کرنے کا سوال کرتا تو وہ اس سے کہتا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ شریف بھائیوں میں سے ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقًا مِنْ خَلْقِهِ اَنْتَجِبُهُمْ لِقِضَاءِ حَوَائِجِ فُقَرَاءِ شِبَعِنَا لِيُسَبِّحَهُمْ عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةِ ، فَاِنْ اِسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ فَكُنْ . ثُمَّ قَالَ : لَنَا وَاللهُ رَبُّ نَعْبُدُهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو ہمارے شیعہ نے فقراری حاجت براری کے لئے منتخب کیا ہے تاکہ وہ اس کے ثواب میں سے جنت عطا کرے پس اگر تم میں طاقت ہے تو ان میں سے ہو جاؤ پھر ہم سے کہا۔ اللہ ہمارا رب ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ اَيْمَانَ ، عَنِ صَدَقَةَ الْأَخْطَبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قِضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَيْرٌ مِنْ عَيْقِ اَلْفِ رَقَبَةٍ وَحَيْرٌ مِنْ حُمَلَانِ اَلْفِ قَرِيْبٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ . عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، مِثْلَ الْحَدِيثَيْنِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت بر لانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے۔

۴ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَنَدِلٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَقَضَاهُ حَاجَةَ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ عَشْرِينَ حَجَّةً كُلُّ حَجَّةٍ يُنْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ.

۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مردوں میں کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے میں ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ راہِ خدا میں خرچ کئے ہوں۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارِ الصَّبْرِيِّ فِي قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ الْمُؤْمِنُ رَحْمَةً عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَتَى أَحْسَاهُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا ذَلِكَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ، فَإِن قَضَى حَاجَتَهُ، كَانَ قَدْ قَبِلَ الرَّحْمَةَ بِقَبُولِهَا، وَإِن رَدَّ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَإِنَّمَا رَدَّ عَنْ نَفْسِهِ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ، وَذَخَّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِتِلْكَ الرَّحْمَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَكُونَ الْمَسْرُودُ عَنْ حَاجَتِهِ هُوَ الْخَائِمُ فِيهَا، إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى نَفْسِهِ وَإِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الْخَائِمُ فِي رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ قَدْ شُرِعَتْ لَهُ فَالْيَ مَنْ تَرَى يَصْرِفُهَا؟ قُلْتُ: لَا أظُنُّ يَصْرِفُهَا عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: لَا تظُنُّ وَلَكِنْ اسْتَيْقِنْ فَإِنَّهُ لَنْ يَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهِ، يَا إِسْمَاعِيلُ مَنْ أَتَاهُ أُخُوهُ فِي حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا يَنْهَشُ إِبْنَاهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا.

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مومن، مومن کے لئے رحمت ہے۔ فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیسے۔ فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادرِ مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کے لئے سببِ خیر بنتی ہے پس اگر اس نے برادرِ مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے اور جو حق قبول کرنے کا ہے اور اگر باوجود اس کی ضرورت پورا کرنے کی قدرت رکھنے کے رد کر دیتا ہے تو وہ اپنے سے خدا کی اس رحمت کو رد کرتا ہے جو اس کی طرف کھینچ کر لاتی تھی اور سببِ خیر بنتی تھی اور اللہ ذمیرہ کرتا ہے اس رحمت کا روزِ قیامت تمہارے اس کی رحمت کو رد کیا گیا تھا۔ وہ قیامت میں حاکم بنا اور اس کو اختیار ہو کہ وہ رحمت کو چلے اپنے لئے رکھے چاہے اپنے غیر کو دے دے۔

اے اسماعیل روزِ قیامت وہ حاکم ہوگا اس رحمت اللہ کا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کس پر صرف کرے گا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر صرف کرے گا اے اسماعیل گمان نہیں یہ یقین ہے کہ وہ ہرگز اپنے سے رد نہ کرے

گا اگر کسی کے پاس کوئی بندہ مومن اپنی حاجت لائے اور باوجود قدرت وہ اسے پورا نہ کرے تو خدا اس پر ایک سانسپ کو مسلط کرتا ہے جو اس کے ہاتھ کی انگلی میں کاٹتا ہے گا قیامت تک، خواہ مغفور ہوئے والا ہو یا معذب۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَخَاعِنَهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ . قَالَ : وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ . وَقَضَى لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَاجَةٍ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَقَضَى حَاجَةَ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلَ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى عَدَّ عَشْرًا .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے ناسر اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا مومن کی حاجت کا بر ملا ناسر ہے طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

۷۔ الْحَسَنُ بْنُ نَجْبَةَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ تَكْرِبُ بْنُ نُجَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا قَضَى مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ حَاجَةً إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : عَلِيُّ تَوَابِكَ وَلَا أَرْضَى لَكَ بِدُونِ الْجَسَدِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان مسلمان کی حاجت برآ رہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے تیرا تو اب میرے اوپر ہے میں بغیر تجھے جنت دینے راضی نہ ہوں گا۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَخَاعِنَهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ اللَّهُ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُلتَزِمِ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ سِتَّةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا الْفَضْلُ كُلُّهُ فِي الطَّوَافِ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَأَحْبَبُكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ ذَلِكَ ، قَضَاءُ حَاجَةٍ الْمُسْلِمِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا ایک طواف کرے اللہ اس کے نام پر چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ جب وہ ملتزم (جسے لانا کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے سات دروازے جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے۔ میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی

فضیلت ہے۔ فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فضیلت کا عمل بتاؤں مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے طواف سے ، طواف سے دس بار فرمایا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْخَارِجِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَطْلُبُ بِذَلِكَ مَا عِنْدَ اللَّهِ حَتَّى تُقْضَى لَهُ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ أُجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَبْرُورَتَيْنِ وَصَوْمِ شَهْرَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ الْحَرَمِ وَأَعْتِكَافِهِمَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَ مَنْ مَشَى فِيهَا بِنِيَّةٍ وَلَمْ تُقْضَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِذَلِكَ مِثْلَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ ، فَارْجِعُوا فِي الْخَيْرِ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے خدا سے طلب امر ہو کر چلے اور اسے پورا کرے تو اللہ اس کے لئے لکھتا ہے ثواب حج و عمرہ کا جو مقبول ہوں اور ثواب ایسے دو مہینوں کے روزہ کا جو حرمت والے چار ماہ سے ہوں اور اس اعتکاف کا ثواب ہوا ایسے دو مہینوں میں مسجد حرام میں کیا جائے اور جو حاجت براری کے لئے نکلے مگر پورا نہ کر سکے تو اس کے لئے ثواب ایک حج مقبول کا لکھتا ہے پس تم اس امر خیر کی طرف رغبت کرو۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْدَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : تَنَاقَسُوا فِي الْمَعْرُوفِ لِأَخْوَانِكُمْ وَ كُونُوا مِنْ أَهْلِهِ ، فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ : الْمَعْرُوفُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنْ اصْطَنَعَ الْمَعْرُوفَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَيُوكِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكَيْنِ : وَاحِدًا عَنْ يَمِينِهِ وَ آخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ، يَسْتَفْعِرَانِ لَهُ رَبَّهُ وَيَدْعَوَانِ بِقَضَاءِ حَاجَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ لَرَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَسْرُ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ .

۱۰۔ ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے نیکی کی طرف راغب ہوا اور اس کے اہل سے بن جاؤ بلے شک حرمت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں داخل نہ ہو مگر وہ جو زندگانی دنیا میں نیکی کرے جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے نکلتا ہے خدا اس پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے ایک کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اس کی حاجت کے پورا ہونے کے لئے پھر حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا خوش ہوتے ہیں مومن کی حاجت برلانے سے جبکہ صاحب حاجت کی وہ حاجت پوری ہو جائے۔

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللَّهِ لَأَنْ أُحْتَجَّ حَجَّةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً وَ رَقَبَةٌ [وَرَقَبَةٌ] وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ ، لِأَنَّ أَعْوَالَ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَسَدُ جُوعَتِهِمْ وَأَكْسُو عَوْدَتِهِمْ فَأَكْفُتُ وَجُوهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْتَجَّ حَجَّةً وَحَجَّةً [وَحَجَّةً] وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْرًا وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ .

۱۱- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک حج میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ آزاد کروں ایک غلام اور ایک غلام یہاں تک کہ یہ تعداد رس گنی ہو جائے یعنی تیس اور اس کی مثل یہاں تک کہ تیس کی تعداد ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو تو اس سے زیادہ میرے لئے محبوب بات یہ ہوگی کہ میں مسلمانوں کے کسی خاندان کی اس طرح مدد کروں کہ ان کی بھوک کو روکوں ، یہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ایک حج سے ایک حج سے ایک حج سے یہاں تک کہ یہ تعداد رس گنی ہو یعنی تیس اور پھر یہ بڑھ کر ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو۔

۱۲ - عِيَّابُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ نُجَيْبِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنْ مِنْ عِبَادِي مَنْ يَتَّقُرُّ بِ إِلَيَّ بِالْحَسَنَةِ فَأَحْكُمُهُ فِي الْجَنَّةِ ؛ فَقَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ يَمْسِي مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي قَصَا حَاجَتِهِ ، قَضَيْتَ أَوْلَمَ تَقْضَ

۱۲- فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرا ایک بندہ مقرب بنے گا میرے ایک حسد کی وجہ سے میں اسے جنت میں حاکم بناؤں گا۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا۔ اے میرے پروردگار وہ کون سی نیکی ہے فرمایا اس بندے کی نیکی جو بندہ مومن کی حاجت بر لانے کے لئے نکلتا ہے چاہے وہ حاجت اس سے پوری ہو یا نہ ہو۔

۱۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْبٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نُجَيْبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَنَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ ، فَإِنْ قِيلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بَوْلَانِيْنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا مِنْ نَارِ بَيْتِهِ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مَعْتَدًا بِأَنَّ فَإِنْ مَدَّرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ خَالًا .

۱۳- فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جس کے پاس برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی اس پر رحمت

ہے جو اسے کھینچ کر اس کے پاس لائی ہے۔ اگر اس نے حاجت پوری کر دی تو وہ ہماری ولایت کو پہنچ گیا اور اس سے ولایت خدا حاصل ہو گئی اور اگر وجود قدرت رکھنے کے اس کی حاجت پوری نہ کی تو خدا اس پر آگ کا ایک سانپ مسلط کر دے گا جو تیرے روز قیامت تک اس کو کھاتا رہے گا چاہے وہ قیامت میں مغفور ہو یا معذّب۔ پس اگر طالب حاجت معذور رکھے تب بھی روکنے والا شراب حال میں رہے گا۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَتَرُدُّ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِأَخِيهِ فَلَا تَكُونُ عِنْدَهُ فَيَهِنُ بِهَا قَلْبُهُ ، فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَيِّئِهِ الْجَنَّةَ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی حاجت پیش کرے اور اس کو پورا کرنے پر قیادار نہ ہو اور اس کا دل اس پر تجھدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

دوسو بار ہواں باب

مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا

(باب) ۲۱۲

﴿السَّعْيُ فِي حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ شَى الرَّجُلُ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَيُغْفِرُ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ ، وَيَرْفَعُ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ ، قَالَ : وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ : وَ يَبْدِلُ عَشْرَ رِقَابٍ وَأَفْضَلُ مِنْ اغْتِكَافٍ شَهْرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے جانا یہ اجر رکھتا ہے کہ خدا اس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اجر برابر ہے دس غلام آزاد کرنے کے اور افضل ہے مسجد الحرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے۔

۲- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَعُونَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ ، هُمْ الْأَمِينُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُورًا فَرَّحَ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت برآری میں سعی کرتے ہیں وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۳- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَطَّلَهُ اللَّهُ بِحَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفِ مَلَكٍ وَلَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا أَجْرَ خَاجٍ وَمُعْتَبِرٍ .

۳- فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلے گا تو اللہ کے حکم سے پچھتر ہزار ملائکہ اس پر سایہ لگن ہوتے ہیں اور جو قدم اٹھاتا ہے ایک حسد اس کے نام لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور جب وہ اس کی حاجت بر لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

۴- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لِأَنَّ أَمِيشِي فِي حَاجَةِ أَجَلِي مُسْلِمٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَأَحْمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى أَلْفِ قَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ .

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے برادر مسلم کی حاجت روانی کے لئے میرا جانا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور سبیل اللہ لوگوں کیلئے ہزار زین کسا اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْشِي لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةِ الْإِكْتَبِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَزَيْدٌ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ شَفِيعٌ فِي عَشْرِ حَاجَاتٍ .

۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو میں اپنے برادر موسیٰ کی حاجت برآری کے لئے نکلتے تھے خدا ہر قدم پر اس کے نام ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے بعد فرمایا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس حاجتیں پوری کرتا ہے۔

۶- رِذَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ، طَلَبَ وَجَدَ اللَّهُ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ ، يَعْرِفُ فِيهَا لِأَقَارِبِهِ وَجِبْرَانِهِ وَإِخْوَانِهِ وَمَعَارِفِهِ ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ لَهُ : ادْخُلِ النَّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فِيهَا صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَأَخْرَجَهُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاصِبًا .

۶- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی کے اپنے برادر موسیٰ کی حاجت برآری میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور ہشتادے اس کے رشتہ داروں، بزرگوں، بھائیوں اور جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کو جہنم سے نکالے۔

۷- عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَجْتَهَدَ فِيهَا فَأَخْرَجَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَضَاءَ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَأَعْتِكَافَ شَهْرَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَصِيَامَهُمَا وَإِنْ اجْتَهَدَ فِيهَا وَلَمْ يُجِرِ اللَّهُ قَضَاءَ مَا عَلَى يَدَيْهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً .

۷- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت برآری کے لئے کوشش کرے اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کر دے تو خدا اس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں۔ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت برآری نہ کر سکے تب بھی حج و عمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

۸- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ اعْتِمَادًا عَلَى أَخِيهِ أَنْ يُنْزَلَ بِهِ حَاجَتَهُ .

۸- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے آدمی کو اپنے بھائی پر یہ اہتمام کہ وہ اپنی حاجت اس سے

بیان کرے۔

۹۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُعَالِلُهُ : مَيْمُونٌ فَشَكَا إِلَيْهِ تَعَدُّرَ الْكِرَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : قُمْ فَأَعِنِ أَخَاكَ ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَيَسَّرَ اللَّهُ كِرَاءَهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي ؛ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ ؟ قُلْتُ : قَضَاهَا اللَّهُ - يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي - فَقَالَ : أَمَا إِنَّكَ أَنْ تُعِينِ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ أَسْبُوحِ بِالْبَيْتِ مُتَمَتِّكًا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَجُلًا أَتَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَعْسَى عَلَى قَضَاءِ حَاجَةٍ ؛ فَانْتَعَلَ وَقَامَ مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يَصُلي فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ كُنْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ تَسْتَعِينُهُ عَلَى حَاجَتِكَ ؟ قَالَ : قَدْ فَعَلْتُ - يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي - فَذَكَرَ أَنَّهُ مَعْتَكِفٌ ، فَقَالَ لَهُ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَعَانَكَ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اغْتِبَاكَ فِيهِ شَهْرًا .

۹۔ صفوان جمال کہتا ہے کہ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص جو اہل مکہ سے آکر کہنے لگا کہ کہہ کر رہے شتراں ادا کرنے کی دشواری پیش آ رہی ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اُسٹھ اور اپنے بھائی کی مدد کر مایں اس کے ساتھ گیا اور کہہ کر یہ کی مشکل آسان کر کے پھر بیٹھا آیا حضرت نے فرمایا تم نے کیا کیا میں نے کہا میں آپ پرندہ اہوں میں نے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کی یہ مدد کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے سات طوائفوں سے خان کعبہ کے، پھر فرمایا۔ ایک شخص امام حسن سے کہنے لگا کہ ایک ضرورت میں میری مدد کیجئے حضرت نے جو تاپہنا اور اس کے ساتھ چلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے گزرے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اس شخص سے کہا۔ تو نے اپنی حاجت امام حسین سے کیوں نہ بیان کی، اس نے کہا میں نے چاہا تو تھا لیکن دربان نے کہا کہ حضرت اعتکاف میں ہیں فرمایا اگر تو کہتا اور حضرت اعانت کرتے تو یہ ان کے ایک ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہوتا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ أَبِي حَمِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ سَلْمَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : الْخَلْقُ عِيَالِي ، فَأَحْسِبُهُمْ إِلَيَّ الطَّفُّهُمْ بِهِمْ وَأَسْمَاهُمْ فِي حَوَائِجِهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مخلوق میری عیال ہے پس میرے لئے ان میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے۔

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : كَانَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا لَقِيَ قَال : كَرِهَ زَعَلَتِي حَدِيثَكَ ، فَأَحَدْتُهُ ، قُلْتُ : دُرَيْثًا أَنَّ عَائِدَ بْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِبَادَةِ صَارَ مَشَاءً فِي حَوَائِجِ النَّاسِ غَائِبًا بِمَا يَضْلِعُهُمْ .

۱۱- ابوعمارہ نے بیان کیا کہ حماد بن ابوحنیفہ نے مجھ سے کہا کہ بیان کرو وہ بات جو آئمہ سے سنی ہے میں نے کہا ہم سے یہ روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد جب عبادت کے آخری درجہ کو پہنچا تو لوگوں کی قضائے حاجت میں سعی کرنے اور ان کے معاملات کی اصلاح میں مشغول رہنے لگا۔

دوسو تیرہواں باب مردمومن کے کرب کو دور کرنا

((باب)) ۲۱۳

﴿تَفْرِيجُ كَرْبِ الْمُؤْمِنِ﴾

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْلُوبٍ ، عَنْ زَيْنِ الشَّحَامِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ أَعَانَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّيْثَانَ اللَّيْثَانَ عِنْدَ جُنْدِهِ فَنَفَسَ كَرْبَتَهُ وَأَعَانَهُ عَلَى نَجَاحِ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ ، يُعْجَلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةٌ يَضْلِحُ بِهَا أَمْرٌ مَشْتَهَوْيدَ خِرْلَهُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَقْرَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهِ

۱- راوی نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص فریاد رسی کرتا ہے اپنے برادر مومن کی - اس کے اضطراب و درماندگی میں اور دور کرتا ہے اس کی تکلیف کو اور مدد کرتا ہے اس کی حاجت کے بر لائے میں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتر رحمتیں لکھتا ہے ان میں سے ایک اس دنیا میں دیتا ہے تاکہ امر معاش میں سہولت ہو اور بہتر ذخیرہ کرتا ہے روز قیامت میں خوف دور کرنے کے لئے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْوَقْلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَعَانَ مُؤْمِنًا نَفْسَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ كَرْبَةً ، وَاحِدَةٌ فِي الدُّنْيَا

وَسَبْعِينَ كُرْبَةً عِنْدَ كُرْبَتِهِ الْعُظْمَى ، قَالَ : حَيْثُ يَتَشَاغَلُ النَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ .

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی برادر مومن کی امانت کرے گا اللہ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبت جہنمی میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعْتِمٍ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ سَبَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ نَقَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً نَقَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَثْرَبَ الْآخِرَةِ وَحَرَاجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ تَلِيحُ الْفُؤَادِ وَمَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَاهُ شَرْبَةً سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو کوئی بندہ مومن کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کے اضطراب کو روز قیامت دور کرے گا اور وہ اپنی قبر سے مطمئن اور رحمت خدا کا امیدوار ہو کر نکلے گا اور جو بھوک میں کھانا دے گا خدا اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاس میں پانی پلائے گا۔ اللہ عزوجل اس کو بہشت کی شرابِ خالص سے سیراب کرے گا۔

۴ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ : مَنْ فَرَاحَ عَنْ مُؤْمِنٍ فَرَاحَ اللَّهُ عَنْ قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴- حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا اس کا دل خوش کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنِ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ دَرْبِجِ الْمُحَارَبِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَقَسَ عَنْهُ كُرْبَةً وَهُوَ مُعْسِرٌ يَسِّرَ اللَّهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَمَنْ سَرَّ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُهَا سَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِنَ عَوْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَاللَّهِ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَارْتَعَبُوا فِي الْخَيْرِ

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جو بندہ مومن کسی بندہ مومن کی تکلیف دور کرے گا۔ درآنحالیکہ وہ تندرست ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حاجتوں کو پورا کر دے گا۔ اور فرمایا

اللہ عزوجل اس مومن کا مددگار ہے جو دوسرے مومن کی مدد کرے تم نصیحت سے فائدہ حاصل کرو اور نیک کی طرف راغب ہو۔

دوسو چودھواں باب

مومن کو کھانا کھلانا

۲۱۴ (بابُ إطعامِ المؤمنِ)

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَأَسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْبَعُ مُؤْمِنًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ أَشْبَعُ كَافِرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَمْلَأَ جَوْفَهُ مِنَ الرَّقُومِ ، مُؤْمِنًا كَانَ أَوْ كَافِرًا .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ رقوم سے پر کرے۔ چاہے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَنَّ أَطْعَمَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطْعَمَ أَقْقَامِينَ النَّاسِ ، قُلْتُ : وَمَا أَقْقَامٌ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں کھانا دوں ایک شخص کو مسلمانوں میں سے جو صاحب ایمان ہو تو میرے لئے وہ بہتر ہے اہل تاجیہ یعنی اطراف جوانب کے ان ایک لاکھ یا زیادہ مسلمانوں کے کھانا کھلانے سے جو بنٹا ہر مسلمان ہو۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله . مَنْ أَطْعَمَ ثَلَاثَةَ تَقَرَّرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَلَاثِ جَنَّاتٍ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ : الْفِرْدَوْسِ وَجَنَّةِ عَدْنِ وَ طَوْبَى [و] شَجَرَةٍ تَخْرُجُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنِ ، غَرَسَهَا رَبُّنَا بِيَدِهِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھنادے گا اول فردوس دوسرے جنتِ عدن تیسرے طوبی سے جو جنتِ عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے

اپنے دستِ قدرت سے پویا ہے۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْخِلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنِينَ قَطُّ فَيَطْعِمُهُمْ مَا شِيعَهُمَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ عَيْتُقِ نَسَمَةٍ .
۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے گھر میں دو مومن داخل ہوں اور وہ انھیں کھانا کھلا کر سیر کرے تو یہ ایک بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۵ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليہ السلام قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ حُوجِ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِقَاتِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَى مُؤْمِنًا مِنْ طَعْمِ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتَوِي .

۵- فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بند و مومن کو کھانا دے خدا اس کو جنت کے پھولوں سے کھانا دے گا اور جو پیلا سے مومن کو پانی پلائے گا اللہ اس کو جنت کی سرسبز شاداب سے سیراب کرے گا۔

۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا حَتَّى يُشْبِعَهُ لَمْ يَنْدِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مَا لَهُ مِنَ الْآخِرَةِ فِي الْآخِرَةِ ، لَأَمَلِكُ مَقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَالَ : مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّعْيَانِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَوْ إِطْعَامُ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْتَبَقَةٍ يَسْمًا دَامِقَةً أَوْ مِنكِبًا دَامِتْرَةً»

۶- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ جو مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے تو اس کے ثوابِ آخرت کو مخلوق میں کوئی نہیں جان سکتا۔ رب العالمین اللہ کے سوا نہ اس کا علم ملک مقرب کو یہ نہ نبی مرسل کو پھر نہ مایا اسباب مغفرت سے پھر کے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے پھر یہ آیت پڑھی یا کھانا کھلانا بھوک کے دن رشتہ دارِ یتیم کو یا خاکسار محتاج کو۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَنْ سَقَى مُؤْمِنًا شَرِبَهُ مِنْ مَاءٍ مِنْ حَيْثُ يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ أَنْعَاهُ اللَّهُ يَكِلُ شَرِبَهُ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَإِنْ سَقَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَكَأَنَّمَا أَغْتَقَ عَشْرَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو پانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندہ مومن کو پانی پلانے تو گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کئے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَنْجِبَ إِخْوَانُكَ يَا حُسَيْنُ؟ قُلْتُ ، نَعَمْ ، قَالَ : تَنْفَعُ فَقَرَاءَهُمْ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَانَةٌ يَحِقُّ عَلَيْكَ أَنْ تَجِبَ مِنْ يَحِبُّ اللَّهَ ، أَمَا اللَّهُ لَا تَنْفَعُ مِنْهُمْ أَحَدًا حَتَّى تَجِبَهُ ، أَنْدَعُوهُمْ إِلَى مَنَزِلِكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ مَا أَكُلُ إِلَّا وَمَعِيَ مِنْهُمْ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَالْأَقْلُ وَالْأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : أَمَا إِنْ فَضَلْتُمْ عَلَيْكَ أَغْظَمَ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَطْعِمْتُمْ طَعَامِي وَ أَوْطَيْتُمْ رَحْلِي وَيَكُونُ فَضْلُهُمْ عَلَيَّ أَغْظَمَ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا مَنَزِلَكَ دَخَلُوا بِمَعْفَرَتِكَ وَمَعْفَرَةٌ عِيَالِكَ وَإِذَا خَرَجُوا مِنْ مَنَزِلِكَ خَرَجُوا بِذُنُوبِكَ وَذُنُوبِ عِيَالِكَ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اے حسین بن نعیم دوست رکھتا ہے اپنے بھائیوں کو میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پس نفی جی امومنین نفرار کو میں نے کہا اچھا، فرمایا ہمز اور اب تیرے لئے کہ دوست رکھنا اس کو جو اللہ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم تو نفع نہ پہنچائے گا کسی کو جب تک اس کو دوست نہ رکھے۔ کیا تو اپنے گھر ان کو نہیں بلاتا۔ میں نے کہا بلاتا ہوں اور جب تک دو تین یا اس سے کم و بیش نہ ہوں کھانا نہیں کھاتا حضرت نے فرمایا ان کی فضیلت تیرے اوپر زیادہ ہے بہ نسبت اس فضیلت کے جو کچھ ان پر ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے میں ہی انھیں کھانا دوں انھیں فرش پر بٹھاؤں اور پھر بھی ان کو میرے اوپر فضیلت ہو۔ فرمایا ہاں جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو تیری اور تیرے عیال کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور جب تیرے گھر سے نکلے ہیں تو تیرے اور تیری عیال کے گناہ سے نکلے ہیں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ السَّوَّائِيِّ قَالَ : ذَكَرَ أَصْحَابُنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا أَنْتَدَى وَلَا تَمَسُّ الْأَوْعَى مِنْهُمْ الْإِثْنَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَأَقْلُ وَأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَضْلُهُمْ عَلَيْكَ أَغْظَمَ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ وَأَنَا أَطْعِمْتُمْ طَعَامِي وَأَتَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِي وَأَخَذِيَهُمْ عِيَالِي؟ فَقَالَ : إِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا عَائِلَتَكَ دَخَلُوا بِرِزْقِي مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا وَإِذَا خَرَجُوا خَرَجُوا بِالْمَعْفَرَةِ لَكَ .

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے ہمارے اصحاب کا ذکر آیا۔ میں نے کہا جب تک

ان میں سے دو تین یا کم بیش نہ ہوں میں نذون کا کھانا کھاتا ہوں نہ رات کا حضرت نے فرمایا کہ ان کی نفی صلیت تجھ پر زیادہ ہے نسبت تیری نفی صلیت کے ان پر، میں نے کہا یہ کیسے، میں ان کو کھانا دوں، ماں ان پر خرچ کر دوں میرے گھرانے ان کی خدمت کریں پھر بھی نفی صلیت انہی کی ہو۔ فرمایا جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ کا رزق کثیر آتا ہے اور جب جلتے ہیں تو تیری مغفرت کا سامان ہوتا ہے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مَعْرُونَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدُّمَشَاقِيِّ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلًا مُسْلِمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَفْقًا مِنَ النَّاسِ. قُلْتُ: وَكَفَى الْأَفْقُ؟ فَقَالَ: عَشْرَةُ آلَافٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک ایک افق آزاد کرنے سے بہتر ہے میں نے پوچھا افق سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دس ہزار۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَشَادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَبِيعِ بْنِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ قِطْمًا مِنَ النَّاسِ، قُلْتُ: وَمَا الْقِطْمُ [مِنَ النَّاسِ]؟ قَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ مِنَ النَّاسِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کو کھانا کھلاتا ہے ایسا ہے جیسے لوگوں کے قِطْم کو کھلایا ہے میں نے پوچھا قِطْم سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک لاکھ آدمی۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَدِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْتِقَ كُلَّ يَوْمٍ نَسَمَةً؟ قُلْتُ: لَا يَحْتَمِلُ مَالِي ذَلِكَ، قَالَ: تُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مُسْلِمًا، فَقُلْتُ: مُوسِرًا أَمْ مُعْسِرًا؟ قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْمَوْسِرَ قَدِيشْتَهِيَ الطَّعَامَ.

۱۲۔ سدید بن عبدالرحمن نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تجھے کس چیز نے روکا اس سے کہ تو ہر روز ایک غلام آزاد کرے، میں نے کہا میں اس کا تم نہیں ہو سکتا یعنی اتنی دولت میرے پاس نہیں، فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلایا کر، میں نے کہا پابے مالہ اور ہوا غریب، فرمایا مالدار بھی کبھی خواہش طعام رکھتا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَكَلَةٌ يَأْكُلُهَا أَخِي الْمُسْلِمُ عِنْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً.

۱۳۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان بھائی اگر میرے پاس کھانا کھائے تو وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَنَّ أَسْبَغَ رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سَوْقَكُمْ هَذَا فَأَبْتَاغَ مِنْهَا رَأْسًا فَأَعْتَقَهُ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ایک بھائی کو میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جا کر ایک غلام خریدوں اور آزاد کر دوں۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بِنِ عُمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَنَّ أَحَدَ خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ [وَأَدْخَلَ إِلَى سَوْقِكُمْ هَذَا فَأَبْتَاغَ بِهَا الطَّعَامَ وَأَجْمَعُ نَقْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَقَ نَسَمَةً .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر میں تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں تو وہ میرے لئے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا مَا يَعْدِلُ عِنَقَ رَقَبَةٍ ؟ قَالَ : إِطْعَامُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ .

۱۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ غلام آزاد کرنے کے مساوی اور کیا ہے۔ فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلا دینا۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ أَبِي سَيْدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا أَرَى شَيْئًا يَعْدِلُ زِيَارَةَ الْمُؤْمِنِ إِلَّا إِطْعَامُهُ وَحَقُّ عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ .

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سوائے مومن کو کھانا کھلانے کے کوئی اور چیز تو اب میں زیارت مومن کے برابر نہیں۔ اللہ کے لئے سزا وار ہے کہ وہ جنت کا کھانا اس شخص کو دے جو کسی مومن کو کھانا کھلائے۔

۱۸۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أُطْعِمَ مُؤْمِنًا مُخْتَانًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُزَوِّدَهُ ، وَلَأَنْ أُزَوِّدَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ عَشْرَ رِقَابٍ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے محتاج مومن کو کھانا دینا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی زیارت کرنے سے اور اس کی زیارت کرنا زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے سے۔

۱۹۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَبِزِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مَوْسِرًا كَانَ لَهُ يَعْدِلُ رِقَبَةً مِنْ وَرَثَةِ إِسْمَاعِيلَ يُتَّقِدُهُ مِنَ الذَّبْحِ ، وَمَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا مُخْتَانًا كَانَ لَهُ يَعْدِلُ مِائَةَ رِقَبَةٍ مِنْ وَرَثَةِ إِسْمَاعِيلَ يُتَّقِدُهَا مِنَ الذَّبْحِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو مالدار مومن کو کھلائے تو یہ ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے دس آدمیوں کو ذبح ہونے سے بچایا اور ایک مومن محتاج کو کھانا کھلانا ایسا ہے جیسے اولاد اسماعیل سے سو غلاموں کو ذبح سے بچایا۔

۲۰۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ فَابُوسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لِأَطْعَامِ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ وَعَشْرِ حَبِجٍ ، قَالَ : قُلْتُ : عَشْرَ رِقَابٍ وَعَشْرَ حَبِجٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَا نَصْرُ إِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ مَاتَ أَوْ تَذَلُّوهُ فَيَجِيءُ إِلَى نَاصِبٍ فَيَسْأَلُهُ الْمَوْتَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَسْأَلَةِ نَاصِبٍ ، يَا نَصْرُ مَنْ أَحْيَا مُؤْمِنًا فَكَانَ نَمًا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا فَإِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ فَقَدْ أَمْتَمُوهُ وَإِنْ أَطْعَمْتُمُوهُ فَقَدْ أَحْيَيْتُمُوهُ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک مومن کو کھانا کھلانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے، میں نے تعجب سے کہا۔ دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ فرمایا۔ اے نصر! اگر تم اسے کو کھانا نہ دو گے تو یا تو وہ بھوک سے مر جائے گا یا کسی ناصب سے جا کر سوال کرنے پر تم اسے مجبور کر دو گے۔ اس سے تو اس کا مر جانا بہتر ہے۔ اے نصر! جس نے ایک مومن کو زندہ کیا اس نے تو یا سب لوگوں کو زندہ کیا۔ پس اگر تم نے اس کو کھلایا تو گویا اسے مار ڈالا اور اگر کھانا دیا تو اس کو زندہ کر لیا۔

دوسویں درہواں باب

مومن کو لباس پہنانا

۱۵ (باب من کسا مؤمناً)

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةً شِئَاءَهُ أَوْ صَنِيفًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْسُوهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ يَهْوِيَ عَنْهُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَأَنْ يُوتَعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَأَنْ يُلْقَى الْمَلَائِكَةَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبَشَرِيِّ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ : وَ تَنَلُّهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمَ كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

۲۱/۱۰۳۳
انبیاء

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا۔ خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزع کی سختی کو اس پر آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو شادہ کر دے گا اور جب قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

۲- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَسَا أَحَدًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ عُرِّي أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتهُ مِنْ مَعْشِيَتِهِ ، وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَسْبَعَةِ آلَافٍ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يَنْفَخَ فِي الصُّورِ .

۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو اس کے لئے نفع، صور کے وقت تک اس کے ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَسَا أَحَدًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ عُرِّي أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتهُ مِنْ مَعْشِيَتِهِ ، وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَسْبَعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ

إلى أن يُفْتَحَ فِي الصُّورِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالت برہنگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں۔ یہاں تک کہ صورتوں کا جائے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام [قَالَ :] مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا كِسَاءَ اللَّهِ مِنَ الثِّيَابِ الْحُضُورِ . وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ : لَا يَزَالُ فِي ضَمَانِ اللَّهِ مَا ذَامَ عَلَيْهِ سِلْكُ .

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی رہے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ عُرِي كِسَاءِ اللَّهِ مِنْ إِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ غَنِيِّ لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ مِنْ اللَّهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةً .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور جو بحالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

دوسو سو لہواں باب مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزت کرنا

(باب) ۲۱۶

۵ (فِي انْطِاقِ الْمُؤْمِنِ وَإِكْرَامِهِ) ۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَخَذَ مِنْ وَجْهِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ قِدَاءَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَمَنْ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِ أَخِيهِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو اپنے مومن بھائی کے چہرہ سے حسن و خفاشاک دور کرے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو بندہ مومن کے چہرے پر بسم لائے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : مَرَحَبًا كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَرَحَبًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی سے مرحبا کہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے خوش آمدید لکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ آتَاهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمَ فَأَكْرَمَهُ فَإِنَّمَا أَكْرَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی مومن بھائی آئے اور وہ اس کا اکرام کرے تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنِ النَّهْثَمِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي ذَاوَدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا فِي أُمَّتِي عَبْدٌ أَلْفَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ يَشِيءُ مِنْ لُطْفٍ إِلَّا أَخَدَهُ اللَّهُ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ .

۴۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی میری امت میں اپنے بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا تو اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے خادم مقرر کرے گا۔

۵۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِكَلِمَةٍ يَلُطِّفُهُ بِهَا وَفَرَّجَ عَنْهُ كَرْبَةً لَمْ يَزَلْ فِي طَلَبِ اللَّهِ الْمَمْدُودِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةَ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مومن سے اپنے بھائی کو نوازا اور اس پر مہربانی کر کے خوش کرے تو اللہ اسے اپنے مہربانی کے سایہ میں رکھے گا جب تک وہ اس کام میں لگا رہے۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

سَوَعْنَهُ يَقُولُ : اِنَّ مِثْلًا حَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرِءِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يُعْرِفَهُ بِرِءِ اِخْوَانِهِ وَاِنْ قَلَّ ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِالْكَثْرَةِ وَذَلِكَ اَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَيُؤْتِيهِمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمْ حَصَاصَةٌ» (مَنْ قَالَ :) وَمَنْ يُوقِ شَحَّ نَفْسِهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ، وَمَنْ عَرَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ اَحَبَّهُ اللَّهُ وَ مَنْ اَحَبَّهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَفَاَهُ اَجْرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَمِيْلُ اَرُوْ هَذَا الْحَدِيْثَ لِاِخْوَانِكَ ، فَاِنَّهُ تَرَعِبُ فِي الْبِرِّ .

۶۔ راوی کہتا ہے میرے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے مخصوص کیا ہے مومنین کو، ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کریں اگرچہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہ بھی فرمایا ہے جو کلمے سے اپنے کو بچانے والے ہیں وہ روزِ آخرت فلاح پانے والے ہیں اور جس نے خدا کی معرفت حاصل کی خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس کا اجر روزِ قیامت بے حساب ہے۔ پھر فرمایا اسے عمیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو کہ اس سے نیکی کی طرف لوگوں کو رغبت ہوگی۔

۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ الْمُقْسِلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِكُنْحِفِ اَخَاهُ التَّحْفَةَ ، قُلْتُ : وَاَيُّ شَيْءٍ التَّحْفَةُ ؟ قَالَ : مِنْ مَجْلِسٍ وَمِنْ كَابٍ وَطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ وَسَلَامٍ ، فَتَطَاوُلُ الْجَنَّةَ مُكَافَاةً لَهُ وَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهَا : اَيْتِي قَدْ حَرَمْتُ طَعَامَكَ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا اِلَّا عَلٰى نَبِيٍّ اَوْ وَصِيٍّ نَبِيٍّ ، فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْحٰى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهَا : اَنْ كَافِيْ اَوْلِيَائِي بِتَحْفِيْمِهِمْ فَيَخْرُجُ مِنْهَا وَصُغَاوٌ وَصَافِيٌّ مَعَهُمْ اَطْبَاقٌ مَقَطَّاهُ بِمَنَادِيْلٍ مِنْ لَوْلُوْهُ ، فَاِذَا نَظَرُوْا اِلَى جَهَنَّمَ وَهَوَّلُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا ظَلَّاتٌ عَقُوْلُهُمْ وَامْتَنَعُوْا اَنْ يَّاْكُلُوْا فَيُنَادِيْ مَنْ اَدْنٰى مِنَ تَحْتِ الْعَرْشِ : اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ جَهَنَّمَ عَلٰى مَنْ اَكَلَ مِنْ طَعَامِ جَنَّتِهِ فَيَمْدُ الْقَوْمُ اَيْدِيَهُمْ قِيًّا كَاوُنَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کو چاہیے کہ تحفہ دے اپنے بھائی کو، راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ تحفہ کس چیز کا ہو فرمایا فرس ہو اس کے بیٹھنے کے لئے، تکیہ پس پشت لگانے کے لئے، کھانا ہو لباس ہو، سلام کیا جائے۔ اس کے بدلے میں اس کو موقع ہوگا کہ جنت کی طرف گردن اٹھا کر دیکھے اور جنت کو دہی ہوگی کہ میں نے تیرا طعام سوائے نبی یا وصی نبی اہل دنیا پر حرام کیا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا جنت کو وحی کرے گا کہ تلافی کر میرے دوستوں کی چند تحفوں سے۔ پس نکلیں گے اس سے چند غلام، کینز جن کے سروں پر خوان ہوں گے جو موتی لگے رمالوں سے ڈھکے ہوں گے جب وہ لوگ جہنم اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھیں گے تو ہوش و حواس

اگر ہو جائیں گے اور کھانے سے رک جائیں گے اس وقت تختِ عرش سے ایک منادی ندا کرے گا: جہنم حرام ہے اس پر جو طعامِ جنت لے تب وہ لوگ اپنے ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

۸- نُجَيْبُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ سَبِينَ كَبِيرَةً.

۸- فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن کی محبت یہ ہے کہ اس کے ستر بڑے گناہ چھپائے۔

۹- الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَنُجَيْبُ بْنُ يَحْيَى، جَمِيعًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَمَّا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَحْسِنُ يَا إِسْحَاقُ إِلَى أَوْلِيَائِي مَا اسْتَطَعْتَ، فَمَا أَحْسَنَ مُؤْمِنٌ إِلَى مُؤْمِنٍ وَلَا أَعَانَهُ إِلَّا حَمْسٌ وَجْهَ إِبْلِيسَ وَقَرَّحَ قَلْبَهُ.

۹ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق! احسان کر میرے دوستوں سے جہاں تک ممکن ہو جو مومن، مومن پر احسان کرتا ہے یا اس کی مدد کرتا ہے تو ابلیس اپنا چہرہ کھر جلتا ہے اور اس کا قلب زخمی ہوتا ہے۔

دوسو ستر ہواں باب

خدمت مومن

(بَابُ فِي خِدْمَتِهِ) ۲۱۷

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّقِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا مُسْلِمُ خِدْمَةُ قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْإِعْطَاءُ اللَّهُ مِثْلَ عَدَدِهِمْ خِدْمَةُ أَمَا فِي الْجَنَّةِ.

۱- حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان، مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بقدر ان کی تعداد کے جنت میں خدمت گزار عطا فرمائے گا۔

کام

دوسواٹھارہواں باب

نصیحت المؤمن

(بَابُ نَصِيحَةِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۸

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيانٍ ، عَنْ عَيْسَى ابْنِ أَبِي مَتْوَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يُنَاصِحَهُ (۱) .

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مؤمنین پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں -

۲ - عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَالْمَغِيبِ .

۲- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مؤمن پر مؤمن کو نصیحت کرنا واجب ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب (بذریعہ مراسلت)

۳ - ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رَبِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مؤمن پر مؤمن کو نصیحت کرنا واجب ہے

۴ - ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْبَرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لِيَنْصَحَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ .

۴- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے بھائی کی نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کر لے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِحَلْفِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ از روئے قدر و منزلت عند اللہ روز قیامت وہ شخص سب سے زیادہ ہوگا۔ تو اس کی زمین اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نصیب کرنے والا ہوگا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَّقِرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالتَّضَعُّبِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نصیحت کرنا تم پر لازم ہے قربت الی اللہ ہرگز تم کو اس سے بہتر عمل نہ ملے گا۔

دوسوا بیسواں باب

لوگوں کے درمیان اصلاح

(باب ۲۱۹)

۵ (الإصلاح بين الناس)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ حَبِيبِ الْأَخْوَلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَدَقَةٌ يُحِبُّهَا اللَّهُ إِصْلَاحُ بَيْنِ النَّاسِ إِذَا تَقَاسَدُوا وَتَقَارَبُ بَيْنَهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوا

عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَمِثْلُهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا ہے لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ فساد برپا ہو اور ان کو ایک دوسرے سے قریب کرنا ہے جبکہ وہ دور ہو چکے ہوں۔

اور راویوں نے بھی حضرت ابو عبد اللہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے

سے بہتر ہے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا رَأَيْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْ شِيعَتِنَا مَارَعَةً فَأَفْتِدْهَا مِنْ مَالِي .

۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے دوستوں میں جب جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے قدرے دے کر اس تفسیر کو ختم کرادو۔

۴ - ابْنُ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ سَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ : مَرَّ بِنَا الْمُفَضَّلُ وَ أَنَا وَ حَتْمِي نَسْتَأْجِرُ فِي مِرَاثٍ ، فَوَقَفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا : تَعَالَوْا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِمِائَةٍ وَ دَرَاهِمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَوْتَنِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ، قَالَ : أَمَا إِنِّي لَأَيْسَرُ مِنْ مَالِي وَ لَكِنِّي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِنَا فِي شَيْءٍ أَنْ أَصْلَحَ بَيْنَهُمَا وَأَفْتِدَ بِهِمَا مِنْ مَالِي . فَبَدَأَ مِنْ مَالِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام .

۴- راوی کہتا ہے میں اور میرا بہنوئی میراث پر جھگڑا کر رہے تھے کہ مفضل کا اس طرف سے لڑ رہا وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے اور کہا کہ تم لوگ گھر چلو، چنانچہ ہم لوگ ان کے ساتھ گھر آئے۔ مفضل نے ہمارے درمیان صلح کرادی اور چار سو درہم اپنے پاس سے ہم کو دے دیئے، جب ہم مسطریں ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ یہ میرا مال نہیں ہے بلکہ، نام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے اصحاب میں کوئی جھگڑا ہو تو میں ان کے درمیان صلح کرادوں اور حضرت کے مال سے قدرے دوں پس یہ مال حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَاتِبٍ .

۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والے جھوٹا نہیں جھگڑاتا، دروغ مصلحت آمیز نہ اندر آستی نقشہ انگیز۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَرْضَةً لِأِيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَ تَتَّقُوا وَ تَصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : إِذَا عَثِرَ لِصَلْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَا تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينُ الْأَقْفَلِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق تم اپنی قسموں میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کہو کہ تم نیکی نہ کرو گے پر ہیزگاری نہ کرو گے اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کرو گے امام نے فرمایا جب تم دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے بلائے جاؤ تو قسم کھا کر یہ نہ کہو کہ میں یہ نہ کروں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ أَوْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أُبَلِّغُ عَتِي كَذَا وَكَذَا - فِي أَشْيَاءَ أَمْرٍ بِنَا - قُلْتُ : فَأَبْلَغُهُمْ عَنْكَ وَأَقُولُ عَتِي مَا قُلْتَ لِي وَعَبْدُ الَّذِي قُلْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ يَكْذِبُ - [إِنَّمَا هُوَ الصَّلْحُ لَيْسَ يَكْذِبُ]

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری طرف سے فلاں فلاں امر کے متعلق یہ باتیں پہنچا دو جن کا میں حکم دے رہا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ کہوں گا اور کچھ اپنی طرف سے کہہ دوں، فرمایا ضرور صلح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا کیوں کہ صلح جھوٹ نہیں ہے۔

دوسو بیسواں باب

احیاء مومن

(بات) ۲۲۰

(فی إحياء المؤمن)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ؟ قَالَ : مَنْ أَخْرَجَهُمْ مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا وَمَنْ أَخْرَجَهُمْ مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالٍ فَقَدْ قَتَلَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کیے ہوئے قتل کیا تو ایسا ہے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا اور جس نے ایک کو زندہ رکھا اس نے گویا سب کو زندہ رکھا۔ سائل نے کہا اس سے کچھ اور بھی مراد ہے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت سے ضلالت کی طرف پہنچایا اس نے گویا اس کو قتل کیا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ يسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ رضي الله عنه : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ : «وَمَنْ أَحْبَبْنَا هَا فَكَأَنَّمَا أَحْبَبَ النَّاسَ جَمِيعًا» ؟ قَالَ : مَنْ حَرَقَ أَوْ عَزَقَ ، قُلْتُ : فَسَنْ أَحْرَجَهُمْ مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى ؟ قَالَ : ذَلِكَ تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ .
عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ مِثْلَهُ .

۲۔ راوی کہتے ہیں امام محبوباً علیہ السلام سے کہا کیا تفسیر ہے اس آیت کی، جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا کل آدمیوں کو زندہ کیا۔ فرمایا جس نے کسی جلنے یا ڈوبنے سے بچایا۔ میں نے کہا کیا یہ مراد نہیں، جس نے مگر اس سے ہدایت کی طرف پہنچایا فرمایا۔ یہ تاویل سب سے اچھی ہے۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه : أَسْأَلُكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَقَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : كُنْتُ عَلَى خَلٍّ وَ أَنَا الْيَوْمَ عَلَى خَالٍ الْخُرَيْ كُنْتُ أَدْخُلُ الْأَرْضَ فَأَدْعُو الرَّجُلَ وَالْإِسْتِ وَالْمَرْأَةَ فَيُتَّقِدُ اللَّهُ مِنْ شَأْنِ وَأَنَا الْيَوْمَ لَأَدْعُو أَحَدًا ؟ فَقَالَ : وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ فَمَنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ ظُلْمَةٍ إِلَى نُورٍ أَخْرَجَهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا عَلَيْكَ إِنْ آتَيْتَ مِنْ أَحَدٍ خَيْرًا أَنْ تُبَدَّ إِلَيْهِ الشَّيْءُ . تَبَدُّأُ قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ أَحْبَبْنَا هَا فَكَأَنَّمَا أَحْبَبَ النَّاسَ جَمِيعًا» قَالَ : مِنْ حَرَقٍ أَوْ عَزَقٍ ، ثُمَّ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ : تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ أَنْ دَعَاهَا فَاسْتَجَابَتْ لَهُ .

۳۔ حمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے کہا کہ کیا میں آپ سے سوال کروں۔ اللہ آپ کی حفا کرے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پہلے میری حالت اور تھی اب اور ہے۔ میں پہلے کسی بستی میں جا کر ایک یا دو مرد یا ایک عورت پر تبلیغ مذہب حق کرتا تھا خدا جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لاتا ہے لیکن اب میں کسی کو دعوت الی الحق نہیں دیتا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، اگر تو لوگوں کو ان کے رب کی ہدایت پر چھوڑ دے۔ اللہ جس کو چاہے ظلمت سے نور کی طرف نکالے گا اور اگر کوئی حصول نیکی کی طرف سے ہوا اور تجھ سے ہدایت چاہے تو تھوڑی سی ہدایت اسے کرنا کہ درستی و منافی یا مکار دشمن ہونے کے تجھے نقصان نہ پہنچائے، میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا سب کو زندہ کیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے جلنے یا ڈوبنے سے بچانا۔ پھر فرمایا۔ اس کی سب سے بڑی تاویل یہ ہے کہ اگر مرد کے لئے بلائے تو اس کی مدد کی جائے۔

دوسوا کیسواں باب

اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا

(باب) ۲۲۱

﴿فِی الدُّعَاءِ لِلْأَهْلِ إِلَى الْإِيمَانِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ وَهُمْ يَسْمَعُونَ مِنِّي فَأَدْعُوهُمْ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ، فَقَالَ: نَعَمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فَوَافِقُوا نَفْسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُوذًا لِّلنَّاسِ وَالْحِجَارَاتِ.

تخریج

۱۔ ارادی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے گرواں کے میری بات سنتے ہیں تو میں کج بات تقیہ ان کو امرات کے متعلق بتاؤں فرمایا ضرور، خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایسے دن آدمی اور پتھر ہیں۔

دوسو بائیسواں باب

تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امر حق کی دعوت دینے سے باز رہنا

(باب) ۲۲۲

﴿فِی تَرْكِ دُعَاءِ النَّاسِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِذَا كُنْتَ وَالنَّاسَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ يَقْبِضَ خَيْرَ أُمَّتٍ فِي قَلْبِهِ نَكَنَةً فَتَرَكَهُ وَهُوَ يَحْوِلُ لِذَلِكَ وَيَطْلُبُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا كَلَّمْتُمُ النَّاسَ قُلْتُمْ: ذَهَبْنَا حَيْثُ ذَهَبَ اللَّهُ ^(۱) وَاخْتَرْنَا مِنَ اخْتَارَ اللَّهُ، وَاخْتَارَ اللَّهُ مُحَمَّدًا وَآخِرْنَا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کو مخالف لوگوں سے (بصورت لقیۃ) بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اس میں غور و فکر کر کے امر حق تلاش کرے پھر سسر مایا جب تم مخالفوں سے گفتگو کرو تو کہو ہم اسی طرف جارہے ہیں جیسا کہ اللہ کی ہے اور ہم نے ہدایت کے لئے اسی کا انتخاب کیا ہے جس کا انتخاب اللہ نے کیا ہے اللہ نے محمد کو انتخاب کیا ہے ہم نے ان کے بعد ان کو۔

۲۔ تَحْمِيزُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ ثَابِتِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ وَالنَّاسِ، كَفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى أَمْرِ كُمْ، فَوَاللَّهِ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَيَّ أَنْ يَضِلُّوا عِنْدًا يُرِيدَانَهُ هَذَا مَا اسْتَطَاعُوا، كَفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدُ كُمْ: أَخِي وَابْنُ عَمَّتِي وَجَارِي فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَيَّبَ رُوحَهُ فَارْتَمَعَ بِمَعْرُوفٍ الْأَعْرَافَةَ وَلَا بِمُسْكَرٍ الْأَنْكَرَةَ ثُمَّ يَقْدِفُ اللَّهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أُمَّرَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے ثابت تمہارا مخالف لوگوں سے کیا تعلق تم ان سے الگ رہو امر امامت کی طرف لوگوں کو دعوت نہ دو خدا کی قسم اگر تمام اہل آسمان و زمین ایسے بندے کو گمراہ کرنا چاہیں جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے۔ تم لوگوں سے الگ ہی ہو اور ان اپنے مخالفوں کو یہ نہ سمجھو کہ میرا بھائی ہے میرا ابن عم ہے میرا پروردگار ہے بے شک جب خدا کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پس جب وہ امر نیک کو سنتا ہے تو اسے پہچانتا ہے اور بری بات سے انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈالتا ہے جس سے اس کی خاطر جمع ہو جاتی ہے یعنی آئمہ فضیلت کی پیروی سے رک جاتا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقَانَ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَدْعُوا النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: يَا فَضْلُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَمَرَ مَلَكَكَ فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ حَشَى أَدخَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعًا أَوْ كَارِهًا.

۳۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امر امامت کا استرار کرانے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا یہ نہ کرنا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:



فَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلَّهِ وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ ، فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلَّهِ فَرِيضَةٌ وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ ، وَلَا تَخَاصُمُوا بَيْنَكُمْ النَّاسَ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مُمَرَّضَةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَيْسَ عليه السلام بِشَيْءٍ إِذْ تَنَكَّرَ لِأَهْلِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ، وَ قَالَ : هَذَا نَكْرُهُ النَّاسِ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ، ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ ، أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَإِنَّمَا أَخَذْتُمْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَعَلَيْهِ عليه السلام وَلَا سِوَاهُ ، وَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى عَبْدَانِ يَدْخُلُهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَى وَكْرِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کو رضائے الہی کے لئے اختیار کر دے کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الہی کے لئے ہو گا وہ تو اللہ کے لئے ہو گا اور جو لوگوں کے لئے ہو گا تو وہ آسمان تک نہ جائیگا اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ اس سے بہت سی تلبیہاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔ جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت (ایصال الی المطلوب) نہیں دے سکتے ورنہ راستہ دکھا سکتے ہو اور خدا جسے چاہتا ہے مصلحتیں کسب فرماتا ہے پھر سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے۔ کیا تم لوگوں کو (جن سے سبب تو مبین ہوا) عرص میں ہونے پر مجبور کر دے گے۔ لوگوں کو مجبور نہ کرو۔ لوگوں کو جو علم لیا ہے۔ وہ لوگوں سے لیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسول اور علی سے لیا ہے نہ کہ غیر سے، اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخلہ کے لئے لکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے جتنا ایک طائر اپنے گھونسلہ کی طرف۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ قَوْمًا لِلْحَقِّ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ قِيلَتْ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَخَلَقَ قَوْمًا لَعَنَهُ ذَلِكَ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ قِيلَتْ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ قَوْلَهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امر حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ وہ اس کی علت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے جب وہ کسی امر باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ اس کی علت نہ جانتے ہوں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا أَنْكَرَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً مِنْ نُورِ فَائِزَةٍ لَهَا سَمْعَةٌ وَقَلْبُهُ حَتَّى يَكُونَ أَحْرَسَ عَلَى مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْكُمْ ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا أَنْكَرَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً مِنْ نُورِ سَوَاءٍ .

تفصی
۲/۵۶

فَأَظْلَمَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ : «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَسْمَاءٍ صَعِدَتْ فِي السَّمَاءِ»

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکو کا عمل چاہتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہارا پس جو امر امامت ہے اس کے حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ حرمیں ہو جاتا ہے خدا جب کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے کسی کو ہدایت کرے تو اس کے سینے کو اسٹامپ کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جن کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسٹامپ اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کے برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

اس حدیث اور آیت سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایمان و کفر پر مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے مومن بناتا ہے جسے چاہتا ہے کافر، لیکن ایسا نہیں بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں جو عمل کرنے والا ہوتا ہے وہ سب عمل سے پہلے علم الہی میں ہوتا ہے پس جس کا عمل نیک اس کے علم میں ہوتا ہے اور قبول حق کی صلاحیت اس میں پاتا ہے اس پر اپنی توفیقات نازل کرتا ہے جس کو ایسا نہیں پاتا اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور توفیق و نیا اللہ کا تفضل ہے کسی کا حق نہیں کیوں کہ توفیق و تفضل کسی کام کا اجر نہیں ہوتا اور علم الہی کسی کام پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

۷۔ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مَسْلُومٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ يُعْبِدُ خَيْرَ أَنْكَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً بِيضًا ، وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ مَلَكَ يُسَدُّهُ ، وَإِذَا أَرَادَ يُعْبِدُ سُوءًا ، أَنْكَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ ، وَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ شَيْطَانًا يُضِلُّهُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ کسی سے نیکو چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سینے والے سوراخ کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ مبعوث کرتا ہے تاکہ برائی سے اسے روکے اور جب کسی بندہ سے کوئی برائی کو روکنا نہیں چاہتا تو اس کے قلب میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا ہے۔

جب کوئی شخص باوجود نیک و بد جاننے کے اور احکام الہی سے باخبر ہونے کے سچا بد کرداری سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کو اس کے عمل پر چھوڑ دیتا ہے اور اس صورت میں شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

دوسو تیسواں باب

خدا اپنا دین اُسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

(باب) ۲۲۳

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا يُعْطِي الدّٰىنَ مَنۡ يُحِبُّهُ ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ الْيَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بَكِيْرٍ ، عَنْ حَمْرَةَ ابْنِ حُمْرَانَ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا أَبَا الصَّخْرِ إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الذُّنْيَا مَنۡ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْفِهِ ، أَنْتُمْ وَاللَّهُ عَلَي دِينِي وَ دِينِ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ ، لِأَعْنِي عَلَيَّ بِنِ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنِ عَلَيَّ وَإِنْ كَانَ هُوَ لَا عَلَيَّ دِينِ هُوَ لَا .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو صخر اللہ دنیا کی نعمت دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے لیکن ہمارے امرات و امارت کو تو انہی کو عطا کرتا ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ تم واللہ میرے اور میرے آبا ابراہیم و اسماعیل کے دین پر ہو میں نے ابار سے مراد حضرت علی بن الحسین اور محمد بن علی کو نہیں لیا۔ حالانکہ وہ بھی انہی کے دین پر ہیں۔

حضرت کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام جس میں نفی شریک باری تعالیٰ ہے مشترک ہے تمام

توضیح :- انبیاء میں آدم سے لے کر خاتم الانبیاء تک ادیان انبیاء میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں، اختلاف ہے تو فروع دین میں۔ اس میں شدید امامیہ کا مسک جداگانہ ہے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو دیتا ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ أَحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيْمِ بْنِ حَمِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعِيْنِ الْجَهَنِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : يَا مَالِكُ إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الذُّنْيَا مَنۡ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي دِيْنَهُ إِلَّا مَنۡ يُحِبُّ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مالک اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اس کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو وَالْخَنْعِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ ، وَ
عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الذُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ
وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا الصَّوْتَهُ مِنْ حَلْقِهِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے لیکن ایمان اپنے بزرگ پر
بندوں ہی کو دیتا ہے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنْ أَبِي سَلِيمَانَ ، عَنْ مَيْسِرَةَ ، قَالَ :
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ أَبْغَضَ ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَا يُعْطِيهِ
إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر دوست دشمن کو دیتا ہے لیکن ایمان تو
اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

دوسو چوبیسواں باب

سلامتی دین

(بَابُ سَلَامَةِ الدِّينِ) ۲۲۴

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ ، عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَمَكُرُوا» فَقَالَ : أَمَا لَقَدْ بَسَطُوا عَلَيْهِ وَقَتَلُوهُ
وَلَكِنْ أَتَدْرُونَ مَا وَقَاهُ ؟ وَقَاهُ أَنْ يَفْتِنُوهُ فِي دِينِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کہ سوال کیا گیا حضرت سے اس آیت کے بارے میں، اللہ نے
بچالیا، سو من آل فرعون کو فرعونوں کے مکر سے کہ انہوں نے حملہ کیا اس پر اور قتل کر دیا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ خدا نے
کیسے اس کی حفاظت کی خدا نے اسے دین سے گمراہ ہونے سے بچالیا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

اثنان فی جلاہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اَعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ نُورُ اللَّيْلِ الْمَظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَقَافَةٍ ، فَإِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَأَجْعَلُوا أَمْوَالَكُمْ دُونَ أَنْفُسِكُمْ ، وَإِذَا نَزَلَتْ نَارِلَةٌ فَأَجْعَلُوا أَنْفُسَكُمْ دُونَ دِينِكُمْ ؛ وَأَعْلَمُوا أَنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ دِينُهُ وَالْحَرِيبُ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ ؛ الْأَوَانَةُ لَأَقْفَرُ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، الْأَوَانَةُ لِأَعْنَى بَعْدَ النَّارِ ، لِأَيْفِكَ أَسِيرُهَا وَلَا يُبْرَأُ صَرِيرُهَا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اپنے اصحاب کو وصیت کی تھی کہ آگاہ ہو کہ تیرا مال بدیہ ہے، دن اور رات میں اور نور ہے فلاحت کی تاریکی میں جب کہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ جب تم پر کوئی بلا آئے تو اسے مال کے ذریعہ اپنے نفسوں سے دور کرو ورنہ کہ دین کو کھو، آگاہ ہو کہ ہلاک ہوا وہ جس کا دین ہلاک ہوا اور تباہی ہے اس کے لئے جس کا دین تباہ ہوا، آگاہ ہو جنت کے بعد تنگدستی نہیں اور دوزخ کے بعد مال داری نہیں، دوزخ کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اور اس کو تکلیف سے رہائی نہیں ملتی۔

۳۔ عَنِ عَلِيٍّ ، عَنِ أَبِيهِ ، عَنِ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : سَلَامَةُ الدِّينِ وَصِحَّةُ الْبَدَنِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ ، وَالْمَالُ زِينَةٌ مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا حَسْبَتْهُ . مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنِ حَمَّادِ ، عَنِ رَبِيعِ ، عَنِ الْفَضِيلِ ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔

فضیل نے بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنِ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْ أَصْحَابِيهِ فَعَبَّرَ مَا لَا يَحِجُّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ مَعَارِفِهِ ، فَقَالَ لَهُ : فَلَنْ مَافَعَلَ ؟ قَالَ : فَجَعَلَ يَصْغَحُ الْكَلَامَ يَظُنُّ أَنَّهُ أَنْمَا يَعْنِي الْمَيْسِرَةَ وَالذَّنْيَا ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام كَيْفَ دِينُهُ ؟ فَقَالَ : كَمَا نَجَتْ ، فَقَالَ : هُوَ وَاللَّهِ الْيَعْنَى .

۴۔ ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا۔ ایک بار جب اس کا ایک شہنشاہ آیا۔ آپ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے وہی ہے خدا کی قسم وہ غنی ہے۔

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ يَمَّا صَبَرُوا» (قَالَ: بِمَا صَبَرُوا وَعَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ، قَالَ : الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ .

۱۔ آیا ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بنا پر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق درج کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

۲۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْمَرِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لَعْنٌ لِاتَّقِيَّةِ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْجِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نو سے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مس ہے۔

تبیین اور موزوں پر مس کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے
توضیح: لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللَّهِ ، قَالَ : إِي وَاللَّهِ مِنْ دِينِ اللَّهِ وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام : «أَيْتَمَّهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» وَاللَّهُ مَا كَانُوا سَرَّ قَوَاشِينَا وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام : «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللَّهُ مَا كَانَ سَقِيمًا .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیۃ اللہ کا دین ہے۔ میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا تھا قتلہ والو تم چور ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : لَأَوْ اللَّهِ مَا عَلِيٌّ وَجَدَ الْأَرْضَ شَيْءًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّقِيَّةِ ، يَا حَبِيبُ إِنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ تَقِيَّةٌ رَفَعَهُ اللَّهُ ، يَا حَبِيبُ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ تَقِيَّةٌ وَصَعَهُ اللَّهُ ، يَا حَبِيبُ إِنَّ النَّاسَ أَنَا هُمْ فِي هُدًى فَلَوْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ هَذَا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا۔ اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کرے گا۔ اے حبیب اس زمانہ میں منافقین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ہلو حضرت جنت ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَابِرِ الْمَكْنُوفِ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اتَّقُوا عَلِيًّا دِينَكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لِإِيْمَانٍ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّبْرِ لَوْ أَنَّ الطَّبْرَ تَعَلَّمَ مَا فِي أَجْوَابِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ ، إِلَّا أَكَلْتَهُ لَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَابِكُمْ أَنْتُمْ تُحْتَبُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا كُلُّوكُمْ بِالْيَسْتَبِيهِمْ وَنَحَلُوكُمْ فِي الْبَيْتِ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا مِنْكُمْ كَانَ عَلِيًّا وَلَا يَتَنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو منافقوں سے، بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم منافقوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے منافقین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری خدمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبِزٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ، قَالَ: الْحَسَنَةُ: التَّقِيَّةُ، وَالسَّيِّئَةُ: الإِذَاعَةُ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ، قَالَ: الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ التَّقِيَّةُ، وَقَادًا الَّذِي يَبْتَنِكُ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ».

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، اس آیت کے متعلق، نیکی اور بدی برابر نہیں کہیں گے، یہی اس آیت کے متعلق برائی کا دافعہ اچھے طریقے سے کر دیا اور برائی سے مراد زبان و جوب تہیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دافعہ اچھے طریقے سے کر دیا اور اچھا طریقہ تہیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ أَبِي عَمْرٍو وَالْكَثَائِنِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا عَمْرٍو أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتَكَ بِفَتْوَايَا حِثْنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلَافِ مَا كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ، أَوْ أَفْتَيْتَكَ بِخِلَافِ ذَلِكَ بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ؟ قُلْتُ: بِأَخْبَرْتَنِي وَأَدْعُ الْآخَرَ، فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْبَى اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُعْبَدَ سِوَا أَمَّا اللَّهُ لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ إِنَّهُ [أَخْبَرَ لِي وَلكُمْ، [وَأَيْبَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا وَلكُمْ فِي دِينِهِ إِلَّا التَّقِيَّةَ».

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے ابو عمرو اگر میں تم سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہانی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے سٹیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہو گا اور اللہ نے اردین میں تمہارے اور ہمارے لئے تہیہ چاہا ہے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دُرَيْسِ بْنِ الْوَاسِعِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَلَغَتْ تَقِيَّةٌ أَحَدٍ تَقِيَّةَ أَصْحَابِ الْكَهْفِ إِنْ كَانُوا الْبَشَرُونَ الْغِيَاةَ وَيَشُدُّونَ الرِّزْنَ نَائِرَ فَأَعْطَاهُمُ اللَّهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ».

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمیں پہنچا کسی کا تہیہ اصحاب کھف کے تہیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور انہوں نے تہیہ زبیر باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ وَافِيَةَ الْمَحْطَامِ قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقِ فَأَعْرَضَتْ عَنْهُ بِوَجْهِ وَمَصَّبْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِيَّيْ لَا لِقَاكَ فَأَصْرَفَ وَجْهِي كَرَاهَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ، فَقَالَ لِي: رَحِمَكَ اللَّهُ وَلَكِنْ رَجُلًا

لَقِيتِي أَمْسٍ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملا۔ میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر نذرانوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کہا بہت سے مصالحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص نفلان مقام پر مجھے ملا در جب کہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا ابا عبد اللہ اس نے اچھا نہ کیا۔

مطلب یہ ہے کہ اس نے اسلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کینت کا ذکر کیا اور
توضیح :- ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَّاقَةَ قَالَ : قَبِلَ لِأبي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَرُوُونَ أَنْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلِيٌّ مِثْرَ الْكُوفَةِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِيِّ قَسْبُونِي ، ثُمَّ تَدْعَوْنَ إِلَى الْبِرَاءَةِ مِثْرِي فَلَا تَبْرَّ وَوَأَمِئْتِي ، فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يُكْتَبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِيِّ قَسْبُونِي ، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبِرَاءَةِ مِثْرِي وَإِنِّي لَعَلِي دِينَ مُحَمَّدٍ ، وَلَمْ يَقُلْ : لَا تَبْرَّ وَوَأَمِئْتِي . فَقَالَ لَهُ الشَّائِلُ : أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبِرَاءَةِ فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا ذَلِكَ عَلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّا ذُنُوبِي يَا سِرِّ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْأَيْمَانِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ «الْأَمْنُ أَسْرَى» وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْأَيْمَانِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَمَا : يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَاعْدُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا .

۱۰۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کو فوج پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے نہ فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ مسائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیے لہذا اس نے یہ کہا۔ پوچھا کیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جہانزہ ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمہ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَامِ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا كُنْتُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلًا يُمَيِّرُ دُنَايَاهُ ، فَإِنَّ وَلَدَ السَّوَاءِ يُمَيِّرُ وَالِدَهُ بِعَمَلِهِ كَمَا يَمَيِّرُ الْوَالِدُ ابْنَهُ بِعَمَلِهِ ، فَكُونُوا الْعَيْنَ أَنْ تَقْطَعْتُمْ لَيْدَ زَيْنًا وَلَا تَكُونُوا أَعْلِيَهُ شَيْئًا صَلَّوْا فِي عَشَائِرِهِمْ وَعَوُدُوا وَمَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَانِيزُهُمْ وَلَا يَسْبِقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَإِنَّكُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللَّهُ مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبَةِ قُلْتُ : وَمَا الْخَبَةُ ؟ قَالَ : التَّقِيَّةُ .

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بڑا بیٹا اپنے عمل پر اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے تو کہ جو آپ کے لئے باعثِ زینت ہوں کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے ریضوں کی عبادت کرو ان کے جنازوں میں موجود ہواور کسی امر نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورتِ تقیہ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوَلَاةِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِهْبَانٌ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَيْبَعِي ، عَنْ رِزَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ صَرُورَةٍ وَصَاحِبِهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا و اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت ہے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : [كَانَ] أَبِي عليه السلام يَقُولُ : وَأَيُّ شَيْءٍ أَقْرَبَ لِيَنِي مِنَ التَّقِيَّةِ : إِنَّ التَّقِيَّةَ جُتَّةُ الْمُؤْمِنِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈی پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَنَعَ مَيْتَمَ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ التَّقِيَّةِ ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي عَشَارَةِ وَأَصْحَابِهِ وَإِلَّا مِنْ أَكْبَرَةٍ وَقَلْبُهُ مُنْظَمَةٌ بِالْإِيمَانِ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میتیم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا خدا کی قسم وہ اس آیت کو جانتے تھے مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ عمار اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحَقَّقَ بِهَا الذَّمُّ فَإِذَا بَلَغَ الذَّمُّ فَلَيْسَ تَقِيَّةً .

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسول نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ ابْنِ بَكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا تَقَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت جنت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَدْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَتَمَمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَنُحَيْلِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَّادَةَ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَضْطَرُّ إِلَيْهَا بِنِ آدَمَ فَقَدْ أَحْلَاهُ اللَّهُ لَهُ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تَرُسُ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنْجَبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَزَةَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ

ابن الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : خَالِطُوهُمْ بِالْبَرِّ ابْنَةِ وَخَالِفُوهُمْ بِالْحَقِّ ابْنَةِ إِذَا كَانَتِ الْأَمْرَةَ صَبِيانِيَةً .

۲۰۔ قرآنِ محقرت ابو جعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت بازیچہ اطفال ہو۔

۲۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ذَكْرِ بْنِ الْمُؤْمِنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ أَخَذَا فَقِيلَ لَهُمَا : ابْرَأَا مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَبَرِيءٍ ، وَاجِدْ مِنْهُمَا وَأَبِي الْأَخْرَفِ فَخَلِي سَبِيلَ الَّذِي بَرِيءٌ وَقَاتِلِ الْأَخْرَفَ فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي بَرِيءٍ ، فَرَجُلٌ فَقِيهٌ فِي دِينِهِ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يَبْرَأْ : فَرَجُلٌ تَعَجَّلَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعیر بنی امیہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیر المؤمنین پر تبرا کرو، ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا۔ جس نے تبرا کیا تھا اسے چھوڑ دیا دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اخذوا عواقب العتبات .

۲۲۔ نغز ششوں کے انجام سے ڈرو۔

۲۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْمُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : النَّقِيَّةُ تَرُسُ الْمُؤْمِنِ وَالنَّقِيَّةُ حِرْزُ الْمُؤْمِنِ ، وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا نَقِيَّةَ لَهُ ، إِنْ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدْبُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ، فَيَكُونُ لَهُ عَزٌّ أَفِي الدُّنْيَا وَنُورٌ أَفِي الْآخِرَةِ وَإِنْ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدْبُرُهُ فَيَكُونُ لَهُ دُلَالٌ فِي الدُّنْيَا وَيَتْرَعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ النُّورَ مِنْهُ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ نقیہ مومن کی سپر ہے اور نقیہ مومن کے لئے

گزشتہ جس کے لئے تفسیر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سننے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکالے گا۔

دوسو چھبیسواں باب

راز کو چھپانا

(بَابُ الْكَيْتْمَانِ) ۲۲۶

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : وَوَدِدْتُ وَاللَّهِ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشَّيْءِ لِنَا يَبْعُضُ لَحْمِ سَاعِدِي : النَّزَقَ وَقَوْلَةَ الْكَيْتْمَانِ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے ہیں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تند مزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَلْبَانَ ، عَنْ عُمَارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي سَامَةَ زَيْدِ الشَّعْثَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَمِيرَ النَّاسِ يَخْصَلَتَيْنِ فَضَمَّوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلِيٌّ غَيْرَ شَيْءٍ : الْعَبْرَ وَالْكَتْمَانَ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا۔ خدا نے اسے عورت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَن كَتَمَهُ أَعْرَأُ اللَّهُ وَمَن أَدَاعَهُ أَدَلَّهُ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَيْكَ جَمَاعَةً ، فَقُلْنَا : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ الْعِرَاقَ فَأَوْصِنَا ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِيَقُوْا شَدِيْدُكُمْ ضَعِيْفِكُمْ وَلِيَعُدَّ غَيْبِكُمْ عَلَيَّ فَقَبِرْكُمْ وَلَا تَبْسُتُوا بِيْرَنَا وَلَا تُدْبِعُوا أَمْرَنَا ، وَإِذَا جَاءَكُمْ عَنَّا حَدِيْثٌ فَوَجِدْتُمْ عَلَيْهِ شَاهِدًا أَوْ شَاهِدِيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَخَذُوا بِهِ وَإِلَّا فَيَقْبُوا عِنْدَهُ ، ثُمَّ رَزَوْهُ الْيَسَاحِثِيْنَ يَسْتَبِيْنُ لَكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْمُنْتَظِرَ لِهَذَا الْأَمْرِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الضَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَدْرَكَ قَائِمَنَا فَخَرَجَ مَعَهُ فَقَتَلَ عَدُوًّا نَاكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ عِشْرِيْنَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَتَلَ مَعَ قَائِمِنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسَةِ وَعِشْرِيْنَ شَهِيْدًا .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کو فرج جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں ان کو پاپیے کہ جو علم میں کمزور ہیں ان کو تقویت پہنچائیں اور مالدار و فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پالو تو اسے بیان کرو تا کہ مخالفانہ خاموش رہیں۔ ورنہ اسے روکے رہو اور ہمارے پاس بھیجو تا کہ ہم وہ شواہد ہمیا کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ خرچ کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے پچیس شہیدوں کے۔

۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَجَلٍ ، عَنْ عَجْرَبِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحْتِمَالِ أَمْرِنَا التَّضَدُّيقُ لَهُ وَالْقَبُولُ وَقَطْعٌ ، مِنْ أَحْتِمَالِ أَمْرِنَا سِتْرُهُ وَصِيَانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرَبُهُمُ السَّلَامُ وَقُلْ لَهُمْ : رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْتَرَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ ، حَدِيْدٌ تُوْهُمُ بِمَآعِيْرٍ فَوْنٌ وَاسْتَرَوْا عَنْهُمْ مَا يَنْتَكِرُونَ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا النَّاصِبُ لِنَاسِحِرْبَا بِأَشَدَّ عَلَيْنَا مَوَدَّةً مِنَ الشَّاطِئِ عَلَيْنَا يَمَا نَكْرَهُ ، فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ عِبْدِي إِدَاعَةَ فَاغْتَبُوا إِلَيْهِ وَرَزَوْهُ عَمَّنَا ، فَإِنْ قِيلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَتَحْتَمِلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يَقْتُلُ عَلَيْهِ وَيَسْمَعُ مِنْهُ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيَلْطَفُ فِيهَا حَتَّى تُقْضَى لَهُ ، فَالْطُفُوا فِي النَّبِيِّ لِمَا تَلْطَفُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قِيلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ تَحْتِ أَقْدَامِكُمْ وَلَا تَعُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَيَقُولُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْمِلُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَا قَرَزْتُ أَنْتُمْ أَصْحَابِي ، هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَهَذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَأَنَا مَرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَدَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِمْتُ كِتَابَ اللَّهِ وَفِيهِ تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ بَدَأَ الْخَلْقَ وَأَمْرَ السَّمَاءِ وَأَمْرَ الْأَرْضِ وَأَمْرَ الْأَوَّلِينَ وَأَمْرَ الْآخِرِينَ وَأَمْرًا كَانَ وَأَمْرًا مَا يَكُونُ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ تُسَبِّ عَيْنِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے امرامدت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہیے یہ کہ نا اہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے۔ ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا اسلام کہو کہ ہم کرے اللہ اس بندے پر جو بحالت تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے۔ ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعتِ امرامدت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو، اگر وہ مان جائے تو بہتر، ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے ذریعہ ہو اور وہ اس کی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے رہو تو وہ تم پر ہریان ہوتے ہیں۔ پس میری اس ضرورت کے لئے۔ تم ان پر اسی طرح ہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر ہربانی کرتے ہو، پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے۔ قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے غلط فتوئوں پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود قریشی اور اولاد رسولؐ سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتداءً خلقت سے لے کر اور آسمان و زمین اور امرالین و آخرین کا جو جو چکاپ ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر کبھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَا زَالَ يَرُّ نَامِكْتُمَا حَتَّى صَارَ فِي يَدَيَّ [وَلِدَ كَيْشَانَ فَتَحَدَّثَ ثَوَابِهِ فِي الطَّرِيقِ وَقَرَى السَّوَادَ

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہل مکہ و فریب نے شیعیت کو کیا تو گل کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا۔ ولہ کسان سے مراد بعض نے اولادِ نعتِ اعلیٰ علیہ السلام کی ہے جنہوں نے شیعیت کا بیاں دل اعلان کیا۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللَّهِ إِنَّ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْدَعُهُمْ وَأَقْبَهُمْ وَأَكْتَمَهُمْ لِحَدِيثِنَا وَإِنْ أَسْوَأَهُمْ عِنْدِي خَالُوا وَأَمَقْنَهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَيُرْوَى عَنَّا فَلَمْ يَقْبَلْهُ إِشْمَارًا

مِنْهُ وَجَعَدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ ذَانَ بِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ وَإِنَّا نَسْتَدُ ، فَيَكُونُ
بِذَلِكَ خَارِجًا عَنَّا وَلَا يَتَنَا .

۷۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پر سبز گار ہے زیادہ فقیہ ہے اور ہماری احادیث کا (مخالفوں سے) سب سے زیادہ چھپانے والا ہے (تاکہ وہ ہمارے درپے آزار نہ ہوں) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بد حال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سے اور ہماری طرف نسبت دے۔ پھر اس کو قبول نہ کرے اور ٹرٹس کر دے اور انکار کرے اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو اور اس کی سند ہم ہی سے ہو ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا مُعَلَّى اكْتُمْنَا أَمْرًا وَلَا تُبْدِعْهُ ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرًا وَلَمْ يُبْدِعْهُ أَعْرَضَ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَهُ نُورًا يَنُورُ أَيْنَ عَيْنِي فِي الْآخِرَةِ ، يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ ، يَا مُعَلَّى مَنْ أَدَاعَ أَمْرًا وَلَمْ يَكْتُمْهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَنَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنَ عَيْنِي فِي الْآخِرَةِ وَجَعَلَهُ ظِلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ ، يَا مُعَلَّى إِنَّ التَّيْبَةَ مِنْ دِينِي وَأَبَائِي وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقْبَعُ لَهُ ، يَا مُعَلَّى إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي التَّيْبِ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ ، يَا مُعَلَّى إِنَّ الْمُدْبِعَ لِأَمْرِنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے معلیٰ ہمارے امر کو چھپاؤ اور ظاہر نہ کرو، جو ہمارے امر کو چھپائے گا اور ظاہر نہ کرے گا تو اللہ اس کو دنیا میں عورت دے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کو درمیان ایک نور ہو گا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلیٰ جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا چھپائے گا نہیں تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچ لے گا اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گی اے معلیٰ تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں، اے معلیٰ اللہ پوشیدہ عبادت کو کسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو۔ اے معلیٰ ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : أَخْبِرْتَنِي بِمَا أَخْبَرْتَنِي بِهِ أَحَدًا ، قُلْتُ : لَا إِلَّا سُلَيْمَانَ بْنَ خَالِدٍ ، قَالَ : أَحْسَنْتَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ :

فَلَا يَعْدُونَ بَيْتِي وَيَسْرُوكَ نَائِلِنَا ۝ أَلَا كُنْتُمْ جَاوِزَاتَيْنِ شَائِعِ

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تمھ سے بیان کی تھی تو اس لئے کہ کسی سے کہہ دینا۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا کسی سے نہیں کہا۔ فرمایا سٹیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول تو سنا ہوگا۔
میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے ، آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سنا تک پہنچا

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَضْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةِ قَائِمِي وَآمَسِكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَعْطَيْنَاكُمْ كُلَّمَا تَرْتَدُّونَ كَانَ شَرَّ أَلْكُمُ وَأَخْدَبُ رَقَبَةٍ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَوَلَايَةُ اللَّهِ أَسْرَ هَا إِلَى حَبْرٍ نَبِيلٍ عليه السلام وَأَسْرَ هَا حَبْرٌ نَبِيلٌ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَسْرَ هَا مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ عليه السلام وَأَسْرَ هَا عَلِيُّ إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ أَنْتُمْ تَذْبَعُونَ ذَلِكَ ، مَنْ الَّذِي آمَسَكَ حَرْفًا سَمِعَهُ ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : يَسْتَبْعِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَا لَنَا لِنَفْسِيهِ مَقْبَلًا عَلَى شَأْنِهِ غَارِفًا بِأَهْلِ زَمَانِهِ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَذْبَعُوا أَحَدِيْنَا ، فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَيَسْتَبْعِمُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ ، أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ اللَّهُ بِآلِ بَرْمَكٍ وَمَا أَنْتَقَمَ اللَّهُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَقَدْ كَانَ بَنُو الْأَشْمَثِ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ فَدَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَوْلَانِيَهُمْ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَأَنْتُمْ بِالْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هَؤُلَاءِ الْفَرَاغَةِ وَمَا مَهَلَّ اللَّهُ لَهُمْ ، فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ ؛ وَلَا تَقْرَأُوا نَسْمَكُمْ [الْحَيَاةُ] الذَّنْبِيَا ، وَتَعْتَرُوا وَابْتَنُوا قَدًّا مَبِيلٌ لَهْ ، فَكَأَنَّ الْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا۔ تمہارے لئے اور صاحب امت کے لئے سبھی ، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا (نبیانا ملک شعی) یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور ارزا بتایا حضرت علی علیہ السلام کو اور علی نے جس کو چاہا بتایا یعنی یہ سلسلہ آئمہ البیت تک جاری رہا ، اور تم اسے ظاہر کرتے ہو (ظہور قائم آل محمد کو) تم میں کون ہے کہ جو باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے ، جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خود اسی کرے اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدل لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برا مکہ سے (جو دشمن آل رسول تھے) کیا کیا ، اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن داسین بن جعفر سے کیسا بدل لیا۔ اور اولاد اشعث (جو شیعوں تھے) سے جو امامت موسیٰ کاظم کی معتقد تھی ، اللہ نے خطر و عظیم کو ان سے کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (یعنی جہاس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو جہالت دے رکھی ہے تم اللہ سے ڈرو ، دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور نہ اس کی

زندگی جس کو اللہ نے ہدایت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم کو پہنچے گی۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَجْبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طُوبَى لِعَبْدٍ رُوِيَ عَنْهُ عَرَفَهُ اللَّهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى ، وَيَنَابِيحُ الْعِلْمِ يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْمَدَائِيحِ الْبُذْرِ وَلَا بِالْجَفَاءِ الْمُرَائِيَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس گناہ مندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتے ہیں) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔ خدا ان کے ذریعے سے فتنوں کی تاریکی کو دور کر لے گا وہ راز کو ظاہر کرنے والے سخن چیں ہیں اور نہ جاہلان خود نما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْإِصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُوِّعَ لِأَيُّوبَ لَهُ ، يَعْرِفُ النَّاسُ وَلَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ ، يَعْرِفُهُ اللَّهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ كُلِّ رَحْمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْبُذُرِ الْمَدَائِيحِ وَلَا الْجَفَاءِ الْمُرَائِيَةِ . وَقَالَ : قُولُوا الْخَيْرَ تَعْرِفُوا بِهِ وَأَعْمَلُوا الْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ وَلَا تَكُونُوا عَجَلًا مَدَائِيحَ ، فَإِنَّ خِيَارَ كُمْ الَّذِينَ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ ذَكَرَ اللَّهُ وَبِشْرَارِ كُمْ أَلَمَ شَاؤُونَ بِالتَّمِيمَةِ ، الْمَقْرُ قُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ ، الْمُتَبْتَعُونَ لِلْبِرِّ ، الْمَغَائِبِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خوشخبری ہو اس غیر مشہور گناہ مندہ کے لئے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے، لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچانتا ہے (اپنی مرضی کے ساتھ) ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلان خود نما اور حضرت سے فرمایا اچھی بات کہو تم اس کی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اس کے اہل میں سے بنو اور جلد باز چغل خور نہ بنو، تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے کہ تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے دستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنے والے عیسوں میں سے عیب۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَجْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ وَالزَّمَّ وَأَبْيُوتَكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا يَصْبِيحُكُمْ أَمْرٌ تَخْشَوْنَ بِهِ أَبَدًا وَلَا تَزَالُ الرِّبْدِيَّةُ لَكُمْ وَقَاءً أَبَدًا .

۱۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو، یعنی اپنے مخالفوں پر خرچ نہ کرو تا کہ تم وہی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خرچ آل محمد تک اور زید یہ فرقہ کے لوگ جو جہاد باسیف کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے بن جائیں گے یہ مصیبت زید یوں ہی کے لئے چھوڑو۔

۱۴- عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي يَدِكَ هَذِهِ شَيْءٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَعْلَمَ هَذِهِ فَأَقْمِلْ ، قَالَ : وَكَانَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ فَقَدَا كَرُوا الإِدَاعَةَ ، فَقَالَ : أَحْفَظْ لِسَانَكَ تَعَزَّرْ ، وَلَا تَمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِ رَقَبَتِكَ فَتَذَلُّ .

۱۴- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تیرے ایک ہاتھ میں کوئی شے ہو تو دوسرے ہاتھ کو خیر نہ ہو (یہ دلیل وجوب) کما لوقیہ ہے) حضرت کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس کے راز فاش کرنے کے متعلق لوگ گفتگو کر رہے تھے حضرت نے اس سے فرمایا تو اپنی زبان کو روک عزت حاصل ہوگی اور اپنے پران لوگوں کو قدرت نہ دے جو تیری گردن میں رسی باندھیں اور تو ذلیل ہو۔

۱۵- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ تَجِيجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَمْرٌ نَامَسْتُمْ مَقْشَعًا بِالْمِطْبَاقِ فَمَنْ هَتَكَ عَلَيْنَا أَذَلَّهُ اللَّهُ .

۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے بعد اہلی جو ظہور قائم آل محمد تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہماری پردہ دری کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

۱۶- الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَحَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ، جَمْعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : نَقَسُ الْمَهْمُومِ لَنَا الْمُغْتَمِ لَطْلِمِنَا تَسْبِيحٌ وَهَمٌّ لِأَمْرِنَا عِبَادَةٌ وَكِنَانَةٌ لِيَرْنَا جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ : أَكْتُبُ هَذَا بِالذَّهَبِ ، قَمَا كَتَبْتَ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۶- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو سانس نکالتا ہے ہمارے متعلق فکر کرنے میں ظہور قائم آل محمد کے متعلق اور غم ناک ہوتا ہے ہماری مظلومیت پر تو اس کا یہ عمل بہ منزلہ تسبیح ہے اور ہمارے

معاہدہ میں رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد بن سعید اس کو سونے کے پانی سے لکھو میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہ لکھی۔

دوسو ستائیسواں باب مومن اور اس کی علامات و صفات (باب) ۲۲۷

﴿الْمُؤْمِنُ وَعَلَامَاتِهِ وَصِفَاتِهِ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتْمِ أَبِي قَتَادَةَ الْحَرَّانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ - كَانَ غَابِداً، نَاسِكاً، مُجْتَهِداً - إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَخُطُبُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْنَا صِفَةَ الْمُؤْمِنِ كَأَنَّا نَنْظُرُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ:

يَا هَمَّامُ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَيْتُسُ الْفَيْطُنُ، بِشْرُهُ فِي وَجْهِهِ، وَحَزْنُهُ فِي قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدَأَ وَأَذَلُ شَيْءٍ نَفْسًا، زَاجِرٌ عَنِ كُلِّ فَاوِنٍ: حَاضٍ عَلَى كُلِّ حَسَنٍ، لَاحِقُودٌ وَلَا حَسُودٌ، وَلَا أَوْتَابٌ، وَلَا سِتَابٌ، وَلَا عِيَابٌ، وَلَا مَغْتَابٌ، يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَسْتَأْذِنُ السَّمْعَةَ، طَوِيلُ الْقِيَمِ، بَعِيدُ النَّهْمِ كَثِيرُ الصَّنِيعِ وَقَوْرٌ، ذَكُورٌ، صَبُورٌ، شَكُورٌ؛ مَغْمُومٌ بِفِكْرِهِ؛ مَسْرُورٌ بِفَقْرِهِ، سَهْلُ الْخَلِيقَةِ؛ لَيْسَ الْعَرِيكَةَ، رَصِينُ الْوَفَاءِ؛ قَلِيلُ الْأَذَى؛ لَامْتَأَتِكَ وَلَا مَتَيْتِكَ.

إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَحْرِقْ، وَإِنْ غَضِبَ لَمْ يَمْرُقْ، يَضْحَكُهُ تَبَسُّمٌ، وَاسْتِفْهَامُهُ تَعَلُّمٌ وَمَرَاجَعَتُهُ تَقَرُّمٌ. كَثِيرُ عِلْمُهُ، عَظِيمُ حِلْمُهُ، كَثِيرُ الرَّحْمَةِ، لَا يَتَخَلُّ، وَلَا يَعْجَلُ، وَلَا يَصْجُرُ، وَلَا يَطِيرُ، وَلَا يَحْبِفُ فِي حُكْمِهِ، وَلَا يَجُورُ فِي عِلْمِهِ، نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ، وَمُكَادِحَتُهُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ، لَاحِشٌ وَلَا هَلِجٌ وَلَا مَتَّ، وَلَا صَلَفٌ وَلَا مَتَكَلَّفٌ وَلَا مَتَعَمِّقٌ. جَمِيلُ الْمُنَازَعَةِ، كَرِيمُ الْمُرَاجَعَةِ. عَذْلٌ إِنْ غَضِبَ، رَفِيقٌ إِنْ طَلَبَ، لَا يَتَهَوَّرُ وَلَا يَنْتَهَكُ وَلَا يَنْجَبِرُ، خَالِسُ الْوَدِّ، وَثِيقُ الْعَهْدِ، وَفِي الْمَقْدِ، شَفِيقٌ، وَصَوْلٌ حَلِيمٌ، حَمُولٌ، قَلِيلُ الْفُضُولِ، زَائِسٌ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مُخَالِفٌ لِهَوَاهُ، لَا يَغْلِظُ عَلَى مَنْ دُونَهُ وَلَا يَخْتَوِضُ فِيمَا لَا يَنْبَغِيهِ، نَاصِرٌ لِلدِّينِ، مُخَالِفٌ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ كَهْفٌ لِلْمُسْلِمِينَ، لَا يَخْرِقُ الشَّاءَ سَمْعَةً وَلَا

يُنْكِي الطَّمَعُ قَلْبَهُ ، وَلَا يَعْرِفُ اللَّغَبُ حُكْمَهُ ، وَلَا يَطْلُعُ الْجَاهِلُ عِلْمَهُ ، قَوْلٌ : عَمَّالٌ ، غَالِمٌ ، حَاذِمٌ ، لَا يَفْحَاشٍ وَلَا يَطِيَّاشٍ ، وَصَوْلٌ فِي غَيْرِ عَنَبٍ ، بَدْوَلٌ فِي غَيْرِ سَرْفٍ ، لَا يَفْحَاشٌ وَلَا يَفْدَارٌ ، وَلَا يَفْتَقِي أَثْرًا ، وَلَا يَحِفُّ بَشْرًا ، رَفِيقٌ بِالْحَلْقِ ، سَاعٌ فِي الْأَرْضِ ، عَوْنٌ لِلضَّعِيفِ عَوْنٌ لِلْمَلْهُوفِ ، مَرَاتِكٌ يَشْرَأُ وَلَا يَكْشِفُ يَشْرَأُ ، كَثِيرُ الْبَلْوَى ، قَلِيلُ الشُّكْوَى ، إِنْ رَأَى خَيْرًا ذَكَرَهُ ، وَإِنْ عَاقَبَ شَرًّا ذَكَرَهُ ، يَسْتُرُ الْعَيْبَ ، وَيَحْفَظُ الْعَيْبَ ، وَيَقْبَلُ الْعِزَّةَ وَيَقْفِرُ الرَّثْلَةَ ، لَا يَطْلُعُ عَلَى نَضَجٍ فَيَذَرُهُ ، وَلَا يَدَعُ جَنَحَ حَيْفٍ فَيُضْلِحُهُ ، أَمِينٌ ، رَصِينٌ ، تَقِيٌّ ، نَقِيٌّ ، رَكِيٌّ ، رَضِيٌّ ، يَقْبَلُ الْعُدْرَ وَيُجْمِلُ الدِّكْرَ وَيُحْسِنُ بِالنَّاسِ الظَّنَّ ، وَيَسْتَهْمُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ بَيْعَهُ وَعِلْمَهُ ، وَيَقْطَعُ فِي اللَّهِ بَحْرَهُ وَعَزْمَهُ لَا يَخْرُقُ بِهِ فَرْحٌ ، وَلَا يَطْبِشُ بِهِ مَرَحٌ ، مُدَكِّرٌ لِلْعَالِمِ ، مُعَلِّمٌ لِلْجَاهِلِ ، لَا يَتَوَقَّعُ لَهُ بَائِقَةٌ ، وَلَا يُخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ ، كُلُّ سَعْيٍ أَخْلَصَ عِنْدَهُ مِنْ سَعْيِهِ ، وَكُلُّ نَفْسٍ أَصْلَحَ عِنْدَهُ مِنْ نَفْسِيهِ ، عَالِمٌ بِعَيْنِهِ شَاغِلٌ بِعَيْنِهِ ، لَا يَتَّقِي بَغْيَ رَبِّهِ ، غَرِيبٌ وَحِيدٌ جَرِيدٌ [حَزِينٌ] ، يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُجَاهِدُ فِي اللَّهِ لِيَسْبَعَ رِضَاهُ وَلَا يَنْتَقِمَ لِنَفْسِهِ بِتَقْيِهِ وَلَا يُوَالِي فِي سَخَطِ رَبِّهِ ، مُجَالِسٌ لِأَهْلِ الْفَقْرِ ، مُصَادِقٌ لِأَهْلِ الصِّدْقِ مُوَازِلٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ ، عَوْنٌ لِلْقَرِيبِ ، أَبٌ لِلْيَتِيمِ ، بَدَلٌ لِلْأَرْمَلَةِ ، حَفِيٌّ بِأَهْلِ الْمَسْكِنَةِ ، مَرْجُوٌّ لِكُلِّ كَرِهِيَةٍ ، مَأْمُونٌ لِكُلِّ شِدَّةٍ ، هَشَّاشٌ ، بَشَّاشٌ ، لَا يَفْحَاشٍ وَلَا يَفْحَاشٍ ، صَلْبٌ ، كَطَامٌ ، بَشَامٌ دَقِيقٌ النَّظَرِ عَظِيمُ الْحَذَرِ لَا يَجْهَلُ وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَخْلُمُ لَا يَبْخُلُ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ ، عَقْلٌ فَاسْتَحْيَى وَقَعَ فَاسْتَعْنَى ، حَيَاؤُهُ يَمْلُؤُ شَهْوَتَهُ ، وَوَدَعُهُ يَمْلُؤُ حَسَدَهُ ، وَعَقْوُهُ يَمْلُؤُ حَقْدَهُ ، لَا يَطْلُقُ بِغَيْرِ صَوَابٍ وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا الْإِقْتِيَادَ ، مَشِيئَةُ التَّوَاضُعِ ، خَاضِعٌ لِرَبِّهِ بِطَاعَتِهِ ، رَاضٍ عَنْهُ فِي كُلِّ حَالٍ ، نَيْتُهُ خَالِصَةٌ ، أَعْمَالُهُ لَيْسَ فِيهَا غَشٌّ وَلَا حَدِيقَةٌ ، نَظَرُهُ عِبْرَةٌ ، سَكْوَتُهُ فِكْرَةٌ ، وَكَلَامُهُ حِكْمَةٌ ، مُنَاصِحًا مُبَادِلًا مُتَوَاضِعًا ، نَاصِحٌ فِي السُّبُورِ وَالْعَلَانِيَةِ ، لَا يَهْجُرُ أَخَاهُ ، وَلَا يَفْتَابُهُ ، وَلَا يَمَكْرُهُ ، وَلَا يَأْسَفُ عَلَى مَا فَاتَهُ ، وَلَا يَحْزَنُ عَلَى مَا أَصَابَهُ ، وَلَا يَرْجُو مَا لَا يَجُوزُ لَهُ الرَّجَاءُ ، وَلَا يَفْشَلُ فِي الشَّدَةِ ، وَلَا يَنْتَظِرُ فِي الرَّخَاءِ ، يَمْرُجُ الْجِلْمَ بِالْعِلْمِ ، وَالْعَقْلَ بِالصَّبْرِ ، تَرَاهُ بِمَبْدَأِ كَسَلِهِ ، ذَائِمًا نَشَاطُهُ ، قَرِيبًا أَمَلُهُ قَلِيلًا رِثْلُهُ ، مُتَوَقِّعًا لِأَحْلِيهِ ، خَاشِعًا قَلْبَهُ ، ذَاكِرًا رَبَّهُ ، قَانِمَةً نَفْسَهُ ، مُتَقِيًا جَهَنَّمَ ، سَهْلًا أَمْرَهُ حَزِينًا لِدُنْيِهِ ، مَيِّتَةً شَهْوَتَهُ ، كَطَوَامَ عَيْظِهِ ، صَافِيًا خُلُقَهُ ، آمِنًا مِنْ جَارِهِ ، ضَعِيفًا كَبِيرُهُ ، قَانِمًا بِاللَّذِي قَدَّرَ لَهُ ، مُتَبِينًا صَبْرَهُ ، مُحْكَمًا أَمْرَهُ ، كَثِيرًا ذِكْرَهُ ، يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ ، وَيَضْمُنُ لِيَسْلَمَ ، وَيَسْأَلُ لِيَقْتَنِمَ ، وَيَسْتَجِرُ لِيَقْتَنِمَ ، لَا يَنْتَقِمُ لِلْخَبْرِ لِيَفْجُرَ بِهِ ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَتَجَبَّرَ بِهِ عَلَى مَنْ سِوَاهُ ، نَفْسُهُ مِنْهُ

فِي عَنَاءٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : أَنْتَبَ نَفْسَهُ لِأَخْرِيهِ فَأَرَا حَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ : إِنْ بِيَعِي عَلَيْهِ صَبْرَ حَسْبِي
يَكُونُ اللَّهُ الَّذِي يَنْصُرُ لَهُ : بَعْدَهُ وَمَنْ تَبَاعَدَ مِنْهُ بَغْضٌ وَنَزَاهَةٌ ، وَدَنُوءٌ وَمَنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ
لَيْسَ تَبَاعُدُهُ تَكْبَرًا وَلَا عَظَمَةً ؛ وَلَا دُنُوءُهُ خَدِيعَةٌ وَلَا خَلَابَةٌ ؛ بَلْ يَقْنَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ
فَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ .

قال : فَصَاحَ هَمَامٌ صَبِيحَةً ؛ ثُمَّ وَقَعَ مَفْشِيئًا عَلَيْهِ ؛ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَا اللَّهُ لَقَدْ
كَانَتْ أَحَافُهَا عَلَيْهِ وَقَالَ : هَكَذَا تَنْشَعُ الْمَوْعِظَةُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا ؛ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : فَمَا بَالُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
فَقَالَ : إِنْ لَيْكَلِ أَجَلًا لَا يَبْعُدُوهُ وَسَيِّبًا لَا يَجَاوِزُوهُ ؛ فَمَهْلًا لَا تَعْدُ فَإِنَّمَا نَقَتْ عَلَيَّ لِسَانُكَ شَيْطَانٌ .

۱۔ قرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب امیر المؤمنین خلیفہ سنا رہے تھے کہ ایک شخص جو عابد و زاہد و مجتہد
تھا کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیر المؤمنین! آپ مومن کا وصف اس طرح بیان کریں گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں فرمایا
اے ہمام مومن تیرے والد کا ہوتا ہے۔ چہرہ و باش، دل حزن آگین، کشادہ سینہ از روئے نفس ذلیل ہر فانی شے کو حقیر
سمجھنے والا۔

حریص ہے ہر قسم کی نیکی پر نہ کہینہ و رہے نہ حاسد نہ جھگڑا وہ ہے نہ گلیار نہ عیب جو نہ فیت کو، امر بلندیا کو بُرا
جانتا ہے اور ریا کو معیوب جانتا ہے اس کا غم طولانی ہوتا ہے (سکرات موت اور فذاب قبر کے متعلق) اور ارادہ کا پختہ ہوتا
ہے خاموش زیادہ رہتا ہے صاحبِ وقار ہوتا ہے غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا، ذکر الہی کرنے والا ہوتا ہے صبر و شکر
کرنے والا ہوتا ہے۔ شکرِ آخرت میں مغرم رہتا ہے اپنے فقر میں خوش رہتا ہے اس کی طبیعت میں خشونت نہیں ہوتی نرم
طبیعت، وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے لوگوں کو اذیت بہت کم دیتا ہے، تہمت تراشی نہیں کرتا، کسی کی ہتک
نہیں کرتا، اگر ہتک ہے تو گلا نہیں پھاڑتا۔ اگر غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحركات نہیں بنتا اس کا ہنسنا مسکرا ہوتا ہے اور
اس کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے اور کسی کی طرف اس کا رجوع کرنا کچھ سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا علم زیادہ ہوتا ہے
اور علمِ عظیم اشان، رحم زیادہ کرتا ہے بخل سے دور رہتا ہے، کام میں جلدی نہیں کرتا نہ کسی بات سے دل تنگ ہوتا ہے اور
نہ اترا تا ہے۔ نہ اپنے حکم میں ظلم کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے وہ (یعنی اپنے علم کی وجہ سے کسی پر
ظلم نہیں کرتا) اور مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور امورِ معاش میں اس کی سعی شہد کی
طرف نہیں ہوتی ہے (یعنی کسی کے لئے باعثِ تکلیف نہیں بنتا) اور ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پر ہاتھ مارے
اور نہ بیقراری ظاہر کرنے والا ہوتا ہے نہ سخت مزاج اور نہ شیشی باز، اور نہ تکلیف پسند اور نہ معاملاتِ دنیا میں
زیادہ غور کرنے والا، اگر کسی سے نزاع کرتا ہے تو کسمن و خوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے اگر غصہ آئے تو عدل سے کام لیتا ہے
اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی کا برتاؤ کرتا ہے تھوڑے سے کام نہیں لیتا، ہتک نہیں کرتا، جبر نہیں کرتا سچی عبادت رکھتا ہے۔

وعدہ کا پکا اور عہد کا پورا ہوتا ہے لوگوں پر مہربان ان تک پہنچنے والا، بردبار، گم نامی میں بسر کرنے والا۔ فضول بات کم کرنے والا، اپنے اللہ سے راضی رہنے والا، اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا اور اپنے سے کم پر سختی نہ کرنے والا، غیر متعلق چیز پر غور و فکر نہیں کرتا، دین کا ناصر ہوتا ہے، مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا، مسلمان کو پناہ دینے والا، مدح اس کے کانوں کو اچھی نہیں لگتی اور طبع اس کے دل کو نرمی نہیں کرتی اور لہو و لعب اس کو حکمت سے باز نہیں رکھتی، جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتا۔ دین حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لئے سب سے زیادہ کام کرنے والا عالم دانا ہوتا ہے نفس کوئی نہیں کرتا، تند خو نہیں ہوتا، دوستوں پر بغیر بار ہوئے ان سے تعلق رکھنے والا، خرچ کرنے والا مگر اسراف سے بچ کر، نہ کسی سے حسد قریب کرتا ہے نہ نہ فداری اور پیروی نہیں کرتا کسی ایسی چیز کی جس سے کسی کا عیب ظاہر ہو۔ اور نہ کسی بشر پر ظلم کرتا ہے، لوگوں پر مہربان ہوتا ہے اور زمین پر لوگوں کے لئے سعی کرتا ہے کمزوروں کا مددگار ہے مصیبت زدوں کا فریاد رس ہے وہ کسی کی پردہ دری نہیں کرتا اور نہ کسی کا بھید کھولتا ہے اس کو مصائب کا سامنا زیادہ ہوتا ہے مگر وہ حرب شکایت زبان پر نہیں لاتا، اگر نیکی دیکھتا ہے تو اس کا ذکر کرتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اس کو چھپاتا ہے لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے غائبانہ، لوگوں کے عذر خطا کو قبول کرتا ہے اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے جب اچھی بات پر اطلاع پاتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار ہے پر ہیزگار ہے باطن صاف ہے طبع پاک ہے لوگ اس سے راضی ہیں وہ خطا کاروں کے عذر قبول کرتا ہے اور احسن عنوان سے ذکر کرتا ہے لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے اور پوشیدہ باتوں کے معلوم کرنے کے شوق پر اپنے نفس پر الزام لگاتا ہے۔

اور اپنی دینداری اور علم کی بنا پر کسی کو قریبہ الی اللہ دوست رکھتا ہے اور قطع تعلق کرتا ہے۔ برائے خدا اس سے جو بدی کا ارادہ رکھتے ہو، خوشی سے بے عقل نہیں بتاتی اور نہ راحت رسانی سے تند مزاجی پر مائل کرتی ہے عالم کو آخرت کی یاد دلانے والا ہے جاہل کو تعلیم دینے والا ہے۔ اس سے کسی مصیبت کے نازل کرنے کی امید نہیں کی جاتی اور نہ کسی حادثہ کا خوف کیا جاتا ہے۔ رام خدا میں وہ اپنی ہر کوشش کو وہ اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے وہ اپنے عیب کا جاننے والا ہے اور اپنے علم آخرت میں مشغول رہتا ہے وہ خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرتا ہے وہ تنہائی پسند ہے نجات آخرت کے لئے محزون رہتا ہے۔ وہ خوشنودی خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور رخصائے الہی کے لئے جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا بلکہ اس انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے اور دوستی نہیں کرتا اس سے جو دشمن خدا ہو۔ اہل فکر ک صحبت میں بیٹھتا ہے اور راست گو لوگوں سے ملتا جلتا ہے، مددگار ہے اہل حق کا، قرابتداروں کا معین ہے، یتیموں کا باپ ہے۔ بیواؤں کا مددگار ہے اور مصیبت زدوں پر مہربان ہے ہر مصیبت میں لوگوں کو اس سے مدد کی امید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں وہ مرجع امید رہتا ہے، کشادہ رو ہے، خوش رہنے والا ہے وہ ترش زو نہیں، عیب جو نہیں۔ امر دین میں مستحکم غصہ کا پینے والا

تسم کرنے والا، دقیق النظر، احتیاط سے کام کرنے والا، نکل پسند نہیں، اگر اس کا حق دینے میں لوگ سخی کریں تو صبر کرتا ہے
بڑی باتوں کو جان کر ان کے بجالاتے سے جیا کرتا ہے۔ رفاقت کی وجہ سے غنی ہے اس کی جیسا اس کی خواہش پر غالب
آتی اور اس کی محبت حد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔

اس کی بخشش اس کے کینہ پر غالب آتی ہے سولے صبح بات کے نہیں بولتا اور اس کا لباس میا نہ روی ہے اس کی
چال تواضع ہے وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے اظہارِ عجز و نیا ذکر کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے
اس کی نیت خالص ہوتی ہے اس کے عمل میں کھوٹ نہیں ہوتی اور نہ فریب ہوتا ہے اس کی نگاہ عبرت آگین ہے اس کے دل کا
سکون فکرِ آخرت میں ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا ہے۔ خراج کرنے والا ہے۔ برادری کا قاسم کرنے والا ہے۔ ظاہر و باطن ہر حالت
میں نصیحت کرنے والا ہے۔ برادرِ مومن سے ترک تعلق نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے مکر کرتا ہے اور جو چیز
ہاتھ سے جاتی رہی اس پر افسوس نہیں کرتا اور جو مصیبت آتی ہے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا اور اس چیز کی امید نہیں کرتا۔ جس کی
امید کرنا جائز نہیں، سختی کے اوقات میں سست نہیں ہوتا اور عیش پر اترتا نہیں، حلم کے ساتھ علم کو لئے رہتا ہے اور عقل
کے ساتھ صبر کو، تم اس کو دیکھو گے کہ وہ کس سے دور ہوگا، ہمیشہ خوش رہنے والا ہوگا۔ امید اس سے قریب ہوگی،
غرض اس سے کم ہوگی اپنی موت کا امید دار ہوگا اس کے دل میں خشوع ہوگا، اپنے رب کا ذکر کرنے والا ہوگا اس کے نفس میں
تواضع ہوگی باجمالت کو روکنے والا ہوگا اس کا امرِ آخرت آسان ہوگا اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہوگا اس کی
خواہش مردہ ہوگی غمہ کا پینے والا ہوگا اس کے اخلاق پاک ہوں گے اس کا ہمسایہ اس سے پر امن ہوگا۔

اس کا تکبر کمزور ہوتا ہے اور جو خدا نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے اس پر تانے ہوتا ہے، اس کا صبر پختہ ہوتا ہے
اس کا امر دین مستحکم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر زیادہ ہوتا ہے وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لئے طلبے اور سمجھنے کے لئے سوال کرتا
ہے اور تجارت کرتا ہے تاکہ فائدہ پائے (ذخیرہ کے لئے نہیں) اور امر حق کو اس لئے نہیں سنتا کہ فخر کرے اور نہیں کلام کرتا
اس لئے کہ دوسرے لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرے وہ خود رنج اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں اپنی آخرت
کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے اگر اس سے بغاوت کی جائے تو صبر کرتا ہے تاکہ
اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں بدلے اور اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت میں ہوتا ہے اور فساد سے بچنے کے لئے
اور اس کی نزدیک فری اور رحمت کے لئے ہوتی ہے اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہارِ تکبر و عظمت کے لئے نہیں ہوتا اور نہ اس کا
میل جول مکر و فریب کے لئے ہوتا ہے بلکہ وہ بیروی کرتا ہے ان اصحابِ خیر کی جو اس سے پہلے تھے لہذا وہ پیشوا ہوتا ہے اپنے بعد
والے لوگوں کا۔

یہ سن کر ہمام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیر المومنین نے فرمایا خدا کی قسم اس کے متعلق اسی بات کا مجھے
خوت تھا اور فرمایا کہ مؤثر موعظ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے کسی کہنے والے نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ نے یہ کیا کیا۔

فرمایا ہر شخص کی موت کا ایک وقت ہے جو نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے کبھی جاگتا خانہ بات نہ کرے۔ بے شک شیطان نے تیرے اندر پھونک ماری ہے جو تیری زبان پر یہ لفظ آئے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ : عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خِصَالٍ : وَقَوْرٌ عِنْدَ الْهَرَاهِرِ صَبُورٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ : شُكْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ : قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ : لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا يَتَحَامَلُ لِأَصْدِقَائِهِ . بَدَنَةٌ وَمَنَةٌ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ : إِنْ الْعِلْمُ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ : وَالْجَلْمُ وَزِيرُهُ : وَالصَّبْرُ أَمِيرُ جُنُودِهِ وَالرِّفْقُ أَوْفَى أَخُوهُ : وَاللَّيْنُ وَالذُّهْنُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں جب تک مضطرب ہوں تو وہ صاحب وقار ہو، مصیبتوں میں مہربان رہنے والا ہو، نعمتوں میں شکر کرنے والا ہو، جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر تانج ہو، دشمنوں پر بھی ظلم نہ نہ کرے اپنا بار دشمنوں پر نہ ڈالے، بدن اس کا تعجب میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں علم مومن کا دوست ہے اور علم اس کا وزیر ہے اور مہربان اس کے شکر کا امیر ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے اور نرمی اس کا باپ۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ : عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ : عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ : عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ يَصْمُتُ لِيَسْلَمَ : وَيَنْطِقُ لِيَعْتَمَ : لَا يَحْدُثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ مِنَ الْبُعْدَاءِ وَلَا يَسْتَعْلِمُ الْخَيْرَ رِيَاءً وَلَا يَتَرَكُهُ حَيًّا : إِنْ ذُكِرَتْ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَيَسْتَفِيرُ اللَّهَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ : لَا يَغْرُوهُ قَوْلٌ مِّنْ جِبَلَةٍ وَيَخَافُ إِخْصَاءَ مَا عَمِلَهُ .

۳۔ اور فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے اور بولتا ہے تاکہ لوگ اس سے فائدہ پائیں، جو راز دوستوں کے ہیں انھیں بیان نہیں کرتا اور دور رہنے والوں سے اپنی گواہی نہیں اور ریا سے کوئی عمل خیر نہیں کرتا اور نہ شرم سے اسے پھوڑتا ہے اگر لوگ تعریف کرتے ہیں تو اپنے میں غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے اور جو عیب اس کے لوگ نہیں جانتے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے اور نہیں مغرور ہوتا ان لوگوں کی تعریف سے جو اس کے حال سے ناواقف ہیں اور خون کرتا ہے شمار کئے جانے سے اپنے اعمال کے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ : عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ : رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ لَهُ قُوَّةٌ فِي دِينٍ : وَحَزْمٌ فِي لَيْنٍ : وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ : وَجِزْمٌ فِي فِقْهِ : وَنَشَاطٌ فِي هُدًى : وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ : وَعِلْمٌ فِي جَلْمٍ : وَكَيْسٌ فِي رِفْقٍ : وَسَخَاةٌ فِي حَقِّ : وَقَصْدٌ فِي غَيْثٍ ، وَتَجَمُّلٌ

فِي فَاقَةٍ أَوْ عَفْوٍ فِي قُدْرَةٍ : وَطَاعَةَ اللَّهِ فِي نَصِيحَةٍ ؛ وَاتِّبَاهًا فِي شَهْوَةٍ ، وَوَرَعَ فِي رَغْبَةٍ ، وَحِرْصٌ فِي جِهَادٍ
وَصَلَاةٌ فِي شُغْلٍ ، وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ ؛ وَفِي الْهَزْأِ وَفُورٍ ؛ وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ ؛ وَفِي الرَّخَاءِ شُكُورٌ ؛ وَلَا
يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ ؛ وَلَا يَقْطَعُ الرَّحِمَ ، وَلَا يَسِيءُ بِيَوَاهِنٍ ؛ وَلَا لَافِظٌ وَلَا غَلِيظٌ ؛ وَلَا يَسِيئُهُ بَصْرُهُ ، وَلَا يَفْضَحُهُ
بَطْنُهُ ؛ وَلَا يَغْلِبُهُ قَرْحُهُ ؛ وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ ؛ يُعَيِّرُ وَلَا يُعَيَّرُ ، وَلَا يُسْرِفُ ؛ يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَيَرْحَمُ الْمُسْكِنَ
نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ ؛ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ؛ لَا يَرْتَعِبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا ؛ وَلَا يَجْزَعُ مِنْ دُلْهَا ؛ لِلنَّاسِ هَمٌّ
قَدَّ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ ؛ لَا يَرَى فِي حُكْمِهِ تَقْصُصٌ ؛ وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ ، وَلَا فِي دِينِهِ ضِيَاعٌ ؛ يُرْشِدُ
مَنْ اسْتَشَارَهُ ، وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ ، وَيَكْبَعُ عَنِ الْخَنَا وَالْجَهَنِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے معاملہ میں مومن کو قوت ہوتی ہے اور احمیاط سے کام لیتے نرمی میں اس کا
ایمان یقین کے ساتھ ہے اور وہ حریفوں سے تحصیل علم دین میں خوش ہوتا ہے ہدایت سے اور نیکی پر قائم رہتا ہے اور علم
کا دانا ہے اور ہوشیار ہے نرمی کرنے میں، امر حق میں سستی ہے اور مال داری میں میاں رو ہے۔ فاقہ میں اپنی شان باقی رکھتا
ہے اور باوجود قدرت۔ انتقام معاف کرتا ہے اور نصیحت حاصل کر کے طاعت خدا میں رہتا ہے اور خواہشات سے باز رہتا
ہے اور زہد کی طرف رغبت رکھتا ہے اور جہاد کا حریف ہے اور باوجود مصروفیت نماز ادا کرتا ہے اور سختی میں صبر کرتا ہے
اور اضطراب کے عالم میں صاحب وقار ہوتا ہے۔ مصیبتوں میں مہربان ہے غش میں شکر کرتا ہے۔

نہ غیبت کرتا ہے نہ تکبر اور نہ قطع رحم کرتا ہے اور سست ہے نہ ترش رو ہے اور نہ سخت دل اور نہ ادھر ادھر
لگائے ڈالتا ہے اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا (بے طلب کھانے پر) اور نہ شرمگاہ اس پر غالب آتی ہے (زنا نہیں کرتا)
اور لوگوں پر حسد نہیں کرتا۔ نادان اسے عیب لگاتے ہیں وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا، وہ فضول خرچی نہیں کرتا، مظلوم کی مدد
کرتا ہے مسکین پر رحم کرتا ہے اس کا نفس تکلیف میں رہتا ہے مگر لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں، وہ عزت دنیا کی طرف
راغب نہیں ہوتا اور نہ اس کی ذلت سے گھبراتا ہے لوگوں کو اس کی فکر ہے کہ وہ کارہائے دنیا کی طرف متوجہ ہیں اور اس
کو یہ فکر ہے کہ وہ کارہائے دنیا میں مشغول کیوں ہے اس کے حکم میں کوتاہی نہ پاؤ گے اور اس کی رلے میں سستی نہ دیکھو
گے اس کا دین ضایع نہ ہوگا۔ یعنی راہ حق سے ہٹے گا نہیں جو اس سے مشورہ کرے گا ہدایت پلے گا اور جو اس کی مدد کرے گا
سعادت حاصل کرے گا اور احقران کرتا ہے غش و دشنام سے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَجْلِسٍ
مِنْ قُرَيْشٍ ، فَإِذَا هُوَ يَقُومُ بِبَعْضِ ثِيَابِهِمْ ، صَافِيَةً أَلْوَانِهِمْ ، كَثِيرٌ ضِحْكُهُمْ ، يُشْبِرُونَ بِأَصَابِعِهِمْ إِلَى مَنْ
يَمُرُّ بِهِمْ ، ثُمَّ مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِلأَوْسِ وَالخَزْرَجِ فَإِذَا قَوْمٌ بَلِيَّتْ مِنْهُمْ الأَبْدَانُ ، وَوَدَّعَتْ مِنْهُمْ الرِّقَابُ وَاصْفَرَّتْ
مِنْهُمْ الأَلْوَانُ ، وَقَدْ تَوَاصَعُوا بِالكَلَامِ ، فَمَتَّعَجَبَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَقَالَ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي مَرَرْتُ بِمَجْلِسِ لَيْلِ فُلَانٍ - ثُمَّ وَصَفْتُهُمْ - وَمَرَرْتُ بِمَجْلِسِ لِيْلَافِوسِ وَالْخَزْرَجِ - فَوَصَفْتُهُمْ - ثُمَّ قَالَ: وَجَمِيعُ مُؤْمِنُونَ؛ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِصِفَةِ الْمُؤْمِنِ؛ فَكَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ: عَشْرُونَ حَصَلَةً فِي الْمُؤْمِنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَكْمُلْ إِيمَانُهُ، إِنْ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيُّ: الْحَاضِرُونَ الصَّلَاةَ، وَالْمُسَارِعُونَ إِلَى الرَّكَاةِ، وَالْمُطْعِمُونَ الْمَسْكِينِ، الْمَسْبُحُونَ رَأْسَ النَّبِيِّ، الْمُطَهِّرُونَ أَطْمَارَهُمْ، الْمُتَزَيِّرُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، الَّذِينَ إِنْ حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا أُنْتَمِنُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا تَكَلَّمُوا صَدَقُوا، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ، أَسَدٌ بِالنَّهَارِ صَائِمُونَ الشَّهَارَ، قَائِمُونَ اللَّيْلَ، لَا يُؤَذُّونَ جَارًا وَلَا يَتَأَذُّونَ بِهِمْ جَارًا، الَّذِينَ مَشِيئُهُمْ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنٌ وَخَطَاهُمْ إِلَى بُيُوتِ الْأَرْحَامِ وَعَلَى أَنْزِلِ الْجَنَائِزِ، جَعَلْنَا اللَّهُ وَإِنَّا كُمْ مِنَ الْمُتَمَنِّينَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام زیشی کے جلسہ کی طرف سے گزرے جو صوفی سترہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت زیادہ ہنس رہے تھے اور جو ان کی طرف سے گزرتا تھا انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر حضرت اوس و خزرج کے جلسہ کی طرف سے گزرے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے بدن کمزور تھے اور گردنیں تپتی اور دنگ پیلے تھے نہایت مجزوا و انکسار سے بولتے تھے حضرت کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور حضرت رسول خدا سے دونوں گروہوں کا حال بیان کر کے پوچھا۔ یہ سب مومنین ہی ہیں یا رسول اللہ! مومن کی صفت بیان کیجئے۔ حضرت نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا مومن کی میں فصلتیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس کا ایمان کامل نہیں۔ اسے علی؛ مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ نماز میں حاضر ہوں اور جلدی کریں زکوٰۃ ادا کرنے میں، مسکینوں کو کھانا دینے والے ہیں بیٹیوں کے سر پر ہاتھ پھیرنے والے ہیں ستر پوشی کے لئے ان کو ازار پہنانے والے ہیں۔ جب بولتے ہیں تو پسح، جب وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے، اگر امین بنائے جائیں تو امانت میں خیانت نہیں کرتے جب کلام کرتے ہیں تو ان میں صداقت ہوتی ہے۔ رات میں ناک دلینا کی طرح ریاضت کرنے والے، دن میں شیزہ جیسے یعنی برائیوں پر غالب، دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو عبادت خدا کرتے ہیں اپنے ہمسایہ کو ستاتے نہیں، نہ دانستہ اور نہ ہمسایہ کو ان سے اذیت پہنچتی ہے نادانستہ، وہ زمین پر ہلکے سے چلتے ہیں اور ان کے قدم اٹھتے ہیں بیواؤں کی امداد کے لئے اور جن اڑوں کی مشایعت کے لئے اللہ ہم کو اور تم کو متقیوں میں شرا دے۔

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَةَ، عَنِ أَبِي الْعَبَّاسِ
قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَرَّ نَهْ حَسَنَةً وَسَاءَتْهُ سَيِّئَةً فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی سے خوش ہو اور یہی کو بر جاانے وہ مومن ہے۔

۷۔ تَعْبُدُنْ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ تَعْبُدِينَ الْحَسَنِ إِذَا عَلَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شِبْثَانُهُمُ السَّاجِدُونَ الدَّائِلُونَ السَّاجِدُونَ ، الَّذِينَ إِذَا جَنَّتْهُمُ اللَّيْلُ اسْتَقْبَلُوهُ بِحُزْنٍ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ پر یہ رنگہ باریک اندام اور خود رانی نہ کرنے والے ہیں جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔

۸۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شِبْثَانَا أَهْلُ الْهِنْدِ وَأَهْلُ التَّمِيمِ وَأَهْلُ الْخَبَرِ وَأَهْلُ الْأَيْمَانِ وَأَهْلُ الْفَنْجِ وَالظَّفَرِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ صاحب ہدایت، صاحب تقویٰ، صاحب خیر و ایمان اور صاحب فتح و ظفر ہوتے ہیں۔

۹۔ تَعْبُدُنْ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ تَعْبُدِينَ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ رُوحٍ ، عَنْ مَفْضَلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا ذَاكَ وَالسَّلْمَةَ ، فَإِنَّ شَيْعَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ عَقَبَتِهِ وَقَرْجِهِ ، وَأَشَدُّ جَاهِدًا ، وَعَمَلٌ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَاءُ تَوَابِهِ ، وَخَافَ عِقَابَهُ ، فَإِذَا رَأَيْتَ أَوْلِيكَ فَأَوْلِيكَ شَيْعَةَ جَعْفَرٍ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی نطرت انسان سے جو اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہیں۔ شیعوں کی وہ ہے جس کا شکم و شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو اور اس کا چہرہ و نفس سخت ہو، وہ جو عمل کرے خوشنودی خدا کے لئے کرے اور اس سے ثواب پانے کی امیدیں کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو سیمہ لو کہ یہی شیعہ جعفر ہیں

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ شَيْعَةَ عَلِيٍّ كَانُوا أَحْمَصَ الْبَطُونِ ^(۳) ذُبُلَ الشِّفَاةِ ، أَهْلَ رَافَةِ الْعِلْمِ وَجَلْمِ مَعْرِفُونَ بِالرُّخْبَانِيَّةِ فَأَعْبَنُوا عَلَيَّ مَا أَنْتُمْ عَلَيَّ بِالْوَرَعِ وَالْإِحْتِجَادِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ شیعوں کی عالی شکم ہوتے ہیں اور بہرانی و علم و علم، وہ زہد و ریاضت نفس سے بچانے جاتے ہیں تم ان کی مدد کرو اپنی پرہیزگاری اور سعی و کوشش سے۔

۱۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَالِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِسْمَاءُ الْمُؤْمِنِ، الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقِّهِ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ، وَإِذَا قَدِرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِمَّا لَهُ.

۱۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اس کا غصہ اس کو حق سے خارج نہ کر دے اور جب راضی ہو تو یہ رضا مندی اسے باطل میں داخل نہ کر دے اور جب اپنے پر قدرت رکھتا ہو تو اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے

۱۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سُلَيْمَانُ أَتَدْرِي مِنَ الْمُسْلِمِ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَتَدْرِي مِنَ الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: [إِنَّ] الْمُؤْمِنَ مَنْ اتَّصَمَهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمُ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً تَعْبِثُهُ.

۱۲- فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اسے سلیمان کیا تو جانتا ہے کہ مسلمان کون ہے میں نے کہا میں آپ پرندہ ہوں آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں۔ پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ مومن کون ہے میں نے کہا۔ آپ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا مومن وہ ہے جو مسلمان کے جان و مال کا امین ہو اور مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا جھڑک کر اسے اپنے پاس سے ہٹائے۔

۱۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ: إِسْمَاءُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي إِمٍّ وَلَا بَاطِلٍ، وَإِذَا سَخَطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذِي إِذَا قَدِرَ لَمْ يُخْرِجْهُ قَدْرَتُهُ إِلَى التَّعَدِّيِّ إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقِّهِ.

۱۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب کسی سے راضی ہو تو یہ امر اسے گناہ یا باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ ہو تو قول حق سے روگردانی نہ کرے اور جب قادر ہو تو اس کی یہ قدرت ظلم کی طرف نہ لے جائے اور وہ اپنے حق سے زبان نہ لے لے۔

۱۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ حَبِيبٍ خَالِدٍ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ لِيَتُونَ كَالْجَمَلِ إِلَّا رَبَّ إِذَا قَبِدْنَا نَقَادَ، وَإِنْ أُبْحِ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاحَ.

۱۴۔ ابو بکرؓ نے امام سے نام نہیں بتایا، روایت کی ہے کہ مومن فرمانبردار اور نرم طبیعت ہوتا ہے۔ جیسے اونٹ کہ جب اس کفٹاک میں تکیوں ڈال دی جاتی ہے تو مطیع ہو جاتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جائے تو میٹھ جاتا ہے۔

۱۵۔ عَیُّبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّوْفَلِيِّ . عَنِ السَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ مِنْ عِلْمَاتِ الْمُؤْمِنِ : الْعِلْمُ بِاللَّهِ ؛ وَمَنْ يُحِبُّ ، وَمَنْ يَكْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کی تین علامتیں ہیں اول معرفت باری تعالیٰ دوسرے یہ جاننا کہ خدا کے دوست رکھتا ہے (امام برحق) اور کس دشمن (امام مفضل) سے

۱۶۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُؤْمِنُ كَمِثْلِ شَجَرَةٍ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقَاهَا فِي شَاءَ وَلَا صَيْفٍ ؛ فَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهِي؟ قَالَ : النَّخْلَةُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے نہ جاڑوں میں گرتے ہیں نہ گرمی میں، لوگوں نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے۔ فرمایا کھجور

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ : عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَلِيمٌ لَا يَجْهَلُ ، وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ يَحْتَلِمُ ، وَلَا يَظْلِمُ ، وَإِنْ ظَلِمَ عَفَرَ ؛ وَلَا يَتَحَلَّلُ ، وَإِنْ بُجِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ .

۱۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن علم ہوتا ہے۔ جاہلوں کا سا عمل نہیں کرتا اور اس کے ساتھ بڑا برتاؤ کیا جائے تو علم سے کام لیتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس پر کوئی ظلم کرتا ہے تو معاف کر دیتا ہے ورنہ سزا نہیں کرتا، اور اگر اس سے سزا کا برتاؤ کیا جائے تو صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُنِيرِ بْنِ جَبْرِ ، عَنْ آدَمَ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمُؤَلَّوْبِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ مِنْ طَلَبِ مَكَسَبِهِ ، وَحَسَنَتْ خَلْقَتُهُ ، وَصَحَّتْ سَرِيرَتُهُ ؛ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ كَلَامِهِ ، وَكَفَى النَّاسَ شَرًّا ، وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے جس کا پیشہ پاک ہو اس کی عادتیں بھی ہوں اس کی طبیعت

صحت مند ہو، اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصہ راہِ خدا میں خرچ کرے اور زیادہ کلام کرنے سے زبان کو روکے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور اپنے نفس اور لوگوں کے درمیان انعام کرے۔

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا نَبَسْتُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ ؟ مَنْ ائْتَمَّهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ، أَلَا نَبَسْتُكُمْ بِالْمُسْلِمِ ؟ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مِنْ هَجْرَتِهِ السَّيِّئَاتِ وَتَرَكَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ، وَالْمُؤْمِنُ حَرَّمَ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَغْتَابَهُ أَوْ يَدْعُوَهُ دَعْوَةً .

۱۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں بتاؤں کہ مومن کون ہوتا ہے وہ ہے جس کو مومنین اپنے نفسوں اور مالوں کا امین بنائیں کیا میں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم رہیں اور باہر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑے، محرمات کو ترک کرے۔ مومن پر حرام ہے کہ وہ کسی مومن پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا اس کی نفی کرے یا ایک ایک اپنے سامنے سے اُسے ہٹائے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْعَطَّارِ . عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِتْمَا شِبَعَةَ عَلِيِّ الْحَلَمَاءِ ، الْعُلَمَاءِ ، الذُّبُلِ الشَّافِئِ ، تُعْرِفُ الرَّؤُفَابِيَّةَ عَلَى وَجْهِهِمْ .

۲۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علی کے شیعوں علماء رہیں اور وہ علماء جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں اپنی ریاضت کشی سے جس کا اثر ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ حَرْبٍ بُوَدَّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِالنَّاسِ الصُّبْحَ بِالْعِرَاقِ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَعَظَّهُمْ فَبَكَى وَأَبْكَاهُمْ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَهِدْتُ أَقْوَاماً عَلَى عَهْدِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّهُمْ لَيَصْبِحُونَ وَيَمْسُونَ شُعْمًا غَيْرَ أَخْمَصًا ، بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ كَرَّ كَبِّ الْعَمْرَى يَبْسُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا وَقِيَامًا يُرَاحُونَ بَيْنَ أَفْدَانِهِمْ وَجِبَاهِهِمْ ، يُنَاجُونَ رَبَّهُمْ وَيَسْأَلُونَ فَكَالِكِرْقَائِهِمْ مِنَ النَّارِ ، وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ مَعَ هَذَا وَهُمْ خَائِفُونَ مُشْفِقُونَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز صبح امیر المؤمنین نے لوگوں کے ساتھ عراق میں پڑھی جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں کو وعظ کیا اور خوفِ خدا سے خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی دلایا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے حبیبِ حضرت رسولِ خدا کے زمانہ میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو صبح سے شام تک اس حال میں رہتے تھے، پریشاں حال گرد آلود چہرے، گرسنہ شکم، ان کی پیشانیوں پر زانو کی طرح گھٹے، راتوں کو سجدوں اور قیام میں گزارنے والے اور اپنے قدموں اور پیشانیوں سے عبادت کر کے راحت پاتے تھے اپنے رب سے مناجات کرتے تھے کہنا جہنم سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ اس حالت میں بھی وہ خدا سے خائف و ترسان تھے۔

۲۲۔ عَنْهُ ، عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ تَيِّبِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : صَلَّى امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَجْرَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى صَارَتِ الشَّمْسُ عَلَى قَيْدِ دُمُوحٍ وَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَسْتَوُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا وَ قِيَامًا يُخَالِفُونَ بَيْنَ جَانِبَيْهِمْ وَرَكْبَيْهِمْ ، كَأَنَّ زَقِيرًا نَدِيَ فِي آيَاتِهِمْ ، إِذَا دُكِرَ اللَّهُ عِنْدَهُمْ مَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ ، كَأَنَّمَا الْعَوْمُ بَانُوا غَائِبِينَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ عَمَارٌ فِي حَاجِكَا حَتَّى قُبِضَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۲۔ فرمایا حضرت علی بن امین علیہ السلام نے امیر المؤمنین نے نماز صبح پڑھی اور سورج کے ایک تیز بندھنے تک وہیں بیٹھے رہے پھر ایت رخ لوگوں کی طرف کر کے فرمایا۔ واللہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے تھے اور ان کے سجدے قعود سے زیادہ ہوتے تھے اور دوزخ کی آگ کی بھراک کا شور گویا ان کے کان میں آتا تھا اور جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہو تو اس طرح پلٹے جیسے تندہر میں درخت، وہ اس طرح غافلانہ زندگی بسر کرتے تھے جیسے غافل لوگ بسر کرتے ہیں امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ اس کے بعد تادم مرگ کسی نے حضرت کو کہنے نہ دیکھا۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ أَصْحَابِي فَأَنْظِرْ إِلَى مَنْ اسْتَدَّ وَرَعَهُ وَخَافَ خَالِقَهُ وَرَجَا نَوَابَهُ ، وَإِذَا رَأَيْتَ هَؤُلَاءِ قَبُولًا ، أَصْحَابِي .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم میرے اصحاب کو جاننا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھو جس کی پرہیزگاری سخت ہو اور اپنے خدا سے ڈرنا ہو اور اس کے نواب کی امید رکھتا ہو جب ایسے لوگ مل جائیں تو سمجھ لو یہ میرے اصحاب ہیں۔

۲۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ تَيِّبِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمُّونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْمُعَدِّمِ ، عَنْ أَبِيهِ



عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِعْمَتُنَا الْمُبَادِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا ، الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا ، الْمُتَزَاوِرُونَ فِي إِحْيَاءِ أَمْرِنَا ، الَّذِينَ إِنْ غَضِبُوا لَمْ يَظْلَمُوا ، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا ، بَرَكَتُهُ عَلَى مَنْ جَاوَرُوا ، يَسْلَمُ لِمَنْ خَالَطُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین نے ہمارے شیعوں ایک دوسرے پر خراج کرتے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہماری محبت کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو ظلم نہیں کرتے اگر راضی ہوں تو فضول خرچی نہیں کرتے برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے ملنے والوں کے لئے۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نُجَيْبِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَيْسَى السَّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَظَّمَهُ مَنَعَ فَاهُ مِنَ الْكَلَامِ وَبَطَّنَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَعَفَى نَفْسَهُ بِالْقِيَامِ وَالْقِيَامِ ، قَالُوا : يَا بَابِنَا وَأُمِّيَاتِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَلَا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ ؟ قَالَ : إِنْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ سَكَنُوا فَكُنْ سَكُونُهُمْ وَذَكَرُوا ، وَنَظَرُوا فَكُنْ نَظَرُهُمْ عَيْزُهُ ، وَنَطَقُوا فَكُنْ نَطَقُهُمْ حِكْمُهُ ، وَوَسَّوْا فَكُنْ مَشِيئُهُمْ بَيْنَ النَّاسِ بَرَكَتُهُ ، تَوْلَا الْأَجَالَ النَّبِيُّ قَدْ كَيْبَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَقَرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَحْسَانِهِمْ خَوْفًا مِنَ الْعَذَابِ وَوَسْوَقًا إِلَى الثَّوَابِ .

۲۵۔ فرمایا ابو سعید الخدری نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی تعظیم کی اس زبان کو کلام سے اور اپنے بطن کو طعام سے روکا اور پاک بنایا اپنے نفس کو روزہ اور قیام شب سے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمارے سناں باپ خدا ہوں یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اولیائے خدا کا نام لیتے ہیں اور ان کا سکوت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ نظر کرتے ہیں اور ان کا نظر کرنا عبرت ہوتا ہے وہ کلام کرتے ہیں اور ان کا کلام کرنا حکمت ہوتا ہے اور وہ چلتے ہیں اور ان کا چلنا لوگوں کے درمیان برکت ہوتا ہے اگر وہ موت نہ ہوتی جو ان کے لئے لکھی گئی ہیں تو خوف عذاب اور شوق ثواب سے ان کی رو میں ان کے اجسام میں قرار نہ پاتیں۔

۲۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ ، رَفَعَهُ قَالَ : خَطَبَ النَّاسَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا خَيْرٌ كُمْ عَنْ أَجْلِ لِي كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ نَأْسُ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صَغَرَ الدُّنْيَا فِي عَيْنِي ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ بَطْنِي ، فَلَا يَشْتَهِي مَا لَا يَجِدُ وَلَا يَكْتُمُ إِذَا وَجَدَ ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ قَرْجِهِ ، فَلَا يَسْتَحْفَتُ لَهُ عَقْلَهُ وَلَا رَأْيَهُ ، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ الْجَبَالَةِ فَلَا يَمْتَدُّ يَدُهُ إِلَى أَعْلَى بَيْعَةٍ لِمَنْعَةٍ ، كَانَ لَا يَشْتَهِي وَلَا يَسْتَحْفَطُ وَلَا يَتَبَرَّمُ ، كَانَ أَكْثَرَ دَهْرٍ صَمَاتًا ، فَإِذَا قَالَ

بَدَا الْعَالَمِينَ، كَانَ لَا يَدْخُلُ فِي مِرَاوِ، وَلَا يُشَارِكُ فِي دَعْوَى وَلَا يُدَلِّي بِحُجَّتِهِ حَتَّى يَرَى قَاضِيًا وَكَانَ لَا يَغْفُلُ عَنْ إِخْوَانِهِ وَلَا يَخْصُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُونَهُمْ، كَانَ ضَعْفًا مُتَضَعِّمًا فَإِذَا جَاءَ الْجِدُّ كَانَ لَيْثًا غَادِيًا، كَانَ لَا يَلُومُ أَحَدًا فِيمَا يَفْعُ الْعُدُوَّ فِي مِثْلِهِ حَتَّى يَرَى اعْتِدَارًا، كَانَ يَفْعَلُ مَا يَقُولُ وَيَقْعَلُ مَا لَا يَقُولُ، كَانَ إِذَا ابْتَرَهُ أَمْرَانِ لَا يَنْدِي أَيْبَهُمَا أَفْضَلَ نَظَرَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا إِلَى الْهَوَى فَخَالَفَهُ، كَانَ لَا يَشْكُو وَجَعًا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ الْبُرَى، وَلَا يَسْتَشِيرُ إِلَّا مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ النَّصِيحَةَ، كَانَ لَا يَتَبَرَّمُ وَلَا يَنْسَخِطُ وَلَا يَتَشَكَّى وَلَا يَتَشَبَّهِ وَلَا يَنْتَقِمُ وَلَا يَغْفُلُ عَنِ الْعَدُوِّ، فَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هَذِهِ الْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ، إِنْ أَطَقْتُمُوهَا، فَإِنْ لَمْ تُطَبِّقُوهَا كُلَّهَا فَآخِذُوا بِالْقَلْبِ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ الْكَثِيرِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

۲۶- امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا۔ لوگو! میں تم کو اپنے لیے بھائی کی خبر دیتا ہوں جو میری نظریں

سب سے زیادہ صاحبِ عظمت ہے اور وہ، وہ ہے جس کی نظر میں دنیا حقیر ہو اور وہ قلبہ شکم سے آزاد ہو پس وہ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا جسے نہیں پاتا اور جب پائے تو اس میں زیادتی نہیں چاہتا اور وہ غلبہ نہ سرج رزنا نہیں کرتا سے بھی الگ رہتا ہے یہ غلبہ اس کو خفیف العقل اور ضعیف الرائے نہیں بناتا اور وہ جہالت کے غلبہ سے بھی آزاد رہتا ہے وہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ مگر اعتمادی نفع کی طرف اور وہ ناجائز امر کی خواہش نہیں کرتا اور نہ بیجا بات پر غصہ ہوتا ہے اور نہ ترکیب تعلق کرتا ہے۔

اور اس کی عمر کا زیادہ زمانہ سکوت میں گزرتا ہے اور جب گفتگو کرتا ہے تو قائلین پر غالب آتا ہے وہ کسی جھگڑے میں شامل نہیں ہوتا اور نہ کسی دعویٰ باطل میں شریک ہوتا ہے اور نہ ہی پیش کرنا اپنی حجت کو مگر دینِ طابع سے یہاں تک حق بجانب فیصلہ کرتا ہے اور اپنے برادرِ مومن سے غافل نہیں ہوتا اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر اپنے نفس کے لئے کوئی شے خاص نہیں کرتا۔ وہ ضعیف و کمزور نظر آتا ہے لیکن جب امرِ نیک میں کوشش کا وقت آتا ہے تو جلد شکار کرتے والا شیر نظر آتا ہے وہ کسی کو طاعت نہیں کرتا ایسے حال میں جبکہ دوسرے کے لئے غدر ہو۔ وہ جو کہتا ہے اسے کرتا بھی ہے اور کرتا ہے وہ جسے زبان سے نہیں کہتا اور جب پیش آتے ہیں ایسے دوا کر کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں افضل کون ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کون امرِ خواہش دل سے زیادہ قریب ہے پس اسی کو ترک کرتا ہے اور وہ اپنے دکھ درد کی شکایت نہیں کرتا۔ مگر صرف اس کے سامنے جس سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اس کو دور کر دے گا اور نہیں مشورہ کرتا ایسے شخص سے جس سے نصیحت کی امید ہوتی ہے قطع تعلق نہیں کرتا۔ اور غضب ناک نہیں ہوتا اور شکایت نہیں کرتا اور خواہش کا اظہار نہیں کرتا اور انتقام نہیں لیتا اور غافل نہیں ہوتا اپنے دشمن سے پس تم کو چاہیے کہ ایسے اخلاق کو میمان کو اختیار کرو اور اگر تم کو اختیار کرنے کی طاقت نہ ہو تو تمھوڑے سے سہی نیک کام کرنا زیادہ کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِهْرَبَ ، وَبَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاهِلِيِّ ؛ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ غَابِرٍ ؛ عَنْ رَبِيعِ بْنِ نَحْمٍ ؛ جَمِيعًا ؛ عَنْ مِهْرَبِ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا مِهْرَبُ شَيْئًا مَنْ لَا يَمْتَدُّ صَوْتُهُ سَمْعَهُ ؛ وَلَا شَخَاؤُهُ بَدَنَهُ ؛ وَلَا يَمْتَدِّحُ بِنَامِعِلْنَا وَلَا يَجَالِسُ لَنَا هَائِبًا وَلَا يُخَاصِمُ لَنَا قَالِيًا ؛ إِنْ لَقِيَ مُؤْمِنًا أَكْرَمَهُ وَإِنْ لَقِيَ جَاهِلًا هَجَرَهُ ؛ قُلْتُ : جِئْتُ فِذَاكَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَؤُلَاءِ الْمُتَشَبِّهَةِ؟ قَالَ : فِيهِمُ التَّمْيِيزُ وَفِيهِمُ التَّبْدِيلُ وَفِيهِمُ التَّمْحِصُ ؛ تَأْتِي عَلَيْهِمْ سِنُونَ تُغْفِبُهُمْ وَطَاعُونَ يَقْتُلُهُمْ وَأَخْتِلَافٌ بَيْنَهُمْ ؛ شَيْئًا مَنْ لَا يَهْرُ هَرِيرَ الْكَلْبِ وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْفَرَابِ وَلَا يَسْأَلُ عَدُوًّا نَافِئًا مَاتَ جُوعًا قُلْتُ : جِئْتُ فِذَاكَ فَأَيْنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ : فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ ؛ أُولَئِكَ الْخَفِيسُ عَيْشُهُمُ ؛ الْمُتَقَلِّةُ دِيَارُهُمْ ؛ إِنْ شَهِدُوا لَمْ يَعْرِفُوا وَإِنْ غَابُوا لَمْ يَعْتَدُوا ، وَمِنَ الْمَوْتِ لَا يَجْزَعُونَ ، وَفِي الْقُبُورِ يَتَزَاوَدُونَ وَإِنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ دُوحًاجَةٌ مِنْهُمْ رَحِمَهُ ، لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ اخْتَلَفَ فِيهِمُ الذَّادُ ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : أَنَا الْمَدِينَةُ وَعَلِيٌّ الْبَابُ وَكُتُبٌ مِنْ رَعْمٍ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ لِأَمِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَ كُتُبٌ مِنْ رَعْمٍ أَنَّهُ يُجِئُنِي وَيُبْعِضُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

۲۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمزہ ہمارا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز تجاوز نہ کرے اس شخص سے جو اس کے ساتھ رہا ہے اور اس کی عداوت تجاوز نہ کرے اس کے نفس سے اور تعریف نہ کرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالاعلان کرتا ہے (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے لئے باعث ایذا ہوں گے اور کسی جلسہ میں اگر منہ منادات کو بڑا نہ کہے (یہ سب تقیہ کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملے میں دشمنوں سے جھگڑا نہ کرے اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے تو اس کی صحبت ترک کرے۔ میں نے کہا۔ ہم کیسا برتاؤ کریں۔ ان لوگوں کے ساتھ جو بیظاہر شیعہ ہیں (اور ازراہ طبع مخالفوں کے در پر جا کر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں۔ ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے لئے امتحان ہے سالوں کی آمد و رفت ان کو نسا کر دے گی اور طاعون ان کو قتل کر دے گا اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دے گا۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوئے کی طرح لاپچی نہیں ہوتے اور چاہے سمجھوک سے مر جائیں مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے۔ میں نے کہا میں آپ پر تریبان ایسے حاضر شیعوں کو ہم کہاں پائیں فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں ان کی زندگی الطینان سے گزرتی ہے دیکھیں کہ وہ ہرزہ کاڑھا میں مبتلا نہیں، وہ تلاش علم میں مشہر بہ مشہر منتقل ہوتے رہتے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو وہ مرد مغرب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے اور غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے کیوں کہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے قلوب

میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں پھر سزا یا رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ جو گمان کر لے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے۔

۲۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ابْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ غَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمَهُمْ وَحَدَّ ثَمَّ فَلَمْ يَكْدِبْهُمْ وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ كَانَ مِثَّ حُرِّ مَتَّ غَيْبَتُهُ وَكَمَلَتْ مَرُوفَتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجِبَتْ أُخْرَتُهُ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو جائیے کہ ان پر ظلم نہ کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے اور اس سے سروت کرنا لازم، ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی اخوت واجب ہوتی ہے۔

۲۹ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَمِيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ : إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا قَدِرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ

۲۹۔ فرمایا عبد اللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسن بن علی علیہا السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہوگا اول جب وہ کسی سے راضی ہو تو رضا مندی اسے باطل امر کی طرف نہ لے جائے اور جب غضبناک ہو تو غصہ اس کو اس امر حق سے نہ ہٹا دے۔ تیسرے جب قدرت رکھتا ہو تو اپنے لئے وہ نہ لے جو اس کا حق نہیں۔

۳۰ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا : صِدْقَ الْحَدِيثِ وَ إِدَاءَ الْأَمَانَةِ وَ وَفَاءَ بِالْمَهْدِ وَ صِلَةَ الْأَرْحَامِ وَ رَحْمَةَ الصَّمْغَاءِ وَ قِلَّةَ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ . أَوْ قَالَ : قِلَّةَ الْمَوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ . وَ بَدَلَ الْمَعْرُوفِ وَ حَسْنَ الْخُلُقِ وَ سَعَةَ الْخُلُقِ وَ اتِّبَاعَ الْعِلْمِ وَ مَا يُقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زُلْفَى ، طُوبَى لَهُمْ وَ حَسَنُ مَأْبٍ ، وَ طُوبَى شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ أَضَلُّهَا فِي ذَارِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ لَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفَى

ذَارِهِ غَضُنُّ مِنْهَا، لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَهْوَةٌ شَيْءٌ إِلَّا أَنَا، بِهِ ذَلِكَ وَلَوْ أَنَّ رَاكِبًا مُجِدًّا سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ وَلَوْ طَارَ مِنْ أَسْفَلِهَا عُرَابٌ مَا بَلَغَ أَغْلَاها حَتَّى يَسْقُطَ هَرَمًا الْأَقْمِي هَذَا فَارْعَبُوا إِنْ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغْلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا فَهَكَذَا كُونُوا.

۳۰ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا، اہل دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا، وعدہ کا ادا کرنا، صلہ رحم کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کے پاس کم رہنا اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا، لوگوں پر احسان کرنا، حسن خلق پیش آنا، اخلاقی وسعت دکھلانا، علم کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیک ہو، ان کے لئے سایہ طوبی اور اچھی بازگشت ہے، طوبی ایک درخت ہے جنت میں جس کی جڑ محمد مصطفیٰ کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے، جس کے دل میں کسی شے کی خواہش ہوگی وہ اس کے پاس خود آئے گی اگر ایک سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلے گا تو اس سے باہر نہ آسکے گا اور اگر گواہ اس کے نچلے حصہ سے اڑے گا تو اس کے اوپر کے حصہ تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر مر جائے گا۔

۳۱ گاہ ہو یہ وہ ہے جس کی طرف تم رغبت کرو، مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرے کو فرش بنا تا ہے زمین پر رخسار رکھتا ہے اور اپنے پاک حصہ بدن سے رساتوں اعضاءے سجدہ (سجدہ کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ تاجہنم اسے چلے۔ یہ ہے ایمان یس تم ایسے ہی ہو جاؤ۔

۳۱ - عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَحِبِّهِ عَلِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ فَقَالَ: الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا، وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَعْفَرُوا وَإِذَا أَعْطُوا اشْكَرُوا؛ وَإِذَا ابْتَلُوا صَبَرُوا وَإِذَا غَضِبُوا عَفَرُوا.

۳۱ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے بہترین لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا جب وہ نیکی کرتے ہیں ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی کچھ دیتا ہے تو شکر یہ ادا کرتے ہیں اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں جب کسی پر غصہ ہوتے ہیں تو اپنی بخشش سے اس کا گناہ چھپاتے ہیں۔

۳۲ - وَ بِإِسْنَادِهِ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ خِيَارَكُمْ أَوْلُوا النَّبِيَّ؛ قَبْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أَوْلُوا النَّبِيَّ؟ قَالَ: هُمْ أَوْلُوا خَلْقَ الْحَسَنَةِ وَأَوْلُوا خَلَامَ الرَّزِيئَةِ، وَصِلَةَ الْأَرْحَامِ

وَالْبِرَّةُ بِالْأَمْنَاتِ وَالْآبَاءِ وَالْمُعَاهِدِينَ الْمَفْقَرَةَ وَالْجَبْرَانَ وَالْبِنَامَى وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ وَيَقْسُونَ
السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ وَيُصَلُّونَ وَالنَّاسُ نِيَامٌ غَافِلُونَ .

۳۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر لو انہی کون ہیں لوگوں نے پوچھا کیا رسول اللہ لو انہی کون ہیں فرمایا صاحبان اخلاقِ حسد اور پتہ عقول والے اور مسلہ رحم کرنے والے اور دعاؤں اور باپوں سے نیکی کرنے والے اور فقراء کی غیر فریب لینے والے اور ہمسایوں اور یتیموں کی مدد کرنے والے، وہ کھانا کھاتے ہیں اور دنیا میں سلام پھیلاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ غافل پڑے سوتے ہیں۔

۳۳۔ عَنْهُ : عَنْ الْمَيْمَنَةِ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ
عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْخِصَالِ بِالْمَرْءِ أَجْمَلُ ؟ فَقَالَ : وَقَارٌ بِالْأَمَانَةِ
وَسَمَاحٌ بِالْأَطْلَبِ مُكَافَأَةٌ ، وَتَشَاغُلٌ بِفَيْتْرِ مَنَاجِ الدُّنْيَا .

۳۳۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کون سی خصلت آدمی کی زیادہ اچھی ہے فرمایا وہ وقار جو دنیا
ہیئت کے ہو وہ سخاوت جو بدلہ کی طلب کے بغیر ہو اور وہ مشغلہ جو متاع دنیا سے متعلق نہ ہو۔

۳۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَمْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَالِدِ الْحَشَايِطِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِكَمَالِ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرَكُهُ
الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَقَلَّةَ مِرَاثِهِ ؛ وَحِلْمَهُ وَصَبْرَهُ وَحُسْنَ خُلُقِهِ .

۳۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علی بن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے کمال دین کا پہچاننا یوں
ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں کلام ترک کرے اور لوگوں سے بہت کم جھگڑا کرے۔ حلم و صبر و حسن خلق سے کام لے۔

۳۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : الْأَخْيَرُ كُمْ بِأَشْبَهِكُمْ بِي ؛ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا وَالْبَسْمُكُ
كَمًّا ، وَأَبْرُ كُمْ بِقَرَابَتِهِ ، وَأَشَدُّ كُمْ حُبًّا لِأَخْوَانِهِ فِي دِينِهِ ، وَأَصْبَرُ كُمْ عَلَى الْحَقِّ ، وَأَكْظَمُ كُمْ
لِلْغَيْبِ ، وَأَحْسَنُ كُمْ عَفْوًا ، وَأَشَدُّ كُمْ مِنْ نَفْسِهِ إِنْصَافًا فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ .

۳۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ تم میں مجھ سے زیادہ مشابہ کون
ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ، فرمایا جو تم میں از روئے خلق اچھا ہو اور پناہ دینے کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو اور

اپنے قرابتداروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو اور اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی معاملہ میں اور امر حق میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور غم کا سب سے زیادہ پینے والا اور قصور کا سب سے زیادہ بخشنے والا اور اپنے نفس کے متعلق سب سے زیادہ انصاف کرنے والا خواہ حالت رضا ہو یا غضب۔

۳۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْإِنْفَاقُ عَلَى قَدْرِ الْإِقْتَابِ ، وَالْتَوْسَعُ عَلَى قَدْرِ التَّوَسُّعِ ، وَإِنصَافُ النَّاسِ ، وَاتِّدَاؤُهُ إِثَابَهُمْ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِمْ .

۳۶۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے بے بقدر اپنی تلکدستی کے راہ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظ دست و مال ، دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں ابتدا کرنا۔

۳۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بَكْرِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَصْلَبُ مِنَ الْجَبَلِ ، الْجَبَلُ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ .

۳۷۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن پہاڑ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ پہاڑ تو اپنے اجزاء کے ٹوٹنے پھوٹنے سے کم ہو جاتا ہے لیکن مومن کے دین سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔

۳۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُونَةِ ، خَفِيفُ الْمَعُونَةِ ، حَيْثُ التَّدْبِيرُ لِمَعِيشَتِهِ ، لَا يُلْتَمَسُ مِنْ جَنْحِهِ مَرَّتَيْنِ .

۳۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن لوگوں کی مدد اچھی طرح کرتا ہے اس کا خرچ ہلکا ہوتا ہے معاش کے حصول میں اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے اور وہ ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔ یعنی پہلے تجربہ سے ناکدہ اٹھاتا ہے۔

۳۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بُنْدَارٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْخَارِثِ ، عَنِ الذُّهَلِيِّ مَوْلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ : سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَالِدِهِ ، فَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَكَيْتَمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا» الْإِمْنُ الرِّضَى مِنْ رَسُولِهِ ، وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ

تَمِيهِ فَمَذَارَاةَ النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ ﷺ بِمَذَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ، وَأَمْأِ الشَّنْءَ مِنْ وَلِيِّهِ فَالْتَبَرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَالشَّرَّاءِ» .

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن بقیہ میں خصلتوں کے نہ ہوگا۔ ایک سنتِ رب ہے ایک سنتِ نبی ہے اور سنتِ ولی ہے۔ رب کی سنت یہ ہے کہ اس کے بھید کو چھپایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عالم الغیب ہے اس کے بھید سے کوئی واقف نہیں سوائے اس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اس کام کے لئے چن لے۔ اور سنتِ نبی یہ ہے کہ لوگوں سے بھتن پیش آئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے عفو سے کام لو اور نیکی کا حکم دو اور سنتِ ولی یہ ہے کہ مصیبت اور سختی میں صبر کرو۔

دوسواٹھایسواں باب قلت عدد مومن

(باب) ۳۲۸

(فی قلۃ عدد المؤمنین)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن محمد بن یسار، عن قتیبة الأعمش قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: المؤمنة أعز من المؤمن والمؤمن أعز من الكبريت الأحمر، فمن رأى منكم الكبريت الأحمر؟

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومنہ کیا ہے بہ نسبت مومن کے اور مومن کیا ہے یا قوتِ سرخ سے پس تم میں کون ہے جس نے یا قوتِ سرخ دیکھا۔

۲۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن أبي نجران، عن مشق الحنطاط، عن كامل التمار قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: الناس كلهم بهائم - ثلاثاً - إلا قبل من المؤمنين، والمؤمن غريب - ثلاث مرات - .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ جو پائے ہیں زمین بار فرمایا، مگر مومنین جو بہت کم ہیں اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ لَأَبِي بَصِيرٍ: أَمَا وَاللَّهِ لَوَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَلَاثَةَ مُؤْمِنِينَ يَكْتُمُونَ حَدِيثِي مَا اسْتَمَلْتُ أَنْ أَكْتُمَهُمْ حَدِيثًا.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سے ابو بصیر خدا کی قسم اگر میں تم میں تین شیعوں کو پالیتا۔ جو ازرا و تقیہ ہماری بات کو بصیرت سے رکھتے تو میرے لئے اپنی بات کو ان سے چھپانا جائز نہ ہوتا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارٍ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَّادِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ سَدِيرِ الصَّرْفِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: وَاللَّهِ مَا يَسْمَعُ الْقَعُودُ فَقَالَ: وَلِمَ يَا سَدِيرُ؟ قُلْتُ: لِكثْرَةِ مَوَالِيكَ وَ شَبْعَتِكَ وَأَنْصَارِكَ وَاللَّهِ لَوْ كَانَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَالِكٌ مِنَ الشَّيْبَةِ وَالْأَنْصَارِ وَالْمَوَالِي مَا طَمَعَ فِيهِ تَيْمٌ وَلَا عِدِّي، فَقَالَ: يَا سَدِيرُ وَ كَمَ عَسَى أَنْ يَكُونُوا؟ قُلْتُ: مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ: مِائَةَ أَلْفٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَمِائَتِي أَلْفٍ قَالَ: وَمِائَتِي أَلْفٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَ نِصْفَ الَّذِي قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ: يَخْفُتُ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعْنَى الْيَشْبَعِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ فَأَمْرٌ بِحِمَارٍ وَ بَعْلٍ أَنْ يُسْرَخَا، فَبَادَرْتُ فَرَكَيْتُ الْجِمَارَ، فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَتَرَى أَنْ تُؤَثِّرَنِي بِالْحِمَارِ؟ قُلْتُ: الْبَغْلُ أَزِينُ وَ أَنْبَلُ قَالَ: الْجِمَارُ أَرْقُبِي، فَتَزَلْتُ فَرَكَيْتُ الْجِمَارَ وَ رَكَيْتُ الْبَغْلَ فَوَضَيْتَا فَخَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَنْزِلْ بِنَاصِلِي، ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ أَرْضٌ سَبْحَةٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهَا قَسِرَ نَاحِشِي صِرْنَا إِلَى أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَ نَظَرْنَا إِلَى غَلَامٍ يَرْعَى حِدَاءً فَقَالَ: وَاللَّهِ يَا سَدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شِيعَةٌ يَعْذِرُ هَذِهِ الْجِدَاءَ مَا وَسَعَنِي الْقَعُودُ، وَ تَزَلْنَا وَ صَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ الصَّلَاةِ عَطَفْتُ عَلَى الْجِدَاءِ فَعَدَدْتُهَا فَأِذَا هِيَ سَبْعَةٌ عَشَرَ.

۴۔ سدير صيرفي کہتے ہیں۔ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں حضرت نے فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا آپ کے دوستوں شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے واللہ اگر امیر المؤمنین کے پاس اتنے شیعوں، انصار اور دوست ہوتے تو تيم و عدی والے ان سے خلافت نہ لے سکتے، فرمایا اے سدير تم سب بھلا کتنے ہو۔ میں نے کہا ایک لاکھ، فرمایا ایک لاکھ، میں نے کہا جی ہاں بلکہ دو لاکھ، فرمایا دو لاکھ بلکہ نصف دنیا، یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور نہ فرمایا کیا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمہ یسوع تک چلے میں نے کہا فرور، آپ نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر سوار کیوں، میں نے جلدیہ خدمت انجام دی اور میں گدھے پر سوار ہوا۔ فرمایا اے سدير حمار پر مجھے سوار ہونے دے۔ میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے فرمایا گدھا رنت میں میری

موافقت کرتا ہے یہ سن کر میں آ کر آیا اور پھر بر سوار ہوا اور حضرت عمار پر سوار ہوئے ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا۔ تو فرمایا
 اتر و نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا۔ یہ زمین شور ہے یہاں نماز جائز نہیں ہے۔ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک سرسبز و سرخ
 رنگ کے خطر پر پہنچے ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا۔ اسے سیدرا اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خرچ کرتا
 ہم وہاں اترے اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا تو ان کی تعداد سترہ تھی۔

۵۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ
 سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ صَالِحٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا سَمَاعَةُ أَمِنُوا عَلَيَّ فَرُشِيهِمْ وَأَخَافُونِي
 أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا وَاحِدٌ يَعْبُدُ اللَّهَ ، وَلَوْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَأَضَافَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ
 حَيْثُ يَقُولُ : وَإِنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً فَاِنْتَابَهُ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَغَبَرَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ
 إِنَّ اللَّهَ آتَسَّهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ قَسَارًا وَثَلَاثَةَ ، أَمَا وَاللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَقَلْبِلُ وَإِنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ لَكَثِيرٌ
 أَتَدْرِي لِمَ ذَاكَ ؟ فَقُلْتُ : لِأَأَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : صَيَّرُوا أُنْسًا لِلْمُؤْمِنِينَ ، يَيْتُونُ إِلَيْهِمْ مَا فِي
 صُدُورِهِمْ فَيَسْتَرْبِحُونَ إِلَى ذَلِكَ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ .

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اے سماعہ لوگ اپنے فرشوں پر آرام سے رہے اور مجھے خوف دہرا اس
 میں دُلا واللہ ایک وقت دنیا میں ایسا تھا کہ اللہ کا عبادت گزار مرنے ایک ہی تھا اگر کوئی دوسرا اور ہوتا تو اس کے ساتھ
 اس کا بھی ذکر کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے بے شک ابراہیم ایسی امت تھے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور نرے کھرے بندے
 تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پس جس طرح اللہ نے چاہا یہ زمانہ گزرا۔ پھر اللہ نے مانوس کیا ان کو اسماعیل و اسحاق سے
 اور وہ تین ہو گئے واللہ مومن دنیا میں کم ہیں اور اہل کفر زیادہ، تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کافر
 مومنوں سے مانوس ہوئے۔ اور جو ان کے سینوں میں تھا لے لیا اور آرام سے ہو گئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ النَّضْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ
 أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقْلَنَا لَوْ اجْتَمَعْنَا
 عَلَى شَاةٍ مَا أَقْنَيْتَاهَا؟ فَقَالَ : أَلَا حَيْدُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ ، الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ ذَهَبُوا إِلَّا . وَأَشَارَ
 بِيَدِهِ . ثَلَاثَةَ قَالَ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَالَ عَمَّارٌ ؟ قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ عَمَّارًا أَبَا الْبِقْطَانِ
 بَانِعٍ وَقَتِيلَ شَهِيدًا ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَتَنظَّرَ إِلَيَّ فَقَالَ : لَعَلَّكَ تَرَى أَنَّ
 مِنْهُ الثَّلَاثَةَ ، أَيُّهَاكُ أَيُّهَاكُ .

۱۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ہماری جماعت کس قدر قلیل ہے کہ اگر دسترخوان پر ایک بکری کھانے بیٹھیں تو اسے تمام نہ کر سکیں۔ فرمایا میں تم کو اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں۔ آنحضرت کے بعد ہمارے برین وانصار ایمان سے پھر گئے اور پھر تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔ حمران کہتے ہیں۔ میں نے کہا عمار کا کیا حال رہا۔ فرمایا۔ اللہ ان پر رحم کرے ان کی کنیت ابوالیقظان ہے انھوں نے امیر المؤمنین کی بیعت کی اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا شہادت سے افضل کوئی شے نہیں۔ حضرت امام نے فرمایا۔ کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ وہ مثل تین کے تھے۔ بہت دور ہے یہ بات بہت دور ہے یہ بات یعنی وہ افضل تھے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَيْسَ كُلُّ مَنْ قَالَ يُولَانَا مُؤْمِنًا وَلَكِنْ جُعِلُوا انْسَاءً لِلْمُؤْمِنِينَ .

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مومنین سے انوس ہے

دوسوا تیسواں باب

راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد

(باب) ۲۲۹

﴿الرَّضَا بِمَوْهَبَةِ الْإِيمَانِ وَالصَّبْرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِعَقْلِهِ﴾

۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا عَبْدَ الْوَاحِدِ مَا يَصْرُ رَجُلًا إِذَا كَانَ عَلَى ذَا الرَّأْيِ - مَا قَالَ النَّاسُ لَهُ وَلَوْ قَالُوا : مَجْنُونٌ ؛ وَمَا يَصْرُ ؛ وَلَوْ كَانَ عَلَى رَأْسِ حَبْلٍ يَعْبدُ اللَّهَ حَتَّى يَجِبَتْهُ الْمَوْتُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے عبد الواحد اگر انسان صاحب رائے ہے تو لوگوں کا کہنا اگرچہ وہ مجنون کہیں کوئی نقصان نہیں دیتا اور ایسے ہی نقصان نہیں دیتا۔ لوگوں کا کہنا اگر وہ پہاڑ پر مرتے دم تک عبادت خدا کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَيْنِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَوْلَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ لَأَنْتَقَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَجَمَلْتُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أَنْسَالَ يَخْتَاخُ إِلَى أَحَدٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دوسرے زمین پر ایک کے سوا کوئی دوسرا مؤمن رہے ہی نہیں تو وہ ہو تمام خلق سے بے پروا کر دے گا اور میں اس کے ایمان سے اس رکھوں گا اور مجھے کسی اور کی احتیاج نہ رہے گی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا يُبَالِي مَنْ عَرَفَ فَهُوَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرُ أَنْ يَكُونَ عَلَى قَوْلِهِ جَبَلٌ يَأْكُلُ مِنَ ثَبَاتِ الْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میں پروا نہ کروں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو کہ وہ پہلے مرتے ہیں یا بعد میں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَيْنِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَوْحِشَ إِلَى أَخِيهِ فَمَنْ دُونَهُ، الْمُؤْمِنُ عَزِيزٌ فِي دِينِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مؤمن کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ بزرگواروں سے از روئے حقارت دوری اختیار کرے کیونکہ ہم ہو سکتا ہے کہ وہ بہت درجہ والا مؤمن دین میں اس سے زیادہ عزیز ہو۔

۵۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي مَرَضَةٍ مَرَضًا لَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلَّا الْأَرَأْسُ فَقَالَ يَفْضِيلُ إِنِّي كَثِيرٌ مَا أَقُولُ: مَا عَلَى رَجُلٍ عَرَفَ فَهُوَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ لَوْ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ، يَفْضِيلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا بِمَبْنَأٍ وَسِمَالٍ وَإِنَّا وَشِبَعْنَا هُدَيْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، يَفْضِيلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ أَصْبَحَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ كَانَ ذَلِكَ خَيْرَ لَهُ وَلَوْ أَصْبَحَ مُقَطَّعًا أَعْضَاؤُهُ كَانَ ذَلِكَ خَيْرَ لَهُ، يَفْضِيلُ بْنُ يَسَارٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَفْعَلُ بِالْمُؤْمِنِ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ يَا فَضِيلُ بْنُ يَسَارٍ لَوْ عَدَلَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَأْسُقَى عَدُوِّهِ وَمِنَهَا شُرْبَةٌ مَاءٍ يَفْضِيلُ

ابن یسار اِنَّهُ مَنْ كَانَ هَمَّهُ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ، وَمَنْ كَانَ هَمَّهُ فِي كُلِّ وَاوَدَلَّمَ يُبَالِ اللهُ بِأَجْرٍ وَاوَدَلَكَ .

۵۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرت بیہا تھے اور نہایت نسیف و ناتواں ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا۔ اے فضیل! میں اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ کیشا نے نقصان دے سکتے ہیں اس شخص کو جسے خدا نے ہماری امرامامت کی معرفت کراہی ہے اگرچہ وہ تنہا ہمارا کی جوئی پر مرتے دم تک رہے اے فضیل لوگوں نے امر حق کو ادھر ادھر سے لیا اور ہم اور ہمارے شیعوں پر اہت پائے ہوئے ہیں اے فضیل اگر مومن وہ سب پائے جو مشرق و مغرب میں ہے تو حسب مصلحت الہی ہی اس کے لئے بہتر ہوگا اور وہ خدا کا شکر ادا کرے گا اور اگر اس کے اعضاء قطع ہو جائیں تو مصلحت الہی اسی میں ہوگی اور وہ صبر کرے گا تو اس کے لئے اسی میں بہتری ہوگی اے فضیل اگر خدا کے نزدیک دنیا کی وقعت پر بگس کے برابر ہوتی تو خدا کا دشمن اس سے ایک پیادہ پانی کا بھی نہ پی سکتا۔ اے فضیل! جس کا ایک ارادہ (امر حق پانے کا) ہو تو اللہ اس کے ارادہ کو پورا کرتا ہے اور اگر ارادہ ہر چیز سے محبت کا ہو تو اللہ پر واپس نہیں کرتا اس بات کی کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہوا۔

۶۔ مُحَمَّدَانُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ مَنْصُورِ الصَّبَّاقِ وَالْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدَّدِي فِي مَوْتِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، إِنِّي لَأَجِبُ لِقَاءَهُ وَبِكْرَهُ الْمَوْتِ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ، وَإِذَا لِيدَعُونِي فَأَجِيبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَاحِدٌ وَنُ عَبْدِي مُؤْمِنٌ لَأَسْتَفْتَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَلَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أُنْسًا لَيَسْتَوْجِشُ إِلَيَّ أَحَبَّ .

۶۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے عزوجل نے فرمایا۔ (حدیث قدسی) میں نے تردد نہیں کیا جس کا میں خالق ہوں۔ سوائے اپنے مومن بندہ کی موت کے، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں یعنی عمل کا ثواب دینا اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس میں اسے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو عطا کرتا ہوں اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک مومن رہ جائے تو میں بے پردا ہوں گا اپنی تمام مخلوق سے اور اس کے ایمان کی بنا پر اس سے اُنس رکھوں گا اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوگا۔

دوسو تیسواں باب

مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا

(باب) ۲۳۰

﴿فِي سُكُونِ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْكُنُ إِلَى الْمُؤْمِنِ ، كَمَا يَسْكُنُ الظَّمْثَانُ إِلَى الْمَاءِ الْبَارِدِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن سے اسی طرح تکین پاتے ہیں جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔

دوسواکھٹواں باب

اس کا بیان کہ مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے

(باب) ۲۳۱

﴿فِيمَا يَدْفَعُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ النَّبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ مِنَ الْقَرْيَةِ الْقَنَاءَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ صرف ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے وبا کو دور کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَسُوبُ قَرْيَةً عَذَابٌ وَقَبْهَا سَبْعَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جس قریہ میں سات مومن ہوں وہ سبھی عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : قَبْلَ لَهْ فِي الْعَذَابِ إِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ يُسِيبُ الْمُؤْمِنِينَ ؛ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ تَخَافُونَ بَعْتَهُ .

۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے پوچھا گیا اس عذاب کے متعلق جو کسی قوم پر نازل ہوا اور اس میں مومنین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن وہ بعد میں اس سے غلامی پالیتے ہیں۔

دوسو تیسواں باب مومن کی دو قسمیں

(باب) ۲۳۲

(عَنْ أَبِي أَنَسٍ الْمُؤْمِنِ صِنْفَانِ) ۵

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَائِنٍ ، عَنْ نَصْرِ أَبِي الْحَكَمِ الْخَنَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ فَمُؤْمِنٌ صَدَقَ بِعَهْدِهِ وَوَفَّى بِشَرْطِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «رِجَالٌ سَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ، فَمِنْ ذَلِكَ الَّذِينَ لَاسِيئَةُ أَهْوَالِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يَشْفَعُ وَلَا يَشْفَعُ لَهُ وَمُؤْمِنٌ كَخَامَةِ الرَّزْجِ ، تَفْوُجُ أَحْيَانًا وَتَقُومُ أَحْيَانًا ، فَذَلِكَ مِمَّنْ تَسِيئَةُ أَهْوَالِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يُشْفَعُ لَهُ وَلَا يَشْفَعُ .

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عہد خدا میں صادق ہے اور اس کی شرطوں کو پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کے خوف ہیں نہ آخرت کے اور یہی وہ لوگ ہیں جو دروسوں کی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی اور دوسرا جو نئے درخت کی مانند ہے کبھی جھکتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے یہ وہ ہے جس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں جیسے طاعون وغیرہ اور آخرت کا خوف بھی ہے اس کی شفاعت کی جائے گی مگر وہ شفاعت نہ کر سکے گا۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ خَالِدِ الْعَمِّيِّ ، عَنْ خُضْرَيْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ : مُؤْمِنٌ وَفَى بِشَرْطِهِ النَّبِيُّ شَرَطَهَا عَلَيْهِ ، فَذَلِكَ مَعَ النَّبِيِّ وَالْوَدَّيْقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنٌ أُولَئِكَ رَفِيقًا ، ذَلِكَ مَنْ يَشْفَعُ وَلَا يَشْفَعُ لَهُ وَذَلِكَ مِمَّنْ لَاسِيئَةُ أَهْوَالِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ

فَذَلِكَ كَخَامَةِ الرَّزِيعِ كَبِنَمَا كَعَمَّتُهُ الرَّبِيعُ انْكَعَاوُذَ ذَلِكَ بِمَنْ تَصْبِيهِ اَهْوَالُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيُسْفَعُ
لَهُوهُوَ عَلَى خَيْرٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ سے عہد کی ساری شرطیں پوری کرے اور نیکیوں، صاف گوئیوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے یہ شفاعت کرے گا اس کی شفاعت نہ کی جائے گی اس کے لئے نہ احوال دنیا ہے نہ آخرت، اور سراسر مومن وہ ہے جس کے قدم کو لغزش ہے وہ اس لئے پودے کی طرح ہے جس کو ہوا کا جھونکا بھگاتا ہے اور اٹھاتا ہے اس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں اور آخرت کے بھی، اس کی شفاعت کی جائے گی اور وہ نیکی پر ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي مَرْثَمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ الْإِخْوَانِ ، فَقَالَ : الْإِخْوَانُ سِنْفَانِ : إِخْوَانُ الْبِقَعَةِ وَإِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ . قَامَتَا إِخْوَانُ الْبِقَعَةِ فَهَمَّ الْكَفُّ وَالْجَنَاحُ وَالْأَهْلُ وَالْمَالُ ، قَادَا كُنْتَ مِنْ أَخْبِكَ عَلَى حِدِّ الْبِقَعَةِ فَأَبْدَلَهُ مَا لَكَ وَبَدَلْتَهُ ، وَضَافَ مِنْ صَافَاةٍ وَعَادَ مِنْ عَادَاهُ ، وَأَكْتُمَ سِرَّهُ وَعَيْبَهُ وَأَطَهَرَ مَنِيَّهُ الْحُسْنَ ؛ وَاعْلَمْ أَيُّهَا السَّائِلُ أَنَّكُمْ أَقْلُ مِنَ الْكَبِيرِ مِنَ الْأَخْمِيرِ ، وَأَمَّا إِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تَصِيبُ لَدَاتِكَ مِنْهُمْ ، فَلَا تَقْطَعَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَلَا تَطْلُبَنَّ مَا وَزَاةَ ذَلِكَ مِنْ صَمِيرِهِمْ ، وَأَبْذُلْ لَهُمْ مَا بَدَلُوا لَكَ مِنْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحَلَاوَةِ اللِّسَانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بصرہ میں ایک شخص امیر المؤمنین سے کہنے لگے اخوان بھائیوں کے متعلق بتائیے۔ فرمایا بھائی دو قسم کے ہیں ایک صاحب اعتماد اور دوسرے شکستہ رو، طلیق اللسان، جو بھائی ثقہ ہیں یہ لوگ ہاتھ اور بازو، کتبہ اور مال ہیں اور جب تم کو کوئی ثقہ بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنا مال اور اپنے بدن کو اس کی خدمت میں لگاؤ اور جو اس کا دوست ہے تم بھی اس کے دوست ہو اور جو دشمن ہے اس کے دشمن رہو اور اس کے بھید کو چھپاؤ اس کے چب کو مخفی رکھو اور اچھائی ظاہر کرو۔ اسے سوال کرنے والے ایسے لوگ سُرخ گندھک (جس سے کبیر بنتی ہے) زیادہ نایاب ہیں لیکن چرب زبان، ہنسوز لوگ، ان سے ہلنے میں تم کو لذت محسوس ہوگی ان سے بھی قطع تعلق نہ کرو اور جو ان کے دل میں ہے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو اور جس طرح خندہ پیشانی اور شیریں گفتار کے ساتھ وہ تم سے ہلے ہیں۔ تم بھی ان سے ملو۔

دوسوئینتیسواں باب

مومن سے خدا کا عہد مصائب پر صبر کرنے میں

۲۳۳ (باب)

« مَا أَخَذَهُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الصَّبْرِ عَلَى مَا يَلْحَقُهُ فِيمَا بَتَلَى بِهِ »

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْ لَا يَصَدَّقَ مَقَالَتُهُ وَلَا يَنْتَصِفَ مِنْ عَدُوِّهِ وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفِي نَفْسَهُ إِلَّا بِنُضْحَتَيْنَا لِأَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ مُلْجَمٌ .

۱۔ فرمایا اصابہ بن ابی مرزبان نے اللہ کے بندہ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے اس پر کہ وہ اپنی باطل اس کے کلام کی تصدیق نہ کرے

گئے اور اس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے اور جو مومن سے وہ بیچارہ دشمنوں کے پروپیگنڈے سے رسوا ہو کر مرے گا کیونکہ وہ نبوی معاملات کے متعلق بندہ مومن کی زبان بند نہ کرتی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، وَعُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ التَّمَالِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ أَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى بَلَاءِنَا أَرْبَعٍ أَسْرَاهَا عَلَيْهِ مُؤْمِنٌ يَقُولُ بِقَوْلِهِ يَحْسُدُهُ ، أَوْ مَنَافِقٌ يَقْفُوا أَثَرَهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُنَوِّبُهُ ، أَوْ كَافِرٌ يَرَى جِهَادَهُ ، فَمَا بَقَاءُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ هَذَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے عہد لیا ہے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا۔ ایک یہ کہ مومن اس

سے حسد کرے۔ دوسرے منافق بظاہر اس کی پیروی کرے اور باطن اس کی عیب جوئی کرے۔ تیسرے شیطان اس کو بھگانے میں لگا رہے۔ چوتھے کافر اس سے جنگ کرے جب یہ چار دشمن پیچھے لگے ہوں تو پھر مومن اس کے بعد کہاں ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَقَلَّتْ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْ ثَلَاثٍ وَلَكِنْ تَمَّاجْتَمَعَتِ الثَّلَاثُ عَلَيْهِ ، إِذَا بُغِضَ مَنْ يَكُونُ مَعَهُ فِي الدَّارِ ، يُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابَهُ يُؤْذِيهِ ، أَوْ جَارٌ يُؤْذِيهِ ، أَوْ مَنْ فِي طَرِيقِهِ إِلَى حَوَائِجِهِ

يُؤَذِّبُهُ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِنًا عَلَى قُلَّةٍ جَبَلٍ لَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ شَيْطَانًا يُؤَذِّبُهُ وَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ مِنْ إِيْمَانِهِ أَنْسَالًا يَسْتَوْجِشُ مَعَهُ إِلَى أَحَدٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلاصی نہیں سے مومن کو تین باتوں میں سے ایک سے یا تینوں میں سے کسی ایک کے لئے جمع ہو جائیں یا بعض جمع ہوں پہلے یہ کہ جو شخص اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہو وہ اس پر دروازہ بند کرے اور اس کو ستائے دوسرے پڑوسی ستائے، تیسرے جب وہ ضروریات پوری کرنے کو نکلے تو راہ میں لوگ ستائیں اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر کسی جاگ رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے امتحان کے لئے وہاں بھی ایک شیطان کو بھیجے گا جو اسے ستائے گا اور اللہ مومن کے ایمان سے اسے رکھتا ہے اور اس کی وحشت دور کرنے کے لئے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَوَّلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَرْبَعٌ لَا يَخْلُو مِثْلَهُنَّ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ أَوَّاحِدَةً مِنْهُنَّ ، مُؤْمِنٌ يَحْسَدُهُ وَهُوَ أَشَدُّ هُرْجًا عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقٌ يَقْفُو أثرَهُ ، أَوْ عَدُوٌّ يُجَاهِدُهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن چار باتوں سے خالی نہیں یا کم از کم ایک تو پڑھی گا۔ مومن سے حد کہے یہ سب سے بڑی مصیبت ہے یا منافق بظاہر اس کی پیروی کہے یا دشمن اس سے لڑے یا شیطان اسے بہکائے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ سَنَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ وَدِيعةً فِي الدُّنْيَا عَرَضًا لِعَدُوِّهِ ۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اپنے دل کو دنیا میں (موت سے زیادہ کرنے کے لئے) اپنے دشمن کا ہدف بنا یا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَشَكَأَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ : اصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجًا قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ الْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ : أَسْلَحَكَ اللَّهُ ضَيْقُ مَنْتَنٍ وَأَهْلُهُ بِأَسْوَأَ حَالٍ ، قَالَ : فَإِنَّمَا أَنْتَ فِي السِّجْنِ فَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي سَعَةٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا۔ فرمایا صبر کر اللہ روزی میں وسعت دے گا۔ پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کہ کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت

تنگ بلوچ دار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں۔ فرمایا پس تو بھی دنیا کے قید خانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔

۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغْبِرٍ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الذُّنْيَا يَجُنُّ الْمُؤْمِنُ فَأَيُّ سِجْنٍ جَاءَ مِنْهُ خَيْرٌ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے پس قید خانہ میں آرام کہاں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُكْتَمَرٌ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں جن کے لوگ مسکرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کی نیکیاں خدا کی طرف بلند ہوتی ہیں اور لوگوں میں نہیں پھیلتی البتہ کافر جو لوگوں کو دیتا ہے اس کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ أَرْبَعَةَ : شَيْطَانًا يُغْوِيهِ يُرِيدُ أَنْ يُضِلَّهُ ، وَكَافِرًا يُقَاتِلُهُ ، وَوَأَمِنًا يُحْسِنُهُ وَهُوَ أَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقًا يُتَّبِعُ عَنَّا يَهُ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مومن ایسا نہیں ہے جسے چار چیزوں کا سامنا نہ ہو۔ شیطان بہہ کا گمراہ کرنا چاہتا ہے کافر سے دیرتا ہے اور مومن حد کرتا ہے اور سب سے زیادہ یہ چیز اس کے لئے سخت ہے اور منافق اس کی لغزشوں کی پیروی کرتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ خَلَّى عَلَى جَبْرَائِيلَ مِنَ الشَّيَاطِينِ مِائَةَ رِبْعَةٍ وَمِئَةٍ ، كَانُوا مُسْتَغْلِبِينَ بِهِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو رمیہ اور مفریہ بڑے قبائل کی تعداد شیا میں وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو باتوں میں لگا لیتے ہیں (تا کہ وہ شرکت جنازہ سے محروم رہیں)۔

۱۱۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنٌ إِلَّا لَهُ جَارٌ يُؤَذِّبُهُ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِنًا فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَابْتَعَتْ اللَّهُ لَهُ مِنْ يُؤَذِّبُهُ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زایا سخا نے ہے نہ ہو گا کہ مومن کا کوئی ستلنے والا نہ ہو۔ اگر سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی مومن ہو گا تو اللہ اس کے پاس کسی ایسے کو پہنچا دے گا جو اس کو ستائے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ فِيمَا مَضَى وَلَا فِيمَا بَقِيَ وَلَا فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلَّا لَهُ جَارٌ يُؤَذِّبُهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی زمانہ بھی ہو ماضی، حال یا مستقبل ضرور مومن کے لئے کوئی ایسا شخص موجود ہو گا جو اسے ستائے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ إِلَّا أَنْ تَعْوَمَ السَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلَّا لَهُ جَارٌ يُؤَذِّبُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہو گا کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستلنے والا ہو گا۔

دو سو چونتیسواں باب

شدت ابتلائے مومن

((باب))

﴿عِدَّةُ ابْتِلَاءِ الْمُؤْمِنِ﴾

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

یَعْلَمُ قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہے اس کے بعد جو ان سے قریب ہوں یعنی ارمیائے انبیاء کا ہے اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جن کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا اسی قدر اس کی ابتلا سخت ہوگی۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : ذَكَرَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَلَاءَ وَمَا يَحْصُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ ، فَقَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا ، فَقَالَ : السَّبِيُونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ ، وَيَسْتَلِي الْمُؤْمِنُ بَعْدَ عَمَلِهِ قَدْرَ إِيمَانِهِ وَحَسَنَ أَعْمَالِهِ فَمَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ أَشَدَّتْ بَلَاؤُهُ وَمَنْ سَخَفَ إِيمَانَهُ وَسَخَفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاؤُهُ .

۲- راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بلا کا اور جس چیز سے مومن کو مخصوص کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کس کا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا۔ انبیاء پھر ارمیاء پھر مومنین اور علی کے بعد مومنین بقدر اپنے ایمان اور حسن عمل مومنین میں آئیں گے جس کا امتحان اور عمل صحیح ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت سخت ہوگی اور جس کا ایمان ہلکا اور کمزور ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوگی۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ عَظِيمَ الْأَخْيَرِ أَمَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ فَوْماً إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جتنی مصیبت زیادہ ہوگی اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا خدا جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان کو مصیبت میں فرو بہتا کرتا ہے۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ .

۴- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت انبیاء پر آتی ہے پھر ارمیاء پر پھر

درجہ بدرجہ مومنین پر۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِفَافٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ مِنْ خَالِصِ عِبَادِهِ مَا يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ تَحْفَةً إِلَى الْأَرْضِ الْأَصْرَفَهَا عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا بَلَيْتَةً الْأَصْرَفَهَا إِلَيْهِمْ .

۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خالص بندے روئے زمین پر ہیں جب آسمان سے کون کون تھفہ زمین پر نازل ہوتا ہے تو اس کو مومنین سے ہٹا کر دوسروں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور جب بلا نازل ہوتی ہے تو اس کا رخ مومنین کی طرف کر دیا جاتا ہے (یہ اس لئے ہوتا ہے کہ مومنین کے مراتب میں اضافہ ہو اور ان کے مراتب بڑھانے کا سبب پیدا ہو۔)

۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ - وَعِنْدَهُ سِدْرٌ - : إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا غَشَّهَ بِالْبَلَاءِ غَشًّا وَإِنَّا كُنَّا سِدْرٌ لِنُصْحِ بِهِ وَنُنْمِي .

۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ ان کے پاس سدر بیٹھے تھے جب اللہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں غمناک بنا دیتا ہے اسے سدر پر ہم اور تم اسی حالت میں صبح و شام کرتے ہیں۔

۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلَا ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا غَشَّهَ بِالْبَلَاءِ غَشًّا وَتَجَّهَ بِالْبَلَاءِ تَجًّا ، فَإِذَا دَعَاهُ قَالَ : لَبَيْكَ عَبْدِي لَيْتَنِ عَجَلْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ إِنِّي عَلَى ذَلِكَ لِقَادِرٌ وَلَيْتَنِ ادَّخَرْتُ لَكَ فَمَا دَخَرْتُ لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ .

۷- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے بلا میں مبتلا کر کے غمزدہ بنا دیتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنی طرف بلا تہے جب وہ مومن دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ میرے بندے میں کون تو مومن ہے تو میرے مانگے میں جلد اس کے دینے پر تیار رہوں۔ لیکن میں نے تیرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جو ذخیرہ کیا ہے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

۸ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدِ الرَّزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ عَظِيمَ الْبَلَاءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمَ الْجَزَاءِ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا ابْتَلَاهُ بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ .

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ الْبَلَاءَ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ السَّخَطُ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے سب سے بڑی مصیبت کا بدلہ بھی بڑا ہی ہوتا ہے جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلا میں مبتلا کرتا ہے پس جو اس پر راضی ہو گیا تو خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ناخوش ہوا خدا بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ الْحُرَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا يُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا عَلَى قَدْرِ دِينِهِ أَوْ قَالَ : عَلَى حَسَبِ دِينِهِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں مومن بقدر اپنے دین کے مبتلا کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے حسب دین۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشْتَمِيِّ ، عَنْ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَجَّابِ بْنِ بَهْلُولِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كَعْبَةَ الْمِيزَانِ ، كُلَّمَا زِيدَ فِي إِيْمَانِهِ زِيدَ فِي بَلَاءِهِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلہ کے ہے۔ جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ لَا يَمْضِي عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِلَّا عَرَّضَ لَهُ أَمْرٌ يَحْزُنُهُ ، يُدَكِّرُهُ .

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے کہ اس کو کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہے جو اس کو محزون بنا دیتا ہے۔ اور اس کی یاد میں رہتا ہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَاجِيَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُبْتَلَى بِالْجَذَامِ وَلَا بِالْبَرَصِ وَلَا يَكْذِبُ وَلَا يَكْذِبُ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ لِفَاعِلٍ عَنْ صَاحِبِ يَأْسٍ إِنَّهُ كَانَ مُكْتَسَبًا - ثُمَّ رَدَّ أَصَابِعَهُ - فَقَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى تَكْذِيبِهِ أَنَا هُمْ فَأَنْدَرَهُمْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْقَدِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُسَلَّمُ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيَمُوتُ بِكُلِّ مَبْتَلَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقْتُلُ نَفْسَهُ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن ہذا م اور برص وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ غافل ہے صاحب یاسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یس میں اس کا ذکر ہے) پھر امام نے اپنی انگلیوں کو موز کر بتلایا کہ اس طرح اس کی آدھی انگلیاں رہ گئی تھیں پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کی آدھی انگلیوں کو جو ہذا م سے گر گئی تھیں۔ وہ اہل انطاکیہ کے پاس آئے ان کو عذاب الہی سے ڈرایا۔ دوسرے روز پھر صبح کو انہیں سبھانے گئے تو انہوں نے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا۔ مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتبہ ہے مگر یہ کہ ترک تقیہ سے وہ اپنے آپ کو ہلاک نہیں کرتا۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِبِأَفْضَلِ مَكَانٍ ثَلَاثًا . إِنَّهُ لَيَنْتَلِيهِ بِالْبَلَاءِ ثُمَّ يَنْزِعُ نَفْسَهُ عَضْوًا عَضْوًا مِنْ جَسَدِهِ وَهُوَ يَحْتَمِدُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن اللہ کی طرف سے مراتب میں فضیلت رکھتا ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ خدا اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اس کی جان جب ایک ایک عضو سے نکلتی ہے تو وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَا يَتَلَفُهَا عَبْدٌ إِلَّا بِالْإِبْتِلَاءِ فِي جَسَدِهِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں ایک منزلت ہے جسے انسان نہیں پاتا جب تک اس کا جسم مبتلا نہ ہو۔

۱۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحَسَّاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَا أَلْتَمَسْتُ مِنَ الْأَوْجَاعِ . وَكَانَ مَسْغَمًا . فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَالَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْمَصَائِبِ لَتَمَنَّى أَنَّهُ قَبْرٌ مَرَّ بِالْمَقَارِيطِ .

۱۵۔ ابی یعقوب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اس درد و غم کی شکایت کی جو مستقل طور پر رہتے ہیں۔ فرمایا۔ اے عبد اللہ! اگر مومن یہ جان لے کہ مصائب میں اس کے لئے کیا کیا اجر ہیں تو ضرور وہ اس کی تمنا کرے کہ تین چیمپوں سے اس کا بدن کاٹ ڈالا جائے۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مُتَدُّ كَانُوا فِي شِدَّةٍ ، أَمَا إِنَّ ذَلِكَ إِلَى مَدَّةٍ قَلْبَلَةٍ وَغَافِيَةٍ طَوِيلَةٍ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اہل حق ہمیشہ سختی میں رہتے ہیں یہ سختی کم مدت رہتی ہے لیکن غافیت ان کی طویل ہوتی ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَمَاهَذَا الْمُؤْمِنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَمَاهَذَا الرَّجُلُ أَهْلَهُ بِالْهَدْيَةِ مِنَ الْعَبِيَّةِ وَيَخْمِهُ اللَّهُ نَبَا كَمَا يَخْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ .

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے بلا کا معاہدہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے اہل سے بہت غیبت ہدیہ بھیجے گا معاہدہ کرتا ہے اور اللہ مومن کو دنیا سے اسی طرح بچانا چاہتا ہے جیسے طبیب اپنے مریض کو پرہیزگی کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَنَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُلْكُولِ الْعَبْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَمْ يُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ هَذَا زَالِ النَّبَا وَ لَكِنَّهُ أَمَتَهُ مِنَ الْعَمَى فِيهَا وَالشَّقَاءَ فِي الْآخِرَةِ .

۱۸۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو دنیوی تکلیف سے امان دیتا نہیں بلکہ اس کو بچاتا ہے دنیا میں کو رہا طہی اور آخرت کی برستی سے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ ، عَنْ دَرْبِجِ الْمُخَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنِّي لَا أَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَافَى فِي الدُّنْيَا فَلَا يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علی بن حسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ میں کسی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : دُعِيَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنْزِلَ الرَّجُلِ نَظَرَ إِلَى دُجَاجَةٍ فَوْقَ خَائِطٍ قَدْبَانَتْ فَتَقَعَ الْبَيْضَةَ عَلَى وَتَدْفِي خَائِطٍ فَسَبَّتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَسْقُطْ وَلَمْ تَكْتَمِرْ فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَعْجَبْتَنِي مِنْ هَذِهِ الْبَيْضَةِ؟ قَوَّالِدِي بِعَنكَ بِالْحَقِّ مَا زِدْتَنِي شَيْئًا قَطُّ ، [قَالَ :] فَتَهَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئًا وَقَالَ : مَنْ لَمْ يُزْرَأْ فَمَالَهُ فَبَدَّ مِنْ حَاجَةِ .

۷۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت رسول خدا کی ایک شخص نے دعوت کی۔ جب حضرت اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر اٹھا دیا ہے وہ اٹھا دیوار کی ایک میخ پر ٹھکانا تو وہاں سے گرانے لگا۔ حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس نے کہا کیا آپ کو اس اندازے پر تعجب ہوا ہے کہ اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا دیا ہے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا۔ اور فرمایا میں پر کوئی مصیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

۲۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : وَأَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِأَحَابَةِ اللَّهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَبَدَنِهِ تَصَبُّبٌ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ النَّوَّاسِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيُثَبِّتُهُ بِكُلِّ مِثْمَةٍ وَلَا يَبْتَلِيهِ بِذَهَابِ عَقْلِهِ ، أَمَا تَرَى أَيُّتُوبَ كَيْفَ سَلَّطَ إِبْلِيسَ عَلَى مَالِهِ وَعَلَى وَدَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ وَلَمْ يَسْلُطْ عَلَى عَقْلِهِ ، تَرِكَ لَهُ لِيُؤَجِدَ اللَّهَ بَدًّا .

۲۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے ہر بارہ کہ مصیبت میں لیکن سلب عقل میں مبتلا نہیں کرتا کیا تم نہیں جانتے کہ ایوب کے مال اور اولاد و اہل اور ہر شے پر ابلیس کو مسلط کیا لیکن اس پر مسلط نہ کیا اور یہ اس لئے کہ توحید الہی پر قائم رہیں اور لوگوں کو اس کا درس دیتے رہیں۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّهُ لَيَكُونُ لِلْعَبْدِ مَنْرَلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ فَمَا يَتَّالِهَا إِلَّا بِأَخْدَى

حَصَلَتَيْنِ إِثْمًا يَنْهَابُ مَالَهُ ، أَوْ يَبْلِغَتِهِ فِي جَسَدِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عند اللہ بندہ کی ایک منزلت ہے جس کو وہ نہیں پاتا مگر دو غسلوں میں سے ایک سے یا تو مانی نقصان سے یا جسمانی تکلیف سے۔

۲۴۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ قَسْبَالٍ ، عَنْ مُنَسَّى الْحَسَّاطِ ، عَنْ أَبِي اسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْلَانِ يَجِدُ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ فِي قَلْبِهِ لِعَسْبَتِ رَأْسِ الْكَافِرِ بِعِصَابَةٍ حَدِيدٍ ، لَا يَبْصُغُ رَأْسَهُ أَبَدًا .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیثِ قدس میں فرمایا اگر میرے بندہ مومن کا دل اس سے اندھوں کی تہہ تو آدھیں کافر کے سر پر لوہے کا ایسا عصا باندھا جائے گا جس سے اس کے سر میں کبھی درد نہ ہوتا (یعنی کافر کی یہ راحت آخرت میں اس کے لئے باعث عذاب ہوتی مگر جو تک بندہ مومن اس کے اس حال کو دیکھے کہ مغموم ہو تا ہذا میں ایسا نہیں کرتا)۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عمير ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمَانَ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْدِجِ تَكْتُمُ الرِّيحَ كَذَا وَكَذَا ، وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ تَكْتُمُ الْأَوْجَاعَ وَالْأَمْرَاضَ ، وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْدَنِجَةِ الْمُسْتَهْبِجَةِ الَّتِي لَا تُصْبِحُ أَشْيَءَ حَسَنٍ يَا تَبَةَ الْمَوْتِ وَتَقْبِضُهُ قَسْفًا .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ فرمایا کہ مومن کی مثال ہے پورے کے پورے جسے ہوا میں کبھی ادھر ادھر کسی ادھر نہ لٹکتی ہیں اور اسی طرح مومن کو مضطرب نہ آتے ہیں۔ درد اور امراض اور منافق کی مثال لوہے کی چھڑی کی سی ہے کہ کوئی شے اس سے حرکت نہیں دیتی۔ یعنی ہدایت اس کو منافقیت سے باز نہیں رکھتی تا ایک موت اس کو اسی طرح توڑ کر رکھ دے۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ سَدَّاقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ الْمَسْجِدُ : كُلُّ نَابٍ لَابِرٌ كَثِيرٌ ، مَلْعُونٌ كُلُّ جَسَدٍ لَا يُرَى كَثِيرٌ وَأَوْفَى كُلُّ أَرَبِينَ يَوْمَئِذٍ ، فَعَبِيلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَارَ كَأَنَّ الْمَالَ فَقَدْ عَرَفْنَا مَا فَمَارَ كَأَنَّ الْأَجْنَادَ ؟ فَتَقَالُ لَهُمْ : أَنْ تَسَابَ بِنَاقَةٍ ، قَالَ : فَتَسِيرَتِ رُجُوبُ الدِّينِ سَعِيُوا ذَلِكَ مَعَهُ ، فَأَمَّا رَأَاهُمْ وَقَدْ تَسِيرَتِ أَلْمَاءُهُمْ فَالَهُمْ : أَنْتَدُونَ مَا عَمِيَتْ بِقَوْلِي ؟ قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : بَلَى الرَّجُلُ يُحْدِثُ الْحَدِيثَ وَيَسْتَكِبُ النَّكْبَةَ وَيَمْرُسُ الْعُرْمَةَ وَيَمْرُسُ الشُّوْكَهَ وَمَا أَشْبَهَ هَذَا حَتَّى ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ الْخِيَالِجَ النَّبِيَّ

۲۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا: ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ اگرچہ ہر چالیس دن بعد ایک بار ہر لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے۔ لیکن زکوٰۃ جسم پر یا چیز ہے مگر یا کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے۔ جب آنحضرت نے ان کے رنگ اٹھم ہوئے دیکھے تو فرمایا تم سمجھے کہ اس کے کتنے سے میری کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا نہیں، فرمایا اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو اسے اچھی طرح چھوڑ دے یا ایسی بلا جو اسے اندھا کر دے یا کوئی نغمہ پریشان کر دے یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا حواث روزگار کا کوئی جھمکاؤں سے یا اسی طرح کوئی اور تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھونکنے تک کا ذکر کیا۔

توضیح: ہے کہ ابتلا سے ان کی ذہنی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا ہے۔ صبر کی آزمائش ہوتی ہے اس کے قلب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ تمھوڑے تمھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان دیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار۔

۲۷- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ : عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بَكِيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَيُّنَا الْمُؤْمِنُ بِالْحَدَامِ وَالْبَرِّصِ وَ أَشْبَاهِ هَذَا ؟ قَالَ : قَالَ : وَ هَلْ كُنْتُمْ الْبَلَاءُ إِلَّا عَلَى الْمُؤْمِنِ .

۲۸- حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا مومن و برص میں مبتلا ہوتا ہے؟ فرمایا ابتلا تو ہے ہی مومن کے لئے۔

۲۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَكْرَهُ عَلَى اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ سَأَلَهُ الْجَنَّةَ بِمَا فِيهَا أُعْطَاهُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئًا وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ حَتَّىٰ لَوْ سَأَلَهُ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا أُعْطَاهُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئًا وَإِنَّ اللَّهَ لَيَتَّعَاهُ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَتَّعَاهُ هَذَا الْغَائِبُ أَهْلَهُ بِالْغَرْفِ وَإِنَّهُ لَيَحْمِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِيهِ الطَّيْبُ الْمَرْبِصَ .

۲۸- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن صاحب عورت ہے عند اللہ یہاں تک کہ اگر مومن اس سے جنت و دنیا کا سوال کرے تو وہ اس کو دے دے گا بغیر اس کے کہ کوئی چیز اس کے ملک سے کم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ مومن سے ابتلا کا عہد اسی طرح لیا ہے۔ جیسے باہر جانے والا اپنے اہل سے اہل کے متعلق وعدہ لیتا ہے اور خدا مومن کو دنیا کے جھگڑوں سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے طیب مریض کو بد پرہیزی سے۔

۲۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
 إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام أَنْ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءَ النَّبِيِّونَ ، ثُمَّ الْوَصِيَّونَ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا أَمْثَلُ ؛ وَإِنَّمَا
 يُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِ الْحَسَنَةِ ، فَمَنْ صَحَّ دِينُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ أَشَدَّ بِلَاؤُهُ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ
 وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الدُّنْيَا نِثَابًا لِلْمُؤْمِنِ وَلَا عِقُوبَةً لِلْكَافِرِ ، وَمَنْ سَخُفَ دِينُهُ وَصَفَّ عَمَلَهُ قَلَّ بِلَاؤُهُ ، وَإِنَّ
 الْبَلَاءَ أَسْرَعَ إِلَى الْمُؤْمِنِ الثَّقِيِّ مِنَ الْمَطْرِ إِلَى قَرَارِ الْأَرْضِ .

۲۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المؤمنین میں لکھا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل
 ہوتی ہیں پھر اوصیاء پر اور پھر مومنین افضل پر، ان کے بعد ان سے کم درجہ والوں پر مومن کا ابتلا بلحاظ اس کے اعمال حسنة کے
 ہوتا ہے پس جس کا دین صحیح ہے اور عمل اچھا ہے تو اس کی ابتلا سخت ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مومن کے لئے
 ثواب نہیں رکھا اور نہ کافروں کے لئے یہاں عذاب ہے جس کا دین صحیح نہیں اور عمل کمزور ہے اس کی ابتلا بھی کم ہے اور ابتلا مومن ہی
 کی طرف اس طرح پختی ہے جیسے بارش کا پانی تیزی سے زمین کی طرف بہتا ہوا جاتا ہے، چونکہ یہ ابتلا مقام محبت میں ہوتا ہے لہذا مومن
 اس سے خوش ہوتا ہے۔

۳۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَسَلِي ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَتَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ
 يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ هَذَا الَّذِي كَتَبَ أَبُو جَهْمٍ يَزْعُمُ النَّاسَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ
 يُبْتَلِ بِهِ عَبْدًا لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنًا آلَ فِرْعَوْنَ مَكْتَبِ الْأَصَابِعِ فَكَانَ
 يَقُولُ هَكَذَا - وَيَمُدُّ يَدَيْهِ - وَيَقُولُ : يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِذَا كَانَ الثَّلَاثُ الْأَخِيرُ
 مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوْ لِيَوْ فَنُوضُّ وَقَمُّ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُسَلِّمُهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ
 الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعُ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِي الْخَيْرَاتِ
 صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَعَلَى عَمَّتِي مِنْ حَبِيبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَصْرَفَ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهَبَ عَنِّي بِهَذَا الْوَجِيعِ - وَتَسْمِعُ - فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَأَحْزَنَنِي ، وَأَلِجْ فِي
 الدُّعَا . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللَّهُ بِوَجْعِي كُلَّهُ .

۳۰۔ یونس بن عمار راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے چہرہ پر جو درد ہے کے داغ ہیں لوگ گمان
 کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس عبد مومن کو جس سے دینی غم و استہم ہو، ایسے امراض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا مومن آل فرعون
 حبیب بخارا کی انگلیاں خدام میں لگتی تھیں وہ ایسی ہی باتیں کرتا تھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا تھا۔ لوگو! عسیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں

کی پیروی کر دے پھر نہ ریا یا جب دو تہائی رات گزر جائے تو اس کے ابتدائی حصہ میں وضو کرنا اور اس نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ جو پڑھا کرتے ہو جب پہلی دو رکعتوں کے سجدہ آخر میں جاؤ تو سجدہ میں کہو۔ اے علی و عظیم اور من و رحیم ذات ، اے دعاؤں کے بستے والے اور اے نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر ، اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر تو یہی اس کا اہل ہے اور میری اس تکلیف کو دور کر اور اس تکلیف کا نام لے۔ اور کہو۔ اس نے مجھے پریشان درخیزہ کر دیا ہے اور وقت دعا الصبح و زاری کو۔ ناوی کہتا ہے۔ میں نے یہ عمل کیا۔ جب کو نہ پہنچا تو میری سب تکلیف دور ہو چکی تھی۔

دوسویں سوئوال باب

فقرار المسلمین

(باب) ۲۳۵

۵ (فضل فقراء المسلمین) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي مَعْقُودٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ يَتَقَلَّبُونَ فِي رِيَابِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ يَارُوعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ قَالَ : سَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلًا ذَلِكَ إِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ سَعْيَتَيْنِ مَرَّ بِهِمَا عَلِيُّ غَاشِرٌ فَمَنْظَرٌ فِي إِخْدَاعِهَا فَلَمْ يَرَفِئْ فِيهَا شَيْئًا ، فَقَالَ : أَسْرَبُوهَا وَتَنْظُرُ فِي [الْأَخْرَى فَإِذَا هِيَ مَوْفُودَةٌ فَقَالَ : أَحْسِنُوهَا .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جنت کے باغوں میں فقراء مسلمان امرا سے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں دسواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا۔ دینی افسانہ کو چونکہ زیادہ حساب دینا ہوگا لہذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمَصَابِيءُ مَتَّحٌ مِنَ اللَّهِ وَالْفَقْرُ مَخْرُودٌ عِنْدَ اللَّهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مصائب عظیمہ خدا ہیں اور فقری عند اللہ خرد کی ہوتی ہے جن کا ایک دن

ابرجعیم ہے گا۔

۳۔ وَعَنْهُ رَقْمَةٌ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ إِنْ اللَّهُ جَعَلَ الْفَقْرَ أَمَانَةً عِنْدَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ سَتَرَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنْ مِثْلِ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَقْنَاهُ إِلَى مَنْ يَقْبَلُهُ عَلَى قَضَائِهِ حَاجَتِهِ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ ؛ أَمَا إِنَّهُ مَا قَتَلَهُ بِسَيْفٍ وَلَا رُمْحٍ وَلَكِنَّهُ قَتَلَهُ بِمَا تَكْنَى مِنْ قَلْبِهِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے اسے علی! خدا نے فقر کو اپنے بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جو اسے چھپاتا رہا اللہ اس کو قائم اللیل وصالیم کا اجر عطا فرمائے گا اور جس نے اس پر جو حاجت بر لائے والا ہے اپنی ضرورت ظاہر کر دی اور اس نے پوری نہ کی تو اس نے اس محتاج کو قتل کر دیا مگر تلوار یا نیزہ سے نہیں بلکہ اس چیز سے جس نے اس کے قلب کو توڑ دیا۔

۴ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفِيٍّ ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُصَلِّ بْنِ قَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَمَا إِذَا زَادَ الْعَبْدُ إِيمَانًا زَادَ ضَيْقًا فِي مَهْمَشَتِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی بندہ کا ایمان زیادہ ہوتا ہے، اسی قدر اس کی روزی تنگ ہوتی ہے۔

۵۔ وَيَا شَاوِدَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَوَلَّوْا إِطْحَاحَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الشُّرْطِ الْمَلِكِ الرَّزْقِيِّ لَتَعْلَمَهُمْ مِنَ الْخِيَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا إِلَى خِيَالٍ أَصْبَقَ مِنْهَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاح و زاری نہ کریں تو وہ ان کو اور زیادہ تنگ دستی کی طرف لے جائے تاکہ ان کے مراتب آخرت میں زیادتی ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَقْمَةٌ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا عَطَيْتُ عَبْدًا مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا اعْتِيَادًا وَمَا زُوِيَتْ عَنْهُ إِلَّا اخْتِيَارًا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہیں دیا گیا بندے کو مال دنیا سے مگر اسے عیب ناک کرنے کے لئے اور نہیں کم کیا گیا مگر اسے عیب سے بچانے کے لئے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَأَبِي إِسْحَاقَ الْخَمَّافِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ لِمُضَاهِيَةِ شَيْئٍ فِي دَلَّةِ الْبَاطِلِ إِلَّا الْفَوْتُ ، شَرُّ فَوْاٍ إِنْ شِئْتُمْ أَوْ غَيْرُ بَوْلِ النَّارِ تَرْتَقُوا إِلَّا الْفَوْتُ .

۷- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت و حکومت باطل میں ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف توت لایوت ہے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ان کا رزق وہی توت لایوت ہوگا۔

۸ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَعْضِ مَشَائِجِهِ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ الْحَاجَةُ أَمَانَةٌ اللَّهُ عِنْدَ حَاجَتِهِ مَنْ كَتَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ مَنْ صَلَّى مِنْ صَلَاتِي وَمَنْ كَشَفَهَا إِلَى مَنْ يَغْدِرُ أَنْ يَفْرِجَ عَنْهُ وَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهُ سَيْفٌ وَلَا سَيْبَانٌ وَلَا سَهْمٌ وَلَكِنْ قَتَلَهُ بِمَا تَكْبَى مِنْ قَلْبِهِ.

۸- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! حاجت خدا کی امانت ہے اس کی مخلوق کے پاس جس نے اسے چھپایا، خدا سے نماز گزاروں کا ثواب عطا کرے گا اور جس نے ایسے شخص پر اپنی حاجت کو ظاہر کر دیا جس سے برائے کی امید ہو اور اس نے وہ حاجت پوری نہ کی ہو تو اس نے گویا اس کو قتل کیا۔ ظہار و سنان و تیر سے نہیں بلکہ اس حربہ سے جہنم اس کا دل ٹکڑے کر دیا۔

۹ - وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سُعْدَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَلَّتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى قُرَاهِ الْمُؤْمِنِينَ، شَيْبَةً بِالْمُعْتَبِرِ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَكَتَرُونَ مَا أَضْمَعُ بِكُمْ الْيَوْمَ فَمَنْ رَوَّدَ أَحَدًا مِنْكُمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا مَعْرُوفًا فَخَذُوا بِئْتِيهِمْ فَادْخُلُوهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَبِّ إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَكَفَحُوا الْيَسَاءَةَ وَلَبَسُوا التِّيَابَ اللَّيْسَةَ وَآكَلُوا الطَّعَامَ وَسَكَنُوا الدُّوَرِ وَرَكِبُوا الْمَشْهُورِينَ الدُّوَاتِ فَأَعْطَيْتَنِي مِثْلَ مَا عَطَيْتَهُمْ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَكَ وَلِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أَعْطَيْتَ أَهْلَ الدُّنْيَا مِنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ انْقَضَتْ الدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفًا.

۹- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے تعالیٰ فقرا و مومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا تم بھاپے عورت و جلال کی ہیں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک دلیل تھے اب تم دیکھو کہ تم میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں جس نے تمہیں دار دنیا میں کھانا دیا تھا اس کا ہاتھ بڑا اور جنت میں داخل کرو ایک شخص ان میں سے ہے کہ گالنے والے دنیا والوں نے رغبت کی دنیا کی طرف، لہذا انہوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور نرم لباس پہنا۔ اچھے کھانے کھانے اچھے گھروں میں رہے ہیں جو تو نے تمہیں دیا تھا ہمیں بھی دے۔ خدا فرمائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دیتا ہوں جو اہل دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور تم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلِ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَادٍ ، جَمِيعًا يَرْفَعَانِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ مُؤْمِنٌ إِلَّا قَبْرًا وَلَا كَافِرٌ إِلَّا أَعْيُنًا حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَقَالَ : رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا هِ وَفَيْسِرَ اللَّهُ فِي هُوَالَا ، أَمْوَالًا وَحَاجَةً وَفِي هُوَالَا ، أَمْوَالًا وَحَاجَةً .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولاد آدم میں مومن فقیر ہے اور کافر غنی۔ یہاں تک کہ ابراہیم کا زمانہ آیا۔ انھوں نے کہا پروردگار ابراہیم کو کافروں کے مقابل آرائش میں نہ ڈال، پس اللہ نے ان کو بھی مالدار بنایا اور حاجت مند اور ان کو بھی مالدار اور حاجت مند۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ذَكْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مُوسِرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَبَضَ الثَّوْبَ ، وَقَبَضَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : أَجِثْتَ أَنْ يَمْسَكَ مِنْ فَقْرِهِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَجِثْتَ أَنْ يُصِيبَهُ مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَجِثْتَ أَنْ يُوسِعَ ثِيَابَكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَاحْتَمَلْتُكَ إِلَى مَا سَأَلْتَهُ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرِينًا يُزِيئُنِي لِي كُلَّ قَبِيحٍ وَيُفْتِخُ لِي كُلَّ حَسَنٍ كَمَا جَعَلْتَ لَهُ نَصْفَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : لِلْمُعْسِرِ أَتَمُّهُ ؛ قَالَ : لَا ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : وَلِمَ قَالَ : أَخَافُ أَنْ يَدْخُلَنِي مَا دَخَلَكَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مالدار تروا ہشام کا لباس پہنے ہوئے رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب بیٹے کیلے کپڑے پہنے آیا اور امیر کی برابر بیٹھ گیا۔ امیر نے اپنے دامن سمیٹ لئے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہو کہ اس کو فقیر تجھے آ لینے گی۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہو کہ تیری امیر اسے مل جائے گی۔ کہا نہیں فرمایا پھر کیا اندیشہ جو کہ تیرے کپڑے ملے ہو جائیں گے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا شیطان میرا ساتھی ہے جو مجھ پر اچھی چیز کو بڑا ظاہر کرتا ہے اور بری کو اچھا دیکھتا ہے۔ نصف دولت اس کو دی۔ حضرت نے اس فقیر سے فرمایا تجھے قبول ہے اس نے کہا نہیں۔ اس امیر نے پوچھا کیوں اس نے کہا تاکہ یہ مال مجھے بھی ایسا ہی مفرد نہ بنا دے۔ جیسا تجھے بنا دیا ہے۔

۱۲۔ عِلِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ الْقَاسَانِيِّ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي مُنَاجَاةِ مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى إِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ : مَرَّحَبًا بِشِعَارِ الصَّالِحِينَ ؛ وَإِذَا رَأَيْتَ الْغِنَى مُقْبِلًا فَقُلْ : ذَنْبٌ عَجِلَتْ عُقُوبَتُهُ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام، جو کہ قدرے موٹی سے وقت مناجات کہا اسے موسیٰ فیرنی تمہاری طرف آئے تو کہو مرحبا یا رب
سالمین کا درجہ مالدار آئے تو کہو یہ گناہ ہے جو جلد عذاب لانے والی ہے۔

۱۳۔ عِلِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ الشَّكْوِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
قَالَ الشَّيْخُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : طُوبَى لِمَنْ كَبُرَ بِالْمَشْرِ وَهُمْ الَّذِينَ يَرَوْنَ مَلَكَوَاتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بات ہو ان مساکین کے لئے جو عرصے کا مہینہ اور یہی وہ
رنگ ہیں جو ملکوت سموات و ارض کو دکھتے ہیں۔

۱۴۔ وَبِإِسْرَائِيلَ قَالَ : قَالَ الشَّيْخُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُشْتَرِ الْمَسَاكِينِ طَبُوا نَفْسًا وَأَعْمَلُوا اللَّهُ إِلَيْنِ مَأْمَنًا
فَلَوْ بَكُمُ بَيْنَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ فَكُفُّمُ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَلَا تَوَابَ لَكُمْ .

۱۴۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ مساکین کو اپنے نفسوں کو پس پناؤ اور دل سے ہر قسمی چیز کے توڑ گارو تو اللہ تمہارے
سے تواب عطا فرمائے گا اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو تواب نہ ملے گا۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى سُلَيْبًا يُشَادِي بَيْنَ يَدَيْهِ أَرْبَعُ
الْعُرْوَةِ ، فَرَفَعَهُمْ عَنْهُ مِنَ الْمَسْكِينِ ، فَيَقُولُ : عِبَادِي ، فَيَقُولُونَ : لَسْنَا ، فَيَقُولُ : إِنْ شِئْتُمْ ، فَيَقُولُ : إِنْ شِئْتُمْ
إِنَّمَا أَفْقَرُكُمْ لِهَوَانِ بَيْكُمُ ، إِنِّي وَالْكَسْبِ ، إِنَّمَا أَخْتَرْتُكُمْ لِمَنْ لِي هَذَا الْيَوْمَ تَصَفَّحُوا أَوْ حَوِّمُوا النَّاسَ فَمَنْ مَسَّحَ
إِلَيْكُمْ مَرَّةً فَأَلَمْ يَصْفَحْهُ إِلَّا بِي فَكَافَوْهُ عَنِّي بِالْحَدِيثِ .

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا ایک ستاد کو حکم دے گا اور اسے کہے گا
یہ تمہاری سب سے لوگوں کی گردنیں انھیں کی خدا کے گناہ سے بند وادو حجاب دس گے اسے ہمارے پروردگار! ہم
حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فیر نہیں بنا یا تمہاری نہیں ذراں کھنٹا تھا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب آنک کے دن کے لئے
کیا تھا۔ اب بیچاؤ لوگوں کے چہروں کو پس جس نے تم سے لگے کی۔ اب اس کا بدلہ دو اس طرح کہ انھیں جڑ سے ہی بناؤ۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَدَّادِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ
جَدِّهِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُصَنَّبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوْلَى الْخَاسِ هَذِهِ الشَّبَعَةُ عَلَى اللَّهِ فِي مَالِ الْبَرِّ زِي
لَتَعْلَمُ مِنَ الْخَالِ الَّذِي هُمْ فِيهَا إِلَى مَا عَوَّضُوا مِنْهَا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر یہ شیعوں خدا سے رزق طلب کرنے کے بارے میں انوح و زاری نہ کرتے تو البتہ ہم ان کو موجودہ حالت سے ایسی حالت کی طرف بدل دیتے جو اس سے زیادہ تنگ ہوتی۔

۱۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَمَا تَدْخُلُ السُّوقَ ؟ أَمَا تَرَى الْفَاكِيَةَ تَبَاعُ ، وَالشَّيْبَةَ وَمِثْلَ مَشَقَّتِهِ ؟ فَقُلْتُ : بَلَى ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ لَكَ بِكُلِّ مَاتَرَاهُ فَلَا تَقْدِرُ عَلَى شِرَائِهِ حَسَنَةً .

۱۸۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم بازار نہیں جاتے کیا تم وہاں نہ دیکھو گے کہ طرح طرح کے پھل اور تہاں کی خوشبو کے مطابق چیزیں یک رہی ہیں میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو تو اس سے محرومی کیسے تکلیف ہوگی۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِصْحَانَ ، عَنْ مَعْصُومِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَيَعْتَذِرُ إِلَى عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ الْمَخْجُوعِ فِي الدُّنْيَا كَمَا يَمْتَنِدُ الْأَخُّ إِلَى أَخِيهِ ، فَيَقُولُ : وَعَيْرَ نِي وَجَلَالِي مَا أَخْوَجُكَ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَانَ بِكَ عَلَيَّ ، فَأَرْفَعُ هَذَا السَّجْفَ فَأَنْظُرُ إِلَى مَا عَوَّضَكَ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَرْفَعُ فَيَقُولُ مَا صَرَّ نِي مَا مَنَنْتَنِي مَعَ مَا عَوَّضْتَنِي .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو اس طرح معذرت خواہی کر لے جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے۔ فرماتا ہے قسم ہے اپنے عورت و جلال کی۔ میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا بس اب تو پردہ اٹھا اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلے تجھے کیا عوض دیا ہے پس وہ پردہ اٹھا کر کہے گا جو تجھے وہاں نقصان پہنچا تھا اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَامَ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَأْتُوا أَبَابَ الْجَنَّةِ فَيَضْرِبُوا بَابَ الْجَنَّةِ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ ؛ فَيَقَالُ لَهُمْ : أَقْبِلُوا الْجَسَابَ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئًا تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی وہ دروازہ

جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو۔ وہ کہیں گے ہم نقرار ہیں، ان سے کہا جائے گا حساب لے چلو۔ وہ کہیں ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا کہ حساب دیں خدا کی گائیہ کچھ ہے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ غَلَامِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : إِنِّي لَمْ أَغْنِ الْغَنِيَّةَ لِكِرَامَةِ بِهِ عَلَيَّ وَلَمْ أَفْقِرِ الْفَقِيرَ لِهُوَ إِنْ بِهِ عَلَيَّ وَهُوَ مِمَّا ابْتَلَيْتُ بِهِ الْأَغْنِيَاءَ بِالْفُقَرَاءِ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ الْأَغْنِيَاءُ الْجَنَّةَ .

۲۰۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے عروجن فرمائے ہیں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی احسان مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں نے نقرار کی وجہ سے اغنیاء کی آزمائش کی اگر نقرار نہ ہوتے تو اغنیاء جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَالْمُقَضَّلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَيَّاسِرُ شَيْعَتِنَا أُمَّنَاؤُنَا عَلَى مَخَاوِبِهِمْ ، فَاحْفَظُونَا فِيهِمْ يَحْفَظْكُمْ اللَّهُ .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے والد ارشید ہمارے مال کے امین ہیں اپنے صاحب اختیار لوگوں کے لئے پس ایسے لوگوں کی اسے والد اور تم حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الْفُقَرَاءُ زِينَةُ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْعِزَارِ عَلَى خِدِّ الْفَرَسِ

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے فقیری مومن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے حتیٰ بحام سے گھوڑے کے چوڑے کی جوتی ہے یعنی جس طرح بحام گھوڑے کو ادھر ادھر غلط حرکت سے روکتا ہے اسی طرح فقیری مومن کو بری خواہشات سے روکتی ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَوْلَا أَنْ

يَكُونُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً، قَالَ: عَنِّي بِذَلِكَ أُمَّةٌ تُعْبَدُ بِهِيَ أَنْ يَكُونُوا عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ كَقَدْرٍ كَلِمَةٍ
وَلَجَمَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِيَبُوْتَهُمْ سِقْمَاءٌ فِيضَةً، وَلَوْ قَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ بِأُمَّةٍ تُعْبَدُ بِهِيَ لَعَزَزَ الْمُؤْمِنُونَ
وَعَسَمَهُمْ ذَلِكَ وَلَمْ يَنَا كِحُوْمَهُمْ وَلَمْ يُوَارِثُوهُمْ .

۲۳۔ راری کہتا ہے میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے
ہو جائیں گے (زخرف) فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدی۔ جو رسول کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے اہم ہمتی کا انکار کرنے سے
سب کافر ہو گئے، اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو (تمام جنت کے لئے) چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن امت محمدی کے
لئے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضامندی کی علامت ہے اور یہ کہ کافر
دولت مندی کے غرور میں نہ مومنوں کو لاکھ دیتے دیتے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

دوسو چھتیسواں باب

تم

۲۳۶ (باب)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عَبْدِ الصَّلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي
بِكُرْمِ الْأَرْقَطِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَوْ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ فَقَالَ:
أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي رَجُلٌ مُنْقَطِعٌ إِلَيْكُمْ بِمَوَدَّتِي وَقَدْ أَصَابَنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَقَدْ تَقَرَّبْتُ بِذَلِكَ إِلَى
أَهْلِ بَيْتِي وَقَوْمِي فَلَمْ يَزِدْنِي بِذَلِكَ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْدًا، قَالَ: فَمَا آتَاكَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا أُخْبِرْتُكَ قَالَ: جُمِلْتُ
فِي ذَلِكَ أَدْعَى اللَّهُ لِي أَنْ يُغْفِرَ لِي عَنْ خَلْقِهِ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رِزْقَ مَنْ شَاءَ عَلَى بَدَنِي مَنْ شَاءَ وَلَكِنْ
سَلَّ اللَّهُ أَنْ يُغْفِرَ لِي عَنِ الْحَاجَةِ الَّتِي تَنْظُرُ لَكَ إِلَى لِيَامِ خَلْقِهِ .

۱۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی
محبت کو ہر طرف سے قطع کر کے آپ کی طرف توجہ کی ہے مجھے ایک بار سخت ضرورت پیش آئی۔ میں نے اپنے خاندان اور قوم کے سامنے
پیش کر کے ہر درجہ ہی گروں لوگ مجھ سے دور ہی رہے۔ فرمایا جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تجھ سے یا کسی
میں نے کہا میں آپ پر نرا ہوں میرے لئے خدا سے دعا فرمائیے کہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے فرمایا خدا نے رزق کو تقسیم
کیا ہے اس طرح کہ جس کے ہاتھ سے جس کو چاہا ہے دلا یا ہے بلکہ یہ دعا کہ خدا وقت ضرورت کمینوں سے پالانہ ڈالے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسِ بْنِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْفَقْرُ مِنَ الدُّنْيَا وَالْمَوْتُ مِنَ الْآخِرَةِ ، فَقَالَ : لَا أُولِكِنَّ مِنَ النَّبِيِّينَ .

۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فقیر سخت موت ہے۔ میں نے کہا کیا اس سے آپ کی مراد دنیا و دوزخ کا نہ ہوتا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ ممتا ہی ہے دین حق سے۔

دوسو سینتیسواں باب

قلب انسانی کے دوکان ہیں جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان

(باب) ۲۳۷

«(أَنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ يَنْتَفِعُ فِيهِمَا الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ)»

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا لَهُ أُذُنَانِ ، عَلَى إِحْدَاهُمَا مَلَكٌ مُرْسِدٌ وَعَلَى الْأُخْرَى شَيْطَانٌ مُقْتَنٍ ، هَذَا يَأْمُرُهُ وَهَذَا يَنْهَاهُ ، الشَّيْطَانُ يَأْمُرُهُ بِالْمَعَاصِي وَالْمَلَكُ يَنْهَاهُ عَنْهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَعَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشَّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ .

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دل کے دوکان ہوتے ہیں ایک میں ہدایت کرنے والے فرشتے بات کہتا ہے اور دوسرے میں تمہارے پروردگار شیطان یہ حکم دیتا ہے اور وہ منع کرتا ہے۔ شیطان گناہوں کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو روکتا ہے اور فرمایا ہے سورۃ قے میں داہنی طرف اور بائیں طرف ایک شیطان بیٹھا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ایک سخت نگہبان (خدا) اس کے پاس ہوتا ہے۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ فَإِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِذَنْبٍ قَالَ لَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ : لَا تَعْمَلْ ؛ وَقَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ : افْعَلْ ، وَإِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا نَزَعَ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ .

۲- حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ دل کے دوکان ہوتے ہیں جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو روح ایمان

ہستی ہے مت کہ اور شیطان کہتا ہے اور جب معاملہ زنا ہوتا ہے تو روح ایمان اس سے الگ ہو جاتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِيانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلِقَلْبِهِ أُذُنَانِ فِي جَوْفِهِ : أُذُنٌ يَنْتَقُ فِيهَا الْوَسْوَاسُ الْخَسَّاسُ ، وَ أُذُنٌ يَنْتَقُ فِيهَا الْمَلَكُ ، فَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ بِالْمَلِكِ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں ایک میں شیطان اپنے سوسے کی پھونک مارتا ہے اور دوسرے میں فرشتہ، خدا بندہ مومن کی مدد فرشتہ سے کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور مرد کی ان کی اپنی روح سے۔

دوسواڑیسواں باب

وہ روح جس سے مومن کی تائید کی جاتی ہے

(بَابُ) ۲۳۸

﴿الرُّوحُ الَّذِي أُيِّدَ بِهِ الْمُؤْمِنُ﴾

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانَ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ لِي : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أُيِّدُ الْمُؤْمِنَ بِرُوحٍ مِنْهُ تَحْضُرُهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحْسِنُ فِيهِ وَيَتَّقِي ، وَتَقْبَلُ عَنْهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُذْنِبُ فِيهِ وَيَعْتَدِي ، فَيَهِيَ مَعَهُ تَهْتَرُ سُورُوا عِنْدَ إِحْسَانِهِ وَتَسْبُخُ فِي التَّرَى عِنْدَ إِسَاءَتِهِ ، فَتَعَاهَدُوا عِبَادَ اللَّهِ نِعْمَهُ بِإِضْلَاحِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تَزِدُّوهُا يَقِينًا وَتَزِيدُونَهَا نَفْسًا أَمْيَنًا ، رَحِمَ اللَّهُ أُمَّرَأَةً هَمَّ بِخَيْرٍ فَعَمِلَهُ أَوْهَمَ بِشَرٍّ فَارْتَدَعَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : نَحْنُ نُؤَيِّدُ الرُّوحَ بِالتَّطَاعَةِ لِلَّهِ وَالعَمَلِ لَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اپنی ایک روح

سے جو مومن کے پاس اس وقت آتی ہے جبکہ وہ نیکی کرتا اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اگر گناہ کرتا ہے یا حد سے تجاوز کرتا ہے تو غائب ہو جاتی ہے احسان کرنے وقت وہ اس کے پاس خوشی سے جھومتی ہے اور گناہ کے وقت زمین کی تہ میں چلی جاتی ہے پس ماہے اللہ کے بند و اپنے نفسوں کی اصلاح کے لئے آمادہ رہو تاکہ تمہارا یقین زیادہ ہو اور تم نفع حاصل کرو اس جنت کا جو نفیس اور قیمتی ہے خدا رحم کرے اس بندہ پر جو نیکی کا ارادہ کرے اور اس سے باز رہے پھر فرمایا ہم اہلبیت تائید حاصل کرتے ہیں روح سے اللہ کی اطاعت کا قصد کر کے اور اس پر عمل کر کے۔

دوسوا آنتالیسواں باب

زُئُوب

(بَابُ الذُّنُوبِ) ۲۳۹

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خَطِيئَةٍ ، إِذَا نَالَ الْقَلْبَ لِيُؤَافِعُ الْخَطِيئَةَ فَمَا تَزَالَ يَدُ حَتَّى تَقْلِبَ عَلَيْهِ فَيَصِيرَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ .

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا گناہ سے زیادہ کوئی چیز قلب انسانی کو فاسد نہیں کرتی جب کوئی دل گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو وہ گناہ اس پر غالب آجاتا ہے اور اسے پلٹ کر رکھ دیتا ہے دھروہ گناہ کبیرہ کرنے لگتا ہے)

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ زَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ» فَقَالَ : مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى فِعْلِ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُصَيِّرُهُمْ إِلَى النَّارِ .

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (سورۃ بقرہ) (انہوں نے حق کو چھڑ کر، اکتنا صبر دکھایا دوزخ میں جانے کے لئے، لوگوں نے اس کا مطلب پوچھا تو فرمایا اس قدر صبر کیا اس فعل پر جس کے متعلق وہ نہیں جانتے کہ یہ ان کو دوزخ کی طرف لے جائیگا۔

۳- عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَمَا

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِرْقِي يُضْرَبُ وَلَا نَكْبَةٌ وَلَا صُدَاجٌ وَلَا مَرَضٌ إِلَّا بَدَنْبٍ ؛ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ » قَالَ : ثُمَّ قَالَ : « وَمَا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ مِمَّا يُؤَاخِذُ بِهِ » .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی رگ بدن پھرتی ہے یا سستی پیش آتی ہے یا درد سر ہوتا ہے یا بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ کسی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے خدا فرماتا ہے جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی کتوتوں سے آتی ہے اور اللہ تمہارے زیادہ گناہ معاف کرتا ہے پھر حضرت نے فرمایا جتنے گناہ خدا معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جن کے متعلق وہ مواخذہ کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عَيْنِ الْمُضَيْلِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ نَكْبَةٍ تُصِيبُ الْعَبْدَ إِلَّا بَدَنْبٌ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت بھی آتی ہے اس کے گناہ کے باعث آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کرتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : لَا تُبَدِّلَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ ، وَقَدِّعِيكَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْمَنِ الْبَيِّنَاتِ مَنْ عَمِلَ الشَّيْئَاتِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہنسی میں اگلے دانست ظاہر نہ کرنے چاہئیں اس شخص کو جو بڑے اعمال کرتا ہے اور بڑے اعمال کے مواخذہ سے کوئی بے خوف نہیں رہ سکتا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : وَمَا سَطَوَاتُ اللَّهِ ؟ قَالَ : الْأَخْذُ عَلَيَّ الْمَعَاصِي .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے پناہ مانگو اس کی سنت گیری سے رات اور دن۔ راوی نے پوچھا سنت گیری سے کیا مراد ہے فرمایا اللہ کی معاصی پر گرفت۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رکھ اس نے مجھ سے ناراض کیا اور محمد رومی کا مستحق ہوا۔

۱۵ - ابْنُ مَجْنُوبٍ ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي حَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّهُ مَا مَرَّ سَنَةً أَقَلُّ مَطَرًا مِنْ سَنَةٍ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمْعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ، إِنَّ اللَّهَ تَمَرٌ وَجَلَّ إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدَّرَ لَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَإِلَى الْغَيَابِي وَالْمَحَارِ وَالْخِيَالِ وَإِنَّ اللَّهَ أَيْدُبُ الْجُعَلِ فِي جُحْرِهَا يَحْبِسُ الْمَطَرُ عَنِ الْأَرْضِ الَّتِي هِيَ بِمَحَلِّهَا يَحْطَأُ يَأْمَنُ بِحَضْرَتِهَا وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا السَّبِيلَ فِي مَسَلِّكَ يَسْوَى مَحَلَّةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي .
قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَعْتَبُوا يَا أَوْلِي الْأَبْصَارِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوئی سال بلحاظ بارش دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن خدا جہاں چاہتا ہے برساتا ہے جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے اس بارش کو پٹا بٹلے ہے جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے اور اس بارش کو دوسری طرف بھیج دیتا ہے بشرطیکہ وہ اہل معاصی نہ ہیں ورنہ وہ اسے جنگلوں دریاؤں اور پہاڑوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جہاں چاہتا ہے بارش روک کر اس سرزمین سے جہاں اس کا سورج پڑتا ہے اس تصور پر کہ وہ اپنا سایہ رخ و ہاں سے کیوں نہیں چلائے، جہاں اہل معاصی رہتے ہیں خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشاں کر دی ہے جو اہل معاصی کی راہ سے جدا ہے۔ حضرت نے فرمایا اسے باسعیرت لوگو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔
مطلب یہ ہے کہ خدا جب اہل معاصی کے قریب کیڑوں تک کارہنہا پسند نہیں کرتا تو نیک انسانوں کا توبیح یہ کہاں تک پسند کرے گا ان کو چلے کہ نور ان کی ہمتا کی سے علیحدہ ہو جائیں تاکہ خشک سالی کے عذاب میں مبتلا نہ ہوں۔

۱۶ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ مُكَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الرُّجْلَ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُحْرَمُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَإِنَّ الْعَمَلَ الشَّيْئِيَّ أَسْرَعُ فِي حَاصِيهِ مِنَ التَّيَكُّبِ فِي اللَّحْمِ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے تو وہ توفیق الہی سلب ہونے کی بنا پر نماز شب سے محروم ہو جاتا ہے اور عمل بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۱۷ - عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنْ ابْنِ مُكَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِسِقَةٍ فَلَا يَتَمَلَّهَا

قَالَ رَبُّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ قَبْرَاهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ : وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُغْفِرُكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ عمل میں نہ لائے بسا اوقات بندہ کسی عمل بد کو خفیف سمجھ کر بجا لاتا ہے۔ خدا سے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا اس کے بعد تجھ پرگز نہ بخشوں گا۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : حَقَّقْ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَمُضِيَ فِي ذَاكِ إِلَّا أَصْحَابُهَا لِلشَّمْسِ حَتَّى تُطَهَّرَهَا .

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پڑتا کہ وہ پاک کرے اس کو باطنی پھارت سے لیجئے اسے دیر تک کرسے اور اس کو گزیندہ جانوروں سے بھر دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَمِيِّ ، عَنْ يَسْمَعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِنْ أَلْبَسْتُمْ لِيَجْبَسَ عَلَيَّ ذَنْبٌ مِنْ ذُنُوبِكُمْ بِأَيِّ عِلْمٍ لَمْ تَنْظُرُوا إِلَيَّ أُرْوَاهُ فِي الْجَنَّةِ يَنْتَقِمَنَّ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو جعفر اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک بندہ نیکو دیکر گناہوں کے صرف ایک گناہ کی بدولت رسول جنت سے سویریں تک روک یا جلسے گاہ اپنی ازواج کی طرف جو نعمت جنت سے بہرہ یاب ہوں گی بہرست کرتا ہے گا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزَبَانَ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : [قَالَ:] مَا مِنْ عَبْدٍ إِذْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ ، فَإِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا حَرَّجَ فِي النُّكْتَةِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، فَإِنْ تَابَ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوَادُ وَإِنْ تَمَادَى فِي الذَّنْبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادُ حَتَّى يُغَطِّيَ الْبَيْضَانَ فَإِذَا غَطَّى الْبَيْضَانَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَلَّا بَلْ ذَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ »

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ سیاہی برطرف ہو جاتی ہے اور اگر گناہ پر باقی رہتا ہے تو یہ سیاہی

بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس نقطہ سفید کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو وہ شخص نیکی کی طرف رجوع ہی نہیں کرتا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے بلکہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل چرک آؤد ہو گئے ہیں۔

۲۱۔ عَدَّةٌ وَنَاصِحَاتٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا تَبْدِينَ عَنِ الْوَيْعَةِ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا تَأْمُرَ الْبَنَاتِ وَقَدْ عَمِلْتَ السَّيِّئَاتِ .

۲۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بسنے میں اپنے راستہ ظاہر کر دو جبکہ تم بڑے عمل کر چکے ہو اور آرام سے مت رہو اگر تم گناہ کر چکے ہو۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّادٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : سَعَيْتُهُ يَقُولُ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ قَضَىٰ قَضَاءَ حَمَّاءِ الْأَيُّمِ عَلَى الْعَبْدِ بِعَمَّةٍ فَبَسَلْتُهَا إِشَاءَ حَسْبِي يُعَذِّبُ الْعَبْدَ دَنَابًا يَسْتَجِزُّ بِذَلِكَ الثَّمَّةَ .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ السلام کے گمیرے پر بڑا گوار فرمایا کرتے تھے کہ فدائے یہی ہے کہ دیا ہے کہ خدا اپنے عبد کو جو نعمت دیتا ہے وہ سلب کر لے کے لئے نہیں۔ ہاں جب بندہ سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس کے عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ حَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْوَالِدَاتُ يُرْجَوْنَ لِقَاءِ رَبِّهِنَّ كَمَا رُجِيَ الْوَالِدُونَ» ، فَقَالَ : هُوَ لَا ، قَوْمٌ كَانَتْ لَهُمْ قُرْبَىٰ مُتَّصِلَةٌ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَنْهَارٌ جَارِيَةٌ وَأَمْوَالٌ ظَاهِرَةٌ فَكَفَرُوا بِنِعْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَتَرُوا وَأَمَّا بِأَنْفُسِهِمْ مِنْ عَافِيَةِ اللَّهِ فَغَبِرَ اللَّهُ مَا بَيْنَهُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا وَأَمَّا بِأَنْفُسِهِمْ ، فَأَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ فَقَرَّتْ قُرَاهِمُ وَحَرَّتْ دِيَارُهُمْ وَأَذْهَبَ أَمْوَالَهُمْ ، وَأَبْدَلَهُمْ مَكَانَ جِسَانِهِمْ حَسَنِينَ ذَوَاتِنِي أُكُلُ حَمِيْطٍ وَأَنْبِلٍ وَشَنِيٍّ مِنْ يَدْبَرٍ قَلِيلٍ ، ثُمَّ قَالَ : ذَلِكَ جَزَاءُهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نَجَازِي إِلَّا الْكَافِرِينَ .

۲۳۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا (سورہ۔ ہا) سبا والوالدات

ہمارے رب ہمارے قرون کے درمیان دوری ڈال دینے اور انھوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا۔ خدا نے فرمایا یہ قوم ہے جن کے گاؤں ملے جلے تھے نہ ایک دوسرے کے دیکھتے تھے اور ان کی بستوں میں نہریں جاری تھیں اور مال و دولت و بڑے رنوں کی خوب تھا انھوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا۔ اور خدا نے ان کی نعمتوں میں تفریق پیدا کر دیا اور خدا کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ خدا نے ان پر عذاب کے لئے سیلِ عرم کو بھیجا جس نے ان کے گاؤں متفرق کر دیئے۔ اور ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کے باغوں کو کم کر دیا۔ اور ان کے باغوں کو شجر اور پھلدار کے درختوں میں بدل دیا۔ اور کچھ ہری کے درخت بھی آگائیے۔ جب مالک باغ بھیج کر آیا اور اپنے باغ کا یہ حال دیکھا کہ کھینٹا گیا یہ ہمارے کفر کی سزا ہے اور یہ سزا اور یہ سزا تو کفرانِ نعمت ہی کی ہو سکتی ہے۔

۲۴ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنِ رَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَلَسَلَهَا إِيَّاهُ حَتَّى يُذَيِّبَ وَفَأَسْتَجِبَنَّ بِذَلِكَ التَّلَبُّ .

۲۴۔ راوی کہتے ہیں میری حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے میری کسی کو نعمت دی یہ حالت اس وقت تک طلب نہیں کرتا جب تک اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جس سے سزا کا مستحق ہو۔

۲۵ - عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَسِبُوا عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ بْنِ وَاقِدِ الْجَرَدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ أَلْفَ عَمَلٍ بَعَثَ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَائِ اللَّهِ إِلَى قَوْمِهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ قُلْ لِقَوْمِكَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرَيْبَةٍ وَلَا أَلِ الْأَيْمَانِ كَأَنْوَاعِهِ طَافِقِي فَأَسْأَلُكُمْ فِيمَا سَرَّاهُ فَتَحَوُّ لَوَاعِمًا أَحِبُّ إِلَى مَا كَرِهَ الْإِنْسَانُ لَنْ لَمْ تَمْسُحُوا بِحُجُوتِي إِلَى مَا كَرِهْتُمْ وَإِلَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرَيْبَةٍ وَلَا أَهْلِ بَيْتِ كَأَنْوَاعِهِ مَعْصِيَتِي فَأَسْأَلُكُمْ فِيمَا سَرَّاهُ فَتَحَوُّ لَوَاعِمًا كَرِهَ إِلَى مَا أَحِبُّ الْإِنْسَانُ لَنْ لَمْ عَمَّا يَكْرَهُونَ إِلَى مَا يُحِبُّونَ ، وَقُلْ لَكُمْ : إِنْ رَحِمْتِي سَبَّحْتَ عَصْبِي وَلَا تُقَاتِلُوا بِرَأْسِي رَحِمْتِي فَإِنَّهُ لَا يُعَاظِمُ عِنْدِي ذَنْبَ أَفْئُرِهِ وَقُلْ لَكُمْ : لَا تَغْتَسِرُوا مِثْلَ مِثْلِ آبَائِي لِيَسْتَجِيبُوا بِأَوْلِيَائِي فَإِنَّ لِي سَطْوَاتٍ عِنْدَ عَصْبِي ، الْآيَةَ وَمَنْ نَهَاشَنِي مِنْ حَلْفِي .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کو بھیجا اس قوم کی طرف اور وہ ایک کاپی قوم سے کہہ دو کوئی بستی اور کوئی مجمع آدمیوں کا ایسا نہیں کہ جس کو میری اطاعت کی بنا پر جو شے نہ نصیب ہوئی ہو اور اس کے بعد وہ اس چیز سے جو مجھے محبوب ہے پلٹ کر اس چیز کی طرف آگئے ہوں جو مجھے پسند نہیں تو پھر میں نے بھی

ان کی وہ حالت جو انھیں پسند تھی اس حالت سے بدل دی جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے اور کوئی ہستی اور خاندان ایسا نہیں ہے جسے میری معصیت میں نقصان نہ پہنچا ہو۔ لیکن جب وہ اس عمل سے ہٹ کر اس عمل کی طرف آگے جو مجھے محبوب ہے تو میں نے بھی ان کی بری حالت، اچھی حالت سے بدل دی اور اس نسی سے کہا، تم ان سے کہہ دو کہ میرا رحم میرے غصہ پر سبقت کرتا ہے۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہو، کسی گناہ کا بخش دینا میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور میرے غصے کے سزاوار بن کر مجھے اگلا شمس نہ بناؤ اور میرے اولیاء کی توہین نہ کرو۔ میرا غصہ ایسا ہے کہ میری مخلوق اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتی۔

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ . عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ الزُّنَادِ قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ : إِذَا اطْمَأَنَّ رَضِيَتْ وَإِذَا رَضِيَتْ بَارَكَتْ وَلَيْسَ لِرَجُلٍ نَبِيَّةٌ وَإِذَا غَضِبَتْ غَضِبَتْ وَإِذَا غَضِبَتْ لَعَنَتْ وَلَعْنَتِي تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَدَى .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے کسی ایک نبی کو وحی کی کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت نازل کرتا ہوں اور میرے برکت نازل کرنے کی کوئی اتہرا نہیں اور جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں اپنے بندہ پر لعنت کرتا ہوں اور میرا لعن کرنا اس کو سب سے ساتویں طبقہ میں پہنچاتا ہے۔

۲۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (أَنَّهُ) قَالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَكْتُمُ بِهِ الْعَرُوفَ مِنَ السُّلْطَانِ وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِالذُّنُوبِ فَتَوْقَوْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا تَمَادُوا فِيهَا .

۲۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے تم میں سے کسی کو بادشاہ کا خوف زیادہ ہو تو اسے بسبب گناہ کے بسبب جان تک ممکن ہونے کو گناہوں سے بچاؤ اور اگر صادر ہو تو اس کو بار بار ذکر کرو۔

۲۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، رَقَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَأَوْجَعُ أَوْجَعُ الْمُقْلُوبِ مِنَ الذُّنُوبِ ، وَلَا خَسُوفَ أَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ ، وَكَفَى بِمَسْأَلَتِكَ تَفَكُّرًا ؛ وَقَفَى بِالْمَوْتِ وَاعْظَا

۲۸۔ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دنوں کے لئے کوئی درد گناہ سے زیادہ نہیں اور کوئی خوف موت سے بڑھ کر نہیں جو گناہ ہو چکا اس کے مترادف ہی شکر کا فی ہے اور موت سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

۲۹ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْهَمْدِيِّ ، عَنِ الْقَبَائِسِ بْنِ هِلَالِ الشَّامِيِّ

مَوْلَى لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا يَقُولُ : كُلَّمَا أُحْدِثَ الْعِبَادُ مِنَ اللَّهِ نُوبٌ مَالَهُمْ يَكُونُوا يَمْعُكُونَ ، أُحْدِثَ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا أَنْتُمْ تَكُونُوا يَتَرَفُونَ .

۲۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جس سے ایسا گناہ کرتے ہیں جسے پہلے نہیں کیا اور بیخبر بدعت، وردین، گواہی اللہ پر ایسی بنا نازل کرتا ہے جسے وہ پہلے سے نہیں جانتے۔ (یعنی کسی ظالم کو ان پر مسلط کر لے ہے)

۳۰۔ عَمْرُو بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَسْبُوبٍ ، عَنْ عُبَادِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِذَا عَصَانِي مَنْ عَرَفَنِي سَلَطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَتَرَفَنِي .

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میری معرفت رکھتے ہوئے بھی گناہ کر لے تو میں اس پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔

۳۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسِ بْنِ عَرْفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مُنَادِيًا يُنَادِي : مَهْلًا مَهْلًا عِبَادَ اللَّهِ عَنْ مَعَاذِ اللَّهِ ، قُلُوبًا بِهَاتِمٌ رُشِعٌ ، وَصِيْبَةٌ رُشِعٌ ، وَشِيُوْحٌ رُشِعٌ ، لَسْتُ عَلَيْكُمْ الْعَذَابَ مَهْلًا ، قُرْشُونَ بِيْرَضًا .

۳۱۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے اگر خدا فرمائے اور میں بھی تو کبھی میں کہ ہر دن اور رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو گناہ سے باز رہو اگر تم ہوتے چرنے دے اور وہ دہشتے کے اور تم ہیڑے کو اب تم پر ایسا عذاب نازل کرتا جو تمہیں بیس کر کے دیتا۔

دوسو پالیسواں باب

گناہان کبیرہ

(باب الکبائر) ۲۲۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ الْحَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنْ تَجَنَّبُوا كِبَائِرَ مَا تُنْبِئُونَ عَنْهُ لُكَيْبٌ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلُكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ : الْكِبَائِرُ : الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا النَّارَ .

۱۔ فرمایا صادق آن محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جس سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو اللہ تمہارے کچھ گناہوں کا نفاذ بنا دے گا اور تم کو جنت کے بہترین مقام میں جگہ دے گا امام نے فرمایا ہے گناہان کبیرہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے بجا لے کر جہنم کو واجب کیا ہے۔

۲۔ عَنهُ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ قَالَ : كَتَبَ هَمِي بَعْضُ اصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَأَلِهِ عَنِ الْكِبَائِرِ ، كَمْ هِيَ وَمَا هِيَ ؟ فَكَتَبَ : الْكِبَائِرُ ، مَنْ اجْتَنَبَ مَا وَعَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّادَ كَفَّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ إِذَا كَانَ مُؤْمِنًا وَالسَّبْعُ الْمَوْجِبَاتُ : قَتْلُ النَّفْسِ الْحَرَامِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ الزَّيْبِ ، وَالنَّعْوُوبُ بَعْدَ الْيَوْمِ وَقَدْ غُفِرَ الْمُحْسَنَاتُ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالْيُرَادُ مِنَ الرَّحِيفِ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے لکھ کر پوچھا کہ گناہان کبیرہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں آپ نے جواب میں لکھا کہ جن گناہوں پر اللہ نے جہنم میں ڈالنے کا وعدہ کیا ہے اور ان سے بچنے پر کچھ گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ مومن ہو اور جہنم میں جانے کا سبب سات اور ساتوں طریقوں سے ہیں یہ خطا کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، سود کھانا اور ہجرت کے بعد پھر بارگشتہ میں جانا (کریم نواز آزاد صاحب) اور ان عفو شدہ گناہوں میں سے نہ مال کا کھانا اور مال یتیم کھانا اور شکر سے بھاگ جانا۔

۳۔ عَنِ ابْنِ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَبْعَةٌ يَقُولُ : الْكِبَائِرُ سَبْعٌ : قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مُتَمَتِدًا ، وَقَتْلُ الْمُحْسَنِ ، وَالْيُرَادُ مِنَ الرَّحِيفِ ، وَالنَّعْوُوبُ بَعْدَ الْيَوْمِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا ، وَأَكْلُ الزَّيْبِ بَابَعْدَ الْيَتِيمِ وَكَأَنَّ مَا أَوْجَبَ اللَّهُ تَكْلِفَهُ السَّادَ .

سور فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ سات ہیں مگر کسی مومن کو قتل کرنا، زن عفت، دارتہمت زمانا کھانا شکر سے بھاگنا، ہجرت کے بعد اپنے مقام پر واپس جانا، ظلم سے مال یتیم کھانا، حرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا اور ہر وہ گناہ جس پر رورخ واجب ہے۔

۴۔ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ مِنَ الْكِبَائِرِ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَالْيَأْسُ مِنَ رُوحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنُ لِمَكْرِ اللَّهِ ، وَقَدْ رَوَى (أَنَّ) أَكْبَرَ الْكِبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام صادق علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں والدین کی نافرمانی، رحمت خدا سے مایوسی، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا اور ایک روایت میں ہے کہ شکرک بالذات سے بڑا گناہ ہے۔

۵- یونس ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ نَعْمَانَ الرَّازِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ ذَنِيَ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے زنا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا اور جس نے شراب پی وہ ایمان سے خارج ہوا۔ اور جس نے قصداً کسی دن ماہ صیام میں روزہ نہ رکھا وہ بھی ایمان سے خارج ہوا۔

۶- عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَزْنِي الرَّأْيِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ : لَا، إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سَلْبَ الْإِيمَانِ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُذَّةَ الْإِيمَانِ فَإِذَا غَادَسَ سَلْبَ الْإِيمَانِ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ؟ فَقَالَ : مَا كَثُرَ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ فَلَا يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا .

۶۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا زنا نہیں کرتا کوئی زانی دراصل نیکو وہ مومن ہو فرمایا۔ نہیں اگر وہ عورت کے بطن پر سوار ہوگا تو ایمان سلب ہو جائے گا اگر سبب جلتے گا تو ایمان لوٹ آئے گا اگر پھر ایسا کرے گا تو سلب ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ لوٹنے کا ارادہ کرے تو فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اعادہ نہیں کرتا۔

۷- يونس ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ يَخْتَفُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْقَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ ، قَالَ : الْقَوَاحِشُ الرَّأْيِي وَالسَّرِيقَةُ وَاللَّغَمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَعْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ . قُلْتُ : بَيْنَ الضَّلَالِ وَالْكَفْرِ مِزْلَةٌ؟ فَقَالَ : مَا كَثُرَ عُرَى الْإِيمَانِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ بڑے گناہوں، بڑے کاربوں اور بے حیائی کی باتوں سے چھپتے ہیں مگر اس میں فواحش سے مراد زنا اور سر قہ ہے اور لغم سے مراد وہ شخص جس کو گناہ پر بلاست کی جگہ اور چھوڑ تو یہ کرنے میں نے کہا کیا گمراہی اور کفر کے درمیان بھی کوئی درجہ ہے فرمایا ایمان کی بہت سی رسیاں ہیں جن سے تمسک کر کے وہ مومن رہتا ہے۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْكِبَائِرِ ، فَقَالَ : هُنَّ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام سَبْعٌ : الْكُفْرُ بِاللَّهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيْتَةِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْفِ ، وَالشُّعْرَبُ بَعْدَ الْحِجْرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : قَهْدًا أَكْبَرَ الْمَعَاصِي؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : فَأَكُلُ ذَرْمًا مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا كَبْرًا أَمْ تَرَكَ الصَّلَاةَ؟ قَالَ : تَرَكَ الصَّلَاةَ ، قُلْتُ : فَمَا عَنَّتْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فِي

الکبائر؛ فقال: أَيُّ شَيْءٍ أَوْ لِمَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: الْكُفْرُ، قَالَ: فَإِنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ كَافِرٌ. يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

۸۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا: کبائر کے متعلق فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں دو سات ہیں۔ کفر باللہ، کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، بعد شہوت سوت سوکھانا، ظلم سے مال یتیم کھانا، شکر سے فرار۔ بعد ہجرت باویہ نشینی، میں نے کہا کیا اکبر معاصی یہی ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا بغیر جن مال یتیم سے ایک درہم کا زیادہ بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک، فرمایا ترک نماز، میں نے کہا پھر آپ نے اسے گناہ ان کبیرہ میں کیوں نہیں ذکر فرمایا۔ فرمایا میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا میں نے کہا کفر کا۔ فرمایا پس بے سبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَا مِنْ عَبْدٍ أَوْ عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ حُجَّةً حَتَّى يَقَعَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَأَذْأَعِمِلُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً أَنْ كَشَفَتْ عَنْهُ الْجَنَّةَ فَيُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنْ اسْتُرُوا عَبْدِي بِأَجْنِحَتِكُمْ فَتَسْتُرُهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، قَالَ: فَمَا يَدْعُ فَيَسْتَأْمِنُ الْقَبِيحِ الْإِفَارِقَةَ حَتَّى يَمْتَدِّحَ إِلَى الشَّامِ بِفَيْلِهِ الْقَبِيحِ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ مَا يَدْعُ شَيْئًا إِلَّا رَكِبَهُ وَإِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَمَا يَسْتَعُ، فَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ أَنْ ارْقَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ فَإِذَا قِيلَ ذَلِكَ أَخَذَ فِي بَعْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَمَنْدَ ذَلِكَ يَنْتَبِئُكَ يَنْتَبِئُكَ فِي السَّمَاءِ وَيَنْتَبِئُكَ فِي الْأَرْضِ، يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مَهْلُوكُ الشَّرِّ فَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ: لَوْ كَانَتْ لِي فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرْتُكُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ.

وَرَوَاهُ ابْنُ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس بڑے بے ہوشی سے ہوتے ہیں جب تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے۔ جب وہ چالیس گناہ کبیرہ کرتا ہے تو یہ سپرین اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان فرشتوں کو کوئی کر تلبیہ کہ میرے بندے کو اپنے ہروں سے چھپائے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر فرمایا جب وہ کسی بُرائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے بڑے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اسے پروردگار اس تیرے بندے کے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی بد اعمالی سے جیسا آتی ہے خدا بت ان کو وحی کرتا ہے کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹا لو جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس بندے میں ہم اہلیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور ملائکہ کہتے ہیں پروردگار ایسا تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ

اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا۔ خدا وحی کرتا ہے کہ اگر اس بندہ سے میری کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں یہ حکم نہ دیتا کہ اپنے بازوؤں کو اس سے ہٹالو۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْكِبَائِرُ : الْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَآكُلُ مَالِ الْمَسْكِينِ ظُلْمًا ، وَآكُلُ الرِّيزِ بَابَعْدَ اللَّيْتِ ، وَالتَّمَرُّبُ بِعَدَا الْبَجْرَةِ ، وَقَدْفُ الْمُحَصَّنَةِ ، وَالْيَرَادُ مِنَ الرَّحْفِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ ، الْمُرْتَكِبَ لِلْكَبِيرَةِ يَمُوتُ عَلَيْهَا ، أَتُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ وَإِنْ عُذِّبَ بِهَا فَيَكُونُ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ ، أَوَّلَهُ انْقِطَاعُ ؟ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذَا زَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ ، وَلِذَلِكَ يُعَذِّبُ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَ إِنْ كَانَ مُعْتَرِفًا بِأَنَّهَا كَبِيرَةٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَأَنَّهُ يُعَذِّبُ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا غَيْرُ حَلَالٍ ، فَإِنَّهُ مُعَذِّبٌ عَلَيْهَا وَهُوَ أَهْوَنُ عَذَابًا مِنَ الْأَوَّلِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ ہیں یہ ، رحمتِ خدا سے نا امید ہونا ، راحتِ الہیہ سے مایوس ہونا ، عذابِ خدا سے بے خوف ہونا ، بے گناہ کا قتل والدین کی نافرمانی ، ظلم سے مالِ یتیم کھانا ، سود کھانا اس کے حرمت ظاہر ہونے کے بعد بھی ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا ، زینِ عفت مآب پر نہایت زنا کا گناہ ، شکر سے بھاگ جانا ، حضرت سے کسی نے سوال کیا۔ کیا شرک ارتکاب کرنے والا اگر اسی حالت میں مرحلے تو کیا وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا اور اس پر وہی عذاب ہے جو مشرکین کے لئے ہے یا انقطاع عذاب ہوگا فرمایا اگر اس کا خیال ہوگا کہ اس نے یہ فعل حلال کیلئے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سنت سے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا معترف ہوگا کہ اس نے گناہ کبیرہ کیا ہے اور فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور وہ اس کے لئے حلال نہ تھا تو اس کا عذاب پہلے واسطے سے کم ہوگا مگر وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَتَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَرَى الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : هُوَ قَوْلُهُ : هُوَ آيَةُ نَفْسِهِ يَرُودُ مِنْهُ ، ذَلِكَ الَّذِي يُفَارِقُهُ .

۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ رسول اللہ کے اس قول کے خلاف ، جب کوئی زنا کرتا ہے تو روحِ ایمان اس سے جدا ہو جاتی ہے فرمایا قولِ باری کے متعلق ہے اور اس نے ان کا مدد کی اپنی روح سے یہی روح اس سے جدا ہو جاتی ہے

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ النَّضِيلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : رَسَلْتُ مِنْهُ رُوحَ الْإِيمَانِ مَاذَا عَلِيٌّ بَطْنِيهَا فَإِذَا نَزَلَ غَادَا الْإِيمَانُ قَالَ : قُلْتُ [لَهُ] : أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ ؟ قَالَ : لَا - أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ أَنْ يَسْرِقَ انْقَطَعَ بَدْنُهُ ؟

۱۲ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک مرد و عورت کے شکم پر سب سے گاروچ ایمان اس سے دور رہے گی۔ ہاں جب وہ بغیر زنا لگتا ہے جائے گا تو روح ایمان عود کرے گی۔ میں نے کہا اگر وہ قصد زنا رکھتا ہو تب بھی روح ایمان جدا ہو جائے گی۔ فرمایا نہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ سر و کار ارادہ رکھنے والے کا ہاتھ قطع نہیں کیا جاتا۔

۱۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُسَاوِيَةَ بِنِ عَمَّارٍ ، عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَّابَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا إِذَا كَانَ عَلِيٌّ بَطْنِيهَا سَلِبَ الْإِيمَانَ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رَدَّ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ إِذَا دَانَ يَعُودُ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَهُمُّ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

۱۳ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبدہ نے سوال کیا۔ زنا کرنے والا کیا مومن رہتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ جب وہ عورت کے شکم پر ہے گا ایمان سے دور رہے گا ہاں اگر بازرہے گا (توبہ کے بعد) اس کا ایمان لوٹ آئے گا اس نے پوچھا۔ اگر بون زنا کی طرف پھر لوٹنے کا ارادہ کرے۔ فرمایا اگر ایسا ہوتا ہے کہ لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے تو نہیں لوٹتا مطلب یہ ہے کہ صرف ارادہ پر سلب ایمان نہ ہوگا۔

۱۴ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ النُّوْشَاءِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكَبَائِرُ سَبْعَةٌ - مِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ مُتَعَمِّدًا ، وَالشِّرْكُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، وَقَدْغُ الْمُحْتَمَّةِ ، وَأَكْلُ آيَةِ نَابِعَةِ الْبَيْتَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْفِ ، وَالشَّعْرُ بِبَعْدِ الْهَجْرَةِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ طُلْمًا ، قَالَ : وَالشَّعْرُ بِِ وَالشِّرْكُ وَاجِدٌ .

۱۴ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا بڑی بات ہیں۔ عمدہ کسی بیگناہ مومن کا قتل کرنا، شرک باللہ، زنا عقیقہ سے بڑھ کر سنگینا، سوکھانا، لشکر سے فرار ہونا، ہجرت کے بعد دار کفر میں واپس جانا، والدین کی نافرمانی از روئے ظلم مال یتیم کھانا اور فریب العرب اور شرک ایک ہی چیز ہے۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَالَّذِي إِذَا دَعَا أَبُوهُ لَمَنْ أَبَاهُ وَالَّذِي إِذَا أَحْبَبَهُ ابْنُهُ يَصْرَبُهُ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ بھی کتابان کبیرہ سے ہے کہ باپ بیٹے سے کچھ طلب کرے اور وہ اسے نہ دے اور پتھاپ کو بڑ لکھے اور یہ بھی کہ جب بیٹا باپ کی خواہش پوری کرے تو باپ اسے مارے اور اس کی طاقت سے زیادہ مانگے

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَاوُدَ الْغَنَوِيِّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ بُنَاتَةَ قَالَ: جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي نَاسَأَزْعَمُو أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَأْكُلُ الرِّبَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْفِكُ الدَّمَ الْحَرَامَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؛ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هَذَا وَحَرَجَ مِنْهُ صَدْرِي حِينَ أَزْعَمُ أَنَّ هَذَا الْعَبْدَ يُصَلِّي صَلَاتِي وَيَدْعُو دُعَائِي وَيُنَاصِحُنِي وَأَنَا كَيْحُهُ وَيُوَارِثُنِي وَأُوَارِثُهُ وَقَدْ حَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَالَّذِي لَيْلٌ عَلَيْهِ كِتَابُ اللَّهِ:

خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ وَأَنْزَلَهُمْ ثَلَاثَ مَنَازِلَ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ: «أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ»، فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ السَّابِقِينَ فَأَيُّهُمْ أَنْبِيَاءُ مُرْسَلُونَ وَعَبْرُ مُرْسَلِينَ، جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَزْوَاجٍ: رُوحَ الْقُدُسِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، فِرُوحَ الْقُدُسِ بَعِيُوا أَنْبِيَاءُ مُرْسَلِينَ وَعَبْرُ مُرْسَلِينَ وَبِهَا عَلِمُوا الْأَشْيَاءَ وَرُوحَ الْإِيمَانِ عَبَدُوا اللَّهَ وَلَمْ يُشِرْ كَوَايِدَ شَيْئًا وَرُوحَ الْقُوَّةِ جَاهَدُوا عَدُوَّهُمْ وَعَالَجُوا مَعَالِمَهُمْ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ أَصَابُوا الذَّبْدَ الطَّلَاعَ وَتَكَحَّوْا الْحَلَالَ مِنَ سَبَابِ النِّسَاءِ، وَرُوحَ الْبَدَنِ دَبَّتُوا وَدَرَجُوا قَهْوَلَاءَ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَضْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «ذَلِكَ الرَّجُلُ سَلَّ فَصَلَّنا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ وَأَيُّنَا عَسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْبَيْتَاتِ وَأَيُّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ، ثُمَّ قَالَ: فِي جَمَاعَتِهِمْ وَأَيُّدُهُمْ بِرُوحِ مِنْهُ يَقُولُ: أَكْرَمُهُمْ بِهَا فَصَلَّاهُمْ عَلَى مَنْ سَوَّاهُمْ، قَهْوَلَاءَ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَضْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ.

ثُمَّ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْمَيْمَنَةِ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا بِأَعْيَانِهِمْ، جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَزْوَاجٍ: رُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، فَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هَذِهِ الْأَزْوَاجَ الْأَرْبَعَةَ حَتَّى تَأْتِي عَلَيْهِ خَالَاتٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذِهِ الْخَالَاتُ؟ فَقَالَ: أَمَّاوُا وَلَا مَنُ فَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَدْنَى الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَمْلَأَ بَعْدَ عِلْمِ شَيْئًا، فَهَذَا يَنْقُصُ مِنْهُ جَمِيعُ الْأَزْوَاجِ وَكَيْسَ بِالَّذِي يَخْرُجُ مِنْ دِينِ اللَّهِ لِأَنَّ الْغَائِلَ بِيَدِهِ إِلَى أَدْنَى عُمُرِهِ فَهُوَ لَا يَعْرِفُ

لِلصَّلَاةِ وَقَنَاءِ وَلَا يَسْتَطِيعُ التَّجَدُّدَ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَلَا بِالْعِيَامِ فِي الصَّغَرِ مَعَ النَّاسِ قَهْدًا تُغْفَانُ مِنْ رُوحِ الْإِيمَانِ وَلَيْسَ يَصْرُهُ شَيْئًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحَ الْقُوَّةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ جِهَادَ عَدُوِّهِ وَلَا يَسْتَطِيعُ مَلَبَّ الْمَبْشَرَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَلَوْ مَرَّتْ بِهِ أَصْبَحَ بَنَاتِ آدَمَ لَمْ يَحِجَّ إِلَيْهَا وَلَمْ يَقَمْ وَتَبَقِيَ رُوحُ الْبَدَنِ فِيهِ فَهُوَ يَدْبُ وَيَنْدُجُ حَتَّى يَأْتِيَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَهْدًا الْخَالِ خَيْرٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَوَّ النَّعَائِلُ بِهِ وَقَدْ تَأْتِي عَلَيْهِ خَالَاتٌ فِي قُوَّتِهِ وَشَبَابِهِ فِيهِمْ بِالْخَطْبَةِ فَيُشَجِّعُهُ رُوحُ الْقُوَّةِ وَيَزِيْنُ لَهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ وَيَقْوِدُهُ رُوحُ الْبَدَنِ حَتَّى تَوْقِعَهُ فِي الْخَطْبَةِ فَإِذَا لَمَسَهَا تَقْصُ مِنَ الْإِيمَانِ وَتَقْصِي مِنْهُ فَلَيْسَ يَعُودُ فِيهِ حَتَّى يَتَوَبَّ ، فَإِذَا تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ غَادَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ نَارَ جَهَنَّمَ .

فَأَمَّا أَصْحَابُ الْمَشَاغِبِ فَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْزِفُونَ كَمَا يَعْزِفُونَ آبَاءَهُمْ، يَعْزِفُونَ قَهْدًا وَالْوَلَايَةَ فِي التَّوْبَةِ وَالْإِنْجِيلَ كَمَا يَعْزِفُونَ آبَاءَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ» وَإِنْ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ، «الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ» (أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيْهِمْ) فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُكْتُمِينَ، فَلَمَّا جَحَدُوا مَا عَرَفُوا ابْتَلَاهُمْ اللَّهُ [بِذَلِكَ] فَسَلَبَهُمْ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ أَسْكَنَ آبَائَهُمْ ثَلَاثَةَ أَزْوَاجٍ رُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ ، ثُمَّ أَضَافَهُمْ إِلَى الْأَنْعَامِ، فَقَالَ: وَإِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ، لِأَنَّ الذَّابَّةَ إِذَا تَحْمَلُ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَتَعْتَلِفُ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ وَتَسْبِرُ بِرُوحِ الْبَدَنِ، فَقَالَ [لَهُ] السَّائِلُ : أَحْيَيْتَ قَلْبِي بِإِذْنِ اللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .

۱۶۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سو وہ نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے ناخن کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے، مجھ سے یہ بیان کیا گیا اور میرے سینے پر شکنگی واقع ہوئی جب میں نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان مناکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تمھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے اور اس پر دلیل یہ آیت ہے لاہنی طرف دالے اور بائیں طرف دالے سبقت کرنے والے (دو زقیامت ہوں گے) وہ سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء و مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ درجے پیدا کی ہیں۔ روح القدس، روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن، روح قدس کے لئے انبیاء مرسلین وغیر مرسلین مبعوث ہوتے اور اس کی وجہ سے ان کو علم اشیاء حاصل ہوئی اور روح ایمان سے انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روح قوت کے لئے انھوں نے جہاد کیا اپنے دشمنوں سے اور لہنی معاش حاصل کی اور

روح شہوت سے لذت طعام حاصل کی اور بطریق حلال غزرتوں سے نکل گیا اور روح بدن سے چلے پھرتے۔ پس یہ عند اللہ مغفور ہیں اور ان کی فروگذاشتوں سے درگزر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور جب اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اور ایک گروہ کے لئے کہا۔ ہم نے اس کی تائید اپنی روح سے کی، خدا فرماتا ہے کہ اس نے ان کو مکرم کیا اور دوسروں پر ان کو فضیلت دی، یہ وہ گروہ ہے جو عند اللہ مغفور ہے اور جس کی فروگذاشتوں سے درگزر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے دہنی طوف دالوں کا ذکر کیا ہے یہ لحاظ اپنی ذاتوں کے سچے مومن ہوں گے ان میں خدا نے چار رو میں قرار دی ہیں روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن، عجب خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے جب تک حالات نہ بدلیں۔ اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت ہوتی ہے فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے بعض اپنی عمر کے پست تر حصہ تک پہنچتے ہیں تاکہ وہ جلنے کے بعد سب کچھ بھول جائیں اس عمر میں تمام روجوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے لیکن باوجود اس کمی کے وہ دین خدا سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ یہ کمزوری خدا کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہے جو زوال عمر کی طرف اس کو لے جاتا ہے زیادہ بڑھا ہو کر نہ تو وہ نماز کا وقت جانتا ہے اور نہ مات اور دین میں سنت نمازوں کا، نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے نہ نقصان روح ایمان ہے لیکن اس سے اس کو نقصان نہیں پہنچتا اور بعض کی ان میں روح قوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا اور کسب معاش سے قاصر رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حسین سے حسین عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ کھڑے ہونے پر قدرت رکھتا ہے صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے یہ حالات انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ کمزور دین اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں کہ انسان کے بدن میں قوت بھی ہوتی ہے اور عالم شباب بھی لیکن ایسی حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب کہ گزرتا ہے تو اس کے ایمان میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے اور جب تک توبہ نہیں کرتا۔ ایمان اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ عجز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نارجمہ میں داخل کرتا ہے۔ رہے بائیں طرف والے لوگ تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب تعادری وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ولایت کا ذکر تورات و انجیل میں ہے وہ اسے پڑھ کر حضرت کی معرفت اسی طرح حاصل کئے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی پھر ان میں سے ایک گروہ نے حق بات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ رب کی طرف سے آنحضرتؐ کمان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ پس تم انکار کرنے والے نہ بنو! جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی انکار کر دیا تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا اور ان کے ابدان میں تین رو میں رکھیں روح قوت، روح شہوت اور روح بدن اور ان کو نسبت دی جو پاؤں سے اور نہ پایا۔ وہ جو پاؤں کی طرح ہیں۔ کیوں کہ جو پائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں اور روح شہوت سے چراتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب

سائل نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے یہ جواب سنا تو کچھ لگا اے امیر المؤمنین آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا زَالَتْ جُلُومُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هُوَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [: «وَلَا تَبْتَغُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ» ثُمَّ قَالَ : غَيْرَ هَذَا أَبَيْنُ مِنْهُ ، ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [: «وَأَتَدَمُّمُ بِرُوحٍ مِنْهُ هُوَ الَّذِي فَارَقَهُ .

۱۷۔ داؤد نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا، تو رسول اللہ کے متعلق کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو اس سے روح ایمان سلب ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا یہ قول آنحضرت کا اس آیت کی خصل ہے۔ خود سے جمع کرنے کے وقت خراب تر ہے جو تمہیں مستحقوں کو دینے ہیں اپنے خرابوں میں شامل کرنے کا قصد نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ واضح آیت یہ ہے، خدا نے اپنی روح سے ان کی مدد کی۔ پس یہی روح ہے جس سے جدا ہو جاتی ہے۔

۱۸ - يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ» الْكَبَائِرُ فَمَا يَسْأَلُهَا ، قَالَ : قُلْتُ : دَخَلَتِ الْكَبَائِرُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ قَالَ : نَعَمْ .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہو گا اسے جسے چاہے گا بخش دے گا اور ای کہتا ہے میں نے پوچھا کیا اس استثناء میں کبائر داخل ہیں یعنی کبائر کو بخش دے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔

۱۹ - يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ فِيهَا إِسْتِثْنَاءٌ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۹۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ فرمایا ہاں۔

۲۰ - يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» قَالَ : مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَأَخْتِنَابِ الْكَبَائِرِ الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا النَّارَ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس سے مراد ہے امام کی

معرفت اور ان گناہان کبیرہ سے اجتناب، جن کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

۲۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ تُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَمَادُونَ الْكَبَائِرِ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : لَا يُزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا گناہان کبیرہ ایمان سے خارج کر دیتے ہیں فرمایا ہاں، اور کبائر کے علاوہ رسول اللہ نے فرمایا، زنا، نہیں کرتا کوئی زنا کرنے والا۔ درآنحالیکہ وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا چور درآنحالیکہ وہ مومن ہو۔

۲۲ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرِّثَابِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرَ وَعَمْرُو بْنُ ذَرٍّ - وَأَطْرُقُ مَعَهُمَا أَبُو حَنِيفَةَ - عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَتَنَكَّمَهُ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ فَقَالَ : إِنَّا لَا نُخْرِجُ أَهْلَ دَعْوَتِنَا وَأَهْلَ مِلَّتِنَا مِنَ الْإِيمَانِ فِي الْمَغَاصِي وَالذُّنُوبِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَا ابْنَ قَيْسٍ أَمَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَدْ قَالَ : لَا يُزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَازْهَبْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ حَيْثُ شِئْتُمْ .

۲۲۔ قیس بن نامر اور عمرو بن ذر اور میرا خیال ہے کہ ابو حنیفہ بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے، ابن قیس نے کہا ہم نہیں خارج ہوتے دین دینے والی جماعت سے اور اہل ایمان کے گروہ سے در صورت گناہ کرنے کے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا، اے ابن قیس رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مومن ہے وہ نہ زنا کرتا ہے اور نہ چوری کرتا ہے پس تو اور تیرے ساتھی جو راہ پا ہوا اختیار کرو۔

۲۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَرْتَكِبُ الْكَبِيرَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ فَيَمُوتُ ، هَلْ يُخْرِجُهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ ؟ وَإِنْ عُدَّتْ كَانَ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشِيرِ كَيْفَ أَمَّ لَهُ مَدَّةٌ عَوَاقِلُهَا ؟ فَقَالَ : مَنْ ارْتَكَبَ كَبِيرَةً مِنَ الْكَبَائِرِ فَزَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ آخَرَ جُزْءَهُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَعُدَّتْ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفًا أَنَّهُ أَذْنَبَ وَمَاتَ عَلَيْهِ آخَرَ جُزْءَهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَذَابُهُ أَهْوَنَ مِنْ عَذَابِ الْآوَّلِ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کسی گناہ کبیرہ کا

مکمل ہوا اور اس حالت میں وہ مر گیا ہو، آیا وہ اسلام سے خارج ہوگا یا نہیں اور اس پر یہی عذاب ہوگا جو مشرک کے لئے ہے یا کچھ مدت کے بعد منقطع ہو جائے گا تو کیا اگر وہ ترکیب گناہ اس خیال کے ساتھ مباح ہے کہ وہ فعل حلال کر رہے ہے تو اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا اقرار کرنے کا کہ اس نے گناہ کیا ہے اور اس حالت میں مر جائے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا مگر اسلام سے خارج نہ ہوگا اور اس پر عذاب پہلے شخص سے کم ہوگا

۷۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : دَخَلَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَمَّا سَلَّمَ وَجَلَسَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ ، نُفُوسَهُمْ أَمْسَكَ فَتَحَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا اسْتَكْتَمَ ، قَالَ : أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ الْكَبَائِرَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَالَ : تَعْمُرُ عَمْرُو أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ إِشْرَاكُ بِاللَّهِ ، يَقُولُ اللَّهُ : «وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، وَنَعَسَهُ الْإِبْرَاسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّ مِنَ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ، ثُمَّ الْأَمُّ لَيْتَكُنَّ اللَّهُ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ، وَبَيْنَهُمَا عَمُقُ الْوَالِدِينَ لِأَنَّ اللَّهَ سُخَّانُهُ جَعَلَ الْمَائِيَّ حَبَّارًا شَيْبًا وَقَتْلُ النَّعِيسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ...» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، وَقَدْفُ الْمُحْصَنَةُ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «لِيُنَافِي الَّذِي نَادَى بِالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا» أَبُو الْفِرَارِ مِنَ الرَّحْبِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يُؤْتِهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبْرَهُ الْأَمْتَحِرِ فَالْقِتَالِ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِقَسْبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَا وَاهُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ، وَأَكْلُ الرِّبَا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ، وَالسُّخْرُ ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ ، وَالرِّبَا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَمْتَلِكْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ، وَالْيَمِينُ الْقَمُوسُ الْفَاجِرَةُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ ، وَالغُلُولُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَغْلِبْ يَاتٍ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْعُ الرِّكَابِ الْمَعْرُوسَةِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَتَكُونُ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وظُهُورُهُمْ ، وَشَهَادَةُ الرُّورِ وَكَيْفَانُ الشَّهَادَةِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آتَمٌ قَلْبُهُ ، وَشُرْبُ الْخَمْرِ لِأَنَّ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ نَهَى عَنْهَا كَمَا نَهَى عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَتَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَدِّدًا أَوْشِيئًا مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَدِّدًا أَفْقَدَ بَرِيءًا مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَنَقَضَ الْعَهْدَ وَقَطَبِعَةُ الرَّحِمِ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» قَالَ: فَخَرَجَ عَمْرُوهُ لَمْ يَصْرَاحْ مِنْ بَكَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: هَلْكَ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَنَارَعَكُمْ فِي الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ.

۲۲۷ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ میں نے اپنے باپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ عمرو بن عبیدہ ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا، سلام کیا اور بیٹھا اور یہ آیت پڑھی الذین والفوا حشاً اور چُپ ہو گیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کتابِ خدا سے کیا بیان فرمائیں۔ فرمایا سن لے عمرو سب سے بڑا گناہ شرک باللہ ہے خدا نے فرمایا ہے جس نے خدا کا شکر یکہ قرار دیا۔ جنت اس پر حسام ہے اس کے بعد رحمتِ خدا سے مایوسی ہے جیسا کہ فرمائے کہ کافروں کے سوا کوئی رحمتِ خدا سے مایوس نہیں ہوتا۔ مگر کافر لوگ۔ اس کے بعد عذابِ خدا سے مایوسی ہے فرماتا ہے خدا کے عذاب سے بے خوف نہیں ہوتا مگر خسارہ پانے والے لوگ، اور ان کبار میں والدین کی نافرمانی ہے کیوں کہ خدا نے نافرمان کو جبار و شقی فرمایا ہے اور ناحق کسی کو قتل کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور زنِ مفیض پر تہمت زنا لگانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور مالِ تیرم کا کھانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم کی آگ بنائیں گے اور جہاد سے فرار خدا فرماتا ہے جو کوئی اس وقت ہتھیار چھوڑے گا سوئے گا اور جنگ کے لئے جیسے زندہ وغیرہ کی درستی یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے، تو وہ غضبِ خدا میں آگیا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور بُری جگہ ہے اور سوڈ کھانا۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ سوڈ کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر لاکھڑا دیا ہو اور جادو ہے خدا فرماتا ہے کہ انھوں نے جان لیا کہ انھوں نے ایسا سنا لیا جس سے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور زلت ہے۔ خدا فرماتا ہے اس گناہ کے کرنے والے کے لئے روز قیامت دو گنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا اور نقصان رساں جھوٹی قسم کھانا خدا فرماتا ہے وہ اللہ سے وعدہ خلافی کر کے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور عیانتِ سرِ قرآنِ فہیمت میں قبل تقسیمِ خدا فرماتا ہے وہی مال اس کے ساتھ قیامت میں لایا جائے گا اور مفروضہ زکوٰۃ نہ دینا۔ خدا فرماتا ہے کہ ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں اس مال سے دافی جائیں گی اور جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی چھپانا۔

خدا فرماتا ہے جو اسے چھپانے کا تو اس کا دل گنہگار قرار پائے گا اور شراب کا پینا خدا نے اس سے اسی طرح منع کیا ہے جس طرح بت پرستی سے باہر تک نماز سے قصداً یا ہر اس شخص کے ترک سے جسے اللہ نے فرض کیا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے عمدتاً نماز کو ترک کیا اللہ اور رسول کی ذمہ داری سے الگ ہو گیا اور وعدہ کا توڑنا قطعِ رحم کرنا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور بُرا ٹھکانہ ہے۔

یہ سن کر عربوں مجید وہاں منیوں کے ساتھ دو تا ہوا نکلا اور کہتا جاتا تھا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے اپنی راتے سے حکم گایا اور آپ سے فضل و علم میں جھگڑا ہو گیا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ کیا کتا کا لفظ صرف ایک دوسرے کا نسبت تو ضیح ہے؟ کے لحاظ سے ہے ورنہ ہر وہ فعل جس سے فدا و رسوں نے روکا ہے اس کا بجا ناگناہ کبیر ہے بلکہ سزا کسی گناہ کو صغیر یا کبیرہ کہہ دیا جاتا ہے ورنہ حقیقت میں سب کبیرہ ہیں۔

دوسواکتالیسواں باب

گناہوں کو حقیر سمجھنا

(باب) ۲۲۱

(انتصاف الذنوب)

۱۔ عُلَيْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقَصْبِيِّ بْنِ شاذَانَ ، جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي اسْمَاءَ زَيْدِ الشَّخَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : اتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ فَإِنَّهَا لَا تُغْفَرُ ، قُلْتُ : وَمَا الْمُحَقَّرَاتُ ؟ قَالَ : الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُولُ : طُوبَى لِي لَوْلَمْ يَكُنْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہوں کے حقیر سمجھنے سے بچو کیونکہ وہ بخشا نہ جائے گا۔ میں نے کہا حقیر سمجھنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک شخص گناہ کرے اور کہے بہتر ہوا۔ میرے لئے کہ اس کے علاوہ دوسرا نہ ہوا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ : لَا تَسْتَكْبِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقَلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ ، فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَنِعُ حَتَّى يَكُونَ كَثِيرًا وَخَافُوا اللَّهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تَعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمْ النَّصَفَ .

۲۔ فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو تمھوڑے تمھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں اور اللہ سے ڈرو پور شیدہ گناہ کرنے میں یعنی لوگوں کے خوف سے توجھ کر گناہ کرتے ہو اللہ سے نہیں ڈرتے

اس صورت میں انصاف کھو بیٹھو گے۔

۳ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَعِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَلِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَالْحَجَّالِ حَمِيصًا ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَزَلَ بِأَرْضٍ قَرَّعَهَا ، فَقَالَ لِأَسْوَاقِهَا : اسْتُوا بِحَطَبٍ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ بِأَرْضٍ قَرَّعَاهَا مَا بَهَا مِنْ حَطَبٍ قَالَ : فَلْيَأْتِ كُلُّ إِنْسَانٍ بِمَا قَدَّرَ عَلَيْهِ ، فَبَاؤُوا بِهِ حَتَّى رَمَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ، بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : هَكَذَا تَبْتِغِ الدُّنُوبَ ، ثُمَّ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الدُّنُوبِ ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ ظَالِمًا ، أَلَا وَإِنَّ ظَالِمًا يَكْتُبُ مَا قَدَّمَ مَوْأَاثَهُمْ وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُسِينٍ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کا گذر ایک ایسی سرزمین پر سے ہوا جو درختوں سے خالی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے کہا حضور یہاں درخت نہیں ہیں فرمایا جس کو چھٹی لکڑیاں ملیں لے گئے وہ لئے اور ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور فرمایا اسی طرح گناہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہیں پھر فرمایا چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ سمجھو کیوں کہ ہر گناہ کا بازہ رس کرنے والا ہے اور وہ لکھتا ہے ہر وہ عمل جو جس نے کیا ہے اور ہر وہ نشان جو جس نے چھوڑا ہے اور ہم نے ہر شے کا احصا امام مسین میں کر دیا ہے۔

دوسویا سوال باب

گناہوں پر اصرار

((باب)) ۲۲۲

«(الإصرار علی الذنوب)»

إِعْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ ، عَنْ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِأَصْفِيرَةٍ مَعَ الْإِصْرَارِ ، وَلَا كَبِيرَةٍ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو ان بار بار کئے جلتے تو چھوٹا نہیں رہتا اور

اگر خدا سے قہر کرنے کی نیت ہو تو اسے اللہ تعالیٰ سے بڑھا لیتے۔

۱۔ ابو علیؑ الأشعری، عن محمد بن سالم، عن أحمد بن القسیر، عن عمرو بن شمر، عن جابر
عن أبي بصیر، فی قول الله عز وجل: «وَلَمْ يُبَشِّرُوا وَاعْلَىٰ مَا قُلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ»، قال: الإصرارُ
هو أن يذنب الذنْبَ فَيَسْتَعِزُّ بِاللَّهِ وَلَا يَحْدِثُ نَفْسَهُ تَوْبَةً فَذَلِكَ الإصرارُ.

۱۔ فرمایا اشعریؑ ابو علیؑ السلام نے اس قول خدا کے متعلق۔ تمہوں نے جو کیا تھا اس پر اصرار نہ کیا اور اس کی ایک کدو
بانتے ہیں فرمایا اصرار کے معنی یہ ہیں کہ انسان گناہ کرے اور خدا سے استغفار نہ کرے اور توبہ کا ذکر بھی زبان پر نہ لائے اسی کا
نام اصرار ہے۔

۲۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن منصور بن يونس، عن أبي بصير
قال: سمعت أبا عبد الله يقول: لا والله لا يقبل الله شيئاً من طاعته على الإصرار على شيء من معاصيه.

۲۔ ابو بصیر سے روای ہے کہ ابن ابی عمیر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا اپنے اطاعت میں کوئی شے اس شخص سے
قبول نہیں کرنا ہوگا اور نہ ہی گناہ پر توبہ نہ کرے۔ اور اس کا تکرار کرتا رہے۔

دوسو بیستہالیسواں باب

کفر کے اصول اور ارکان

(باب) ۲۲۳

(فی اصول الکفر وآرائہ) ۵

۱۔ الحسين بن علي، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد الله
عليه السلام: أصول الكفر ثلاث: الحرْمُ، والإستكبار، والحسد، فأما الحرْمُ فإن آدم عليه السلام حين
أبى عن الشجرة، سئل: أيرمض علي أن أكل منها وأما الإستكبار فإبليس حين أصر بالسجود لآدم
قال: وأما الحسد فإذ آدم حين قتل أحدهما صاحبه.

۱۔ فرمایا ابو علیؑ السلام نے اصول کفر تین ہیں۔ حرْم، تکبر کرنا اور حسد کرنا، حرْم ہی تو تھی جس نے شیطان کو

آدم کو کھلانے پر آمادہ کر دیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدہ آدم سے روکا تھا اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل قتل پر آمادہ کیا۔

توضیح :- اصولی کفر سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات وہ سبب کفر بن جاتا ہے کفر کے بہت سے معنی ہیں ایک یہ کہ خدا کی ربوبیت سے انکار کیا جائے یا اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے اور بعض اوقات نافرمانی خدا اور رسول کو بھی کفر کہا جاتا ہے کبھی اس کا اطلاق کفرانِ نعمت الہی پر بھی ہوتا ہے اسی کی ایک کمتر صورت ترکِ اولیٰ ہے پس یہی حرم بعض اوقات ترکِ اولیٰ کی داعی بن جاتی ہے اور جب بڑھ جاتی ہے تو انسان گناہانِ صغیرہ و کبیرہ کا ترکیب ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وجود خدا سے انکار کر جاتا ہے یا کسی کو اس کا شریک بنا دیتا ہے پس آدم میں حرم کی وہ ہلکی سی صورت تھی جو ترکِ اولیٰ کا باعث ہوئی پھر ان کی اولاد میں اس کا زور بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ وہ مشرک اور محمد تک ہو گئے اسی لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ اصل کفر ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ ابْنِ أَبِيهِمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ التَّسْكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَرْكَانُ الْكُفْرِ أَرْبَعَةٌ : الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالسَّخَطُ وَالْفَقْبُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ارکان کفر چار ہیں۔ متاع دنیا کی طرف رغبت اور ذوال متاع دنیا کا خوف اور امام برحق سے ناراض ہونا اور آئمہ صلاحت کی محبت میں ان پر غصہ کرنا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ نَوْحِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَفَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِنْ أَوْلَىٰ لِمَا عَصَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَيْتٍ : حُبُّ الدُّنْيَا ، وَحُبُّ الرَّيَاسَةِ ، وَحُبُّ الطَّعَامِ ، وَحُبُّ النَّوْمِ ، وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الشَّوْءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی چھ چیزیں ہیں دنیا کی محبت ، ریاست کی محبت ، کھانے کی محبت ، سونے کی محبت ، راحت کی محبت ، اور عورت کی محبت۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا مِنْ خَنَمٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ :

الشُّرُكُ بِاللَّهِ ، قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الشَّرْحِمِ قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ
وَالنَّهْيُ مِنَ الْمَعْرُوفِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی ختم میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کے
نزدیک کرنا سالہ سب سے زیادہ بڑا ہے فرمایا شرک باللہ۔ اس نے کہا اس کے بعد فرمایا قطع رحم اس نے پوچھا پھر فرمایا امر منکر
لاکرم دینا اور نیک سے شیع کرنا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الصَّافِيِّ
قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَجُلٌ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ إِنْ حَدَّثَ كَذَبًا ، وَإِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِنْ
أَتَمَّنَ حَتَّى سَامِعْتَهُ ، قَالَ : هِيَ آذُنِي الْمَنَازِلِ مِنَ الْكُفْرِ وَلَيْسَ يَكْفِي .

۵۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص شیعوں کے ہے لیکن جب کہتا ہے مجھ سے اور
وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیلئے فرمایا یہ کفر کی ادنیٰ منزلت ہے ایسا
شخص کافر نہیں ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَشِدَّةُ الْحَرَمِ فِي مَلَبِ
الدُّنْيَا وَالْأَصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا شقاوت کی نشانیاں ہیں آنکھ کا خشک ہونا یعنی نہ رونا ،
دل کا سخت ہونا ، طلب دنیا کی انتہائی حرص اور گناہ پر اصرار۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : حَتَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ قَعَالَ : الْأَخِيرُ كُمْ بِبِشْرَارِكُمْ ؟ قَالُوا :
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَضْرِبُ عِبْدَهُ وَيَتَزَوَّدُ وَحَدَّهُ ، فَلْتَنُوا أَنْ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ
خَلْقًا هَوْشَرًا مِنْ هَذَا .

تم قال : الْأَخِيرُ كُمْ بِبِشْرَارِكُمْ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الَّذِي لَا يُرْجَى
حَبْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ فَلْتَنُوا أَنْ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا هَوْشَرًا مِنْ هَذَا .

ثُمَّ قَالَ: أَلَا خَيْرٌ كُمْ يَمُنُّ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَمَّا الْمُتَعَبِّثُ مِنَ اللَّعَّانِ
الَّذِي إِذَا ذَكَرَ عِنْدَهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَنَهُمْ وَإِذَا ذَكَرَهُ لَعَنُوهُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین
انسان کون ہے لوگوں نے کہا فرمود یا رسول اللہ ﷺ تمہیں وہ بتاؤں کہ وہ اپنے ظلم کو مار سے اور تمہا کھانے والوں
نے سمجھا کہ خدا نے اس سے بدترین انسان پیدا ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کیا میں اس سے بھی بدتر آدمی کو بتاؤں لوگوں نے کہا فرمود
فرمایا وہ نمش کفار اور لعن کرنے والا کہ جب مومن کا اس کے سامنے آئے کہ اچانک تو ان پر لعن کیسے اور جب اس کا ذکر لوگوں کے سامنے
ہو تو اس پر لعن کریں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ
أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ مَاتَ وَصَلَّى وَرَمَهُ أَنَّهُ
مُسْلِمٌ : مَنْ إِذَا أَتَيْتَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَتَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ :
«إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِبِينَ» وَقَالَ : «أَنْ لَسْتُ أَكْفِيهِمْ أَنْ يَكُنَّ مِنَ الْكَاذِبِينَ» وَفِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَذْكَرُ
فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا»

۸۔ فرمایا رسول اللہ نے تین باتیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان
سمجھے۔ اول جرمات میں خیانت کرے، دوسرے وہ خلافی کرے، تیسرے جب بولے کھوٹ، اللہ نے اپنے کتاب میں فرمایا
ہے اللہ فائنوں کو دوست نہیں رکھتا اور فرمایا ہے اگر کافرین سے ہے تو اللہ کی اس پراخت اور فرماتا ہے اے رسول
کتاب میں ذکر واسمعیل کا جو اپنے وعدے کا سچا اور رسول ہی تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ يَأْتِدُ كُمْ مِثِّي سَبِيًّا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ :
الْفَاجِئُ الْمُتَعَبِّثُ الْبَدِيْعُ الْبَجَلُ الْمُخْتَالُ الْحَقْوُودُ الْحَسُوْدُ الْفَاسِي الْقَلْبِي . الْبَعْدُ مِنْ كُنَّ حَيْبُ
يُرْجَى ، غَيْرُ الْمَأْمُونِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُسْتَعْنَى .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مجھ سے از روئے شباہت
سب سے زیادہ دور کون ہے لوگوں نے کہا فرمود یا رسول اللہ فرمایا۔ گلیا را، بے حیا، بد زبان، تکمیل، اترا کر چلنے والا
(یا حیلہ باز اگر یہ نفیاً محتمل ہے) کینہ توڑ، رشک کرنے والا، صوفی القلب، ہر نیکی سے دور، سرور شرعیں سے بچنا چاہیے

اس سے بے خوف ہو کر نیکی کی امید رکھنے والا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ مَنْشُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسِطِ ، رَفَعَهُ إِلَى سَلْمَانَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلَكَ عَبْدٌ نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءُ ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءُ لَمْ تَلْقَهُ الْأَخْيَارُ مَخُونًا فَإِذَا كَانَ خَائِنًا مَخُونًا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ ، فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا فِتْنًا غَلِيظًا ، فَإِذَا كَانَ فِتْنًا غَلِيظًا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْأَيْمَانِ ، فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْأَيْمَانِ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا شَيْطَانًا مَلْعُونًا .

۱۰۔ علی بن اسباط نے اس روایت کو سلمان رضی اللہ عنہ تک جو قریب بہ عصمت تھے پہنچا کر بیان کیا کہ جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے جیسا کہ دور کر دیتا ہے اور جیسا نہیں رہتی تو خائن بن جاتا ہے اور لوگ اس پر بھروسہ نہیں کرتے اور جب ایسا بن جاتا ہے تو سچا ایمان نہیں رہتا اور صفتِ امانت باقی نہیں رہتی تو وہ ترش رو اور سخت دل بن جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو طوقِ ایمان اس کی گردن سے نکل جاتا ہے اور جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شیطان ملعون بن جاتا ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ مَلْعُونَاتٍ مَلْعُونٌ مَنْ قَلَمَهُنَّ : الْمُنْفِقُ طُ فِي طَلِّ التَّرَّالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءِ الْمُتَنَابِ ، وَالشَّادُّ الطَّرِيقَ الْمُعْرَبَةَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کا ذکر کرنے والا ملعون ہے اول جو اس سایہ دار جگہ میں پافانہ کرے جہاں مسافر آرام کرتے ہیں دوسرے پانی کے مشترک گھاٹ سے لوگوں کو پانی پینے سے روکے ، تیسرے عام گزرگاہوں پر لوگوں کو چلنے سے روکے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْنُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثُ مَلْعُونَاتٍ مَلْعُونٌ مَنْ قَلَمَهُنَّ : الْمُنْفِقُ طُ فِي طَلِّ التَّرَّالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءِ الْمُتَنَابِ ، وَالشَّادُّ الطَّرِيقَ الْمَسْلُوكَ .

۱۲۔ ترجمہ وہی ہے جو حدیث سابق میں گزرا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْنُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْأَخْبِرُكُمْ

بِشَرَارِ رِجَالِكُمْ، قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّ مِنْ شَرَارِ رِجَالِكُمُ الْبُهَاتِ الْبَحْرِيَّةِ، الْقَشَاطِ
الْأَكْلِ وَخَدَهُ، وَالْمَانِعِ رَفْدَهُ، وَالضَّارِبِ عَيْدَهُ، وَالْمُلْجِي عِيَالَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

۱۳۔ جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے سردوں میں بدترین کون ہے۔ ہم نے کہا۔ ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا بدترین تم میں سے وہ ہے جو لوگوں پر بہتان زیادہ باندھے، گناہوں پر بھری چوہا، بدلے جیسا بدگو، اکیلا کھلنے والا، ہوسلی بخشش سے لوگوں کو باز رکھے، اپنے غلام کو مارے اور اپنے عیال کا بارشیر ڈالے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَيْسِرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَمْسَةٌ لِعَمَّتِهِمْ وَكُلٌّ نَبِيٍّ مُجَابٍ: الرَّأْيُ الْوَكُوفُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالنَّارُ الْكُفْرُ
لِئْسَنِي وَالْمُكَذِّبُ بِعَقْدِ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَيْزَتِي مَاحِرٌ مَآءِ اللَّهِ وَالْمُسْتَأْتِرُ بِالْقَمِيءِ [وَالْمُسْتَحِلُّ لَهُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پانچ شخصوں پر میری بھی لعنت ہے اور سب کلمات انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنت کو ترک کرنے والا، تیسرے قضا و قدر الہی کو جھٹلانے والا، چوتھے میری عزت کے حق کو اپنے اوپر حلال کرنے والا، پانچواں مالِ فہیمت میں بے نفس نکالنے والا، شرف کرنے والا۔

دوسو چوالیسواں باب

سریاء

(بَابُ الرِّيَاءِ) ۲۲۴

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَبَادِ بْنِ كَثِيرٍ الْبَصْرِيِّ فِي الْمَسْجِدِ: وَبِئْسَ مَا يَعْبَادُ إِثْكَ وَالرِّيَاءَ فَإِنَّهُ
مَنْ عَمِلَ لِعَبْرِ اللَّهِ وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے مسجد میں اسے عباد دلتے ہوئے کہہ کر اپنے گویا سے کہا کہ میں نے جو عمل اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے کیا جاتا ہے اللہ اس کا اجر اس کے سپرد کرتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا اللَّهُ وَلَا تَحْتَمِلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلنَّاسِ وَلَا تَحْتَمِلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا

مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَائِمٌ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ان نیک کردہ اللہ کے لئے کرو، لوگوں کے خوش کرنے یا دکھانے کے لئے نہیں، جو کام رخصتے اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب اللہ سے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَقْرَأِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كُلُّ رِيَاءٍ شِرْكٌ ، إِنَّهُ مِنْ عَمَلِ النَّاسِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ لِلَّهِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر بیا شرک ہے جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دنیا بندوں سے متعلق ہوتا ہے اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَزْأَجِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ كَانَ يَرْيَؤُا رِيَاءً فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا» قَالَ : الرَّجُلُ جُلِّيَّ عَمَلٍ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ لَا يُطْلَبُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا مَا يُطْلَبُ تَرْكِيَّةَ النَّاسِ يَشْتَبِهِي أَنْ يُسْمَعَ بِهِ النَّاسُ ، فَهَذَا الَّذِي أَشْرَكَ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ أَتَى خَيْرًا فَذَهَبَتِ الْأَيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظَهِّرَ اللَّهَ لَهُ خَيْرًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ سَرَّ شَرًّا فَذَهَبَتِ الْأَيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظَهِّرَ اللَّهَ لَهُ شَرًّا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق ”جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے کہ جو کوئی ثواب کے لئے کام کرتا ہے اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ لوگوں کی مرضی کا طالب ہو کہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے عمل کا پورا جائزہ لیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک بناتا ہے۔ پھر فرمایا جو کوئی پوشیدہ نیک کرتا ہے کچھ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اللہ اس عمل کا نیک بدلہ دے گا اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا کچھ عرصہ بعد خدا اس کے لئے بدلہ ظاہر کر دے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ عُمَرَ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ : قَالَ لِي الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَعْمَلُوا لِغَيْرِيَا ، وَلَا تَسْمَعُوا ، فَإِنَّهُ مِنْ عَمَلِ لَغَيْرِ اللَّهِ وَكُلُّهُ إِلَى مَا عَمِلَ وَيَحْكُ مَا عَمِلَ أَحَدٌ عَمَلًا إِلَّا رَدَّ اللَّهُ ، إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ ،

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن عمرو سے فرمایا۔ جو عمل کر دے یا دوسرے کو فریب دے کہ جو کام غیر خدا کے لئے

ہوگا تو اللہ اس کو اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے وہ کیا گیا ہے ورنہ ہر شخص کوئی کام کر لے گا اللہ اس کا ویسا ہی بدلہ دیتا ہے اگر اچھا کام ہے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برے ہے تو بُرا۔

۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : إِنِّي لَا تَمَسُّنِي مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ تَلَا هَذِهِ آيَةَ دَبْلِ الْإِنْسَانِ عَلَى نَفْسِهِ بِمِثْرِهِ عليه السلام وَلَوْ أَلْقَى مَعَادِيرَهُ ، يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَنْقَرَبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَسْرَسَ سِرْبَةَ رِذَاءِ اللَّهِ رِذَاءَهَا ، إِنَّ خَيْرَ أَفْخِيرٍ وَإِنْ شَرَّ أَفْشُرَ .

۶۔ عمر بن زید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی، انسان اپنے نفس سے خود واقف ہے اگرچہ وہ کیسے ہی غمزدگے۔ اسے ابو حفص بخلات اس چیز کے جو علم الہی میں ہے انسان اللہ کا تقرب کیسے حاصل کرے گا رسول اللہ نے فرمایا ہے جو اپنی کسی حالت کو چھپاتا ہے اللہ اسے اپنی چادر رحمت میں ڈھانپتا ہے پھر وہ لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اگر اچھی ہے تو اچھی صورت میں بری ہے تو بری صورت میں۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : إِنَّ الْمَلِكَ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مَبْتَهَجًا بِهِ فَاذْأَصْعَدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : اجْعَلُوا مَا فِي سِجِّينَ إِنَّهُ لَيْسَ بِإِيَّائِي أَرَادَهَا .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب فرشتہ کسی بندے کا عمل لے کر جس سے وہ خوش ہو اوپر جاتا ہے پس جب وہ اس کی نیکیاں لے کر مقامِ رُزقِ قبول میں جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے اے سبین (دوزخ کا آخری طبقہ) میں ڈال دو کیوں کہ اس عمل سے اس نے میرے سوا میرے غیر کو خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸ - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ لِلْمُرَائِي : يَنْشَطُ إِذَا رَأَى النَّاسَ وَيَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ ، وَيَحْتَبِ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے خود نمائی کے تین موقعے ہیں اول یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے۔ جب تنہا ہو اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔

۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَنَا خَيْرُ شَرِّكَ مِنْ أَشْرَاكَ مَعِيَ غَيْرِي فِي عَمَلٍ

عَمَلَهُ لَمْ أَقْبَلَهُ إِلَّا مَا كَانَ لِي خَالِصًا .

۹۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے انسان اپنے عمل میں میرے سوا جس کو شریک کرتا ہے میں ان تمام شرکار سے بہتر ہوں میں اس کے عمل کو قبول نہ کروں گا جب تک وہ خالص میرے لئے نہ ہو۔

۱۰۔ عِلْيَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَبَارَزَ اللَّهُ بِمَا كَرِهَهُ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مَأْقُوتٌ لَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص لوگوں پر اس عمل کو ظاہر کرتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ پر ظلمت میں ظاہر کرتا ہے وہ چیز جسے وہ دوست نہیں رکھتا تو روز قیامت وہ اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ فَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَا يَسْتَعِ أَحَدُكُمْ أَنْ يَظْهَرَ حُسْنًا وَيَسْتَرَّ سَيِّئًا ، أَلَيْسَ يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَيَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ» ، إِنَّ السَّرِيرَةَ إِذَا صَحَّتْ قَوِيَّتِ الْعَلَانِيَةَ .

الحسین بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن محمد بن جمهور ، عن فضالة ، عن معاوية ، عن الفضيل عن أبي عبد الله ﷺ حمله .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص نیکی کو ظاہر کرنا ہے اور بدی کو چھپاتا ہے کیا وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کر کے یہ پتہ نہیں چلانا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہا ہے خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس سے خدا رہے جب نیت صحیح ہوتی ہے تو ظاہری حالت قوی ہوتی ہے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَلْبِ مِنْ عَمَلِهِ أَظْهَرَ اللَّهُ لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا أَرَادَ ، وَمَنْ أَرَادَ النَّاسَ بِالْكَثِيرِ مِنْ عَمَلِهِ فِي تَعَبٍ مِنْ بَدَنِهِ وَسَهْرٍ مِنْ آيَلِهِ أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يُعَلِّلَهُ فِي عَيْنٍ مِنْ سَمْعِهِ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے عمل قلیل سے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظروں میں زیاں

ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے زیادہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اپنے بدن کی تکان اور شب بیداری بیان کرتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظر میں کم ظاہر ہونے دیتا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ضَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ خَيْرًا إِلَّا لَمْ تَدْعَبِ الْآيَاتُ حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرًّا إِلَّا لَمْ تَدْعَبِ الْآيَاتُ حَتَّى يُظْهِرَ اللَّهُ لَهُ شَرًّا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی عمل نیک کرتا ہے۔ کچھ دن نہیں گزارتے کہ اللہ اس عمل خیر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے اور جو عمل بد کرتا ہے۔ خدا چند روز بعد اس کے عمل بد کو ظاہر کر دیتا ہے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَحَبُّثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَتَحَسُّنُ فِيهِ عَلَانِيَتُهُمْ ، طَمَعًا فِي الدُّنْيَا ، لَا يُرِيدُونَ بِهَ مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ ، يَكُونُ دِينُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُمْ خَوْفٌ ، يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ ، فَيَدْعُوهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ آیا آئے والا ہے کہ لوگوں کی بری نیکیوں پر شیدہ ہوں گی اور ان کے ظاہری اعمال جو بر طبع دنیا ہوں گے لوگوں پر ظاہر ہوں گے جن سے ان کا مقصد تقرب ایزدی نہ ہوگا بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہوگی عذاب الہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہوگا اس وقت وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جیسے ڈوبنے والا پکارتا ہے لیکن خدا ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرْبُودٍ قَالَ : إِنِّي لَأَعْتَشِي مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ تَلَاهُ فِيهِ آيَةَ : «وَلِلْإِنْسَانِ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْفَىٰ مَعَاذِيرَهُ» يَا أَبَاحْفَاصِ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَعْتَدِرَ إِلَى النَّاسِ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَسْرَسَرَ سَرِيرَةً أَلْبَسَهُ اللَّهُ رَدَاءً هَائِلًا خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرًّا أَفْشَرًا .

۱۵۔ عمر دین بزرگ نے بیان کیا میں نے رات کا کھانا حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی۔ انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے چاہے کتنے ہی عذر کرے پھر فرمایا اے اباحفص جو کچھ اس کے عمل کے متعلق خدا جانتا ہے انسان اس کے خلاف لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنی نیت کو چھپاتا ہے خدا اس پر پروہ ڈالتا ہے لیکن

اگر وہ نیک ہے تو نیک ظاہر ہو کر رہتی ہے اور اگر بد ہے تو بد۔

۱۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ ، قَالَ : وَمَا الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ ؟ قَالَ : يَعْمَلُ الرَّجُلُ جُلُ بَصَلَةٍ وَيَنْفِقُ نَفَقَةَ اللَّهِ وَحَدَّهُ لِأَشْرِيكَ لَهُ فَكَتَبَ لَهُ سِرًّا ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَمَحَى فَتُكْتَبُ لَهُ عَلَانِيَةً ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَمَحَى وَتُكْتَبُ لَهُ رِيَاةٌ .

۱۶- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے کسی نے کہا عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک صلہ رحم کرتا ہے یا راہ خدا میں صرف خوشنودی خدا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے نام نیکی لکھی جاتی ہے پھر وہ لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے پس دفتر الہی سے پوشیدہ نیکی کرنے کو ظاہری نیکی لکھا جاتا ہے جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو اس ظاہری نیکی کو بھی محو کر کے ریا کاری لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : اخْشَوْا اللَّهَ حَشِيَةً لَيْسَتْ بِعَمْدٍ ، وَاعْمَلُوا اللَّهَ فِي غَيْرِ رِيَاةٍ ، وَلَا سَمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَكَوَلَهُ اللَّهُ إِلَى عَمَلِهِ .

۱۷- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، بغیر سزا کے خوف کے اور بے ریا اور خود نمائی کے عمل کرو۔ کیونکہ جو کوئی غیر خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو خدا اس کو اس کے عمل کی سزا دیتا ہے۔ یعنی اس کا عمل بے جزا رہتا ہے۔

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ جَبَلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الرَّجُلِ يَعْمَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْخَيْرِ فَيَرَاهُ إِنْسَانٌ قَبِيْرُهُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا هُوَ يَحِبُّ أَنْ يَظْهَرَ لَهُ فِي النَّاسِ الْخَيْرُ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ صَنَعَ ذَلِكَ لِذَلِكَ .

۱۸- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی عمل خیر کرے اور اس کو کوئی دیکھے تو وہ خوش ہو۔ کہ اس کا کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ نیکی کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں پر اس کا اظہار ہو لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خیال مد نظر کہ وہ نیکی نہ لگتی ہو کیوں کہ اس صورت میں ریا ہوگی فالصالح اللہ کے لئے نذر ہے گی۔

دوسو پینتالیسواں باب

طلب ریاست

((باب)) ۲۳۵

(مَلَبِ الرِّثَاةِ)

۱۔ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ خَلَادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فَقَالَ : إِنَّهُ يُحِبُّ الرِّثَاةَ ، فَقَالَ : مَا ذِئْبَانِ ضَارِبَانِ فِي عَنَمٍ قَدْ تَفَرَّقَ رِجَاؤُهَا بِأَخْتَرِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ مِنَ الرِّثَاةِ .

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دین میں ہوس ریاست اس سے زیادہ خوفناک و مفر ہے جتنی درد شکاری بھیڑیوں کی موجودگی اس بکریوں کے گلہ کے لئے جو اپنے چرواہے سے الگ ہو گیا ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَحْمَدَ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ مَلَبَ الرِّثَاةَ هَلَكَ .

۲۔ حضرت ابو حمزہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست و حکومت کی درد ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَهُؤُلَاءِ الرِّثَاةِ الَّذِينَ يَتْرَأُونَ قَوْلَهُ مَا خَفَقَتِ التَّمَالُ خَلْفَ رَجُلٍ إِلَّا هَلَكَ وَ أَهْلَكَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنے آپ کو ان رئیسوں سے بچاؤ جو ایک دوسرے پر سہقت لے جاتا جاتے ہیں۔ دائرہ حرام کے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ وَ غَيْرِهِ رَفَعُوهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَلَمُونَ مَنْ تَرَأَسَ ، مَلَمُونَ مَنْ هَمَّ بِهَا ، مَلَمُونَ مَنْ حَدَّثَ بِهَا نَقَسًا .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے وہ سیدے ہوس ریاست باطلہ کی دشمن ہے وہ جس نے اس کا ارادہ کیا۔ ملعون ہے وہ جس نے اپنے نفس سے اس کی بات چیت کی۔

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن یثوب، عن أبي عبيدة السعدي قال: حدثنا كرام، عن أبي حمزة الثمالي قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام: إياك والرئاسة وإياك أن تعلق أعتاب الرجال، قال: قلت: جئلت فذاك أمّا الرئاسة فقد عرفتُها وأما أن أعلق أعتاب الرجال فما ثلثنا ما في يدي إمامنا وطلعت أعتاب الرجال؟ فقال لي: ليس حيث ذهب؛ إياك أن تتعب رجلاً دون الرجل، ففصت قه في كل ما قال.

۵۔ سر فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے گوریاست سے بجاؤ اور لوگوں کے پیچھے چلنے سے بجاؤ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا ریاست باطلہ گوریاں نے بھی لیا لیکن لوگوں کے پیچھے نہ چلنے سے کیا مراد ہے؟ اس کے سوا ہمارے پاس چارہ کار نہیں کیونکہ کہ کسب معاش کے لئے حکمرانیت کرنا ضروری ہے فرمایا جو شخص نے یہ خیال کیا ایسا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ فرمایا حکمرانیت کے سوا دوسرے کو اپنا رئیس معین نہ کرو۔ ورنہ اس کی تعزیروں کو بربستہ بنا سکو تمہارے لئے خطروں کا سامنا ہوگا اور اگر کوئی کہو تو حاکم باطل کے قتل کی تعزیر ہے اسے کو بجاؤ۔

۶۔ علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن أبي الربيع الشامي، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال لي: ورحمك يا أبا الربيع لأظلمن الرئاسة ولا أتكلم فيها ولا أتناكل بها للناس، فيتعقروا الله ولا تقبل فيما هالأتقول في أنفسنا فإنك موقوف، ومسؤول لا مسألة، فإن كنت صادقاً صدقناك وإن كنت كاذباً كذبتناك.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے یہی دیکھ ہو تجھ پر ریاست، کو طلب نہ کر اور ظالم لوگوں کے پیچھے نہ چل اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا دل نہ کجا اور ہمارے بار سے ہمیں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم نہیں چاہتے خود نہیں کہتے یعنی ہمارے اوصاف میں ظلم نہ کر اور نہ قیامت تجھے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچے ہے تو ہم تیری تعزیر کریں گے اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔

۷۔ عده من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن منصور بن العباس، عن ابن ميثاق، عن أبيه قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: من أذاد الرئاسة هلك.

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ریاست باطل کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَتَرَى لِأَعْرَفَ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ؟ بَلَى وَاللَّهِ وَإِنَّ شِرَارَكُمْ مَنْ
أَحَبَّ أَنْ يُوطَأَ عَقِبُهُ ، إِنَّهُ لَا يُدْمِنُ كَذَّابٍ أَوْ عَاجِزٍ الزَّأْيِ

۸۔ سترمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں تمہارے نیک و بد وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے پیچھے چلیں یعنی خواہاں ریاست ہیں۔ ہنرور ہے کہ ایسا شخص اپنے پیروں سے جھوٹ بونے گا یا پھر عاجز رائے ہے (دوسروں کے کہنے پر چلے گا)۔

دوسو چھیالیسواں باب

اعمال آخرت کے سہار دنیا کی گھات میں ہونا

(باب) ۲۲۶

۱۰ (اِحْتِثَالِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ يُونُسَ
ابْنِ قَتِيْبَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ :
وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَحْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ، وَيَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ؛ وَ
وَيْلٌ لِلَّذِينَ سَبَّوْا الْمُؤْمِنِينَ فِيهِمْ بِالْبَغْيَةِ ، أَبِي يَقْتُرُونَ أُمَّ عَلِيٍّ يَجْتَرُونَ ؛ فَبِيَّ حَلَفْتُ لَا يَبْعَثَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً
تَمْرُكُ الْحَلِيمِ مِنْهُمْ خَيْرَانَ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ

نے فرمایا جو لوگ دین کے حیلے سے دنیا کمانا چاہتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہو اور ان کے لئے سہی جو ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں
کو انصاف کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جن میں رہ کر مومن تقیہ کرے کیا لوگ مجھے دھوکہ دیتے ہیں۔ مجھ کو اپنی
جسارت دکھاتے ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کو وہ سخت عذاب دوں گا کہ اہل عقل حیران ہو جائیں۔

دوسو سینتالیسواں باب

اس کے بارے میں جو عدل کی تعریف کرے اور اہل خلافت ہو

(باب) ۲۴۴

﴿مَنْ وَصَفَ عَدْلًا وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن يوسف البرازي ، عن معلى بن خنيس عن ابي عبد الله عليه السلام قال : **إِنْ [مِنْ] أَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ عَمِلَ بِغَيْرِهِ** .
 ار فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ شخص ہوگا جو انصاف کی تعریف کرنے کے باوجود اس کے خلاف عمل کرے۔

۲۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن سنان ، عن قتيبة الأعشى ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال : **إِنْ [مِنْ] أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ** .
 ۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ عذاب میں وہ ہوگا جو انصاف کی تعریف اور عمل اس کے خلاف کرے۔

۳۔ علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن ابن ابي يعفور ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال : **إِنْ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ** .
 ۳۔ ترجمہ اور پر ہو چکا ہے۔

۴۔ محمد بن یحییٰ ، عن الحسين بن إسحاق ، عن علي بن مهزيار ، عن عبد الله بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن ابي بصير ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال في قول الله عز وجل : **«فَكَيْفَ يُؤَا فِيهِمْ وَالنَّاعُونَ»** قال : **يَأْتِي بَصِيرُهُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلًا بِاللَّسِنِ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ** .
 ۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اس آیت کے متعلق ان باطل معبودوں اور ان کے پیروؤں کو اندھے منہ جہنم

میں ڈال دو۔ فرمایا اے ابوبعبیر یہ وہ لوگ ہیں جو عدل کی تعریف کرتے ہیں اور جب دوسرا کرتا ہے تو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

۵۔ عَدُّ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ حَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَبْلَغُ شَيْعَتَنَا أَنَّهُ لَنْ يَنَالَ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَبْلَغُ شَيْعَتَنَا أَنْ أَعْظَمَ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس نے عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔

دوسواڑتالیسواں باب

لوگوں سے جھگڑنا، خصومت اور لوگوں سے عداوت

(باب) ۲۲۸

﴿الْعُرَىٰ وَالْخُصُومَةُ مَعَادَاةُ الرَّجَالِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدْقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا كُمُ وَالْمِرَاءَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا يُعْرِضَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيَنْبَغُ عَلَيْهِمَا التَّفَاقُ .

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے کو جھگڑنے اور خصومت سے بھاڑیہ دونوں بھائیوں کے حق میں بیماری تلوہ اور نفاق کو پیدا کرنے والے ہیں۔

۲۔ وَيَأْتَانِيهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَمِّي بَابٍ شَاءَ : مَنْ حَسَنَ خَلْقَهُ ، وَحَسَنَى اللَّهُ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَحْضَرِ ، وَتَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُجْتَمِعًا .

۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ تین چیزوں کے ساتھ جو کوئی اللہ سے ملے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اول جس کا خلق اچھا ہو، دوسرے جو لوگوں کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں خدا سے ڈرے

تیسرے ارپہ تن پر ہر پھر بھی لوگوں سے جھگڑا نہ کرے۔

۳۔ وَیَا بُنَادِیْ قَالَ : مَنْ نَصَبَ اللَّهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَوْثَاكَ أَنْ بُكِّرَ الْأَتِیْعَالُ

۳۔ یہ سند سابق رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے بہت جلد اس کا ہر دم کھل جائے اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الشَّذْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تُمَارِئَنَّ حَلِيمًا وَلَا سَفِيهًا ، فَإِنَّ الْحَلِيمَ يَقْبَلُكَ وَالسَّفِيهَ يُؤْذِيكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہ علیم سے جھگڑا کرو نہ بیوقوف سے۔ علیم تم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور حق تم کو ستلنے پر تیار ہو جائے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا كَادَ حَبْرٌ يُبَلِّغُ إِلَّا قَالَ : يَا نَجْمَ آسَمِ شَحَنَاءَ الرِّجَالِ وَعَدَاؤَتَهُمْ

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب بھی خبریں میرے پاس آئے تھوڑے سے کہا۔ اسے محمد بنے تو بچاؤ لوگوں کے بغض اور دشمنی سے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ حَبْرٌ يُبَلِّغُ لِلنَّبِيِّ ﷺ : إِنَّا كُذِّبْنَا وَمَعْلَاهُ الرِّجَالُ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے خبریں لے کر اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّا كُنَّا وَالْمَشَارَةَ فَإِنَّهَا تُورِثُ الْمَعْرَةَ وَتُظْهِرُ الْمَعْرَةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے کو شرائیکز گفتگو سے بچاؤ کہ وہ باعث گنہگاری اور پوشیدہ عیبوں کو ظاہر کرانے کا سبب بنتا ہے۔

۸۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْسَةَ الْعَادِيَةِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْخُصُوعَةَ، فَإِنَّهَا تَشْغَلُ الْقَلْبَ وَتُوْرِكُ النِّقَاطَ وَتَكْسِبُ السَّفَائِنَ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو خصومت سے بچاؤ کر اس سے قلب متفکر ہوتا ہے نفسا قی اور کسے پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا كَادَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام يَأْتِينِي إِلَّا قَالَ: يَا تَحْمَدُ اسْتَقِ شَحَاءَ الرِّجَالِ وَعَدَاؤَتِهِمْ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل جب میرے پاس آئے تو کہا۔ اے محمد اپنے کو بچاؤ لوگوں کی خصومت اور عداوت سے۔

۱۰۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ مِرْزَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَتَانِي جِبْرِئِيلُ عليه السلام قَطُّ إِلَّا أَوْطَأَنِي فَأَخِرُ قَوْلَهُ: إِيَّاكَ وَمُشَافَاةَ النَّاسِ فَإِنَّهَا تَكْتُمُ الْعَوْرَةَ وَتَهْتَبُ بِالْمَوْتِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب جبرئیل میرے پاس آئے تو مجھے نصیحت کی اور انہی بات یہ ہر حق سنی کہ اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ (شر و گیزرات نہ کیجئے) کیونکہ اس سے پرشیدہ عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عزت جاتی رہتی ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَتَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، حَمِيْدًا، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا عَمِيَ إِلَى جِبْرِئِيلَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مَاعَمِيَ إِلَيَّ فِي مُعَادَاةِ الرِّجَالِ.

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے سب سے بڑا عہد مجھ سے لوگوں سے اظہار عداوت کے متعلق لیا۔ یعنی منافقوں سے بھی یہ لطف و مدار بردار کیا جائے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ دَرَعَ الْعَدَاوَةَ حَصَلَ مَا بَدَدَ.

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے عداوت کو بویا اس نے عداوت کو کاٹا۔

دوسوا پنچاسواں باب غضب

۲۲۹ (بابُ الغضب)

۱۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : الْغَضَبُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يَفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غمہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَيْسِرٍ قَالَ : ذُكِرَ الْغَضَبُ عِنْدَ أَبِي حَنَفَةَ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَقْتَضِبُ فَمَا يَرْضَى أَبَدًا حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَى قَوْمٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ مِنْ قَوْمِهِ ذَلِكَ ، فَإِنَّهُ سَيَذْهَبُ عَنْهُ رِجْزُ الشَّيْطَانِ ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَى ذِي رِجْمٍ فَلْيَنْدُ مِنْهُ فَلْيَمْسَهُ ، فَإِنَّ الرَّجْمَ إِذَا مَسَّتْ سَكَتَتْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غمہ کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا جو شخص غمہ زیادہ کرتا ہے وہ اس کا مادی ہو جاتا ہے پھر بات پر غمہ کر کے وہ اپنے کو مستحق جہنم بنا چھوڑتا ہے جس کسی کو لوگوں پر غمہ آئے تو اس کو چاہیے کہ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے دوسو شیطان اس سے دور ہو جائے گا اور جس کو اپنے قرابت دار پر غمہ آئے تو اس کو چاہیے کہ اس سے ہاتھ ملائے کیونکہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ٹکرائے تو غمہ ساکت ہو جاتا ہے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غمہ ہر برائی کا کنجی ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : رَجُلٌ

۲۴۹

اشرفی جلد ۱

کتاب الایمان و الکفر

بَدْوِي قَالَ: إِنِّي أَشْكُرُ الْبَادِيَةَ فَمَلِمَنِي جَوَامِعَ الْكَلَامِ، فَقَالَ: أَمْرُكَ أَنْ لَا تَغْتَضِبَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْأَعْرَابِيُّ الْمَسْأَلَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى رَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: لِأَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا، مَا أَمَرَ نَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالْخَيْرِ. قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَقُولُ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْغَضَبِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَيَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَيَقْتِيفُ الْمُحْصَنَةَ.

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس ایک بدو عرب آیا اور کہنے لگا میں ایک مرد و مہرا نشین ہوں۔ مجھے ایسی نصیحت کیجئے جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ غصہ نہ کرنا۔ اعرابی نے اپنا یہ سوال تین بار دہرایا حضرت نے وہی جواب دیا۔ اب اعرابی نے اپنے دل میں غور کیا اور کہنے لگا اس کے بعد اب میں رسول اللہ سے کوئی سوال نہ کروں گا کیونکہ حضرت نے مجھے امر نیک کا حکم دیا ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے غصہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں جو غصہ و ر ہوتی ہے وہ ایسے شخص کو قتل کر دیتا ہے جس کا قتل کرنا حرام ہو اور وہ زنِ عقیقہ پر تہمت لگاتا ہے

۵- عَنْهُ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمِّي الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: عَلِمَنِي عِظَةٌ أَتَعِظُ بِهَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَاءُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمَنِي عِظَةٌ أَتَعِظُ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْتَضِبْ، ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْتَضِبْ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ..

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تاکہ میں اس پر کار بند ہوں فرمایا جا اور غصہ نہ کر، راوی نے پھر وہی سوال کیا۔ حضرت نے تین بار پھر ہی جواب فرمایا جا اور غصہ نہ کر۔

۶- عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ.

۶- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے غصہ کو روکے گا تو اللہ اس کی شرگاہ کی پردہ پوشی کرے گا

۷- عَنْهُ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى ﷺ: يَا مُوسَى أَمْسِكْ غَضَبَكَ عَمَّنْ مَلَكَتْكَ عَلَيْهِ أَكْفَتْ عَنْكَ غَضَبِي.

۷- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تورات میں ہے کہ خدا نے وقت مناجات موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ اپنے غصہ کو روکو

اس شخص سے جس پر اللہ نے تم کو قدرت دی ہے تاکہ میں تم سے اپنا غصہ روکوں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ بِمَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا كُرِبَ فِي عَصِيكَ أَدْكُرَكَ فِي عَضْبِي لِأَمْحَقَّكَ فِيمَنْ أَمْحَقَّ وَأَرْضَ بِي مُنْتَصِرًا فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے کسی نبی پر وحی کی کہ اے ابن آدم تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر میرے اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور میری یاد بخونہ کروں گا اور میرے انتقام پر راضی ہو کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْهُ ، وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا ظَلَمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے آنا اور زیادہ ہے جب تیرے اوپر کوئی ظلم ہو تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْنُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبًا : يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا كُرِبَ جِنٌّ تَغَضَّبَ أَدْكُرَكَ عِنْدَ عَضْبِي ، فَلَا أَمْحَقَّكَ فِيمَنْ أَمْحَقَّ ، وَإِذَا ظَلَمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ ، فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سنا کہ تورات میں لکھا ہے اے ابن آدم غصہ کے وقت تو مجھے یاد رکھو کہ میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور جب غصہ والوں کو نظر انداز کروں گا تو تیرے ساتھ ایسا نہ کروں گا جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام بہ نسبت تیرے انتقام کے زیادہ بہتر ہوگا۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعًا ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

فَالرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي . قَالَ : أَذْهَبَ وَلَا تَغْضَبُ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : قَدَا كُتِمَتْ
بِذَاكَ ، فَمَضَى إِلَى أَهْلِهِ فَأَذَابَن قَوْمَهُ حَرْبٌ قَدَامُوا صُفُوفًا وَلِيسُوا السِّلَاحَ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ لَيْسَ
سِلَاحَهُ ثُمَّ قَامَ مَعَهُمْ ، ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَغْضَبُ» فَرَمَى السِّلَاحَ ، ثُمَّ جَاءَ يَمْشِي إِلَى
الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ عَدُوُّ قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَا هَؤُلَاءِ مَا كَانَتْ لَكُمْ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْ قَتْلِ أَوْ ضَرْبٍ لَيْسَ فِيهِ
أَنْزَعَلْتَنِي فِي مَالِي أَنَا وَفِيكُمْ هُوَ فَقَالَ الْقَوْمُ : قَمَا كَانَ قَهْوَلَكُمْ ، نَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ مِنْكُمْ ، قَالَ :
فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ وَذَهَبَ الْغَضَبُ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا مجھے کچھ تعلیم دیجئے فرمایا جاؤ اور غصہ نہ کرو اس
نے کہا میرے لئے آپ کا یہ حکم کافی ہے اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں معلوم ہوا کہ اس کی قوم آمادہ جنگ ہے صف بندی ہو چکی
ہے اور لوگوں نے ہتھیار بدن پر سج لئے ہیں یہ حال دیکھ کر اس نے بھی اپنے بدن پر ہتھیار سجے اور ان کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوا
تب اس کو رسول اللہ کا قول یاد آیا۔ عقہ نہ کرنا۔ فوراً اپنے بدن کے ہتھیار کھول ڈالے اور ان لوگوں کے پاس آیا جن سے دشمنی
تھی اور ان سے کہا۔ لوگو اگر تم میں سے کسی کو زخم لگا ہے یا کوئی قتل ہوا ہے یا چوٹ کھائی ہے جن کا اب اثر نہ ہو تو میں اپنے مال سے
دیتا دینے کے لئے تیار ہوں میری قوم سے اس کا تعلق نہ ہو گا میں خود یہ وعدہ دیا کروں گا انھوں نے کہا جو تم کہہ رہے ہو یہ
تمہارے ہی پاس رہے ہم تم سے زیادہ یہ جو ان مردی دکھانے کے اہل ہیں۔ پس اس کے بعد ان میں صلح ہو گئی اور غصہ دور ہو گیا۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ
مَعْبُودٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هَذَا الْغَضَبَ جَمْرَةٌ
مِنَ الشَّيْطَانِ تَوْقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ وَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا غَضِبَ اخْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَحَتْ أَوْدَاجُهُ وَدَخَلَ
الشَّيْطَانُ فِيهِ ، فَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَلْزِمِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رِجْزَ الشَّيْطَانِ لَيَنْهَبُ
عَنْهُ عِنْدَ ذَلِكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ یہ غصہ و غضب ایک شیطانی شرارہ ہے جو آدمی کے قلب میں آگ سپر کا دیتا
جب تم میں سے کوئی غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں بھول جاتی ہیں اور شیطانی وسوسے انسان
کے اندر داخل ہو جاتے ہیں پس جو تم میں ان شیطانی وسوسوں سے ڈرتا ہے اس کو چاہئے کہ زمین گیر ہو جائے یعنی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ
جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اس صورت میں دوسرا شیطانی اس سے دور ہو جائیں گے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْغَضَبُ مَمْحَقَةٌ لِقَلْبِ الْحَكِيمِ ، وَقَالَ : مَنْ لَمْ يَمْلِكْ غَضَبَهُ لَمْ يَمْلِكْ عَقْلَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ایک عقلمند کے قلب سے بہت سی صلاحیتوں کو مٹا دیتا ہے جو اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا وہ اپنی عقل پر قابو نہیں رکھتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَفَّتْ نَفْسُهُ عَنْ أَغْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَ اللَّهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَّتْ غَضَبُهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّتْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے اپنے نفس کو نہیں روکتا۔ خدا روز قیامت اس کے عیوب شمار کریگا اور جو لوگوں سے اپنے غصے کو روکے رہتا ہے خدا روز قیامت اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَجُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَفَّتْ غَضَبُهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّتْ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے غصہ و غضب کو لوگوں سے روکتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

دوسو پچاسواں باب

حسد

(بَابُ الْحَسَدِ) ۲۵۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِي بَأْتِي بَادِرَةٍ فَيَكْتُمُ وَإِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا يَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو گناہ کہ جلدی میں رہی فکر نہ طور پر ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح کھا کر فنا کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ وَالْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الصَّرْبِيِّ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جِرَاجِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْأَيْمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حسد ایمان کو اسی طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِئِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا يَحْسِدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ، إِنَّ عَيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ مِنْ شَرِّ رِجَالِهِ السَّيِّئِ فِي الْبِلَادِ ، فَخَرَجَ فِي بَعْضِ سَيِّحِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَصِيرٌ وَكَانَ كَثِيرَ اللَّزْمِ لِعَيْسَى عليه السلام ، فَلَمَّا أَتَيْتُمَا إِلَى الْبَحْرِ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ بِصِحَّةٍ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى طَهْرٍ الْمَاءِ فَقَالَ الرَّجُلُ الْقَصِيرُ حِينَ نَظَرَ إِلَى عَيْسَى عليه السلام جَارَهُ : بِسْمِ اللَّهِ ، بِصِحَّةٍ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى الْمَاءِ وَوَلَّحَقَ بِعَيْسَى عليه السلام ، فَدَخَلَهُ الْعَجَبُ بِتَسْيِدِهِ . فَقَالَ : هَذَا عَيْسَى رُوحُ اللَّهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ ، فَمَا فَضَلَهُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : قَرِمَسَ فِي الْمَاءِ فَاسْتَعَاثَ بِعَيْسَى فَتَنَاوَلَهُ مِنَ الْمَاءِ فَأَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا قُلْتَ يَا قَصِيرُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : هَذَا رُوحُ اللَّهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ عَجَبٌ ، فَقَالَ لَهُ عَيْسَى : لَقَدْ وَصَّيْتَنِي فِي غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعْتَ اللَّهُ فِيهِ فَمَقَّنَكَ اللَّهُ عَلَى مَا قُلْتَ فَتَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قُلْتَ ، قَالَ : فَتَابَ الرَّجُلُ وَعَادَ إِلَى مَرْتَبَتِهِ النَّبِيِّ وَضَعَهُ اللَّهُ فِيهَا ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا يَحْسِدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شہروں کی سیر کرتا تھا ایک بار وہ سیر کے لئے چلے تو ان کے اصحاب میں سے ایک کو تاہ قد ان کے ساتھ چلا یہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریائے کنارے پہنچے تو خدا کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوئے بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چلنے لگے۔ مرد کو تاہ قد نے جب یہ دیکھا تو اس نے بھی پورے یقین کے ساتھ بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جا ملا۔ اب اس کے دل میں غرور نے جگہ پائی۔ کہنے لگا جس طرح حضرت عیسیٰ روح اللہ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ لہذا ان کو تجھ پر کیا فضیلت، یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں بیٹھنے لگا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فریاد کی آپ نے اس کو پانی سے نکالا اور فرمایا تو نے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے دل میں کہا جس طرح عیسیٰ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں اس طرح غرور میرے اندر داخل ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو نے اپنے دل میں وہ سوچا جس کا تو اہل نہیں۔ اس لئے خدا تجھ سے ناخوش ہوا۔ اب تو اللہ سے توبہ کر، چنانچہ اس نے توبہ کی خدا نے اس کی توبہ قبول کر کے پھر وہی مرتبہ دے دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَادَ النَّفْرَانُ يَكُونَنَّ كُفْرًا وَكَادَا الْحَسَدَانُ يَغْلِبَانِ الْقَدْرَ .

۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا: قریب ہے کہ فقیہی کفر ہو جائے۔ رجوا اختیار خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو اور قریب ہے کہ حسد قضا و قدر کو قوی کرے یعنی محسود کی نعمت زیادہ ہو۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : آفَةُ الدِّينِ الْحَسَدُ وَالْعُجْبُ وَالْفَخْرُ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غور ہے اور فخر ہے۔

۶ - يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِطِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَحْسِدَنَّ النَّاسَ عَلَى مَا آتَيْتَهُمْ مِنْ فَضْلِي وَلَا تَمْدَنَّ عَيْنَكَ إِلَى ذَلِكَ وَلَا تَنْتُمُهُ نَفْسَكَ ، فَإِنَّ الْخَائِدَ سَاحِطٌ لِنِعْمِي ، صَادٌ لِقَسَمِي الَّذِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي وَمَنْ بَكَ كَذَلِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي .

۶- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے فرزند عمران میں نے اپنے فضل سے جو کچھ لوگوں کو دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اس کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھاؤ اور اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ کیوں کہ حاسد میری نعمت پر غم کرنے والا ہے اور روکنے والا ہے اس تقیم کو جو میں نے اپنے بندوں میں کہے ایسا شخص نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُنْقَرِيِّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْمُؤْمِنُ يَغِيظُ وَلَا يَحْسِدُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسِدُ وَلَا يَغِيظُ .

۷- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن غیظ کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غیظ نہیں کرتا غیظ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت دیکھ کر خدا سے دعا کرے کہ جس طرح اسے دی ہے مجھ بھی دے اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے۔

دوسواکیاون وال باب

عَصِيَّةٌ

(بَابُ الْعَصِيَّةِ) ۲۵۱

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ التَّمَامِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَارِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تَعَصَّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ .

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے تعصب (بے جا طرفداری) یا اس کی وجہ سے تعصب کیا گیا تو ایمان کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، وَدَاوُدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تَعَصَّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ .

۲- ترجمہ اوپر گزرا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ حَرْدٍ مِنْ عَصِيَّةٍ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَغْرَابِ الْأَجَاهِلِيَّةِ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک دانے کے دانے کے برابر بھی تعصب ہوگا خدا اسے جاہل عربوں کے ساتھ مشورہ کرے گا۔

۴ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ خُضَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَعَصَّبَ عَصَبَهُ اللَّهُ بِعِصَابَةٍ مِنْ نَارٍ .

۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کسی کی بے جا طرفداری کر کے اسے بڑھانا چاہتا ہے تو اللہ اس طرفداری کی سزا میں جہنم رسید کرتا ہے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَعْرِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ غَامِرِ بْنِ السَّمْطِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ حِمِيَّةٌ غَيْرَ حِمِيَّةِ حَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَذَلِكَ حِينَ أَسْلَمَ - غَضَبًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ السَّلَاةِ الَّتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۵- فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ تعصب نے کسی کو داخل جنت نہیں کیا مگر اس طرف داری نے جس کا ظہور حمزہ بن عبدالمطلب سے حمایت نبی میں ہوا جبکہ حمزہ نے اسلام قبول کیا اور یہ طرفداری اس وقت عمل میں آئی جب مسجد الحرام میں آنحضرت پر کافروں نے وقت نماز آپ پر اوجھڑی پھینکی تھی۔

۶ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ الْمَلَائِكَةُ كَانُوا يَخْشَوْنَ أَنْ إِبْلِيسَ مِنْهُمْ وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَاسْتَخْرَجَ مَا فِي نَفْسِهِ بِالْحِمِيَّةِ وَالْقَسَبِ فَقَالَ: دَخَلْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ.

۶- فرمایا حضرت ابو جبر اللہ علیہ السلام نے کہ ملائکہ گمان کرتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے اور علم الہی میں تھا کہ ان میں سے نہیں ہے پس جو نافرمانی رب اور اپنے نفس کی بیجا طرفداری کا جذبہ اس کے اندر تھا وہ اس نے ظاہر کر دیا یہ کہہ کر کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْغَاسِقِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُصَنِّفِ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنِ الْعَصِيَّةِ، فَقَالَ: الْعَصِيَّةُ الَّتِي يَأْتُمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا أَنْ يَرَى الرَّجُلَ شِرَارَ قَوْمِهِ خَيْرًا مِنْ خِيَارِ قَوْمِهِ آخِرِينَ وَلَيْسَ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُعِينَ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

۷- زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے عصیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: عصیت یہ ہے کہ اس سے صاحب عصیت گنہگار قرار پائے بائیں طور کہ اپنی قوم کے شر ترین آدمی کو دوسری قوم کے نیک لوگوں میں شمار کرے اپنی قوم کے کسی شخص کو دوست رکھنا عصیت نہیں۔ بلکہ ازارہ تعصب اپنی قوم کے کسی ظالم کی مدد کرنا تعصب ہے۔

دوسو باون واں باب

کبر

(باب الکبر) ۲۵۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيَانَ ، عَنْ حَكِيمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ آدَتِي الْإِلْحَادِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْكِبْرَ آدَانُهُ .

۱۔ حکیم سے مروی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ تم اللہ کے متعلق فرمایا اس کا پتہ درجہ کبر ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكِبْرُ قَدْ يَكُونُ فِي شِرَارِ النَّاسِ مِنْ كَلِّ جَنْسٍ ، وَالْكَبْرُ رِذَاءُ اللَّهِ ، فَمَنْ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِذَاءَهُ لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ الْإِسْفَالَ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَرَّ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَسُودًا ، تَلْعَطُ السَّرِيقِينَ فَتَقْبَلُ لَهَا : تَنْتَحِي عَنْ طَرِيقِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَتْ : إِنَّ الطَّرِيقَ لَمَعْرُضٌ فَهَمَّ بِهَا بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : دَعُوها فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تکبر بڑا آدمیوں میں ہر طرح کا ہوتا ہے اور تکبر روئے الہی ہے اس بارے میں جو خدا سے نزل کرے گا خدا اس کو پستی میں ڈال دے گا رسول اللہ مدینہ کے ایک راستے سے گزر رہے تھے ایک جشی عورت راستے میں گوبر اٹھا رہی تھی اس سے کہا کہ رسول اللہ کے راستے سے ہٹ جا۔ اس نے کہا راستہ کشادہ ہے ایک شخص نے چاہا کہ اسے راستے سے ہٹا دے حضرت نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہ کبر پسند ہے (یعنی اگر جبراً ہٹاؤ گے تو یہ ناسزا لفظ استعمال کرے گی۔)

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضِيلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : الْعِزُّ رِذَاءُ اللَّهِ ، وَالْكَبْرُ إِزَارُهُ ، فَمَنْ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنْهُ أَكْبَهُ اللَّهُ فِي جَهَنَّمَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے عزت اللہ کی رو ہے اور کبر اس کی

ازار ہے ہیں جو کوئی اس کے لئے ان میں سے کسی چیز کا دعویٰ کرے گا خدا اس کو اونڈھے منہ جہنم میں داخل کرے گا۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَطَا ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْكِبْرُ رِذَاةُ اللَّهِ وَالْمُنْكَسِرُ نِزَاجُ اللَّهِ رِذَاةً .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کبر اللہ کی ذمہ ہے اور متکبر اور خود اپنے اس بارے میں خدا سے نزاع کرتا ہے

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ لَيْثِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : الْكِبْرُ رِذَاةُ اللَّهِ فَمَنْ نَازَعَ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ أَكَبَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کبر اللہ کی ذمہ ہے پس جس نے اس میں اللہ سے نزاع کیا خدا اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَبِيرٍ ، عَنْ دُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَا : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو جعفر و ابو عبد اللہ علیہما السلام نے کہ بہت میں نہیں داخل ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ بڑا کبر ہوگا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حَرْدَلٍ مِنَ الْكِبَرِ ، قَالَ : فَاسْتَرْجَعْتُ ، فَقَالَ : مَا لَكَ تَسْتَرْجِعُ ؟ قُلْتُ : لِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِلَّا مَا عَنِ الْجَحُودِ ، إِلَّا مَا هُوَ الْجُحُودُ .

۷۔ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک حبة کدو کے برابر کبر ہوگا راوی کہتا ہے میں نے یہ سن کر ان اللہ و انانہ را جہنم کو فرمایا یہ کہیں کہا میں نے کہا آپ سے سن کر فرمایا۔ ایسا نہیں ہے جیسا تیرا خیال ہے ہماری مراد انکار امامت سے کہ وہ گویا انکار روبرویت ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْكِبْرُ أَنْ تَمِصَّ النَّاسَ وَتَسْمَعَهُ الْحَقُّ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سب سے بڑا تکبر یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور جن بات کو بیوقوفی سے نسبت دے

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْظَمَ الْكِبْرِ عَمُصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا عَمُصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعُنُ عَلَى أَهْلِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِذَاءً .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے بڑا تکبر یہ ہے عمص الخلق اور سفر الحق۔ میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ امام نے فرمایا جن بات کہے، نہ پہچانا، اہل حق پر طعن کرنا، جس نے ایسا کیا اس نے خدا سے جھگڑا کیا اس کی ردا کے بارے میں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا لِلْمُتَكَبِّرِينَ يُقَالُ لَهُ : سَقْرٌ ؛ شَكَاَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شِدَّةَ حَرِّهِ وَوَسَّأَهُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ لَنْ يَنْفَسَ فَيَنْفَسَ فَأَحْرَقَ جَهَنَّمَ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک درادی ہے متکبروں کے لئے جس کا نام سقر ہے اللہ سے اس نے اپنی حرمت کو بیان کر کے سانس لینے کی اجازت چاہی، اجازت ملنے پر اس نے سانس لی تو جہنم میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ ؛ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَكَبِّرِينَ يُجْعَلُونَ فِي سُورِ الدَّارِ ؛ يَتَوَطَّأَهُمُ النَّاسُ حَتَّى يَفْرَعَهُ اللَّهُ مِنَ الْحِسَابِ .

۱۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تکبر لوگ روز قیامت چیتوں کی صورت میں بنا دیئے جائیں گے لوگ صاب سے فارغ ہونے تک ان کو پیروں سے کچلیں گے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاهٍ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْكِبْرُ ؟ فَقَالَ أَعْظَمُ الْكِبْرِ أَنْ تَسْفَهُ الْحَقَّ وَتَمُصَّ النَّاسَ ، قُلْتُ : وَمَا سَفَهُ الْحَقِّ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعُنُ عَلَى أَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے پوچھا تکبر کیا ہے فرمایا اعظم کبر یہ ہے کہ حق کو سفاقت بنا یا مانے

اور لوگوں کو امن سمجھا جائے۔ راوی نے پوچھا سقر کون کیسے فرمایا حق سے جہالت اختیار کرنا اور اس کے اہل پر طعن کرنا۔

۱۳ - عَنْهُ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي أَكَلْتُ الطَّعَامَ الطَّيِّبَ وَأَشْمُ الرِّيحَ الطَّيِّبَةَ وَأَرَكِبُ الدَّابَّةَ الطَّيِّبَةَ وَتَبِعَنِي النَّعْلَانِ فَتَرَى فِي هَذَا شَيْئًا مِنَ التَّجَسُّرِ فَلَا أَفْعَلُهُ ؟ فَأَطْرَقَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا الْجَبَّارُ الْمَلْعُونُ مَنْ غَمَسَ النَّاسَ وَجَبَلَ الْحَقَّ ، قَالَ عُمَرُ : قُلْتُ : أَمَا الْحَقُّ فَلَا أَجْهَلُهُ وَالنَّمِصُّ لَا أُدْرِي مَا هُوَ ؟ قَالَ : مَنْ حَقَّرَ النَّاسَ وَتَجَسَّرَ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ الْجَبَّارُ .

۱۳۔ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں اچھا کھانا کھاتا ہوں اچھی خوشبو سونگھتا ہوں اچھے کھورے پر سوار ہوتا ہوں غلام میرے پیچھے چلتا ہے کیا اس میں کوئی بات تکبر کی ہے کہ میں اسے ترک کر دوں حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر فرمایا۔ جبار ملعون وہ ہے جو لوگوں کو بیوقوف سمجھے اور حق سے انکار کرے۔ راوی نے کہا میں حق سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ تمہیں کیسے فرمایا جو لوگوں کو حقیر مانے اور ان کے ساتھ تکبر کا برتاؤ کرے یہ ہے جبار۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ؛ عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُدَيْبٍ ؛ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا يَكْفُرُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُرَى كَيْسُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ : شَيْخُ زَانَ وَمَلِكُ جَبَّارٌ وَمَقِيلٌ مُخْتَالٌ .

۱۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تر اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو صالحین میں شمار کرے گا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اولیٰ بوزھا زاناکار، دوسرے قامل اور تیسرے مقیل متکبر۔

۱۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ يَوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الشَّيْخُ يَعْقُوبُ عليه السلام دَخَلَهُ عِزُّ الْمَلِكِ ؛ فَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهِ ؛ فَهَبَطَ جِبْرَائِيلُ عليه السلام فَقَالَ : يَا يَوْسُفَ ابْسُطْ رَا حَتَّكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ ؛ فَصَادَفَنِي جَوْ السَّمَاءِ ؛ فَقَالَ يَوْسُفُ : يَا جِبْرَائِيلُ مَا هَذَا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَا حَتِّي ؛ فَقَالَ : نُزْغَتِ النَّبُوءَةُ مِنْ عَيْنِكَ عَقُوبَةَ لِمَا نَزَلَ إِلَى الشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلَا يَكُونُ مِنْ عَيْنِكَ نَبِيٌّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوسف علیہ السلام کے پاس جب یعقوب علیہ السلام آئے تو عزت لوگیت

کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے نازل ہوئے اور کہا۔ اے یوسف! اپنی ہتھیلی کھولو۔ کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے آفت آسمان روشن ہو گیا۔ یوسف نے پوچھا اے جبرئیل یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا۔ فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکلے گی کیوں کہ تم یعقوب کی تعظیم کے لئے تخت سے نہیں اترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ راة العقول شرح اصول کافی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام توضیح :- کا تخت سے نہ اترتا ازراؤ کبریا اپنے باپ کو حقیر سمجھنے کی فرض سے نہ تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی ذوات مقدسہ ایس باتوں سے دور رہے۔ بلکہ مصر کے شاہانہ قواعد کی رو سے چونکہ بادشاہ کا کسی کے لئے تخت سے اترنا عوام الناس کی نظر میں باعث ذلت و توہین تھا لہذا یوسف علیہ السلام نے علی قواعد کو ملحوظ رکھنے ہوئے ایسا کیا تھا جس سے مقصود اصول سیاست کو برقرار رکھنا تھا مگر چونکہ باپ کی تعظیم ایک نبی کے لئے اس سے زیادہ اہم تھی اور ملکی مصلحت اس سے کم درجہ پر تھی لہذا یہ نعل ترک ادنیٰ میں تھا اور چونکہ انبیاء سے ترک ادنیٰ پر بھی مواخذہ ہو جاتا ہے لہذا قدرت نے نبوت کا سلسلہ ان کی اولاد میں ختم کر دیا۔ لیکن اس کو کبر نہیں کہا جاسکتا۔ کبر سے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اپنے معصا کو خدا ہی بہتر جانتا ہے جس طرح آدم علیہ السلام سے ترک ادنیٰ ہوا تو ان کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا حالانکہ ان کو پیدا ہی خلیفۃ الارض ہونے کے لئے کیا گیا تھا۔

۱۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ؛ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ أَدْفَى رَأْسَهُ حَكْمَةً وَمَلَكَ يَمْسِكُهَا، فَإِذَا تَكَبَّرَ قَالَ لَهُ: اتَّضَعْ وَصَمَّكَ اللَّهُ فَلَا يَزَالُ أَكْظَمَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَصْفَرَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ وَإِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؛ ثُمَّ قَالَ لَهُ: انْتَعِشْ نَمَشَكَ اللَّهُ فَلَا يَزَالُ أَصْفَرَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَرْفَعَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ.

۱۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر بندہ کے سر میں ایک لجام ہوتی ہے جس کو فرشتہ پکڑے رہتا ہے جب وہ کبر کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کیا تو نے اللہ کی وضع اختیار کی ہے جو کوئی اپنے کو بڑھا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا قرار پاتا ہے اور جو متواضع ہوتا ہے اللہ اس کا ترہہ بلند کرتا ہے پھر کہتا ہے بلند ہوا اللہ تجھے بلند کرے جو کوئی اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے اللہ لوگوں کی نگاہوں میں اسے بلند کرتا ہے۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ؛ عَنِ النَّهْدِيِّ؛ عَنِ يَزِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ شَعْبَرٍ؛ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ؛ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ أَحَدٍ بَنِيهِ إِلَّا

مِنْ ذَلَّةٍ يَجِدُهَا فِي نَفْسِهِ : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَسَّسَ إِلَّا لِدَلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کوئی آدمی تکبر نہیں کرتا مگر اس ذلت کی وجہ سے جسے وہ اپنے نفس میں پاتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی تکبر و جبر کرنے والا اگر ایسا کرتا ہے تو اس کے لئے وہ اپنے نفس میں ذلت محسوس کرتا ہے۔

دوستوں پر نپوال باب

عُجْب

(بَابُ الْعُجْبِ) ۲۵۳

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : مَنْ رَجُلٌ مِنَ الْمُتَحَابِّينَ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيَّارٍ : يَرْفَعُهُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَلِمَ أَنَّ الدُّنْيَا خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعُجْبِ وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا ابْتَدَى مُؤْمِنٌ بِدُنْيَا آدَمَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہ تو میں کا گناہ اس کی خود پسندی سے بہتر ہے اگر ایسا نہ ہو تو مومن گناہ میں کہیں مبتلا نہ ہو۔

۲۔ عَنْهُ : عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ : عَنْ أُجْبِ أَبِي عَلَمٍ : عَنْ رَجُلٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْعُجْبُ هَلَكَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے اندر خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو الْحَلَّالِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ : عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْعُجْبِ الَّذِي يُفْسِدُ الْعَمَلَ : فَقَالَ : الْعُجْبُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَزِيَنَّ لِلْعَبْدِ سَوْءَ عَمَلِهِ قِرَاءَةً حَسَنًا فَيَعْبُدُهُ وَيَحْسَبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعًا وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبِّهِ عَلَيْهِ فِيهِ الْمَنُّ .

۳۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے عیب کے متعلق پوچھا جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے۔ فرمایا عجب کے درجات میں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے بڑے عمل کو اچھا سمجھے اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے دوسرے یہ کہ عبادت کا اپنے رب پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا احسان اس پر ہے۔

۴۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الرَّجُلُ لَيْدَنْبُ الدَّنْبِ فَيَتَدَمَّرُ عَلَيْهِ وَيَمَلُّ الْعَمَلَ فَيَسْرُ مَذَلِكُ فَيَبْرَأُ أَخِي عَنْ خَالِهِ تِلْكَ فَلَا أَنْ يَكُونَ عَلَيَّ خَالِهِ تِلْكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ خَالٍ فِيهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہا کہ تیرا یہ پھر اس پر نام ہوتا ہے پھر کوئی اور عمل کر لے گا اور اس پر خوش ہوتا ہے اور خود پسندی اس سے ظاہر ہوتی ہے پس اگر وہ اپنے سے پہلے ہی ندامت والے حال پر پائی رہتا تو اس کو برونہ حال سے بہتر ہوتا۔

۵۔ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ فِرْدَاوَيْسٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَنَّى عَالِمٌ عَابِدٌ فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ صَلَاتُكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ لَيْلِي يُسْأَلُ عَنْ صَلَاتِهِ ؟ وَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ مُتَذَكِّرًا وَ كَذَا ، قَالَ : وَ كَيْفَ بُكَاءُكَ ؟ قَالَ : أَبْكِي حَتَّى تَجْعَلَ دُمُوعِي ، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ : فَإِنَّ نِيْحَكَ وَ أَنْتَ حَائِفٌ أَنْ تَسْلُ مِنْ بَكَائِكَ وَ أَنْتَ مُدْبِلٌ ، إِنْ الْمُدْبِلُ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک عالم ایک عابد کو پاس لایا اور اس سے پوچھا آپ کی نماز کا کیا حال ہے اس نے کہا جو جیسے کہ نماز کا کیا پوچھنا میں اللہ کی عبادت اس میں طرح کرتا ہوں۔ پوچھا بیکار کیا حال ہے اس نے کہا کہ آنسوؤں سے روتا ہوں عالم نے کہا تمہارا ہنسنا ایسی حالت میں کہ تم خدا سے ڈرتے افضل ہوتا تمہاری بیگاہ سے۔ دراصل تمہاری حالت تم مسرور اور خود پسند ہو رہی تمہاری خود پسندی تمہارے کسی عمل کو ادا کرنے دے گی۔

۶۔ - عَنْهُ - عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ الْمَسْجِدَ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ فَاسِقٌ فَخَرَّ جَاوِنَ الْمَسْجِدِ وَالْعَاسِقُ صِدْقٌ وَالْعَابِدُ فَاسِقٌ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْعَابِدُ الْمَسْجِدَ مُدْبِلًا يَمَارِدُ بِدِلِّهَا فَتَكُونُ فِكْرَتُهُ فِي ذَلِكَ وَ تَكُونُ فِكْرَةُ الْعَاسِقِ فِي التَّدَمُّرِ عَلَى فِسْقِهِ وَ يَسْتَفِيرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا سَمِعَ مِنَ الدُّنُوبِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ یا امام محمد باقرؑ علیہما السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا فاسق، وہ عبادت کے مسجد سے نکلے۔ فاسق اپنے ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا اور اس کی سوچ بچار اسی بارے میں تھی اور فاسق اپنے فسق پر نام تھا اور اس نے اپنے گناہوں کے تعلق خدا سے استغفار کیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَهُوَ خَائِفٌ مُشْفِقٌ ثُمَّ يَعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ فَيَدْخُلُهُ شَيْبَةُ الْعُجْبِ بِهِ ؟ فَقَالَ : هُوَ فِي خَالِهِ الْأَدْوَى وَهُوَ خَائِفٌ أَحْسَنَ خَالًا مِنْهُ فِي خَالِ عُجْبِهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص ایک کام کرتا ہے دراصل خدایا کہ وہ خوف زدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خود پسندی پیدا ہوجاتی ہے۔ حضرت نے فرمایا اس کی پہلی خوف کی حالت اس خود پسندی سے بہتر ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : بَيْنَمَا مَوْسَى عليه السلام جَالِسًا إِذَا قَبِلَ إِبْلِيسُ وَعَلَيْهِ بُرْسٌ ذُو الْوَأْنِ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَوْسَى عليه السلام خَلَعَ الْبُرْسُ وَقَامَ إِلَى مَوْسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَوْسَى : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا إِبْلِيسُ ، قَالَ : أَنْتَ فَلَا قَرَبَ اللَّهِ دَارَكَ قَالَ : إِنِّي أَنَا جِئْتُ لِأَسْأَلُكَ لِمَكَانِكَ مِنَ اللَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ مَوْسَى عليه السلام : فَمَا هَذَا الْبُرْسُ ؟ قَالَ : بِهِ أَخْطَفُ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ ، فَقَالَ مَوْسَى : فَأَخْبِرْنِي يَا الذَّنْبِ الَّذِي إِذَا أَدْبَهُ ابْنُ آدَمَ اسْتَحْوَذَتْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : إِذَا أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ وَاسْتَكْبَرَتْ عَمَلَهُ وَصَغِرَ فِي عَيْنِهِ ذَنْبُهُ .

وَقَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِدَاوُدَ عليه السلام : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُدْنِيِّينَ وَ أَنْذِرِ الصَّادِقِينَ قَالَ : كَيْفَ أَبَشِّرُ الْمُدْنِيِّينَ وَأَنْذِرِ الصَّادِقِينَ ؟ قَالَ : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُدْنِيِّينَ أَنْبَى أَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَأَعْفُو عَنِ الذَّنْبِ وَأَنْذِرِ الصَّادِقِينَ أَلَّا يَعْبُجُوا بِأَعْمَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ أَنْصَبُهُ لِلْحِسَابِ إِلَّا هَلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک روز بیٹھے تھے کہ ابلیس ایک آدمی رنگ بزمگ کی ٹوپی پہنے ہوئے آیا اور جناب موسیٰ کے قریب آکر ٹوپی اتار لی اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا

ابلیس، فرمایا تو ہے ابلیس خدا تجھ سے دور رکھے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو سلام کرنے آیا تھا بسبب آپ کی قربت کے جو خدا سے آپ کو حاصل ہے۔ جناب موسیٰ نے کہا یہ ٹوٹی کیسی ہے اس نے کہا میں اس سے بن آدم کے قلوب اچک لیتا ہوں۔ جناب موسیٰ نے کہا وہ گناہ تباہی آدی کرتا ہے اور تو اس پر غالب آجاتا ہے اس نے کہا جب اس کا نفس خود پسند ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ عمل کر کے گناہ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ داؤد علیہ السلام سے خدا نے کہا۔ اے داؤد گنہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقیوں کو ڈراؤ، انھوں نے کہا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔ فرمایا گنہگاروں سے کہو میں توبہ کا قبول کرنے والا ہوں اور گناہوں کا بخشنے والا اور صدیقین کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہوں کیوں کہ جس کو میں روز حساب پکڑوں گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

دوسو چوٹواں باب

محبت دنیا اور اس کی حرص

(باب ۲۵۴)

(حُبِّ الدُّنْيَا وَالْعِزِّ مِنْ عَلَيْنَا) ❦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ دُرِّسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، وَهَيْشَامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: رَأْسُ كُلِّ حَطْبِيئَةٍ حُبُّ الدُّنْيَا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر گناہ کی اصل بنیاد حب دنیا ہے

۲۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ابْنِ بَكْرِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا دُنْيَانِ ضَارِبَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا، أَحَدُهُمَا فِي أَوْلِيَّهَا وَالْآخَرُ فِي آخِرِهَا يَأْفَسَدُ فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو بھوکے بھیر لویں کا بکریوں کے ایک گلہ کے آگے پیچھے ہونا جس کا چرواہا اس دنیا سے جدا ہو گیا ہو اس سے زیادہ نقصان رساں دنیا کی محبت اور دین اسلام میں ریاست کی خواہش ہے

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا دُنْيَانِ ضَارِبَانِ فِي غَنَمٍ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ، هَذَا فِي أَوْلِيَّهَا وَهَذَا فِي آخِرِهَا يَأْسُرِعُ فِيهَا مِنْ حُبِّ

أَمْوَالٍ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُؤْمِنِينَ .

۳- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مال دنیا کی محبت اور دین اسلام میں حکومت کی خواہش اس سے زیادہ خطرناک ہے جو اس نکل کے لئے ہوش کا چرواہا اپنی بکریوں سے جدا ہو گیا ہو۔ اور ایک شکاری بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۴- عَن مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ ، عَنِ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يُدِيرُ بَيْنَ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَمُّ لَهْ عِنْدَ أَمْوَالٍ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اولاد آدم کا رخ ہر حرام چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور جب آدمی اسے درمانہ بنا دیتا ہے تو ان کے لئے اس کی کین گاہوں میں بیٹھتا ہے پھر جب وہ محبت مال میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

۵- عَنْهُ ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ الشَّعْمَانِ ، عَنِ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ ؛ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ لَمْ يَتَمَرَّ بِمَنْزِلَةِ اللَّهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسْرَاتٍ عَلَى الدُّنْيَا وَمَنْ أَتْبَعَ بَصْرَهُ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ كَثُرَ هَمُّهُ وَلَمْ يَشْفِ عَيْظُهُ وَمَنْ لَمْ يَرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ نِعْمَةٌ إِلَّا فِي مَطْعَمٍ أَوْ مَشْرَبٍ أَوْ مَلْبَسٍ فَقَدْ قَصُرَ عَمَلُهُ وَدَنَا عَذَابَهُ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تقدیر الہی پر صبر نہیں کرتا تو اس کا نفس مال دنیا کی محبت میں پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جو اپنی آنکھ لگائے رہتا ہے ان چیزوں کی طرف جو لوگوں کے پاس ہے تو اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کا عقہہ فرو نہیں ہوتا اور جو خدا کی نعمت صرف کھانے پینے اور لباس ہی میں جانتا ہے تو اس کا عمل کوتاہ ہو جاتا ہے اور عذاب اس سے قریب ہو جاتا ہے۔

۶- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنِ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ عَنِ أَبِي ذَكِيْعٍ ، عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ ؛ عَنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ الدُّنْيَا وَالْبَدَنَ أَهْلَكَمَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَهُمَا مَهْلِكَاكُمْ .

۶- فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دنیا و بدن اور دہم نے تم سے پہلوں کو بھی ہٹا

کیا اور وہ تمہیں سبھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۷- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مِثْلُ الْحَرَبِصِ عَلَى الدُّنْيَا مِثْلُ دَوْدَةَ الْقَرِزِ ، كُلَّمَا أَرْدَادَتْ مِنَ الْقَرِزِ عَلَى نَفْسِهَا لَفًا كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمًّا . وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَغْنَى الْفَتْنَى مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحَرَبِصِ أَسْبَرًا ، وَ قَالَ : لَا تَشْعِرُوا قُلُوبَكُمْ الْإِسْتِغَالَ بِمَا قَدَفَاتِ فَتَشَقَّلُوا أَذْهَانَكُمْ عَنِ الْأَسْتِغَادِ لِمَا لَمْ يَأْتِ .

، فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں حرص کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے کہ جس قدر اپنے اوپر تنہا جاتا ہے اسی قدر اس سے نکلنا بعید ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غم سے مر جاتا ہے اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا سب سے زیادہ غمی وہ ہے جو اسیر حرص نہ ہو اور فرمایا اور جو چیز نوت ہوگی یعنی جاتی رہی اس کی طرف دل نہ لگائے تاکہ جو چیز کبھی نہیں آئی ہے اپنی نوت شکر اس کے متعلق کھو بیٹھو یعنی کار آخرت سے بے خبر ہو جاؤ۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنِ الْغَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْغَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ دَاوُدَ ، عَنِ الرَّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَأَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَمِي الْأَعْمَالِ أَفْضَلَ عِبَادَاتِهِ ؟ قَالَ : مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله أَفْضَلُ مِنْ بَقِيضِ الدُّنْيَا قَانَ لَذِيكَ لَشَمًّا كَثِيرَةً وَلِلْمَعَاصِي شَعْبٌ فَأَذَلُّ مَا عَصَى اللَّهُ بِهِ الْكِبْرُ : مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ جِنِّ أَبِي وَاسْتَكْبَارَ وَ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ الْعِزُّ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَ حَوَا عليهما السلام جِنِّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا : « كَلَاوُنْ جَيْثُ شَيْثُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ » فَأَخَذَا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلِيُّ ذَرِيَّتِهِمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ ذَلِكَ أَنْ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ ، فَتَشَقَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ وَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ حُبُّ الرِّثَاةِ وَ حُبُّ الرَّاخَةِ وَ حُبُّ الْكَلَامِ وَ حُبُّ الْعُلُوقِ وَ الشَّرْوَةِ ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا أَسْرُ كُلِّ حَاطِيَةٍ وَ الدُّنْيَا دُنْيَا بِلَاغٍ وَ الدُّنْيَا مَلْمُوءَةٌ

۸- حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بیشن خدا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت کے بعد افضل عمل دنیا سے بعض رکھنا ہے کیونکہ اس کی بہت سی شائیں ہیں اور گناہوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں

سب سے پہلے معصیت خدا کرنے والی چیز کبتر ہے جس کا اظہار ابلیس سے ہوا جبکہ اس نے سمجھو آدم سے انکار کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اس کے بعد حرص ہے اور وہ آدم و حوا کا ترک اولیٰ ہے۔ خدا نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس رحمت کے پاس نہ جانا اور نہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انھوں نے اس چیز کو اختیار کیا جس کی ان کو ضرورت نہیں تھی پس خدا نے قیامت تک کے لئے اس حرص کو ذریت آدم میں داخل کر دیا اس کے بعد حسد ہے اور وہ آدم کے بیٹے (زناہل) کا گناہ تھا۔ جس نے اپنے بھائی سے حسد کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ ان میں شافعیں پھوٹیں عورتوں کی محبت، دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت کی محبت، کلام کی محبت، بلندی اور ثروت کی محبت، یہ سب مل کر سات ہو گئیں اور یہ سب جمع ہو گئیں حُب دنیا میں انبیاء اور علماء نے ان چیزوں کو پہچانتے ہوئے کہا ہے کہ محبت دنیا تمام خطاؤں کا گھر ہے۔ اور دنیا اولیٰ اور پست ہے اور دنیا ملعونہ ہے۔

۹۔ وَبِهَذَا الْإِنْسَانِ ، عَنِ الْمَيْقَرِيِّ ، عَنْ حَقِصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي مَنَاجِيهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِنَّ الدُّنْيَا ذُرٌّ عَقُوبَةٌ ، عَاقِبْتُ فِيهَا آدَمَ عِنْدَ خَطِيئَتِهِ وَ جَعَلْتُهَا مَلْعُونَةً ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ فِيهَا ، يَا مُوسَى إِنَّ عِبَادِي الصَّالِحِينَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا يَقْدِرْ عَلَيْهِمْ وَ سَائِرُ الْخَلْقِ رَغِبُوا فِيهَا يَقْدِرْ جَهْلِيهِمْ وَمَا مِنْ أَحَدٍ عَظَمَ مَا فَتَرَ شَعِينَاهُ فِيهَا وَلَمْ يُحَقِّرْهَا أَحَدٌ إِلَّا اتَّعَمَّ بِهَا .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب موسیٰ سے وقتِ مناجات خدا نے کہا۔ اے موسیٰ دنیا عذاب کا گھر ہے آدم نے اپنی خطا کا خمیازہ بھگتا۔ میں نے دنیا کو ملعون قرار دیا ہے اور ملعون ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے صرف وہ نہیں جو میری خوشنودی کے لئے کی جائے اے موسیٰ میرے نیک بندوں نے دنیا سے بقدر اپنے علم کے دنیا کو ترک کیا اور عام لوگوں نے بقدر اپنی جہالت کے اس کی طرف رغبت کی اور جس نے دنیا کو حقیر سمجھا اس نے نائدہ پایا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَلِيمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا دُتَّبَانِ ضَارِبَانِ فِي عَمٍّ قَدْ فَارَقَهَا رِغَاؤُهَا ، وَاجِدُ فِي أَوْلِيَانَا وَهَذَا فِي آخِرِهَا بِإِقْسَدٍ فِيهَا مِنْ حَبِّ الدَّالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مال اور اسلام میں ریاست کی محبت اس سے زیادہ خطرناک ہے جو بکریوں کے اس گلہ کو پیش آئے۔ حسن کا چرواہہ اس سے جدا ہو گیا ہو اور ایک بھوکا بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ

عَنْ عُمَانَ بْنِ سَمِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ حَمِيدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُهَاجِرِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَرَّ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام عَلَى قَرْيَةٍ قَدَّمَتْ أَهْلَهَا وَطَبَّرَهَا وَدَوَّابُهَا فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَمُوتُوا إِلَّا سَخَطَةً وَلَوْ مَاتُوا مُتَفَرِّقِينَ لَتَدَافَنُوا، فَقَالَ الْحَوَارِيُّونَ: يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ! ادْخُلْ اللَّهُ أَنْ يَخَيَّبَهُمْ لَنَا فَيُخَيِّرُونَا مَا كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ فَتَجَنَّبَهَا ، فَدَعَا عَيْسَى عليه السلام رَبَّهُ فَنُودِيَ مِنَ الْجَوِّ أَنْ: نَادِهِمْ ، فَجَاءَ عَيْسَى عليه السلام بِاللَّيْلِ عَلَى شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: يَا أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَأَجَابَهُ مِنْهُمْ مُجِيبٌ: لَيْسَ بِكَ يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ ، فَقَالَ: وَيَحْكُمُ مَا كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ؟ قَالَ: عِبَادَةُ الطَّاغُوتِ وَحُبُّ الدُّنْيَا مَعَ خَوْفٍ قَلِيلٍ وَأَمَلٍ بَعِيدٍ وَغَفْلَةٍ فِي لَهْوٍ وَلَمَبٍ ، فَقَالَ: كَيْفَ كَانَ حُجُوكُمْ لِلدُّنْيَا؟ قَالَ: كَحُبِّ الصَّيْفِ لِأُمِّهِ ، إِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْنَا فَرِحْنَا وَسُرَرْنَا وَإِذَا أَدْبَرَتْ عَلَيْنَا بَكَيْنَا وَحَزِنْنَا ، قَالَ: كَيْفَ كَانَتْ عِبَادَتُكُمْ لِلطَّاغُوتِ؟ قَالَ: الطَّاعَةُ لِأَهْلِ الْمَعَاصِي ، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِكُمْ؟ قَالَ: يَتَنَالِلَةُ فِي عَاقِبَةٍ وَ أَصْحَابُ فِي الْهَآوِيَةِ ، فَقَالَ: وَمَا الْهَآوِيَةُ؟ فَقَالَ: سَيِّئِينَ قَالَ: وَمَا سَيِّئِينَ؟ قَالَ: جِبَالٌ مِنْ جَعْفَرٍ تُوَقَّدُ عَلَيْنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: فَمَا قُلْتُمْ وَمَا قِيلَ لَكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا رُدُّنَا إِلَى الدُّنْيَا فَنَتَزَهَّدُ فِيهَا قَبْلَ لَنَا كَدِّبْتُمْ ، قَالَ: وَيَحْكُمُ كَيْفَ لَمْ يُكَلِّمْنِي عَمْرُكَ مِنْ بَيْنِهِمْ؟ قَالَ: يَا رُوحَ اللَّهِ إِنَّهُمْ مُلْحَمُونَ يَلْجَأُ مِنْ نَارِ بَآئِدِي مَلَائِكَةَ غَلَاطِ شِدَادٍ وَإِنِّي كُنْتُ فِيهِمْ وَلَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ ، فَلَمَّا نَزَلَ الْعَذَابُ عَنِّي مَعَهُمْ فَأَنَا مَمْلُوقٌ بِشَعْرَةٍ عَلَى شَعْبِرِ جَهَنَّمَ لِأَدْرِي أَوْ كُنْتُ فِيهَا أَمْ أَنْجُو مِنْهَا ، فَالْتَمَتَ عَيْسَى عليه السلام إِلَى الْحَوَارِيِّينَ فَقَالَ: يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ أَكَلُ الْخُبْزِ الْيَاسِسِ بِالْمِلْحِ الْجَرِيشِ وَالتَّوَمُّ عَلَى الْمَزَايِلِ خَيْرٌ كَثِيرٌ مَعَ عَاقِبَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک گاؤں کی طرف سے گزرے جس کے باشندے پرندے اور چوپائے مر گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ عذاب الہی سے مرے ہیں اگر جدا جدا امرتے تو دفن کئے جاتے۔ حواریوں نے کہا۔ اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، خدا سے دعا کیجئے کہ لوگ ہمیں جواب دیں اور ہم معلوم کریں کہ ان کے اعمال کیا تھے تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اُنق سے آواز آئی کہ ان کو پکارو حضرت عیسیٰ رات کے وقت ایک نیل پر گئے اور فرمایا۔ اے گاؤں کے رہنے والوں ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ لیکن اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، فرمایا دسے ہوتے پر تمہارے کیا اعمال ایسے تھے کہ تم پر عذاب آیا اس نے کہا ہم نے شیطان کی عبادت کی تھی اور دنیا کی محبت میں خون خدا بہت کم رہا تھا اور امیدیں طولانی ہو گئی تھیں اور لہو وعب میں دن گزارتے تھے فرمایا حب دنیا کس حد تک تھی اس نے کہا جیسے ایک بچہ کو اپنی ماں کی ہوتی ہے جب دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی تو ہم خوش ہوتے جب روگردانی کرتی تو ہم روتے اور رنجید ہوتے

فرمایا تمہاری شیطانی عبادت کا کیا حال تھا اس نے کہا ہم نے گنہگاروں کی اطاعت کی تھی فرمایا پھر انجام کیا ہوا۔ اس نے کہا رات کو ہم عاقبت سے تھے اور صبح کو جہنم رسید ہوئے۔ پوچھا بادیر کیا ہے اس نے کہا سببیں، پوچھا سببیں کیا ہے اس نے کہا وہ چنگاریوں کے بہاڑ ہیں جو قیامت تک ہمارا اور اس کے شعلے بھڑکتے رہیں گے۔ فرمایا پھر تم نے خدا سے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے کہا یا اللہ ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اسے ترک کریں۔ ہم سے کہا گیا۔ تم جھوٹے ہو فرمایا وائے ہوتو تجھ پر، میرے علاوہ کسی اور نے کلام کیوں نہ کیا اس نے کہا اے روح اللہ ان کے ذہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے جو سخت گیر ملائکہ کے ہاتھوں میں رہتی ہے۔ میں ان کے درمیان تھا لیکن شیطان کا بیماری نہ تھا جب عذاب نازل ہوا تو میں بھی اس لئے پیدٹ میں آگیا کہ ان کے درمیان سے نکل کیوں نہ گیا اب ہم سر کے بالوں سے جہنم کے کنارے ٹٹکے ہوئے ہیں نہیں معلوم اس میں گریں گے یا پک جائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اولیائے خدا سو کھی روٹی بد مزہ تمک سے کھانا اور کوڑے گھر پر سونا بہتر ہے دنیا و آخرت کی عاقبت کے لئے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ بَابَا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْآخِرَةِ مِثْلَهُ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے جس امر دنیا کا دروازہ کھولا ہے اس پر اسی طرح حرم کا دروازہ

کھول دیا ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُتَّقِرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تُرَدُّوْنَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِالْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرَدُّوْنَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ ، وَيَلَكُمْ عِلْمًا سَوًّا . الْأُجْرَ تَأْخُذُونَ ، وَالْعَمَلَ تُضَعُّوْنَ ، يُوْشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَهُ وَيُوْشِكُ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَإِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ ، كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ هُوَ فِي مَسِيرِهِ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاةٍ وَمَا يَضُرُّهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْقُمُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دنیا کے حصول میں سعی کرتے ہو حالانکہ

اس میں رزق بے محنت خدا تمہیں دیتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں۔ حالانکہ وہاں بے عمل کو کوئی رزق نہیں دیا جاتا

دائے ہو تم پر، اے علمائے سوشم! جو چاہتے ہو اور عمل کو ضائع کرتے ہو۔

قریب ہے کہ صاحب عمل کا عمل قبول کیا جائے اور قریب ہے تم دنیا کی تشنگی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ۔

کیا حال ہو گا ان اہل علم کا جنہیں آخرت کی طرف جانا چاہیے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہیں، جو چیز ان کے لئے محبوب ہے، وہ نفع والی چیز میں تغیر پیدا کرنے والی نہ ہوگی۔

۱۴ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدْرِو - فِيمَا أَعْلَمَ - عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَدَّادِ ، عَنْ حَرِيسِ بْنِ زُرَّادَةَ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : أَبَعْدَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا لَمْ يَهْمَهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَفَرَجُهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے دوری ہے اس بندہ کے لئے جو اپنے شکم و شرنگاہ کے سوا فکیر آخرت کرنا ہی نہیں۔

۱۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَاللَّهُ نَبِيًّا أَكْبَرَ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَقْرَيْنِ عَيْنِيهِ وَشَتَّتْ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنْدَلْ مِنَ اللَّهِ نَبِيًّا إِلَّا مَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ وَ مَنْ أَصْبَحَ وَ أَمْسَى وَالْآخِرَةُ أَكْبَرَ هَمِّهِ جَعَلَ اللَّهُ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص فکر دنیا میں صبح و شام رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے معاملات کو پراگندہ کر دیتا ہے اور وہ دنیا سے اتنا ہی پاتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہے اور جو کوئی فکر آخرت میں صبح و شام گزارتا ہے خدا اس کے قلب کو مطمئن بنا دیتا ہے اور اس کے معاملات میں اس کو سکون عطا کرتا ہے۔

۱۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرَيْطٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَثُرَ اشْتِيَاؤُهُ بِاللَّهِ نَبِيًّا كَانَ أَشَدَّ لِحَسْرَتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهَا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا انہماک دنیا کی طرف زیادہ ہوتا ہے وہ زیادہ ہنسنا سے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُبَدِيِّ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ تَمَلَّقَ قَلْبَهُ بِاللَّهِ نَبِيًّا تَمَلَّقَ قَلْبَهُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ : هَمُّ لَائِمَتِي ، وَأَمَلٌ لَأَيْدِيكَ ، وَرَجَا لَأَيْمَانِي .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس کا دل دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کے لئے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں غم اس سے دور نہیں ہوتا اپنی آرزو پاتا نہیں امید اس کی پوری ہوتی نہیں۔

دوسو پچپن واں باب طمع

۲۵۵ (باب الطمع)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تُذَلُّهُ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک مومن کے لئے کس قدر قبیح ہے یہ بات کہ وہ ایسے امر کی طرف راغب ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، بَلَغَهُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا لَهُ طَمَعٌ يَقْوَدُهُ وَيَسُّ الْعَبْدُ عَبْدًا لَهُ رَغْبَةٌ تُذَلُّهُ.

۲۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہما السلام نے میں نے پوری نیکی کو جمع دیکھا اس امر میں کہ قطع حرص کی جلے اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُتَقَرِّي، عَنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّمَرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے سب سے بڑا وہ بندہ ہے جس کی قاعدہ طمع ہو اور برا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن بعض اصحابنا، عن علي بن سليمان بن رشيد، عن موسى بن سلام، عن سعدان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت له: [ما الذي يثبت الايمان في العبد؟ قال: الورع، والذي يخرج منه؟ قال: الطمع.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا بندہ میں ایمان کو ثابت رکھنے والی کیا چیز ہے فرمایا گناہوں سے پرہیز، میں نے کہا اور ایمان سے خارج کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا طمع۔

دوسو چھپن واں باب خرق

(باب الخرق) ۲۵۶

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَسِمَ لَهُ الْخُرْقُ حُجِبَ عَنْهُ الْإِيمَانُ
۱۔ نہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کے افعال میں ناہمواری ہے ایمان ۳۱ سے پوشیدہ ہے۔

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ؛ عن علي بن التعمان، عن عمرو بن شعبر، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لو كان الخرق خلقاً يرى ما كان شيء مما خلق الله أقبح منه.
۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ؛ عن علي بن التعمان، عن عمرو بن شعبر، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لو كان الخرق خلقاً يرى ما كان شيء مما خلق الله أقبح منه.

نہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول خدا نے اگر ناہمواری افعال

آدمی کی شکل میں پیدا کی جاتی تو اس سے زیادہ بد موثر کوئی دوسری شکل نہ ہوتی۔

دوسو ستاون واں باب سوء خلق

(باب سوء الخلق) ۲۵۷

۱۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبدالله

۱- قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخَلْقِ لَيُقِيدُ الْعَمَلَ كَمَا يُقِيدُ الْخَلَّ الْعَسَلَ

۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بد خلقی عمل نیک کو اس طرح خراب کرتی ہے جیسے سرکشہد کو۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَمَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصَاحِبِ الْخَلْقِ السَّيِّئِ ، بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ : وَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ إِذَا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِي ذَنْبٍ أَكْبَرَ مِنْهُ .

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا نے انکار کیا ہے صاحب خلق سوری کی توبہ قبول کرتے سے کہتے کہا۔ یا رسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا جب وہ ایک گناہ کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے پھر اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخَلْقِ لَيُقِيدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُقِيدُ الْعَدْلُ الْعَسَلَ .

۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بد خلقی ایمان کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکشہد کو۔

۴- عَنْهُ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَاءَ خَلْقُهُ عَذَّبَتْ نَفْسَهُ .

۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے اخلاق خراب ہیں اس کا نفس عذاب میں ہے۔

۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : الْخَلْقُ السَّيِّئُ يُقِيدُ الْعَمَلَ كَمَا يُقِيدُ الْخَلَّ الْعَسَلَ .

۵- راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا بد خلقی عمل نیک کو اس طرح بگاڑتی ہے جیسے سرکشہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

دوسواٹھاون وال باب

سفر و جلاشتمل ہوجانا، گالیاں دینا اور تند مزاجی ظاہر کرنا

(بَابُ السَّخَةِ) ۲۵۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ السَّخَةَ خَلَى لَيْمٍ ، يَسْتَبِيلُ عَلَيَّ مِنْ [هُوَ] دُونَهُ وَيَجْضَعُ لَيْمٍ [هُوَ] فَوْقَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ سفر نارت بد ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سے است پر غصہ کرتا ہے اور اپنے مرتبہ سے زیادہ اپنے کو دکھاتا ہے اور اپنے سے بڑے کے سامنے اظہار عاجزی کرتا ہے

۲۔ عَمَّا بَيْنَ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنِ الْعَلَاءِيِّ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَسْفَهُوا قَانَ أَيْمَتَكُمْ لَيْسُوا سَفَهَاءَ . وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ كَافَأَ السَّخِيَةَ بِالسَّخِيَةِ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا آتَى إِلَيْهِ حَيْثُ اسْتَحْدَى مِثَالَهُ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو کیوں کہ تمہارے اکڑ سبک سرا اور احمق نہ سکتے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو احمق کو حماقت سے بدل دے گا تو وہ راضی ہوا اس بات پر کہ احمقانہ فعل کی پیروی کرے

۳۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَمْسَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَحَانِ فَقَالَ : الْبَادِي مِنْهُمَا الظُّلْمُ ، وَوِزْرُهُ وَوِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَتَعَدَّ الْمَظْلُومُ .

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے ان میں ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گزرسے ۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَبْغَضَ خَلْقِي اللَّهُ عَبْدَ اتَّقَى النَّاسَ لِيَانَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن خدا وہ ہے جس کی بدزبان سے لوگ ڈریں۔

دوسواں سوال باب

بذار (زبان درازی)

(بابُ الْبَدَاهِ) ۲۵۹

۱۔ عَدُّ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : [إِنَّ] مِنْ عِلَامَاتِ شُرْكَ الْقَيْطَانِ الَّذِي لَا يَشْكُ فِيهِ أَنْ يَتَكُونَ فَحَاشًا ، لَا
يُنَالِي مَا قَالُوا وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بے شک ایک علامت اس کی کہ شیطان اس شخص کے باپ
کے جماع میں شریک تھا ہے کہ وہ بد گو ہے اور گفتگو کے وقت اس پر غور نہیں کرتا کہ کیا کہا اور کس کے بارے میں کہا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ لَا يُبَالِي مَا قَالُوا وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَيَقْتَرِ
أَوْ شَرِكِ شَيْطَانٍ

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی
پر واہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ نہ نازادہ ہے یا وقت جماع شیطان اس
کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ
عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَدِيحٍ ، قَلِيلِ الْحَيَاةِ ، لَا يُبَالِي مَا قَالُوا وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ إِنْ
فَتَشَنَّهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لَيْغَةً أَوْ شَرِكِ شَيْطَانٍ فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي النَّاسِ شُرَكَ شَيْطَانٍ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ : أَمَا تَرَى قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ، وَعَدِيتُمْ

قَالَ : وَوَسَّالَ دَجُلٌ قُبَيْبًا : هَلْ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي مَا قَبِلَ لَهُ ؟ قَالَ : مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ يَشْتَمُهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَتَرَكُونَهُ ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي مَا قَبِلَ وَلَا مَا قَبِلَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے جنت کو حرام کیا ہے ہر اس شخص پر جو بدگو، بد زبان اور کم حیا والا ہے اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتا ہے کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کر گئے تو معلوم ہو گا کہ وہ یا تو نازا زادہ ہے یا اس کے لطف میں شیطان شریک ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں پڑھا سوئی ہو کہ اللہ نے خدا نے شیطان سے فرمایا تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن رہے پروا کرنے والوں کی سزا جہنم ہے اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیر سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پروا نہیں کرتے کہ ان کے لئے کیا کہا گیا ہے نہ بایا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گایاں دیتا ہے کہ وہ بھی اس کو گایاں دیں گے تو یہی ان کا لالہ ابالی پن ہے کہ اپنے کہنے کی برواہ نہ دوسروں کے کہنے کی۔

۴۔ عَدَبُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَبِيلَةَ ، بِرَفْعِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبَيِّضُ الْفَاجِسَ الْمُتَمَحِّشَ .

۴۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ دشمن جانتا ہے اس کو جو نہ بُرا کہنے کی پروا کرے اور نہ بُرا سننے کی۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعْمَانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : كَانَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام صَدِيقٌ لَا يَكَادُ يُفَارِقُهُ إِذَا ذَهَبَ مَكَانًا فَيَبْتِمَا هُوَ بِمَشِي مَعَهُ فِي الْحَدِّائِينَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ سِنْدِيٌّ يَمْشِي خَلْفَهُمَا إِذَا التَفَّتِ الرَّجُلُ يُرِيدُ غُلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَلَمَ يَرَهُ قَلَمًا نَظَرَ فِي الرَّائِمَةِ قَالَ : يَا ابْنَ الْفَاعِلَةِ أَيْنَ كُنْتَ ؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدَهُ فَمَكَ بِهَا جَبِيَّةَ نَفْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ تَفْدِيفُ امَّةٍ ؟ قَدْ كُنْتُ أَرَى أَنَّ لَكَ وَرَعًا فَأَدَا الْبَيْسَ لَكَ وَرَعٌ ، فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ امَّةً سِنْدِيَّةً مُشْرِكَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ امَّةٍ نِكَاحًا ، تَنَحَّ عَنِّي ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتَهُ يَمْشِي مَعَهُ حَتَّى فَرَّقَ الْمَوْتُ بَيْنَهُمَا .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : إِنَّ لِكُلِّ امَّةٍ نِكَاحًا تَحْتَجِرُونَ بِهِ مِنَ الرَّيَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ جاتا تھا ایک روز حضرت کے ساتھ کفش و دزدوں کی طرت سے گزرا اس کا ایک غلام سبندی پیچھے آ رہا تھا اس

شخص نے تین بار مڑ کر اپنے غلام کو دیکھا تو موجود نہ پایا جو تھی یا رد دیکھا تو موجود پایا۔ کہنے لگا اور زنا زادے تو کہاں تھا حضرت نے یسن کر ماتھے پر ہاتھ مارا اور سہرایا سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زنا کی نہمت لگانا ہے۔ میں تو تجھے پرہیزگار جانتا تھا اب پتہ چلا کہ ایسا نہیں ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر نذاہوں اس کی ماں سند یہ مشرک تھی فرمایا تجھے کیا معلوم نہیں کہ ہر امت کا نفاق اسلام میں جائز سمجھا گیا ہے مجھ سے دور ہو۔ داوی کہتے تادم مرگ پھر حضرت کے ساتھ اس کو نہ دیکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہرگز وہ کا نکاح زنا سے روکتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ ابْنِ أُدَيْنَةَ، عَنْ دُرَادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ النُّحُشَ لَوْ كَانَ مِثْلًا لَكَانَ مِثْلًا سَوْءٍ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو وہ بدترین صورت کا ہوتا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَدَّعَا اللَّهُ أَنْ يَرُدَّ قَدَّعًا مَا تَلَا مِنْ سَبِينِ فَلَمَّا رَأَى أَنَّ اللَّهَ لَا يُجِيبُهُ قَالَ: يَا رَبِّ أَبْعِدْ أُنَامِيكَ فَلَا تَسْمَعَنِي أَمْ قَرِيبٌ أَنْتَ مِنِّي فَلَا تُجِيبُنِي قَالَ: فَأَتَاهُ آتٌ فِيهِ مَنَامِدٌ فَقَالَ إِنَّكَ تَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنْذُ ثَلَاثِ سَبِينِ بِلِسَانٍ يَدْعِي وَقَلْبٍ غَابٍ غَيْرِ تَقِيٍّ وَنَيْتَةٍ غَيْرِ صَادِقَةٍ، فَأَقْلَعُ عَنْ بَدَائِكَ وَلَيْتَنِي اللَّهُ قَلْبَكَ وَلَنْتَحَسُنَ نَيْتَكَ، قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ فَوَلَدَ لَهُ غُلَامٌ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے خدا سے دعا کی کہ میں سال کے اندر اس ایک لڑکا دے جب اس نے دیکھا کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا تو کہنے لگا۔ اے میرے رب کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میری بات نہیں سنتا یا قریب ہے اور میری دعا قبول نہیں کرتا خواب میں کسی کہنے والے نے اس سے کہا۔ تو تین سال سے ناشائستہ زبان میں اور سرکش اور ناپرہیزگار دل سے اور جھوٹی نیت سے دعا کر رہے۔ ان باتوں کو چھوڑ اپنے دل کو اللہ سے ڈرا اور اپنی نیت کو درست کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس نے ایسا ہی کیا پھر خدا سے دعا کی۔ خدا نے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيْسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَكَرَّرَ مُجَالَسَتُهُ لِحَبِيذٍ.

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، بدگوئی خدا سے اور ایمان سے دوری ہے اور یہ دوری جہنم کی

لے جانے والی ہے۔

۹۔ وَعَقَاةٌ مِنْ أَسْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْبَادٍ ، عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں بدترین بندہ وہ ہے جس کی بدگوئی کی وجہ سے اس کی مجالست مکروہ قرار پاتی ہے۔

۱۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي مُسْكَانٍ ، عَنْ الْحَسَنِ الصَّبَّاحِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْفُحْشَ وَالْبَدَاءَ وَالسَّلَاةَ مِنَ الْتِفَاقٍ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حد سے بڑھا بدگوئی اور زبان کی تیزی تفاق ہے۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمَّانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَدِيءَ وَالسَّائِلَ الْمُلْحِفَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا دشمن رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والے بدگو کو اور اس میں سسائی کو جو بغیر بے ہوشے پٹے ہی نہیں۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمْتَلِئًا كَمَا كَانَ سَوْرٌ ،

۱۲۔ فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جناب عائشہ سے ، اسے فاحشہ حد سے تجاوز کرنے والے کا اگر مجسم بنایا جاتا تو سب سے بڑا مجسم ہوتا۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ مَنْ فَحَّشَ عَلِيَّ أَوْ أَحِبَّ الْمُسْلِمَ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ بَرَكَةَ رِزْقِهِ وَوَكَّلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَأَقْسَدَ عَلَيْهِ مِعْيَشَتَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت نے جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بدزبانی کی خدا اس سے رزق کی دولت اٹھا لیتا ہے اور اس کا کام اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور فاسد کر دیتا ہے اس پر اس کی روزی۔

۱۴ - عَنْهُ ، عَنْ مَعْلَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ عَسَّانٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ فَقَالَ لِي مُبْتَدَأًا : يَا سَمَاعَةُ مَا هَذَا الَّذِي كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ جَمَالِكَ ؟ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ فَحَاشًا أَوْ صَخَابًا أَوْ لَعْنًا ، فَقُلْتُ : وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ ، إِنَّهُ ظَلَمَنِي ، قَالَ : إِنْ كَانَ ظَلَمَكَ لَقَدْ أَدْبَيْتَ عَلَيْهِ إِنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ فِعَالِي وَلَا أَمْرٍ بِهِ شِيعَتِي ، اسْتَغْفِرُ رَيْكَ وَلَا تُعَدُّ ، قُلْتُ : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ ؛ وَلَا أَعُوذُ .

۱۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے کلام کی ابتدا کر کے فرمایا اے سماعہ تیرے اور تیرے شرابان کے درمیان یہ معاملہ ہوا اپنے کو بدگوئی، زیادہ بلند آواز سے بولنے اور زیادہ طعن کرنے سے بچا۔ میں نے کہا اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا تیرا ظلم اس سے زیادہ ہوا یہ ہمارا طریقہ کار نہیں اور نہ میں اپنے شیعوں کو اس کا حکم دیتا ہوں۔ خدا سے استغفار کر اور پھر ایسا نہ کرنا میں نے کہا میں تو بہ کرتا ہوں اور پھر ایسا نہ کروں گا۔

دوسواٹھواں باب

وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے

((بَابُ مَنْ يُتَّقَى شَرَّهُ)) ۲۶۰

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَذَا يَوْمَ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَسْ أَيْمَانُ الْعَشِيرَةِ ، فَحَامَتُ عَائِشَةُ فَدَخَلَتْ الْبَيْتَ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلرَّجُلِ ، فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَيَسْرُهُ [إِلَيْهِ] يُحَدِّثُهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا أَنْتَ تَدْكُرُ هَذَا الرَّجُلَ بِمَا ذَكَرْتَهُ بِهِ إِذَا قَبِلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَ يَسْرَكَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ : إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَكْرَهُ مُجَالَسَتَهُ لِفَحْشِهِ .

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ایک روز خانہ جناب عائشہ میں تھے کہ ایک شخص نے اذن طلبی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ قبیلہ کا بد آدمی جناب عائشہ اسٹھ کہ اندر چلی گئیں اور حضرت نے اسے بلایا جب وہ آیا تو آپ نے کشا وہ روی کے ساتھ بات چیت کی۔ جب وہ چلا گیا تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے لئے ایسا فرمایا تھا لیکن جب وہ آیا تو آپ نے کشا وہ روی سے بات چیت کی۔ سنا یا یہ بدترین

آدمی زبان دراز بد گو ہے اور ان میں سے ہے جس کی بدزبانی سے اس کی ہم نشینی بڑی معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّعَاءَ شَرِّهِمْ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے روز قیامت خدا کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جن کی تعظیم ان کے شر سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبِيدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام :
مَنْ خَافَ النَّاسَ لِسَانَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم میں ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ؛
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَرُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّعَاءَ شَرِّهِمْ .
۴۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے روز قیامت بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی تعظیم لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے کریں۔

دوسواکسٹھواں باب

بغی (زیادہ روی)

(بَابُ الْبَغْيِ) ۲۶۱

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَعْجَلَ الشَّرَّ عُقُوبَةَ الْبَغْيِ
۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے۔ بغاوت کا عذاب سب سے جلد آنے والا ہے شر ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْوَقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَقُولُ إِبْلِيسُ لِجَنُودِهِ : اَلْقُوا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ ، فَإِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَ اللَّهِ الشَّرَّكَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کر دو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

۳۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبِزَ ، عَنْ مَسْمَعِ أَبِي سَيَّارَانَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ فِي كِتَابٍ : اِنظُرْ أَنْ لَا تَكَلِمَنَّ بِكَلِمَةٍ بِنِيَّ أَدَا وَإِنْ أَعْجَبَتْكَ نَفْسُكَ وَعَشِيرَتُكَ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا کہ کسی زبان سے سرکش کی بات نہ کہو۔ اگرچہ تمہارا نفس اور قبیلہ تمہیں تعجب میں ڈالے۔

۴۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ وَيَعْقُوبَ السَّرَّاجِ ، جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبَغْيَ يَقُودُ أَصْحَابَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللَّهِ عَنَاقُ بِنْتِ آدَمَ ، فَأَوَّلَ قَتِيلٍ قَتَلَهُ اللَّهُ عَنَاقُ وَكَانَ مَجْلِسُهَا حَرْبِيًّا فِي حَرْبٍ وَكَانَ لَهَا عَشْرُونَ إصْبَعًا فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ظَفْرَانِ مِنْهُلٍ الْمِنْجَلَيْنِ فَسَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَسَدًا كَالْفِيلِ وَدُبًّا كَالْبَعِيرِ وَتَسْرًا مِثْلَ الْبَعْلِ ، فَقَتَلْنَهَا وَقَدْ قَدَّ اللَّهُ الْجَبَابِرَةَ عَلَى أَفْضَلِ أَحْوَالِهِمْ وَأَمْرًا كَانُوا .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے لوگو! بغاوت اپنے لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچنے لگتی ہے سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت کی وہ عناق بنت آدم تھی۔ سب سے پہلے جس کو خدا نے قتل کیا وہ عناق تھی وہ اتنی بھاری بھار تھی کہ کوئی حربیہ زمین بھیڑنے کے لئے درکار تھی اس کی بیس انگلیاں تھیں ہر انگلی میں دو ناخن تھے درستی جیسے اللہ نے اس پر لگائی تھی شیر کو اذیت دینے کے لئے بھیڑنے کو خیر جیسے گدھ کو مسلط کئے انھوں نے اس کو قتل کر دیا اور اللہ نے قتل کیا جباروں کو ان کے بہترین حالات اور امن کی صورت میں۔

دوسو باسٹھواں باب کبیر

(بابُ الْفَخْرِ وَالْكِبْرِ) ۲۸۲

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ

سالم ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : عَجَبًا لِلْمُتَكَبِّرِ الْفَخُورِ ، الَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً ثُمَّ هُوَ عَدَا حِقِيقَةً .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس تکبر اور فخر کرنے والے پر جو گزشتہ کل ایک نطفہ تھا اور آئندہ کل مردار بن جائے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : آفَةُ الْحَسَبِ الْإِفْتِخَارُ وَالْعُجْبُ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے جب کے لئے فخر اور گھمنڈ آفت ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرِ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَنَا عُقْبَةُ بْنُ بَشِيرِ الْأَسَدِيِّ وَأَنَا فِي الْحَسَبِ الصَّخِيمِ مِنْ قَوْمِي قَالَ : فَقَالَ : مَا تَمَنَّوْنَا عَلَيْكَ بِحَسَبِكَ ؟ إِنْ اللَّهُ رَفَعَ بِالْإِيمَانِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّونَهُ وَضِعًا إِذَا كَانَ مُؤْمِنًا وَوَضَعَ بِالْكُفْرِ مَنْ كَانَ النَّاسُ يُسَمُّونَهُ شَرِيفًا إِذَا كَانَ كَافِرًا ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِالتَّقْوَى

۳۔ عبد عقبہ ابن بشیر اسدی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں میں لمحاظ نسب اپنے قبیلہ میں صاحب عظمت ہوں۔ حضرت نے فرمایا اس سے ہر پر کیا احسان جاتا ہے جس مومن کو لوگ ذیل جانتے تھے اللہ نے اس کے ایمان کے سبب اس کا مرتب بلند کیا اور وہ کافر جس کو لوگ شریف سمجھتے تھے خدا نے اس کے کفر کے سبب ذیل کیا سوائے تقویٰ کے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَيْسَى بْنِ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : عَجَبًا لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ ، وَإِنَّمَا خَلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ يَعُودُ حِقِيقَةً وَهُوَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لَا يَتَدْرِي مَا يَصْنَعُ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گھمنڈی تکبر پر تعجب ہے وہ نطفہ سے تو پیدا کیا گیا ہے اور مرنے پر مردار بن جائے گا اور ان دونوں حالتوں کے درمیان جو اس پر گزرے گی اسے وہ کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْمَةً . فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله
أَمَا إِنَّكَ غَايِرُهُمْ فِي النَّارِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا ابن فلان
بن فلان ہوں یہاں تک کہ نوپشتوں کے نام لگائے۔ رسول اللہ نے فرمایا تو ان کا رسواں فی النار ہے (وہ خود سبھی کا نذر
اور اپنے کا فرا جہاد پر فخر کر رہا تھا)۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : آفَةُ الْحَسْبِ الْإِفْتِخَارُ .

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب لب کی آفت فخر کرنا ہے۔

دوسرے سٹھ واں باب قساوت قلب

(بَابُ الْقَسْوَةِ) ۲۶۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ ، قَالَ :
فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى لَا تَطْوِلْ فِي الدُّنْيَا أَمَلَكَ فَيَقْسُو قَلْبَكَ وَالْقَاسِي
الْقَلْبِ مَيْتِي بَعِيدٌ .

۱۔ امام نے فرمایا خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارا
دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی مجھ سے دور ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَيْبِيسَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَلَقَ اللَّهُ الْمَيِّدَ فِي أَمَلِ الْخَلْقَةِ كَأَنَّهَا لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُحَبِّبَ اللَّهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ
فَيَقْرَبُ مِنْهُ فَايْتَلَاهُ بِالْكِبَرِ وَالْجَبْرِتَةِ فَسَاقِلْبُهُ وَسَاءَ خُلُقُهُ وَغَلَطَ وَجْهُهُ وَظَهَرَ فُحْشُهُ وَقَلَّ حَيَاؤُهُ

وَ كَشَفَ اللَّهُ سُورَهُ وَ رَكِبَ الْمَخَارِمَ فَلَمْ يَنْرُغْ عَنْهَا ، ثُمَّ رَكِبَ مَعَاصِيَ اللَّهِ وَ أَبْغَضَ طَاعَتَهُ وَ وَكَّ عَلَى النَّاسِ ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْخُصُومَاتِ ، فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَاطْلُبُوا هَامِيَةَ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا۔ پس وہ نہیں مراتا نیک اللہ شکر کو اس کے لئے محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس سے قرب ہو جاتا ہے پھر خدا اس کو مبتلا کر تلے تکبر و جبر پندی میں لہذا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے عادت خراب ہو جاتی ہے اور ترش رو بن جاتا ہے بدگوئی کرنے لگتا ہے۔ اس کی جیا کم ہو جاتی ہے اور خدا اس کے ہمید کھول دیتا ہے وہ محرمات بجالاتا ہے وہ ان سے نکل نہیں پاتا اور معاصی کا ارتکاب کئے چلا جاتا ہے اور اللہ کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہے اور لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور جھگڑوں سے سیر نہیں ہوتا۔ پس تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اس سے عافیت کے طالب نہ ہو۔

توضیح :- اس حدیث کے اس جملہ سے ”جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا“ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے مومن پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ تو اس سے جبر لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک مجازی صورت ہے باین طور کہ خدا خلق کے وقت جانتا تھا کہ فلاں شخص کفر اختیار کرے گا پس گویا اس کو کافر پیدا کیا یہ ایک مجازی نسبت ہوئی یا خلق یہاں بمعنی تقدیر (اندازہ) اور بعض معنی میں معاصی کا تعلق اسی تقدیر سے ہے اسی طرح شکر کو محبوب کرنا بھی مجازی نسبت ہے باین طور کہ خدا نے بد اعمالی کی وجہ سے اپنی توفیق کو اس سے سلب کر لیا اور اس کے نفس کا تعلق شیطان سے ہو جانے کی بنا پر اس نے شکر کو محبوب رکھا۔ یہ نسبت ایسی ہے جیسی اس آیت میں حَبِيبٌ اِلَيْكُمْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ ذُرِيَّتُهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْكُفْرُ وَالْفُسُوْقُ وَالْعِصْيَانُ ، علم و اندازہ الہی مقتضی جبر نہیں کیونکہ کوئی کافر یا اختیار خود اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے خدا اپنے علم ذاتی سے اس وقوع فعل سے پہلے جان لیتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَمَتَّانِ : لَمَتُّ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمَتُّ مِنَ الْمَلِكِ ، فَلَمَتُّ الْمَلِكِ : الرِّقَّةُ وَالْقَهْمُ وَلَمَتُّ الشَّيْطَانِ السُّهُوُّ وَالْقَسْوَةُ .

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ دریافت کرنا دو طرح کا ہے ایک کا تعلق شیطان سے ہے اور دوسرے کا فرشتہ سے فرشتہ سے معلومات رقت قلب اور فہم کو پیدا کرتا ہے اور شیطان سے لینا فراموشی اور قسوت کو پیدا کرتا ہے۔

دوسو چونسٹھواں باب

ظلم

(باب الظلم) ۲۶۴

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنِ الْمَفْضَلِ بْنِ سَالِحٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ : ظَلَمَ يَغْفِرُهُ اللَّهُ وَظَلَمَ لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ وَظَلَمَ لَا يَدْعُهُ اللَّهُ ، فَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ فَالشِّرْكَ وَ أَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يَغْفِرُهُ فَظَلَمَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَدْعُهُ فَالْمُدَايَنَةُ بَيْنَ الْعِبَادِ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ظلم میں طرح کا ہے ایک وہ جسے اللہ بخش دے گا دوسرا وہ جسے نہ بخشے گا تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا جو جرم اللہ نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور جو ظلم بخش دے گا وہ انسان کا ظلم ہے اپنے نفس پر ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور جس کو بے فیصل کئے نہ چھوڑے گا وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر اس میں انصاف کرے گا

۲ - عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ نُجَيْدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ رَبَّكَ لَيَالْمِزْصَادِ» قَالَ : فَتَطْرُقُ عَلَى الصِّرَاطِ لَا يَجُوزُ هَاعْبُدُ بِمُظْلَمَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ارے شک تمہارا رب کین گاہ میں ہے کہ صراط پر ایک بل ہوگا جس کو وہ بندہ عبور نہ کر سکے گا جس پر کوئی مظلم ہوگا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِيهِ وَعَبِيدِ اللَّهِ الطَّوِيلِ عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّحْجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْ لَمْ أَذَلْ وَإِلْيَا هُنْدُ زَمَنِ الْحَجَّاجِ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَهْلِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَدَّتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لِأَحْسَنِ تَوَدِّيَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں حجج کے زمانہ سے آج تک برسرِ مکوت ہوں پس آیا میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں فرمایا نہیں ہوگی اور پھر فرمایا نہیں ہوگی جب تک تو ہر صاحب حق کا حق ادا

نہ کرے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ
الْحَمِيدِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مَظْلَمَةٍ أَشَدُّ مِنْ مَظْلَمَةِ لَا يَجِدُ
صَاحِبَهَا عَلَيْهَا عَوْنًا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی مظلوم (حق الناس) اس سے بدتر نہیں کہ ایسے شخص کا حق لیا
جائے جس کا کوئی مددگار خدا کے سوا نہ ہو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ دُرِّسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ
عَنْ عَيْسَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
عليهما السلام الْوَفَاةَ ضَمَّنِي إِلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ : يَا بَنِي أَوْصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي عليه السلام جِئِنَ حَضْرَتَهُ
الْوَفَاةَ وَيَمَازُ كَرَأَنَ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ ، قَالَ : يَا بَنِي إِيَّاكَ وَظَلَمَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِرًا إِلَّا اللَّهَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی بن حسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو
مجھے چھاتی سے لگایا اور فرمایا۔ بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں جو میرے باپ نے اپنی موت کے وقت مجھے کی تھی۔ فرمایا
تھا بیٹا اپنے کو اس پر ظلم کرنے سے بچاؤ جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّهِمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظَلَمِ النَّاسِ .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا ہے امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو قصاص سے ڈرے گا
وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرے گا۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ :
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظَلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَذْنَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْفِكْ دَمًا أَوْ
يَأْكُلْ مَالَ يَنْبِيهِ حَرَامًا .

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جو اس طرح صبح کرے کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو خدا اس

دن کے گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی شہیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصْبَحَ لَيْلَهُمْ يَطْلُمُ أَحَدٌ غَفَرَ اللَّهُ مَا اجْتَرَمَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے اس صورت سے صبح کی کر کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
مَنْ ظَلَمَ مَظْلَمَةً أَخَذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا اس کا بدلہ لیا جائے گا اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے ۔

۱۰۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظلم سے بچو کیوں کہ وہ روز قیامت کی تاریکی ہے

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى ، [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى] عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِشَامِ
ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .
۱۱۔ ترجمہ اوپر گزر چکے ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ دُرَّادَةَ ، عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَطْلُمُ بِمَظْلَمَةٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللَّهُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَمَا لَهُ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي بَيْنَهُ
وَبَيْنَ اللَّهِ فَإِذَا تَابَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ہذا ظلم کسی کا حق لیتا ہے اس کا بدلہ اس کے نفس یا مال سے لیا جاتا ہے اور ظلم جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اگر توبہ کرے گا تو خدا بخش دے گا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مُبْتَدِئًا : مَنْ ظَلَمَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ [أَوْ عَلَى عَقِبِهِ] أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ فَلَمَّحَتْ : هُوَ يَظْلِمُ فَيَسْلُطُ اللَّهُ عَلَى عَقِبِهِ أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ ؛ أَيْ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَ كُوفًا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّتَهُ ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا»

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کلام کی ابتداء اپنی طرف سے کر کے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا تو خدا اس پر یا اس کی اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو مسلط کرے گا رادی نے کہا یہ کیسے ظلم کرے کوئی اور بدلہ لیا جائے اولاد سے۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے (سورہ نافر) اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہیے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (نئے نئے) بچے چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو (غریب بچوں پر سستی کرنے میں ڈرنا چاہیے۔

توضیح :- صورت کا وقوع نہ کرنا فی عدل جان کحضرات نے اسے جواب دیا کہ اس کی صورت وہی ہے جو خدا نے سورہ نافر میں تیسوں کے بارے میں بیان کی ہے تاکہ لوگ تیسوں پر ظلم کرنے سے ڈریں اور چونکہ اس میں ظلم سمجھنے کی قابلیت نہ تھی۔ لہذا صورت وقوع کی صورت بیان کر دی یا یہ کہا جائے کہ حضرت نے سائل کے استبعاد کو بددلیل انی بیان کیا اور دلیل ہی کو ترک کیا فرمایا اب رہا ظلم کا اس بارے میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل الم بال غیر لطف خدا ہو۔ دوسروں پر جب کہ الم پہنچنے والے کو دو چند عوض اس الم کا ملے اور جب وہ الم کے بدلے پر غور کرے تو اس الم پر راضی ہو جائے جیسے بچوں کی بیماری ماں یا پ کے لئے ازدیاد اجیر کا باعث ہو تو وہ اس پر راضی ہوں ممکن ہے کہ یہ صورت ہو کہ عادت الہیہ یہ ہو کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا اور ظلم سے یتیم کا مال کھلے گا تو اللہ اس کی اولاد کو اس قسم کے ظلم میں مبتلا کرے گا۔ لطف الہی بزرگا ہر اس شخص کے لئے جو اس صورت کو مشاہدہ کرے یا اس کی صداقت کو کسی نہ دینے والے سے سنے تو وہ یتیم وغیرہ پر ظلم کرنے سے رک جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اولاد سے بدلہ دنیا میں لینا اور آخرت میں مواخذہ کرنا ممکن ہے اس کا سبب ہو جائے تو لوگ آپس میں صلح کر لیں اور گناہوں سے باز رہیں ہمیں معلوم ہے کہ ظالموں کی اولاد اگر اپنے باپ دادا کی دولت پالیتی ہے تو اسی طرح تفتہ و فساد برپا کرتی ہے جس طرح ان کے باپ دادا نے کیا تھا لہذا اولاد سے بدلہ لینے کی صورت میں جو خوف ہوگا وہ ان کی اصلاح کا باعث ہوگا اس صورت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا

علامہ طباطبائی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ رادی کے لئے اشکال پیدا ہوا ہے کہ اللہ کی طرف

سے اس کا وقوع کیسے ہوگا امام علیہ السلام نے اس کا جواب آیت سے دیا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ ایک کے فعل میں دوسرے کو دھر کر دانا ظلم ہے تو یہ دوسرا اشکال ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امور کو بنیہ مرتبہ میں دوسرے اسباب سے جو اسباب حسن وقوع اقوال سے علاوہ ہیں جیسے صفات والدین اور جسمانی اور روحانی خصوصیات کا اکثر اوقات اولاد میں بطور وراثت پایا جانا وغیرہ۔ خدا نے فرمایا ہے جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمھاری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور جسمانی تعلق جمع کر کے تمام آباد اجداد اولاد کو ایک ہی جیمیہ رایت کے نیچے کیونکہ آخر والے انہی عادات کو رکھنے والے تھے جو اول والے تھے۔

اولاد سے بدلے کا خوف ظالم و مظلوم دونوں کے لئے لطف الہی ہے ظالم دے گا اس سے کہ اس کے فعل سے اس کی اولاد تک کو صدمہ پہنچے گا اور اولاد سے چونکہ فطری محبت ہوتی ہے لہذا وہ ظلم سے رکے گا اور مظلوم کو انتقام کے متعلق تسلی ہوگی۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى نَبِيِّهِ مِنْ أَنْبِيَائِهِ فِي مَمْلَكَةٍ جِبَارِينَ أَوْ الْجِبَارِيَّةَ فَقُلُّ لَهُ : إِنِّي لَمْ أَسْمِعْكَ عَلَى سَفْكِ الدَّمَاءِ وَاتِّخَاذِ الْأَمْوَالِ وَإِنَّمَا اسْتَعْمَلْتُكَ لِنُكْفٍ عَنِّي أَصْوَاتِ الْمَظْلُومِينَ فَإِنِّي لَمْ أَدْعَ ظُلْمَاتِهِمْ وَإِنْ كَانُوا كُفَّارًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے ایک نبی سے جو ایک جابر بادشاہ کی حکومت میں تھے فرمایا تم اس جابر کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں نے تجھے لوگوں کے خون بہانے اور لوگوں کا مال غصب کرنے کے لئے حکومت نہیں دی بلکہ اس لئے کہ تم ظالموں کی فریادیں نہ پہنچے۔ میں ان پر ظلم کو نظر انداز نہ کروں گا چلے وہ کافر ہی ہوں۔

۱۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَكَلَ مَالَ أَخِيهِ ظُلْمًا وَلَمْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ أَكَلَ جَدَّةَ مِنَ السَّارِيَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو اپنے بھائی کا مال ظلم سے کھائے گا اور اسے واپس نہ دے گا وہ روز قیامت آگ کی چنگاریاں کھائے گا۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ لَهُ وَالرَّاضِي بِهِ شُرَكَاءُ ، ثَلَاثَتُهُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ظلم کرنے والا اس کا مددگار اور اس پر راضی ہونے والا تینوں اس ظلم میں شریک ہیں۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ : أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ الْعَبْدَ لَيَكُونُ مَظْلُومًا فَمَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَكُونَ ظَالِمًا .

۱۷۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بددعا ہی کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَيَّانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَدَدَ ظَالِمًا يَظْلِمُهُ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ فَإِنْ دَعَا لَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ وَلَمْ يَأْجِرْهُ اللَّهُ عَلَى ظُلْمِهِ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو ظالم کو اس کے ظلم کرنے میں معذور جانتا ہے خدا اس پر ایک ظالم کو مسلط کرتا ہے پس اگر وہ خدا سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور اس کے مظلوم پر کوئی اجر نہ ملے گا

۱۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَا اتَّصَرَ اللَّهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلَّا بَظَالِمٍ ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَذَلِكَ نُؤْتِي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا .

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا ظلم کے عوض ظالم کو ظالم سے ٹکرا دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر بنا دیتے ہیں۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ظَلَمَ أَحَدًا فَأَتَاهُ فَلْيَسْتَغْفِرْهُ اللَّهُ لَهُ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو ظلم سے کسی کا مال لے اور پھر رد کرنے کے لئے اسے نہ پائے تو چاہیے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلْبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

المروزی، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: مَنْ أَسْبَحَ وَهُوَ لَا يَهُمُّ بِظَلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَجْتَرَمَ.

۲۱۔ امام مروی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صبح کرے ایسے حال میں کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا

۲۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير قال: دخل رجلان على أبي عبد الله عليه السلام في مذاكرة بينهما ومعاملة، فلما أن سمع كلامهما قال: أما إن ما ظفر أحدٌ بخير من ظفر بالظلم، أما إن المظلوم يأخذ من دين الظالم أكثر مما يأخذ الظالم من مال المظلوم، ثم قال: من يفعل الشر بالناس فلا ينكر الشر إذا فعل به، أما إن إسماعيل بن آدم ما يزرع وليس يحصد أحدٌ من المرء خلقاً ولا من الحلو مراً فأصطلح المرء جلان قبل أن يقوما.

۲۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ دو شخص اپنے جھگڑے کو بیان کرنے کے لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے دونوں کا کلام سن کر فرمایا: تم میں سے کسی نے اس سے زیادہ فتح نہیں پائی۔ حق مظلوم نے ایک عالم کے مقابلے میں مظلوم ظالم کے دین سے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے جتنا ظالم مظلوم کے مال سے پاتا ہے۔ پھر فرمایا جو دوسروں کے ساتھ برائی کر لے تو اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو اسے برائے سمجھے بے شک آدمی جو برتا ہے وہی کاتب کوئی کر دے بیچ کر دیکھتا ہے نہیں کھائے گا اور نہ بیٹھا کر کر دیا پھل، یہ سن کر انہوں نے: تمہنے سے پہلے صلح کر لیں۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَابِطٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: مَنْ خَافَ الْقِيَامَ كَفَّ عَنْ ظَلْمِ النَّاسِ.

۲۳۔ جو قیامت سے ڈرتا ہے اسے چاہیے کہ ظلم سے رک جائے۔

دوسو پینسٹھ وال باب

خواہشوں کی پیروی

(باب اتباع الهوى) ۲۶۵

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن محبوب، عن أبي عمير الوائلي قال:

سِعَتْ أَبَاعِبِدَاللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : اخذوا أهواءكم كما تحذرون أعداءكم فليس شيء أعدي للرجل خال من اتباع أهوائهم وخصائدهم ألسنتهم .

۱. فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بدخواہشوں سے اس طرح بچو جیسے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کہ کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کا ترجمہ لگانے سے زیادہ دشمن نہیں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَزَّ تَبِي وَجَلَالِي وَ عَظْمَتِي وَ كِبْرِيَاءِي وَ نُورِي وَ عَلَوِّي وَ ارْتِفَاعِي مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَاهُ عَلَى هَوَايَ إِلَّا شَتَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَةً وَ لَبَسَتْ عَلَيْهِ ذُنْيَاهُ وَ شَغَلَتْ قَلْبَهُ بِهَا وَلَمْ أَوْتِهِ مِنْهَا إِلَّا مَا قَدَرْتُ لَهُ ، وَ عَزَّ تَبِي وَ جَلَالِي وَ عَظْمَتِي وَ نُورِي وَ عَلَوِّي وَ ارْتِفَاعِي مَكَانِي لَا يُؤْتِرُ عَبْدٌ هَوَاهُ إِلَّا اسْتَحْفَظْتَهُ مَلَائِكَتِي وَ كَفَلْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَ رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَأَى تِجَارَةَ كُلِّ تَاجِرٍ وَ أَنْتَهُ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةٌ .

۲. فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قسم اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت اور کبریائی کی اور اپنے نور اور بلند درجہ اور مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس امر کو پراگندہ کر دیتا ہوں اور دنیاوی معاملات میں پھنسا دیتا ہوں اور اس کا دل دنیا کی طرف لگا دیتا ہوں اور اس کو نہیں دیتا مگر اتنا ہی جتنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور اور عظمت کی اور اپنی مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ میری مرضی پر اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے تو میرے ملائکہ سموات اس کی نگرانی کرتے ہیں اور آسمان و زمین اس کے رزق کے کفیل بھی ہوتے ہیں مگر میرا معاملہ اس کے ساتھ دیا ہی ہوتا ہے جیسے ہر تاجر کا سودا گری میں کہ جتنا دو اتنا دو۔ دنیا جو ذلیل ہے اس کے پاس آتی ہے۔

۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ : إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ اثْنَتَيْنِ اتِّبَاعُ الْهَوَى وَ طُلُوقُ الْأَمَلِ أَمَا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَإِنَّهُ يُصَدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَا طُلُوقُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ .

۳. فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے۔ میں دو باتوں سے تم کو ڈراتا ہوں ایک خواہش کی پیروی دوسرے آرزوؤں کا پھیلنا، خواہشوں کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور خواہشوں کا زیادہ ہونا آخرت سے بھلا دیتا ہے۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : اتَّقِ الْمُرْتَقَى السَّهْلَ إِذَا كَانَ مُنْحَدَّةً وَغَرًّا .

قال : وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَدْعِ النَّفْسَ وَهَوَاهَا فَإِنَّ هَوَاهَا فِي رِذَالِهَا ، وَتَرُكُ النَّفْسِ وَمَاتَهْوَى أَذَاهَا ؛ وَكَفَّ النَّفْسَ عَمَّا تَهْوَى دَوَاهَا .

۴۔ نفس اور اس کی خواہشات کو دعوت نہ دو کیونکہ خواہشات نفس (کد پیری) میں ہلاکت ہے اور نفس اور اس کی خواہشات ترک کرنے سے نفس کو تکلیف پہنچی ہے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا علاج ہے۔

دوسو چھیاسٹھواں باب

مکر و غدر و فریب

(باب) ۲۹۶

﴿ الْمَكْرُ وَالْفُتْرُ وَالْغَدْبَةُ ﴾

۱ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَوْلَا أَنَّ الْمَكْرَ وَالْغَدْبَةَ فِي النَّارِ لَكُنْتُ أَمَّكَرَ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اگر مکر و فریب کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کرنا والا ہوتا۔

۲ - عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : يَجِبُ كُلُّ غَادِرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - بِإِمَامٍ مَا لَيْلٍ شِدْقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ وَيَجِبُ كُلُّ نَاكِثِ بَيْعَةٍ إِمَامًا أَجْدَمٌ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہذر کرنے والا روز قیامت اپنے امام کے ساتھ

اس طرح آئے گا کہ اس کی باجھنگ ہوگی اور اس طرح وہ داخل دوزخ ہوگا اور وہ جس نے امام منصور من اللہ کی بیعت توڑی ہوگی وہ بصورت مجزوم داخل دوزخ ہوگا۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَيْسَ مِثْلَانِ مَا كَرَّ مَسْلِمًا .

۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو مکر کرے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَرَيْبَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَلِكٌ عَلَى جَمْعٍ ، اقْتَتَلُوا ثُمَّ اصْطَلَحُوا ، ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الْمَلِكَيْنِ غَدَّرَ بِصَاحِبِهِ فَبَجَاءَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَفْرَغُوا مِنْهُمْ تِلْكَ الْمَدِينَةَ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْدَرُوا وَلَا يَأْمُرُوا بِالْفِغْرِ وَلَا يَقَاتِلُوا مَعَ الَّذِينَ غَدَرُوا وَلَكِنَّهُمْ يَقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدُوهُمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ مَا عَاهَدَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ

۴- فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریبوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کر لی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کی اور وہ مسلمانوں کے پاس آیا اور ان سے صلح کر کے کہنے لگے کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں۔ حضرت نے فرمایا مسلمانوں کو عذر نہ کرنا چاہیے اور نہ دوسروں کو عذر کا حکم دینا چاہیے عذر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیے ہاں مشرکوں کو جہاں چاہیں قتل کریں اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر ہرگز آمادہ نہیں۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَجِبُ كُلُّ غَائِبٍ بِإِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا لَمْ يَشْأَقْهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۵- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر غائب کرنے والا اپنے امام کے ساتھ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا باجھنگ ہوگا اور اسی حالت میں وہ داخل جہنم ہوگا۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ ؛ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ؛ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ

يَوْمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَوْلَا كَرَاهِيَةُ الْفَدْرِ كُنْتُ مِنْ أَدْمَى النَّاسِ ، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ عَدُوٍّ فَجْرَةً وَلِكُلِّ كُفْرَةٍ : أَلَا وَإِنَّ الْفُدْرَةَ وَالْفُجُورَ وَالْخِيَانَةَ فِي النَّارِ .

۶۔ ابن سنی بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک روز منبر کو فرہ اپنے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! فدر کرنا ناپسندیدہ نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ دشمنوں پر بلا لانے والا ہوتا آگاہ ہو کہ ہر فدر کرنے والے کے لئے معاصی میں بے پروائی ہے اور یہ بے پروائی کفر ہے اور فدر بے پروائی اور خیانت کا نتیجہ جہنم رسید ہونا ہے۔

دوسو ستر سٹھواں باب کذب

(بَابُ الْكَيْتَابِ) ۲۶۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي التَّعْمَانِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا أَيُّهَا النَّعْمَانُ لَا تَكْذِبْ عَلَيْنَا كَذِبَةَ فَتَسْلُبَ الْحَنِيفِيَّةَ ، وَلَا تَطْلُبَنَّ أَنْ تَكُونَ رَأْسًا فَتَكُونَ ذَنْبًا ، وَلَا تَسْتَأْكِلِ النَّاسَ بِمَا فَتَمْتَقِرْ ؛ فَإِنَّكَ مَوْفُوفٌ لِمَا حَالَهُ وَمَسْئُولٌ ، وَإِنْ صَدَقْتَ صَدَقْنَاكَ وَإِنْ كَذَبْتَ كَذَبْنَاكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ابو نعمان سے۔ ہم پر کوئی جھوٹ نہ بول ورنہ دین سے خارج ہو جائے گا اور سرداری کے خواستگار نہ ہو ورنہ بھیڑیا بن کر لوگوں پر ظلم کر دے اور ہماری مددگی بہ غلو کر کے لوگوں کا مال دکھاؤ ورنہ محتاج ہو جاؤ گے۔ تم روز قیامت پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ پس اگر تم نے ہمارے متعلق سچ کہا ہے تو ہم تصدیق کریں گے اور جھوٹ کہا ہے تو تمہیں بھٹلائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ تَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ لِوَلَدِهِ اتَّقُوا الْكَيْتَابَ ، الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَهَزَلٍ ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَتَبَ فِي الصَّغِيرِ اجْتَرَى عَلَى الْكَبِيرِ ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : مَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْنُقُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ صِدْقًا وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْتَبُ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ كَذِبًا .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن حسین نے اپنی اولاد سے کہا۔ کذب سے بچو۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ معقول بات چیت ہو یا دل لگی کیوں کہ جب آدمی چھوٹے جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو صدیق لکھتا ہے اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے تو کذاب لکھتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ : عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالًا وَجَعَلَ مَغَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ ؛ وَالْكِذْبَ شُرَّ مِنَ الشَّرَابِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے شر باتوں پر تانے ڈالے ہیں ان تانوں کی گنجیاں شراب کو قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْكِذْبَ هُوَ خَرَابُ الْإِيمَانِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جھوٹ ایمان کی خرابی کا سبب ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعًا ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : الْكِذْبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنَ الْكِبَائِرِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا اور رسول پر جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيَانَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ أَوْلَ مَنْ يَكْذِبُ الْكَذَّابُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ مَعَهُ ، ثُمَّ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَاذِبٌ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کاذب کو سب سے پہلا جھٹلانے والا اللہ ہے پھر وہ دو فرشتے جو اس کے ساتھ رہتے تھے پھر وہ خود جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

۷- عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، [عَنْ أَبِي] ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ يَهْلِكُ بِالْبَيِّنَاتِ وَيَهْلِكُ أَتْبَاعُهُ بِالشُّبُهَاتِ .

۷۔ مادی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ بہت زیادہ درود اور ظاہر بظاہر دلائل سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیرو شہبہات میں بڑا گمراہ ہوتے ہیں

۸- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ آيَةَ الْكَذَّابِ بَيِّنٌ يُخْبِرُكَ خَيْرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ حَرَامِ اللَّهِ وَحَلَالِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ .

۸۔ مادی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ جھوٹے کے ایک نشان تو یہ ہے کہ وہ تجھ سے آسمان زمین اور مشرق و مغرب کی خبر بیان کرے گا اگر تو حرام و حلال کے متعلق پوچھے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

۹- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَسْوُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ لَطَطِيرُ السَّائِمِ ؛ قُلْتُ : وَأَيْنَا لَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ ؟ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبَتْ إِنَّمَا ذَلِكَ الْكِذْبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْأَيْمَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ .

۹۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے میں نے کہا میں میں ایسا کون ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا اور رسول اور ائمہ پر جھوٹ بولنا ہے۔

۱۰- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ذَكَرَ الْخَائِكُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَلْعُونٌ فَقَالَ : إِنَّمَا ذَلِكَ الَّذِي يَحْوُكُ الْكِذْبَ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ﷺ .

۱۰۔ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک جملہ کہے گا ذکر کیا کہ وہ ملعون ہے فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ کا تانا بانا بنتا ہے۔

۱۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِبِيِّ ؛ عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْأَيْمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ الْكِذْبَ هَزْلَهُ وَجَدَهُ .

۱۱۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ ایمان کا مزہ نہیں چکے گا جب تک کمال کی ہوا حقیقت، ہر ایک صورت میں جھوٹ کو ترک نہ کرے گا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْكَذَّابُ هُوَ الَّذِي يَكْتُمُ فِي الشَّيْءِ ؟ قَالَ : لَا ؛ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ وَلَكِنَّ الْمَطْبُوعَ عَلَى الْكَيْبِ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ سائل نے پوچھا کہ کیا ہر جھوٹے کے لئے ایمان سے بے نصیبی ہے فرمایا نہیں یہ اس کے لئے ہے جس نے جھوٹ پسندیدہ خاطر بنا لیا ہو۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس کا جھوٹ زیادہ ہو گا اس کی آبرو جاتی رہے گی۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ عُمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ الْكَذَّابِ ، فَإِنَّهُ يَكْتُمُ حَتَّى يَجِيءَ بِالصِّدْقِ فَلَا يَصْدُقُ فِي

۱۴۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے مرد مسلمان کو چاہیے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے برادرانہ تعلقات ترک کر دے۔ کیوں کہ جب سچی بات اس کے سامنے آتی ہے تو وہ تصدیق نہیں کرتا۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ مِمَّا أَعَانَ اللَّهُ [بِهِ] عَلَى الْكَذِّ ابْنِ النَّسِيَّانِ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والوں پر اللہ نسیان کو غالب کر دیتا ہے۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ : صِدْقٌ وَكَيْبٌ وَإِسْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : قِيلَ لَهُ : جُعِلَتْ

وَذَاكَ مَا الْأَصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ؟ قَالَ: تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلَامًا يَبْلُغُهُ فَتَجِبُ نَفْسُهُ فَلَقَاهُ فَتَقُولُ: سَمِعْتُ مِنْ فُلَانٍ قَالَ فَبِكَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَكَذَا؛ خِلَافَ مَا سَمِعْتُ مِنْهُ.

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کہ کلام میں یہی سچ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا پڑھا گیا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے فرمایا جب تم کسی سے ایسی بات سُنو جس سے وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارے میں اس اس طرح کلمہ خیر کہتے سنتا ہے جو اس کے بالکل خلاف ہے جو تم نے سنا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَلَةَ بْنِ عُمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّقَلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا قَدَّرْنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِي يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «أَيَسُّهَا الْعَبِيرُ أَنْتُمْ لَسَارِقُونَ»؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَتَبَ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوا لَوْ هُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ»؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا فَعَلُوا وَمَا كَتَبَ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «مَا عِنْدَكُمْ فِيهَا يَصِقِلُ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: مَا عِنْدَنَا فِيهَا إِلَّا التَّسْلِيمُ، قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ أَحَبُّ أَثْمِينِ وَأَبْغَضُ أَثْمِينِ أَحَبَّ الْخَطَرَ فِيمَا بَيْنَ الصَّفْتَيْنِ وَأَحَبَّ الْكَيْتَابِ فِي الْأَصْلَاحِ وَأَبْغَضُ الْخَطَرَ فِي الطَّرْفَاتِ وَأَبْغَضُ الْكَيْتَابِ فِي غَيْرِ الْأَصْلَاحِ» إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا قَالَ: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا» إِزَادَةَ الْأَصْلَاحِ وَدَلَالَةً عَلَى أَنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَ؛ وَقَالَ يُونُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِزَادَةَ الْأَصْلَاحِ.

۱۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کے متعلق "اے قافلہ والو تم جو رہو" کو اللہ نہ وہ جو رہے اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا، اور حضرت ابراہیم کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیلے ہے اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو، کہ نہ انہوں نے کیا تھا نہ ابراہیم نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا اے ستیل تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا سوائے مان لینے کے اس میں چارہ کار کیا ہے فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ شکرانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جبکہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے شکرانہ رفتار کو شکرانہ کے گلی کوچوں میں اور دشمن رکھتا ہے کذب کو غیر اصلاحی امور میں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیلے ہے اس سے مراد عبودان کافروں کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں کہ بتوں میں یہ طاقت نہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو فرمایا تو یہ بھی اصلاح حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

۱۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي مُخَلَّبِ السَّرَّاجِ، عَنْ عَيْسَى بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كُلُّ كَيْتَابٍ مَسْئُولٌ عَنْهُ صَاحِبُهُ يَوْمًا إِلَّا [كَيْتَابًا] فِي ثَلَاثَةِ رَجُلٍ كَأَيْدِ

اِنَّ اَنْتُمْ لَعَلٰى اَعْيُنِنَا ۗ وَاَرْجُوْا اَصْلٰحَ بَيْنِ اٰثِنِيْنَ يَلْقٰى هٰذَا بِغَيْرِ مٰا اَتٰنِيْ بِهٖ هٰذَا ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْاِصْلَاحَ مَا بَيْنَهُمَا ، اَوْرَجُلٌ وَعَدَاةُ هَلْهُ شَيْئًا وَّهُوَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَنْتَمِ لَهُمْ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا جائے گا مگر تین شخصوں سے اول دشمن سے حرب میں ازراہ فریب جھوٹ بولنا، دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور دوسرے سے مل کر کچھ۔ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی چیز کا وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کر سکے۔ تو ان کو دل شکستی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيٰى الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اَلْعَلٰى مَوْلٰى آلِ سَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَدِيثٍ ، فَقُلْتُ لَهٗ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَلَيْسَ رَعَمْتُ لِي السَّاعَةَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَظَمْتُ ذٰلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : بَلٰى وَاللّٰهِ رَعَمْتُ : فَقَالَ : لَا وَاللّٰهِ مَا رَعَمْتُهُ ، قَالَ : فَعَظَمْتُ عَلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ : فِدَاكَ بَلٰى وَاللّٰهِ قَدَفَلْتَهُ ، قَالَ : نَعَمْ قَدَفَلْتَهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنْ كُلَّ زَعَمٍ فِي الْقُرْآنِ كِذْبٌ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ بات چیت کی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا آپ نے میرے متعلق ایسا ایسا گمان ابھی نہیں کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ میرے اوپر یہ بات شاق گزری۔ میں نے کہا۔ واللہ میرا گمان تو یہی ہے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تو نے گمان کیا ہے میرے اوپر یہ فرمانا شاق ہوا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ فرمایا میں نے ضرور کہا تھا۔ لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ قرآن میں گمان (دعوے) باطل کذب ہے دینے میرے قول سے تو نے غلط تبصرہ نکالا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ ، عَنْ اَبِي اسْحَاقِ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ : كَانَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ : اِيْثَاكُمْ وَالْكِتٰبُ فَاِنَّ كُلَّ رَاجٍ طَالِبٍ وَكُلُّ خَافٍ هَارِبٍ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے کہ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ ہر امیدوار ثواب الہی اچھے افعال کا طلب گار ہوتا ہے اور ہر وہ جو عذاب سے ڈرتا ہے افعالِ بد سے بھاگتا ہے۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا كِذْبَ عَلَى مُصْلِحٍ، ثُمَّ تَلَا: «أَيُّهَا الْعَبِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَذَبَ، ثُمَّ تَلَا: «دَبْلُ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ»، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا قَعَلُوهُ وَمَا كَذَبَ.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔ پھر یہ آیت پڑھی "اے قافلہ والو تم چور ہو۔ پھر فرمایا اللہ نہ وہ چور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے" پھر یہ آیت تلاوت کی۔ "بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔ پھر فرمایا نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولا۔

دوسواں سٹھواں باب

ذو لسانین (دو زبان والا)

(بَابُ ذِي اللِّسَانَيْنِ) ۲۶۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنِ الْقَلَابَيْسِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَفْصَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمِينَ بِوَجْهِينِ وَلسَانَيْنِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَلَّ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مسلمانوں سے دو رخ اور دو زبانوں سے ملے گا روز قیامت اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَسُّ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ، يُطْرَقُ لِأَخَاهُ شَاهِدًا وَيَأْكُلُهُ غَائِبًا إِنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنْ ابْتُلِيَ خَدَلَهُ.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے بڑا وہ بندہ ہے محمد زکوٰۃ اور دوزبان والا ہو۔ جب دوست کے ہاتھ آئے تو اس کی تعریف کرے اور غائب ہو تو اسے کھا جائے اگر اسے عطا کیا جائے تو خدا کرے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے بے مدد کے چھوڑ دے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ : يَا عِيسَى لِيَكُنْ لِسَانُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْعَلَانِيَةَ لِسَانًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ قَلْبُكَ ، إِنَّهُ أَحَدُكَ تَقْسَكَ وَ كُنِّي بِي خَيْرًا ، لَا يَصْلِحُ لِسَانَانِ فِي فَمٍ وَاحِدٍ وَلَا سَيْفَانِ فِي عَمَدٍ وَاحِدٍ وَلَا قَلْبَانِ فِي صَدْرٍ وَاحِدٍ ، وَكَذَلِكَ الْأُدْهُانُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام سے اسے عیسیٰ ظاہر و باطن میں ایک زبان ہونی چاہیے اور ایسے ہی تمہارا دل ہو۔ میں تم کو تمہارے نفس سے ڈراتا ہوں اور میں خبر رکھنے کے لئے کافی ہوں ایک منہ میں دوزبان ایک نیسام میں دو تلواریں اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اذہان میں ذیسا و آخرت دونوں کے ارادے۔

دوسوا ہتروال باب ہجرت (کسی سے غصہ سے بات کرنا)

(بَابُ الْهَجْرَةِ) ۲۶۹

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ فِي وَصِيَّةِ الْمُفَصَّلِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : لَا يَفْتَرِقُ رَجُلَانِ عَلَى الْهَجْرَانِ إِلَّا اتَّوَجَبَ أَحَدُهُمَا الْبِرَاءَةَ وَاللَّعْنَةَ وَرُبَّمَا اسْتَحَقَّ ذَلِكَ كِلَاهُمَا ، فَقَالَ لَهُ مَعْتَبٌ : جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَذَا الظَّالِمُ فَمَا بِالْمَظْلُومِ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ لَا يَدْعُو أَخَاهُ إِلَى صِلَتِهِ وَلَا يَتَقَامَسُ لَهُ عَنْ كَلَامِهِ ، سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا تَنَازَعَ اثْنَانِ فَمَا أَحَدُهُمَا الْآخِرَ فَلْيَرْجِعِ الْمَظْلُومُ إِلَى صَاحِبِهِ

حَتَّى يَقُولَ لِصَاحِبِهِ : أَيُّ أَحَبِّي أَنَا الظَّالِمُ ، حَتَّى يَقَطَعَ الْهَجْرَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَكَمٌ عَدْلٌ يَأْخُذُ بِالْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر دو شخص آپس کی دوستی کو قطع کرتے ہیں تو ایسے دو آدمی کچھ ترک تعلق کریں غصہ سے بات کر کے، ان میں سے جو ظالم ہو گا خدا و رسول اس سے بری اور ان کی لعنت کا مستحق ہو گا اور بعض اوقات دونوں ہوں گے۔ آپ کے غلام معتب نے کہا۔ اس میں مظلوم کا کیا قصور، فرمایا یہ ہے کہ اس نے اپنے دوست سے صلہ رحم کیوں نہ کیا۔ اور اس کے کلام سے چشم پوشی کیوں نہ کی۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا۔ جب دو شخص جھگڑا کریں اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرے تو مظلوم کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ میں ظالم ہوں تاکہ دونوں کے درمیان جو قطع تعلق ہو گیا ہے وہ ختم ہو جائے چونکہ اللہ تعالیٰ حاکم و عادل ہے اس لئے وہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لے لیا

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیے ورنہ وہ عداوت بن جائے گا۔

۳۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَقِصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَصْرِمُ ذَوِي قَرَابَتِهِ مِمَّنْ لَا يَعْرِفُ الْحَقَّ ؟ قَالَ : لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْرِمَهُ !

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کہ اپنے قریب داروں سے اس بنا پر قطع تعلق کرتا ہے کہ وہ حق کو امر امت، کو نہیں پہچانتے۔ فرمایا اس کے سزاوار ہے کہ ترک تعلق نہ کرے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْزُومِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يَلْقُبُ شَلْقَانَ وَكَانَ قَدْ صَبَّرَهُ فِي نَفَقَتِهِ وَكَانَ سَيِّئِ الْخُلُقِ فَهَجَرَهُ ، فَقَالَ لِي يَوْمًا : يَا مَرْزُومُ [وَأُكَلِّمُ عَيْسَى ؟] فَقُلْتُ نَعَمْ ، فَقَالَ : أَصَبْتُ لَا خَيْرَ فِي الْمُهَاجَرَةِ .

۴۔ مرزوم بن حکیم سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے ایک شخص شلقان نامے تھا جس کا لفظ امام کے ذمہ تھا اور

وہ مرد بدخو تھا مرام نے اس سے غصہ میں ترک تعلق کیا حضرت نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اسے مرام! بیٹھے سے بڑھ جاو
میں نے کہا بہتر فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ترک تعلق میں بہتری نہیں ہے۔

۵۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَعْمَاطِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ تَهَاجَرَا
فَمَكَثْنَا ثَلَاثًا لَا يَصْطَلِحَانِ إِلَّا كَانَا خَارِجِينَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَيَّ كَلَامَ أَخِيهِ
كَانَ السَّابِقُ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْحِسَابِ.

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پد بزرگوار نے فرمایا ہر دو مسلمان جو غصہ
میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں اور صلح نہ کریں گے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے
گی جو کوئی ان میں سے سب سے پہلے اپنے بھائی سے کلام کرے گا وہ روز قیامت پہلے جنت میں جائے گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ عَنْ ابْنِ أَدِينَةَ؛ عَنْ زُرَّادَةَ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يُغْرِي بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ يَرْجِعْ أَحَدُهُمْ عَنْ دِينِهِ؛ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ اسْتَلْقَا
عَلَى قَفَاهُ وَتَمَدَّدَا، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ، فَرَجِمَ اللَّهُ أُمَّرَأَ الْفَأْتِ بَيْنَ وَلِيَّتَيْنِ لَنَا، يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ تَأَلَّفُوا
وَ تَعَاظَفُوا.

۶۔ سرایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شیطان عداوت ڈالتا ہے مومنین کے درمیان جب تک وہ اپنے دین
سے برگشتہ نہ ہوں۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو اپنے کام سے ناراض ہو کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا
اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان محبت قائم کر لے۔ اسے مومنو! ایک دوسرے سے محبت کرو
اور ہر بانی کا برتاؤ کرو۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ؛ عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بصيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَزَالُ إبْلِيسُ فَرِحًا
بِمَا أَهْتَرَ الْمُسْلِمَانِ؛ فَإِذَا التَّقِيَا أَصْطَكْتَ رُكْبَتَاهُ وَتَحَلَّعَتْ أَوْسَالُهُ وَنَادَى يَا وَيْلَهُ، مَا لَقِيَ مِنَ النَّبِيِّ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان آپس میں بنا بر غصہ کے ہم کلام نہیں ہوتے تو شیطان خوش
ہوتا ہے اور جب وہ ملتے ہیں تو اپنے گھٹنے پیٹ لیتا ہے اور اس کے بدن کے جوڑے پڑ جاتے ہیں اور پیرچ کر کہتا ہے ہائے

کیسی بلاکت کلاساں ہے۔

دوسو ستروال باب

قطع رحم

(نسبی رشتہ سے قطع تعلق)

(بابُ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ) ۲۷۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيَسَةَ ؛ عَنْ مَسْعَدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي حَدِيثٍ أَلَّا إِنَّ فِي النَّبَأِ عَضِي الْحَايِقَةِ ، لِأَنَّ عَضِيَّ الشَّعْرَ وَكَانَ حَايِقَةً لِلَّذِينَ

ار فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا آگاہ ہو کہ آپس میں بعض رکھنا سرمنڈنا وانگہ ہے لیکن اس سے میری مراد سرمنڈنا نہیں بلکہ زمین کا سرمنڈنا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْفَضِيلِ ؛ عَنْ حَدِيثِهِ مَسْنُودًا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْحَايِقَةَ فَإِنَّهَا تُهْمِي الرِّجَالَ ؛ قُلْتُ : وَمَا الْحَايِقَةُ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ .

۲۔ سنا یا احقرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالتہ سے بجز وہ لوگوں کو مارا اور اتلہ ہے لوگوں نے پوچھا حالہ کیا ہے فرمایا وہ قطع رحم کرنا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ إِخْوَتِي وَبَنِي عَمِّي قَدْ ضَيَّقُوا عَلَيَّ الدَّارَ وَالْجَاوِبِي مِنْهَا إِلَى بَيْتِي وَلَوْ تَكَلَّمْتُ أَخَذْتُمْ مَافِي أَيْدِيهِمْ ؛ قَالَ : فَقَالَ لِي : اصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجًا قَالَ : فَأَنْصَرَفْتُ وَوَقَعَ أَوْلَاءُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ [وَمِائَةً] فَمَاتُوا وَاللَّهِ كَلَّمْتُ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛ قَالَ : فَخَرَجْتُ فَلَمَّا رَحَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَا خَالَ أَهْلَ بَيْتِكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَدَّمَا نُوا وَاللَّهِ كَلَّمْتُ ؛ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛

قَالَ: هُوَ يَمَا سَنَّوَابِكَ وَ يَمَقُوقِهِمْ إِيَّاكَ وَقَطَعَ رَجِيمِهِمْ بَيَّرُوا أَتَجِبُ أَنْتُمْ بَعُوا وَأَنْتُمْ سَبَقُوا عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَ اللَّهِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کہ راوی نے کہا کہ میرے بھائی اور چچا زاد بھائی میرے دشمن ہو گئے ہیں اور انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور میں دوسرے گھر میں چلا گیا ہوں۔ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو جو انھوں نے کیا ہے اسے واپس کر لیتا۔ حضرت نے فرمایا میرا اللہ عنقریب کشاؤں عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر چلا آیا۔ ۱۳۱ھ میں دباڑ پھیل گیا وہ سب مر گئے اس کے بعد میں حضرت کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان والوں کا کیا حال ہے میں نے کہا سب مر گئے کوئی باقی نہیں رہا فرمایا یہ اسی کا نتیجہ ہے جو انھوں نے تمہارے ساتھ کیا تھا اور قطع رحم کر کے تم پر ظلم کیا تھا۔ کیا تم چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہتے اور تم کو تنگ کئے جلتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

۴۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ؛ عَنِ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ؛ عَنِ أَبِي عُبَيْدَةَ؛ عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَةٌ خِصَالٌ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهَا أَبَدًا حَتَّى يَرَى وَبِالْهَيْئَةِ: الْبَقِيَّةَ وَقَطِيعَةَ الرَّجِيمِ وَالْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ، يَا بَارِئُ اللَّهِ بِهَا، وَإِنْ أَعْجَلَ الطَّاعَةَ تَوَابًا لَسِيلَةَ الرَّجِيمِ وَإِنْ أَلْمَمَ الْقَوْمَ لِيَكُونُوا فُجَارًا قَبْتُوا وَاصْلَوْا فَتَمَيَّيْ أَمْوَالَهُمْ وَبُشْرُونَ وَإِنْ أَلْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ وَقَطِيعَةَ الرَّجِيمِ لَتَنِيذَانِ الدِّيَارِ يَلْقِيعَ مِنْ أَهْلِهَا وَتَنْقُلُ الرَّجِيمَ وَإِنْ تَقُلُ الرَّجِيمَ انْقِطَاعُ السَّلِيلِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا وبال دیکھے بغیر ان دنیا سے اٹھتا ہی نہیں۔ ایک بغاوت (اللہ و رسول سے) دوسرے قطع رحم، تیسرے جھوٹی قسم کہ یہ اللہ سے جنگ ہے اور سب سے زیادہ جلد ثواب دلانے والی چیز صلہ۔ رحم ہے اگر کچھ لوگ فاجر ہوں اور صلہ رحم کریں تو ان کے اموال میں زیادتی ہوگی اور وہ صاحب ثروت ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانا اور قطع رحم کرنا۔ گھروں کو اس کے اہل سے خالی کر کے اجاڑ دیتے اور رشتہ داری کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ نقول رحم انقطاع نسل ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ؛ عَنِ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ؛ عَنِ عُبَيْدَةَ الْعَايِدِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَاَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقَارِبَهُ؛ فَقَالَ لَهُ: اكْظِمْ غَيْظَكَ وَافْعَلْ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ؛ فَقَالَ: أَلْتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ.

۵۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنے اعوانہ کی شکایت کی۔ فرمایا اپنے غصہ کو پی جاؤ اور نیکی کرو۔ اس نے کہا وہ تو ایسا ایسا عمل کرتے ہیں فرمایا۔ کیا تم بھی ان کی مثل بہنا چاہتے ہو تاکہ خدا تمہاری طرف

نذریکے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعَتْكَ .

۷۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا: تم قطع رحم نہ کرو اور تم قطع رحمی کر دگے تو ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الشُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الذَّنُوبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْكُوَاةِ الشُّكْرِيُّ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْتَكُونُ ذُنُوبٌ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَيْلَكَ قَطِيعَةٌ الرَّاحِ ، إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَيَتَوَاسُونَ وَهُمْ فَجْرَةٌ فَيَرُزُّقُهُمُ اللَّهُ وَإِنْ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَتَفَرَّقُونَ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَحْرِمُهُمُ اللَّهُ وَهُمْ أَتَقِيَاءُ .

۸۔ ابو حمزہ شمالی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن سے موت جلد آجاتی ہے۔ عبد اللہ بن کواۃ نے کہا۔ اے امیر المؤمنین کیا ایسے بھی گناہ ہیں جن سے جلد موت آجائے۔ فرمایا۔ ہاں۔

اور وہ قطع رحم ہے جس خاندان کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو اگرچہ وہ بدکار ہوں اللہ ان کے رزق میں برکت دیتا ہے اور جس گھروں کے متفرق ہوتے ہیں اور قطع رحم کرتے ہیں تو اللہ ان کو محروم کر دیتا ہے پہلے پر سیز گاہوں

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں تو ان کی دولت اشراک کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔

دوسوا کہتروال باب

عقوق

(نافرمانی والدین)

((بَابُ الْعُقُوقِ)) ۲۷۱

۱۔ عَدَدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَدْنَى الْعُقُوقِ أَقْبَى ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نافرمانی کم سے کم ماں باپ سے ات کہتہ ہے اگر خدا کے علم میں کوئی اور چیز اس سے بھی منع کرتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعْبِرَةِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : كُنْ بَارًا وَأَقْتَصِرْ عَلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ عَاقًا [فَطَأًا] فَاقْتَصِرْ عَلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہیں۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ صَالِحِ الْحَدَّادِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شَعْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَشِفَ عِظَاءُ مَنْ أُعْطِيَ الْجَنَّةَ فَوَجَدَ رِيحَهَا مِنْ كَانَتْ لَهُ رُوحٌ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِيَانَةِ عَامٍ إِلَّا صِفَّ وَاجِدٌ ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا سوائے ایک گروہ کے۔ راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان برادر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَوْقَ كُلِّ ذِي بَرٍّ، حَتَّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بَرٌّ، وَإِنْ فَوْقَ كُلِّ عَقُوقٍ عُقُوقًا حَتَّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ أَحَدًا وَالِدِيهِ: فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ عَقُوقٌ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ قتل کیا جائے ایک شخص راہِ خدا میں۔ پس جب راہِ خدا میں قتل ہو تو اس سے بڑھ کر نیکی نہیں اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے یہاں تک کہ قتل کرے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو۔ ایسا کرے گا تو اس سے بڑھ کر کوئی نافرمانی نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ نَظَرَ إِلَى أَبِيهِ نَظْرَ مَاؤَةٍ وَهُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہیں نے اپنے والدین پر غضبناک نظر ڈالی۔ در آسمان ایک آنھوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو بھی اس کی نگاہ قبول نہ ہوگی۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَرَاتٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَلَامِهِ لَهُ : إِنَّا كُمْ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوْجِدُ مِنْ مَسْبَرَةِ الْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَائِقٌ وَلَا قَاطِعٌ رَجِيمٌ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌ إِذْ أَرِمْ خِيَلَاءَ ، إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ تَلْتَبِتُ الْعَالَمِينَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے کلام کے درمیان بچاؤ اپنے کو والدین کی نافرمانی سے، جنت کی خوشبو جو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھنے ملے گی۔ عاق انسان اس کو نہ سونگھ پائے گا اور نہ قاطع الرحم اور نہ بوڑھا زانی اور نہ وہ جو اپنے زیر جامہ کو تلکت سے کہنے۔ بے شک کبر فدا ہی کے لئے ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ [السَّلْمِيِّ] ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَوْ عَلِمَ اللَّهُ شَيْئًا أَدْنَى مِنْ أَبِي لَسَى عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَدْنَى الْعُقُوقِ وَمِنْ الْعُقُوقِ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى وَالِدِيهِ فَيَجِدَ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا .

۷۔ فرمایا ابو محمد اللہ علیہ السلام نے اگر خدا کے علم میں ان سے کم کوئی کلمہ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا اور نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو غصہ میں گھور کر دیکھے۔

۸۔ عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ :

إِنَّ أَبِي نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ وَمَعَهُ ابْنُهُ يَمْشِي وَالْإِبْنُ مُشْكِيٌّ عَلَى ذِرَاعِ الْأَبِ؛ قَالَ: فَمَا كَلِمَةُ أَبِي بَلَدَةَ
مَقَالَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جا رہا
تھا یہ شخص اس طرح کہ بیٹا اس کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے تھا امام نے فرمایا کہ مرتے دم تک میرے والد نے اس بیٹے سے کلام نہ کیا

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُمَانَ، عَنْ
حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَدَمُ الْعَفْوُ أَقْبَى، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ أَيْسَرَهُ لَنَهَى عَنْهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نافرمانی کی، وہی صورت یہ ہے کہ ماں باپ کے لئے اکت کہا جائے۔ اگر علم خدا میں
اس سے کم کوئی لفظ ہوا تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

دوسو بہتر وال باب

الاستغناء
(دوسروں کے مقابل نسب پر فخر)

(بَابُ الْإِسْتِغْنَاءِ) ۲۷۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ أَبِي بصيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
كَفَرُ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر
کی اگر وہ نسب ضعیف ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ أَبِي بصيرٍ،
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَفَرُ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

۷۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، وَابْنِ فَضَالٍ، عَنْ رِجَالٍ
مَشْتَرِكِينَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا: كَفَرُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ الْإِسْتِغْنَاءُ مِنْ حَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

۳۔ فرمایا ابی جبرئیل علیہ السلام نے کہ اگر کسی نے بوجہ نسب کسی سے بیزاری کا اظہار کیا تو اس نے کفر باللہ کیا اگرچہ نسب ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

دوسو ہترواں باب مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا

(باب) ۲۷۳

﴿مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَقَرَهُمْ﴾

۱۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لِيَأْذَنَ بِحَرْبٍ مِنْبِي مَنْ آذَى عَبْدِي الْمُؤْمِنَ وَلِيَأْمَنَ غَضْبِي مَنْ أَكْرَمَ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ ؛ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ خَلْقِي فِي الْأَرْضِ فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاجِدٌ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ لَأَسْتَفَيْتُ بِعِبَادَتَيْهِمَا عَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقْتُ فِي أَرْضِي وَلَقَامَتْ سَبْعُ سَمَاوَاتٍ وَارْضِينَ بِهِنَّ وَأَلْجَعَلْتُ لَهُمَا مِنْ إِيْمَانِهِمَا أَنْسَالًا يَحْتَاجَانِ إِلَى أَنْسِ سِوَاهُمَا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) مجھ سے جنگ کے لئے آادہ ہوا وہ جس نے بندہ مؤمن کو اذیت دی اور میرے غضب سے بے خوف ہوا جس نے میرے بندہ مؤمن کی عزت کی، اگر روئے زمین پر مشرق و مغرب کے درمیان میری کوئی مخلوق بھی سوائے ایک مؤمن اور امام عادل کے نہ رہے تو میں ان دونوں کی عبادت کے سبب تمام مخلوقات ارض کی عبادت سے بے پروا ہوں گا ان دونوں کی وجہ سے سات آسمان اور زمینیں قائم رہیں گی ان کے ایمان سے اس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے غیر کے انس کے محتاج نہ ہوں گے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ سِيَابٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ الْمُغْضَلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ : أَيُّنَ الصُّدُودِ لَا وِلْيَابِي فَيَقُومُ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ لَحْمٌ ؛ فَيَقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آذَوْا الْمُؤْمِنِينَ وَنَسَبُوا لَهُمْ وَعَانَدُوهُمْ وَعَسَفُوهُمْ فِي دِينِهِمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ اس ہیں رکاوٹ پیدا

کرنے والے میرے دوستوں کے معاملہ میں پس کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے چہروں پر گوشت نہ ہو گا ان کے لئے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومنوں کو ستایا ان سے تعصب بڑھا، دشمنی کی، ان پر ظلم کیا۔ حکم ہو گا انہیں جہنم میں ڈالو۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ؛ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَرَادَ لِمُحَارَبَتِي .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کرے مجھ سے جنگ پر تیار ہوا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ حَقَرْنَا أَوْ غَيَّرْنَا مَسْكِنًا لَمْ يَزَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَاقِرًا لَهُ مَا قِنَّا ، حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ مَحَقَرَتِهِ إِيَّاهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن مسکین یا غیر مسکین کو حقیر سمجھا خدا اس کو ذلیل کرے گا اور اس پر غضب ناک رہے گا جب تک وہ اس مومن کی حقارت سے باز نہ آئے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ؛ عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَرَادَ لِمُحَارَبَتِي ، وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نَصْرَةِ أَوْلِيَائِي .

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے (حدیث قدسی میں) کہا ہے جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوا اور میں ہر شے سے زیادہ اپنے اولیاء کی نصرت کرنے والا ہوں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : قَدْ نَابَدَنِي مَنْ أَدَلَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے بندہ

مومن کو ذلیل کیا اس کلمہ کھلا مجھ سے دشمنی مولیٰ۔

۷. مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمِيْسَى ، وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، جَمِيْعًا ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدَارَصَدَّ لِمُعَارَبِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَ لِسَانَهُ الَّذِي يَنْطَلِقُ بِهِ وَ يَدَهُ الَّتِي يَبْتَطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أَحْبَبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ ، وَمَاتَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدَّدْتُ عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .

۸۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا کہتے ہیں جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا اور میرا تقرب بندہ نے اس چیز سے حاصل کیا جو مجھے زیادہ محبوب ہے یعنی جو میں نے اس پر واجب کیا ہے اسے پورا کر کے اور وہ اس تقرب کو زیادہ کر لے تاکہ میں اسے دوست رکھوں اور جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہوتا ہوں اس کا حق سامع جس وہ سنتا ہے اور جس باصرہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور جس ناطقہ جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے ہاتھ ہڑتا ہوں جس سے وہ حملہ کر لے یعنی یہ چاروں باتیں میرے حکم کے بموجب سرزد ہوتی ہیں پس جو عداوت مجھ سے کرتا ہے۔ قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے دیتا ہوں اور میں اپنا حکم نہیں ہٹاتا۔ مگر موت مومن کے لئے جب بندہ مرنا نہیں چاہتا تو میں اس کو آزر دہ کرنا نہیں چاہتا۔

۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ : يَا رَبِّ مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ ؟ قَالَ : يَا عَجَّ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَمَاتَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدَّدْتُ دِي عَنْ وِفَاةِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ ؛ وَ إِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَصْلَحُهُ إِلَّا الْغَنِيُّ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَصْلَحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَمَا يَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَنْتَقِرُ بِي إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَ لِسَانَهُ الَّذِي يَنْطَلِقُ بِهِ وَ يَدَهُ الَّتِي يَبْتَطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أَحْبَبْتُهُ وَ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ .

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول خدا معراج کو تشریف لے گئے تو اللہ سے کہا تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ اے محمد جو کوئی میرے دوست کی امانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس کا ذکر کرنے والا ہوں اس سے نہیں سپر تا مثل اس پھرنے کے جو قاتل مومن کے متعلق ہوتا ہے جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں اس کی آرزو کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ مومن ایسے ہیں کہ ان کی درستگی حال فقر میں ہوتی ہے اگر میں اس صورت حال کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں۔ بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کو۔ جب وہ فرض کے بعد نفل سے تقرب چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے میرے کان بن جاتے ہیں اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے میری آنکھیں اور زبان جن سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ حملہ کرتا ہے میرے ہاتھ ہوجاتے ہیں میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے اسے دیتا ہوں۔

توضیح :- شہوات اور اراہوں سے غالی کر لیتا ہے اور اس کی عقل و روح اور ماسع اور مشاعر پر محبت الہی جلوہ لگن ہوجاتی ہے۔ اور اپنے تمام امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور خدا کے ہر فیصلہ پر راضی ہو جاتا ہے تو خدا تعریف کرتا ہے اس کی عقل اور تطلب اور تمام قوتوں میں اور ان تمام امور کو وہ انجام دیتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔ بندہ اپنے مولائی مشیت کے مطابق ہر کام کرتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے **وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ** تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے اور اس آیت کی تاویل میں وارد ہوا ہے کہ وہ چاہتا ہے داخلہ فرما میں معاوان حکم و اسرار میں آئمہ اخبار میں۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے مومن کا قلب خدائے رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس طرف اسے چاہتا ہے پھرا دیتا ہے اور اسی طرح خدا کا نصرت تمام اعضاء و جوارح میں ہوتا ہے جیسا کہ اپنے رسول سے فرماتا ہے یہ خاک تم نے مشرکین کی طرف نہیں پھینکی ہے (و ملو صیت اذ رعیت و لکن اللہ رحمی) اور فرماتا ہے۔ ان الذین یبايعونک انما یبايعونک اللہ بید اللہ فوق اید یھم (جن لوگوں نے تم سے بیعت کی بے شک انھوں نے اللہ سے بیعت کی اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا) ان الذین یبايعونک انما یبايعونک اللہ بید اللہ فوق اید یھم) اس بنا پر ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت، اب مطلب واضح ہو گیا حدیث بالالین ان الفاظ کا میں اس کے کان، آنکھ، زبان اور ہاتھ بن جاتا ہوں اسی طرح تمام اعضاء و جوارح مرد عارف کے نور ربانی سے ضیا بار ہوجاتے ہیں

اور تمام اعضاء کی حرکت موتون ہو جاتی ہے تدبیر الہی پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فیسبح للیسدی۔
 اور محقق طوسی نور اللہ ترقیہ نے فرمایا ہے عارف جب معاملات دنیا سے اپنے نفس کو قطع کر لیتا ہے اور
 حق سے اتصال کر لیتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ہر قدرت اس قدرت کے بحرِ رحمت میں ڈوبی ہوئی ہے جو
 متعلق ہے تمام مقدرات سے اور ہر علم غرق ہے اس علم میں جس سے موجودات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں اور
 اس کا ہر ارادہ مستغرق ہو جاتا ہے اس ارادہ میں جس سے ممکنات کی ہر شے وجود میں آتی ہے اس منزل پر حق اس
 کی بصر بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی قدرت بنتا ہے جس
 سے وہ کام کرتا ہے اور علم بنتا ہے جس سے وہ جانتا ہے پس اس حالت میں عارف کامل فی الحقیقت احدی
 الہیہ سے آراستہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قَالَ : مَنْ اسْتَدَلَّ مُؤْمِنًا وَاسْتَحَقَّرَهُ لِقَلْبِهِ ذَاتَ يَدِيهِ وَلِقَفْرِهِ شَهْرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤْسِ الْخَلَائِقِ :

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ جس نے بندہ مؤمن کو ذلیل کیا اور اس کی عمرت و تنگدستی کے سبب اسے ذلیل و حقیر
 جانا اور اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام مخلوق کے سامنے اسے مشہور کرے گا یعنی بری کی علامت اس کے چہرہ پر نمایاں کر کے لوگوں
 پر ظاہر کر دیتا ہے

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أَسْرَى رَبِّي فَأَوْحَى إِلَيَّ مِنْ وَدَاءِ الْحِجَابِ مَا أَوْحَى وَشَافَنِي
 [إِلَى] أَنْ قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْلَبِي وَلَيْسَ أَفْقَدُ أَرْضَ دَنِي بِالْمُخَاذَبَةِ ، وَمَنْ حَارَبَنِي حَارَبْتَهُ ، قُلْتُ : يَارَبِّ
 وَمَنْ وَلِيكَ هَذَا ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ حَارَبَكَ حَارَبْتَهُ ، قَالَ لِي : ذَلِكَ مَنْ أَخَذْتُ مِيثَاقَهُ لَكَ وَلِوَلِيِّ
 صَبِيكَ وَلِنَدِي بَيْنَكُمَا بِالْوِلَايَةِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ شبِ معراج پس پردہِ قدس نے مجھ پر وحی کی جو
 چاہا اور پھر مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اسے محمد جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی
 میں بھی اس سے جنگ کروں گا میں نے کہا اسے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی
 اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانا۔ فرمایا۔ میں نے روز است تہاری اور تمہارے وہی اور تمہاری
 اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے (جو اس کے خلاف کرے گا وہی دشمن ہے)۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ اسْتَدَلَ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي عَبْدِي الْمُؤْمِنِ ، إِنِّي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ فَيَكْرَهُ الْمَوْتَ قَاصِرًا عَنْهُ ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فِي الْأَمْرِ فَاسْتَجِيبْ لَهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے میرے بندے مومن کو ذلیل کیا تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا۔ میرا تردد کسی شے سے جس کا میں ناعلم ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندے مومن کے متعلق جس کی لقا کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ موت سے کراہت کرتا ہے میں اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں جو امر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

دوسو چوتھو ہٹرواں باب

ان لوگوں کے بارے میں جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں

((باب)) ۲۷۴

﴿مَنْ طَلَبَ عَثْرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَوْرَاتِهِمْ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَضْلِ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْبَكٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَتَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاجِهِيَ الرَّجُلَ عَلَى الذَّنْبِ فِيْحَصِي عَلَيْهِ عَثْرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيُعْتَفَهُ بِهَا يَوْمًا مَا

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے کہ کوئی کسی کو ذہنی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے تاکہ کسی روز ان کی دوس سے ان پر ظلم کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَخْلُصِ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ ، وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ .

عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۲- فرمایا: جو عبد اللہ علیہ السلام کے رسول اللہ نے فرمایا، اسے وہ لوگوں جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان غلوں کے ساتھ ان کے دل میں نہیں لگے، انہما ان کی مذمت نہ کرو ورنہ خدا تمہارے پرشیدہ عیب نکال کھڑا کرے گا اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُؤَاجِحِيَ الرَّجُلَ الْجُلَّ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِي عَلَيْهِ عَثْرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيُعْفِيَهُ بِهَا يَوْمَئِذٍ .

۳- اس کا ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

۴- عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَسْلَمْ بِقَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ تَبَعَ عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ تَبَعَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ وَمَنْ تَبَعَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَفْضَحْهُ .

۴- رسول اللہ نے فرمایا اسے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے دل سے قبول نہ کیا۔ مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو جو ایسا کرے گا اللہ اس کے عیب ظاہر کر دے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَطْلُبُوا عَثْرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ مَنْ تَبَعَ عَثْرَاتِ أَخِيهِ تَبَعَ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ وَمَنْ تَبَعَ اللَّهُ عَثْرَاتِهِ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ .

۵- رسول اللہ نے فرمایا کہ مومنین کی خطاؤں کو تلاش نہ کرو جو اپنے بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا اللہ اس کی غلطیاں اجاگر کر دے گا اور جس کی غلطیاں خدا نے اجاگر کیں تو چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۶- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُؤَاجِحِيَ الرَّجُلَ الْجُلَّ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِي عَلَيْهِ زَلَاتِهِ لِيُعْفِيَهُ بِهَا يَوْمَئِذٍ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر سے کس قدر قریب ہے یہ کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر ان کی خطاؤں کو جمع کرے تاکہ اس کو عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

۷۔ عَنْهُ؛ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بَكْبَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ يُؤَاجِي لِرَجُلٍ وَهُوَ يَحْفَظُ [عَلَيْهِ] ذَلَاتِهِ لِيَعِيرَهُ بِهَا يَوْمَ مَا مَأْمَا .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے زیادہ خدا سے دور رہنے والی بات یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر اس کی غلطیاں یاد کرے اس لئے کہ ایک دن اسے عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

دوسو پچھتر واں باب

مذمت سرزنش مومن

(بَابُ التَّعْيِيرِ) ۲۷۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَنْتَبَ مُؤْمِنًا أَنْتَبَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو سرزنش کرے گا خدا اس کو دنیا و آخرت میں سرزنش کرے گا۔

۲۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَدَاعَ فَا حِشَّةَ كَانَ كَمَبْتَدِيهَا وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِشَيْءٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَوْهُ كَبَةً .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے بد کام کو شہرت دی وہ اس کی مانند ہے جس نے اس کی ابتداء کی اور جس نے کسی کام پر مومن کو سرزنش کی۔ مرنے سے پہلے وہ اس کا مرتکب ہوگا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِدَنِّبِ لِمَمَّتْ حَتَّى يَرَى كِبَةً .

۳۔ جس نے مومن کو کسی نعل پر سرزنش کی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا مرتکب ہوگا۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَلِيمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ بِمَا يُؤَنِّبُهُ أَنَسَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کو سرزنش کرنے لگے گا اللہ دنیا و آخرت میں اسے سرزنش کرے گا۔

دوسو چھتر واں باب غیبت و بہتان

(باب) ۲۷۶

☆ (الْغَيْبَةِ وَالْبَهْتِ) ☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : الْغَيْبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكْلَةِ فِي جَوْفِهِ . قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : الْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ أَنْتِظَارَ الصَّلَاةِ عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ ، نَبِيلٌ يَأْتِسُّ لِلَّهِ وَمَا يُحَدِّثُ ؟ قَالَ : الْأَغْتِيَابُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ غیبت مرد مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سرطان (کینسر) کسی کے پیٹ میں ہو اور اسے ہلاک کر دے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظار نمازیں بیٹھنا عبادت ہے جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا۔ فرمایا غیبت کوئی نہ ہو۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا دَرَأَتْهُ عَيْنَاهُ وَ سَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ فَهُوَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّ الَّذِينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشْبِعَ الْفَاحِشَةَ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کے بارے میں ہر وہ بات کہہ دی جو آنکھوں سے دیکھی یا کان سے سنی ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے وہ اس بات کو درست رکھتے ہیں کہ مومنوں کے متعلق بڑی باتیں مشہور کریں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۳۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَّاءِ عَنِ دَاوُدَ بْنِ سِرِّحَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ النَّبِيَّةِ قَالَتْ : هُوَ أَنْ تَقُولَ لِأَخِيكَ فِي دِينِهِ مَا لَمْ يَفْعَلْ وَتَبَيَّنَ عَلَيْهِ أَمْرٌ أَقْدَسَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ فِيهِ حَدٌّ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اپنے زنی بھائی کے متعلق وہ بات بیان کرو جو اس نے نہ کی ہو اور ایسا امر اس کے لئے ثابت کرو جس کو اللہ نے چھپایا ہو اور اس پر حد شرعی نہ لگائی گئی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا كَثَرَةُ الْأَعْيَابِ قَالَ : تَسْتَفْعِرُ اللَّهُ لِمَنْ أَعْتَبَهُ وَكَلَّمَا ذَكَرْتَهُ .

۴۔ حضرت رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے فرمایا جس کی تم نے غیبت کی جب بھی اس کی یاد لے اس کے لئے خدا سے استغفار کرو۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ بَهَتَ مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً بِمَا لَيْسَ فِيهِ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي طَبِئَةِ خَبَالٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا قَالَ ، قُلْتُ : وَمَا طَبِئَةُ الْخَبَالِ ؟ قَالَ : صَدِيدٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ الْمُؤْمِنَاتِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن یا مومنہ پر تہمت رکھی خدا سے روز قیامت طہیئت خبال سے اٹھائے گا پوچھا طہیئت خبال کیا ہے فرمایا وہ پیپ ہے جو زنا کار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيانٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَانْتَلَمَهُ إِلَّا بِحُجِيِّ الْأَرْزَقِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا

عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ يَغْتَبِهِ وَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِمَا فَعَلَ فِيهِ مِنَ الْإِسَاءَةِ وَالنَّاسُ ذَكَرَهُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو کس کی پس پشت ایسی بُرائی بیان کرے جو لوگوں میں مشہور ہوگی ہو اور اس نے کی بھی ہو تو اس نے غیبت نہ کی اور جو ایسی بُرائی بیان کرے جو اس نے کی ہو مگر مشہور نہ ہوئی ہو تو یہ غیبت ہوگی اور جس نے ایسی بات بیان کی جو اس نے کی نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَبَابَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْغَيْبَةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَحَبِّكَ مَا سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ أَمَا الْأَمْرُ الظَّاهِرُ فِيهِ مِنْهُ الْحَدِيثُ وَالسَّجَلَةُ فَلَا ؛ وَالْبُهْتَانُ أَنْ تَقُولَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں بُری بات کہو جس کو اللہ نے چھپایا ہو۔ لیکن جو غیبت کھلم کھلا جو جیسے تم مزاحی یا جلد بازی تو وہ غیبت نہیں۔

دوسو ستتر واں باب نقل سخن ہر مومن

(باب ۲۷۷)

§ (الرِّوَايَةُ عَلَى الْمُؤْمِنِ) §

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْنَانَ ، عَنْ مَقْسُودِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ رَوَى عَلَى مُؤْمِنٍ رِوَايَةً يُرِيدُ بِهَا شَيْئًا وَهَدَمَ مَرْوَعَتَهُ لِيَسْقُطَ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْ وِلَايَتِهِ إِلَى وِلَايَةِ الشَّيْطَانِ فَلَا يَقْبَلُهُ الشَّيْطَانُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کے متعلق ایسی روایت بیان کرے جس سے اس کے عیب ظاہر ہوں اس کی مروت ختم ہو جائے اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کا وقار ختم ہو جائے تو اللہ اس کو اپنی ولایت سے نکال کر ولایت شیطان میں داخل کرتا ہے اور شیطان بھی اس کو قبول نہیں کرتا۔

۳۲

اشانی جلد ۲

۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : تَعْنِي سَيْفِيهِ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ تَنَهَبُ ، إِنَّمَا هِيَ إِذَاعَةُ سِرِّهِ .

۲۔ عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سے کہا کیا عورت مومن، مومن پر حرام ہے فرمایا ہاں میں نے کہا کیا اس سے مراد آپ کی اندریں شرمگاہیں ہیں۔ فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد کسی مومن کا راز کھولنا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَدِيثِ وَعَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ ، قَالَ : مَا هُوَ أَنْ يَتَكَشَّفَ قَتْرِيَّ مِمَّا شَيْئًا إِذَا مَا هُوَ أَنْ تَرَوِي عَلَيْهِ أَوْ تَمْسِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت مومن، مومن پر حرام ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ شرمگاہ کھول کر اس پر کون کھنڈ کرے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کا عیب ظاہر ہو۔

دوسواہتر واول باب

شہادت

(بَابُ الشَّهَادَةِ) ۲۷۸

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا بُدَّ مِنَ الشَّهَادَةِ لِأَخِيكَ فَيَرَحِمَهُ اللَّهُ وَيَصِيرَ هَابِكًا ، وَقَالَ : مَنْ شَمَّتْ بِمُصِيبَةٍ نَزَلَتْ بِأَخِيهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَفْتَنَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اپنے بھائی کی مصیبت پر اظہارِ خوشی نہ کرو۔ ورنہ اللہ اس پر رجم کرے گا اور وہ مصیبت تم پر نازل ہو جائے گی اور یہ بھی نہ فرمایا۔ جو اپنے بھائی کی مصیبت پر شہادت کرے گا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

دوسو آنسی وال باب

سباب (گلیارا)

(باب السباب) ۲۷۹

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ كَالْمَشْرِيفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مؤمن کو گالی دینے والا اپنے کو ہنم کے کنارے پہنچانے والا ہے۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنْتِ أَبِي يَتُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِ نَعْصِيَّةٍ، وَحَرَمَةٌ مَالِهِ كَحَرَمَةِ دَمِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مؤمن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کی قیمت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

۳- عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيهَا أَوْصَاءٌ أَنْ قَالَ: لَا تَسُبُّوا النَّاسَ فَتَكْتَسِبُوا الْعِدَاوَةَ بَيْنَهُمْ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کچھ ہدایت فرمائیے۔ پس تمہارا لوگوں کے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے آپس میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

۴- إِبْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ﷺ، فِي رَجُلَيْنِ يَسَابِحَانِ قَالَ: الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ، وَوَرْرُهُ وَوَرْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يَمْتَدِدْ إِلَى الْمَظْلُومِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو ابستاد کرنے والا زیادہ ظالم ہوگا اس کا اور اس کے دوسرے کا گناہ اس پر ہوگا جب تک وہ منظر سے معافی نہ مانگے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِعْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : مَا شَهِدَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ يَكْفُرُ قَطُّ إِلَّا بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا ، إِنْ كَانَ شَهِدَ [بِهِ] عَلَى كَافِرٍ مَدَّقٌ وَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا رَجَعَ الْكُفْرَ عَلَيْهِ ، قَائِمًا كُمْ وَالطَّمَنَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک آدمی اگر دوسرے کے کفر کی گواہی دے تو ان میں ایک کافر ہوگا اگر جس کے متعلق کفر کی گواہی دی ہے وہ کافر ہے تب تو یہ سچا ہے اور اگر وہ مؤمن ہے تو کفر اس کی طرف رجوع کرے گا۔ پس اپنے کو یمن پر طعن کرنے سے بچاؤ۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَائِئِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّتْ فَإِنْ وَجِدَتْ مَسَاعًا وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی کسی پر لعن کرے تو اگر وہ مستحق لعن ہے تو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اگر نہیں تو لعن کرنے والے کی طرف جاتی ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ اللَّعْنَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّتْ بَيْنَهُمَا فَإِنْ وَجِدَتْ مَسَاعًا وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا .

۷۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ لعنت جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے تو گھومتی ہے دونوں کے درمیان اگر وہ صحیح ہے تو پھر ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف عود کرتی ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : أَيْ هَارِجٌ مِنْ وَلَايَتِهِ وَإِذَا قَالَ : أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرًا أَحَدُهُمَا ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلًا وَهُوَ مُضْمِرٌ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ سِوَاءً .

۸۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جب کوئی کسی مومن بھائی کے متعلق کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کی ولایت سے خارج ہو جاتا ہے اور جب کہتا ہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو گا اور اللہ کسی ایسے مومن کے عمل کو قبول نہ کرے گا جس کے دل میں اپنے مومن بھائی کی طرف سے بدی چھپی ہو۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رِئِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْقُضَيْبِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَطْمَعُ فِي عَيْنِ مُؤْمِنٍ إِلَّا مَاتَ بِشَرِّ مَبِيتَةٍ وَكَانَ قِيمًا أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى خَيْرٍ .

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کو اس کے سامنے طعن دیا وہ بدترین موت مرے گا اور اس کا سزاوار ہو گا کہ امر یکس کی طرف رجوع نہ کرے۔

دوسواستی وال باب تہمت و بدگمانی

(باب ۲۸۰)

﴿التَّهْمَةُ وَسُوءُ الظَّنِّ﴾

۱۔ یحییٰ بن ابراہیم ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ ائِمَاتِ الْإِيمَانِ مِنْ قَلْبِهِ كَمَا يَنْشَأُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگانے پر تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ اتَّهَمَ أَخَاهُ فِي دِينِهِ فَلَا حُرْمَةَ بَيْنَهُمَا وَمَنْ غَامَلَ أَخَاهُ بِمِثْلِ مَا غَامَلَ بِهِ النَّاسُ قَهْوَرِيَّةً مِمَّا يَنْتَحِلُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی تو ان دونوں کے درمیان حرمت باقی

نہ رہے گی اور جس نے اپنے مومن بھائی سے وہ برتاؤ کیا جو مخالف لوگ کرتے ہیں تو وہ اپنے دعوے ایمانی سے الگ ہو جائیگا۔

۳۔ عَنْهُ؛ عَنْ أَبِيهِ نَسَنَ حَدَّثَهُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِهِ: سَمِعْتُ أَمْرَ أَخِيكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى تَأْتِيكَ مَا يَبْلُغُكَ مِنْهُ، لَا تَنْطَلِقَ بِكَلِمَةٍ
خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ إِلا أَنْ تَعِدَّهَا فِي الْخَيْرِ خَيْلاً.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے برادر مومن سے بہترین سوا کہ وہ
جب تک اس سے ایسا امر سرزد نہ ہو جو تمہیں عاجز بنا دے اور اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہو جب تک تم اسے سن کر نہ کرو۔

دوسوا کی ساسی واں باب

اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے

(باب) ۲۸۱

(مَنْ لَمْ يَنْصَحْ أَهْلَهُ الْمُؤْمِنِينَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الشَّعْبَانِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَعْمَشِيِّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ إِخِيهِ لَأَخِيهِ فَلَمْ
يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت براری میں
سعی تو کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسول سے خیانت کی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى فِي حَاجَةِ إِخِيهِ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۲۔ ترجمہ اور گزارش۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ
جَمِيعاً، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُصْبِحِ بْنِ هِلْفَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

يَقُولُ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا اسْتَعَانَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُبَالِغْ فِيهَا بِكُلِّ جَهْدٍ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : قُلْتُ : لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا تَعْنِي بِقَوْلِكَ : وَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : وَنَ لَدُنَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى آخِرِهِمْ .

۳- ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی سے کوئی طالب امداد ہوا اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے تو اس نے خدا اور رسول اور مومنین سے خیانت کی۔ ابو بصیر نے کہا: آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا امیر المومنین سے امام آخر تک۔

۴ - عَنْهَا جَمِيعًا ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ ثُمَّ لَمْ يُبَالِغْ فِيهَا كَانَ كَمَنْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ اللَّهُ حَصْمَهُ .

۴- راوی نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے برادر مومن کی حاجت براری میں سعی کی اور اس کو نصیحت نہ کی وہ اس کی مش سے جس نے اللہ و رسول سے خیانت کی۔ اللہ اس کا دشمن ہے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اسْتَشَارَ أَخَاهُ فَلَمْ يَمَحْضَهُ مَحْضَ الرَّأْيِ سَلَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَأْيَهُ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے برادر مومن سے مشورہ کرے اور وہ سچی رائے اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُبَالِغْ فِيهَا فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۶- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کی حاجت براری کے لئے چلے اور اس کو نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسول سے خیانت نہ کی۔

دوسویں سہی وال باب

خلف وعد

(بَابُ خُلْفِ الْوَعْدِ) ۲۸۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عِدَّةُ الْمُؤْمِنِ أَخَاهُ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهُ ، فَمَنْ أَحْلَفَ فَيُخْلَفِ اللَّهُ بَدَأَ وَلِمْقَتِهِ تَعَزُّزٌ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْمَلُونَ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن سے مومن کا وعدہ کرنا ایک قسم کی نذر ہے جس کا کفارہ نہیں جس نے وعدہ کے خلاف کیا اس نے اللہ سے خلف وعدہ کی ابتداء کی اور خدا کی دشمنی پر آمادہ ہوا۔ خدا سورہ الصف میں فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، خدا کے نزدیک سب سے بڑی دشمنی کی بات یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا نہ کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْعَقْرِ قُوفِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَفِ إِذَا وَعَدَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

دوسو تراسی وال باب

اس کے بار میں جس سے برادر مومن ملنے آئے اور وہ نہ ملے

(بَابُ) ۲۸۳

(مَنْ حَجَبَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنِ) ۵

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ

جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ جِجَابٌ مَرَّبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا يَبِينُ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةَ أَلْفِ غَامٍ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادر مومن کے اذن دخول سے مانع ہو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کر دے گا ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایک ہزار برس کی راہ کا ہوگا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرَّضَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعَةٌ قَبْرَيْنِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَى وَاحِدٌ مِنْهُمُ الثَّلَاثَةَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي مَنْزِلٍ أَحَدِهِمْ فِي مَنَاطِرَةٍ بَيْنَهُمْ فَفَرَعَ الْبَابُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْغُلَامُ فَقَالَ : أَيَّنَ مَوْلَاكَ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ هُوَ فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ الرَّجُلُ وَدَخَلَ الْغُلَامُ إِلَى مَوْلَاهُ فَقَالَ لَهُ : مَنْ كَانَ الَّذِي قَرَعَ الْبَابَ ؟ قَالَ : كَانَ فُلَانٌ فَقُلْتُ لَهُ : لَسْتُ فِي الْمَنْزِلِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَكْتُمِ وَلَمْ يَلْمُ غُلَامَهُ وَلَا عَنَّمُ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِرُجُوعِهِ عَنِ الْبَابِ وَأَقْبَلُوا فِي حَدِيثِهِمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِيبِ كَرَّ إِلَيْهِمُ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُمْ وَقَدْ خَرَجُوا يَرِيدُونَ صَبْعَةً لِيَعْضِيَهُمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ : أَنَا مَعَكُمْ ؟ فَقَالُوا لَهُ : نَعَمْ ، وَلَمْ يَتَدَبَّرُوا إِلَيْهِ وَكَانَ الرَّجُلُ مُخْتِجًا ضَعِيفَ الْحَالِ ، فَلَمَّا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا عِمَامَةٌ قَدْ أَظْلَمَتْهُمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَطَرٌ ، فَبَادَرُوا فَلَمَّاسَتِ الْعِمَامَةَ عَلَى رُؤُوسِهِمْ إِذَا مَنَادٌ يُنَادِي مِنَ جَوْفِ الْعِمَامَةِ أَيُّهَا النَّارُ خُذِيهِمْ وَ أَنَا جِبْرَائِيلُ رَسُولُ اللَّهِ ، فَإِذَا نَارٌ مِنْ جَوْفِ الْعِمَامَةِ قَدْ اخْتَلَطَتْ الثَّلَاثَةَ النَّفَرِ وَبَقِيَ الرَّجُلُ مَرَّعُوبًا يَعْجَبُ مِمَّا نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَلَا يَدْرِي مَا السَّبَبُ ؟ فَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلِقِيَ يُوْسَعُ بْنُ نُؤَيْبٍ عليه السلام فَأَخْبَرَهُ الْخَبْرَ وَمَا رَأَى وَمَا سَمِعَ ، فَقَالَ يُوْسَعُ بْنُ نُؤَيْبٍ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ أَنْ كَانَ عَنْهُمْ رَاضِيًا وَذَلِكَ بِفِعْلِهِمْ بِكَ ، فَقَالَ : وَمَا فَعَلْتُمْ بِي ؟ فَحَدَّثَهُ يُوْسَعُ فَقَالَ الرَّجُلُ : فَأَنَا أَجْعَلُهُمْ فِي جِلْدٍ وَأَعْمُو عَنْهُمْ ، قَالَ : لَوْ كَانَ هَذَا قَبْلَ لِنَفْسِهِمْ قَامَتَا السَّاعَةُ فَلَا ، وَعَسَى أَنْ يَنْقَمَهُمْ مِنْ بَعْدِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا اسے محمد بن سنان زمانہ بنی اسرائیل میں چار شخص مومنین میں سے تھے ان میں سے ایک تین سے لٹے آیا۔ وہ ایک گھر میں بیٹن کر رہے تھے اس شخص نے دن الباب کیا ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے اس نے کہا وہ تو گھر پر نہیں ہیں وہ شخص لوٹ گیا۔ غلام جب آقا کے پاس آیا تو اس نے پوچھا دن الباب کس نے کیا تھا اس نے کہا فلاں نے، میں نے کہہ دیا آپ گھر پر نہیں ہیں یہ سن کر وہ چپ رہا اور نہ پروا کی۔

اور نہ غلام کو سہزادگی کی اور نہ ان میں سے کسی کو اس بات کا رنج ہوا۔ دوسرے علی الصباح وہ شخص پھرتا اور ان سے ملا وہ کسی کے گھیرت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انہوں نے کہا اچھا۔ اس سے معافی نہ مانگی۔ یہ شخص مرد محتاج تھا راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا۔ وہ سمجھے باز آ رہی ہے چال تیز کی جب بادل ان کے سروں پر چھا گیا تو اس کے اندر سے ایک منادی نے ندا کی اے آگ ان کو پکڑ لے میں جبرئیل اللہ کا رسول ہوں ہوں ناگاہ آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلادیا۔ وہ شخص اس حادثہ سے خوف زدہ اور متعجب باقی رہا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیلئے شہر کے اندر آیا تو حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی۔ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا تجھے معلوم نہیں یہ ان پر خدا کا غصہ تھا اس عمل پر جو انہوں نے تیرے ساتھ کیا تھا اس نے کہا وہ کیسا عمل تھا۔ حضرت یوشع نے بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے خدا کے لئے ان کو معاف کر دیا۔ فرمایا یہ معافی پہلے ہوتی تو ان کے لئے فائدہ بخش ہوتی اب تو آخرت ہی میں کام آئے گی۔

۳ - عِدَّةٌ رِّنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ صَرَبَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ اَلْفَ سُوْرٍ ، غَلَطَ كُلِّ سُوْرٍ مَسْبِرَةٌ اَلْفَ غَامٍ [مَا بَيْنَ السُّوْرِ اِلَى السُّوْرِ مَسْبِرَةٌ اَلْفَ غَامٍ] .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گی اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی اور ایک کا فاصلہ دوسری سے ہزار سالہ راہ کی مسافت پر ہوگا۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حَمِيدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا تَعْمَلُ فِي مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِمًا ذَائِرًا [أَوْ طَالِبًا حَاجَةً] وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ ؛ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ أَيُّنَا مُسْلِمٌ أَتَى مُسْلِمًا ذَائِرًا أَوْ طَالِبًا حَاجَةً وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ أَقْلًا ؛ جُعِلَتْ فِدَاكَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ ؛ قَالَ ، نَعَمْ يَا أَبَا حَمْرَةَ .

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے کہا۔ اگر ایک مسلمان، مسلمان کے پاس آتا ہے اس سے ملاقات کر کے کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے اور وہ اجازت نہیں دیتا اور گھر میں سے نہیں نکلتا تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ اے ابو حمزہ جو ایسا کرے

گا اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے جب تک وہ ملیں نہیں۔ میں نے کہا اللہ کی لعنت ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اے ابو حمزہ۔

دوسو چوراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے

۲۸۴ (باب)

﴿مَنْ اسْتَعَانَ بِهِ اَخُوهُ فَلَمْ يُعِنْهُ﴾

۱ - عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا، عَنْ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَابُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَمِينٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ بَجَلَ بِمَعُونَةِ أَحِبِّهِ الْمُسْلِمِ وَالْقِيَامَ لَهُ فِي حَاجَتِهِ [إِلَّا ابْنَتِي بِمَعُونَةٍ مِنْ يَأْتُمُ عَلَيْهِ وَلَا يُوَجِّرُ

۱- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا اس کی حاجت برلانے میں نکل کرے گا تو وہ مبتلا ہوگا ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہگار ہوگا اور اس نیکی کا کوئی اجر نہ پائے گا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِنَا أَتَى رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعِنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ إِلَّا ابْتِلَاءُ اللَّهِ بِأَنْ يَقْضِيَ حَوَائِجَ غَيْرِهِ مِنْ أَعْدَائِنَا يُعَذِّبُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی برادر مومن آئے اور اپنی کسی ضرورت میں مدد چاہے اور وہ باوجود مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے تو خدا اس سے سلب توفیق کر کے ہمارا دشمنوں میں سے کسی کی مدد کرتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے۔

۳ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ الْخَطَّابِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَدِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمْ يَدْعُ رَجُلٌ مَعُونَةَ أَحِبِّهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَسْعَى فِيهَا وَيَوَاسِيَهُ إِلَّا ابْنَتِي بِمَعُونَةٍ مِنْ يَأْتُمُ عَلَيْهِ وَلَا يُوَجِّرُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی برادر مومن کی اعانت اور اس کے بارے میں سعی و ہمدردی چھوڑ دیتا ہے خدا اس کو ایسے شخص کی اعانت میں مبتلا کرے جس کی اعانت گناہ ہو اور کوئی اجر نہ رکھے۔

۴۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ [أَخِيهِ] أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيرٌ بِهِ فِي بَعْضِ أحوَالِهِ فَلَمْ يَجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلايَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالب پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ ولایت خدا سے خارج ہو جاتا ہے۔

دوسو پچاسی واں باب

جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز دے نہ دوسرے کو دینے دے

(باب) ۲۸۵

(مَنْ مَنَعَ مُؤْمِنًا شَيْئًا مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ) ❁

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ فَرَاتِ بْنِ أَحْقَفَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَنَعَ مُؤْمِنًا شَيْئًا مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ أَقَامَهُ اللَّهُ يَوْمَ التِّيَامَةِ مُسَوِّدًا وَجْهَهُ مَزْرَقَةً عَيْنَاهُ مَمْلُوءَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ قَيْعَالًا: هَذَا الْخَائِنُ الَّذِي خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو باوجود قدرت رکھنے نہ خود کوئی شے دے اور نہ دوسروں سے دلانے تو وہ روز قیامت اس طرح محسوس ہوگا کہ کالامنی نیلی آنکھیں دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے لوگ پوچھیں گے یہ کون ہے کہا جائے گا یہ خائن ہے جس نے خدا اور رسول سے خیانت کی پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

۲- اِبْنُ سَيَانَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا يُونُسُ مَنْ حَسِبَ حَقَّ الْمُؤْمِنِ أَقَامَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْسِمِائَةَ عَامٍ عَلَى رَجْلَيْهِ حَتَّى يَسْبِلَ عَرَقَهُ أَوْ دَمَهُ وَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ : هَذَا الظَّالِمُ الَّذِي حَسِبَ عَنِ اللَّهِ حَقَّهُ قَالَ : فَيُؤَبِّخُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يُؤَمِّرُهُ إِلَى السَّارِ.

۲- راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے یونس جس نے حق مومن کو روکا۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ پسینہ یا خون (بہاؤ گناہ) اس کے پیروں سے بہے گا اور ایک منادی ندا کرے گا یہ وہ ہے جس نے اللہ کا حق روکا۔ پھر وہ چالیس روز سزا کش کرنے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ سَيَانَ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَانَتْ لَهُ دَارٌ فَاحْتِاجَ مُؤْمِنٍ إِلَى سُكْنَاهَا فَمَنَعَهُ إِيَّاهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مَلَأْتُكَ نَبِيًّا أَبْخَلَ عَبْدِي عَلَى عَبْدِي بِسُكْنَى الدَّارِ الدُّنْيَا وَعِزِّي وَجَلَابِي لَا يَسْكُنُ جَنَانِي أَبَدًا .

۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے پاس گھر تھا اور مراد مومن اس گھر کا محتاج ہو اور وہ اس کو رہائش کے لئے نہ دے تو خدا فرماتا ہے میرے ملائکہ! اس میرے بندے نے میرے بندے کو دنیا میں گھر نہ دیا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا۔

۴- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ آتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاقِبًا إِلَيْهِ فَإِنَّ قَبْلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعًا مِنْ نَارِ يَنْشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُورٌ لَهُ أَوْ مَعْدُوبٌ ، فَإِنَّ عِنْدَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ حَالًا قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَصَدَ إِلَيْكَ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيرٌ إِلَيْكَ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يَجِرْهُ بَعْدَانَ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وِلَايَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى .

۴- فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی رحمت ہے اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا اگر اس نے اس کی ضرورت پوری کر دی تو اس کی ہماری اور اللہ کی مدد حاصل ہوئی اور اگر اس کو رد کر دیا تو اس کو بھلا لانے پر قدرت تھی تو خدا اس پر ایک آزد ہا مسلط کریگا۔ آگ کا بنا ہوا جو روز قیامت اس کو نوچتا رہے گا مغفور ہو یا معذب اور اگر طالب عذر خواہ تو اور برسوں سال ہو گا اور یہ بھی فرمایا جو کسی کے پاس کسی خاص مصیبت میں طالب پناہ ہو کر آئے تو وہ باوجود قدرت مدد نہ کرے تو اللہ کی مدد اس سے منقطع ہو جائے گی۔

دوسو چھپیا سی وال باب

جو مومن کو ڈرائے

((باب ۲۸۶))

﴿مَنْ آخَاَفَ مُؤْمِنًا﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ نَظَرَ إِلَى مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِيُخْبِفَهُ بِهَا آخَاَفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اس کو اللہ اس دن خواتم زدہ بنائے گا جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ نہ ہوگی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْحَقَّافِ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِنًا بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَهُوَ فِي النَّارِ ؛ وَمَنْ رَوَّعَ مُؤْمِنًا بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَأَصَابَهُ فَهُوَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ فِي النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کسی مومن کو بادشاہ سے ڈرائے تاکہ اس پر کوئی مصیبت آجائے پس اگر وہ محفوظ رہے تب تو ڈرانے والا جہنم میں جائے گا اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچ گئی تو وہ فرعون اور آل فرعون کے ہمراہ جہنم میں جائے گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَعَانَ عَلَى مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : أَوْسٍ مِنْ رَحْمَتِي .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف ڈراسی بھی کوشش کریگا روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا میری رحمت سے ایوس۔

دوسو ستاسی وال باب

چغل خوری

(بابُ النَّمِيمَةِ) ۲۸۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِينَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا أُتَيْتُكُمْ بِشِرَارِكُمْ ، قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : الْمَشَاوِرُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقَرِّ قُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ ، الْبَاغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعَابِثِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے لوگوں نے کہا۔ فرود یا رسول اللہ فرمایا چغل خور، لوگوں میں جدران ڈالنے والا، معاصی سے بری ہونے سے بغاوت کرنے والا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَحَرَّمَةٌ الْجَنَّةُ عَلَى الْقَتَايِنِ الْمَشَاتِينِ بِالنَّمِيمَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حرام ہے جنت باتوں پر کان لگانے والے چغل خوردوں پر۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِرَارُكُمْ الْمَشَاوِرُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمَقَرِّ قُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَاءِ الْمَعَابِثِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا بدترین انسان چغل خور، اجاب میں نفرت ڈالنے والے اور گناہوں کی برأت سے بغاوت کرنے والے۔

دوسواٹھواسی وال باب

افشائے راز

((بَابُ الْإِذَاعَةِ)) ۲۸۸

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ أَقْوَامًا بِالْإِذَاعَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَ إِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِنَّا كُمْ وَالْإِذَاعَةُ .

۱۔ رازی کتب سے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے سزائش کی ہے منافقوں کو افشائے راز کے متعلق اپنے اس قول میں، جب اللہ نے کوئی معاملہ امن یا خوف کا ہوتا ہے تو وہ اس کو افشا کر دیتے ہیں، پس اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَزَائِمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا فَهُوَ يَمُنُّ لَوْ مَنْ جَعَدْنَا حَقًّا . قَالَ : وَقَالَ لِمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ : الْمُدْبِعُ حَدِيثَنَا كَالْجَاهِدِ لَهُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جس نے ہمارا افشائے راز کیا ایسا ہے گویا ہمارے حق سے انکار کیا اور معلی بن خنیس سے فرمایا ہماری بات کو دوسروں (مخالفوں) سے بیان کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی مانند ہے۔

۳- يُونُسُ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا سَلَبَهُ اللَّهُ الْإِيمَانَ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جن نے ہماری حدیث کا افشا کیا اللہ نے اس کے ایمان کو سلب کر لیا۔

۴- يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا قَتَلْنَا مَنْ أَذَاعَ حَدِيثَنَا قَتَلَ حَطْلًا وَلَكِنْ قَتَلْنَا قَتْلَ عَمْدٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہماری حدیث کا انشائیہ اس نے ہم کو غصا نہیں بلکہ شکر اُتقن کیا۔

۵۔ یونس ، عن الملا ، عن محمد بن مسلم قال : سمعتُ أبا جعفر عليه السلام يقول : يُحْشَرُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَدَى دَمًا فَيَنْدَفِعُ إِلَيْهِ شِبْهُ الْمَجْحَمَةِ أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ قَبَالَ لَهُ : سَهْمُكَ مِنْ دَمِ فَلَانٍ ، فَيَقُولُ : يَارَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّكَ قَبَضْتَنِي وَمَا سَفَكْتَ دَمًا فَيَقُولُ : بَلَى سَمِعْتُ مِنْ فَلَانٍ رِوَايَةً كَذَا وَكَذَا ، فَرَوَيْتَهَا عَلَيْهِ فَتَقَلَّتْ حَتَّى صَارَتْ إِلَى فَلَانٍ الْجَبَّارِ فَقَتَلَهُ عَلَيْهَا وَهَذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے کسی کا خون نہ بہایا ہوگا اس کی طرف ایک جماعت بنانے کا آرا اس سے بڑی کوئی چیز بڑھا کر کہا جائے گا کہ یہ ہے یہ جسے فلاں کے خون بہانے کے سلسلے میں وہ کہے گا۔ پروردگار آرزو کرتا ہے کہ تم نے دم تک میں نے کسی کا خون نہ بہایا تھا خدا فرمائے ہاں لیکن تو نے فلاں سے بات سنی تھی تو نے اس کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسروں سے بیان کیا وہ نقل ہوئے ہر سہ فلاں ظالم تک پہنچی جس نے اس کو قتل کر دیا لہذا یہ تیرا حصہ ہے اس کے خون سے۔

۶۔ یونس عن ابن سنان ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام ، تلاه هذه الآية : ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ، قَالَ : وَاللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَلَا ضَرَبُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ سَمِعُوا أَحَادِيثَهُمْ فَأَذَاعُوهَا فَأَخَذُوا عَلَيْهَا فَقَتَلُوا قَسَارًا قَتَلًا وَأَعْدَاءَ وَمَعْصِيَةً .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلمیح کی ہے یہ سزا ان کو اس لئے دی گئی ہے کہ وہ آیاتِ الہی سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے اس لئے کہ وہ نافرمان تھے حد سے تجاوز کرنے والے پھر فرمایا واللہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا نہ تلواروں سے مارا تھا بلکہ انہوں نے انبیاء سے احادیث سن کر انہیں راز کیا تھا جس پر وہ پکڑے گئے اور قتل کئے گئے یہ بھی قتل ہی تھا اور حد سے تجاوز کرنا اور معصیت میں مبتلا ہونا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقِّ» فَقَالَ : أَمَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلَكِنْ أَذَاعُوا سِرَّهُمْ وَأَفْشَوْا عَلَيْهِمْ فَقَتَلُوا .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”وہ انبیاء کو بے گناہ قتل کرتے تھے“ واللہ انہوں نے

نے تلواروں سے قتل نہیں کیا۔ اپنے انبیاء کے بھید لوگوں پر ظاہر کئے اور انہیں راز کئے جس کی بنا پر وہ قتل کئے گئے

۸۔ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ قَوْمًا بِالْإِذَاعَةِ ، فَقَالَ : «وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِنَّا كُنَّا وَالْإِذَاعَةُ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے سزائیں کہ ہے لوگوں کو انہیں راز پر جیسا کہ فرماتا ہے جب ان کے سامنے کوئی معاملہ امن یا خوف کا آیا تو انہوں نے افشا کر دیا، اپنے کو انہیں راز سے بچاؤ۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا فَوَهُوَ كَمَنْ قَتَلَنَا عَمْدًا وَلَمْ يَقْتُلْنَا خَطَأً .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمیں ضرر پہنچانے کے لئے ہمارے معاملات کا کوئی چیز کو افشا کیا تو گویا عداوت اس نے ہم کو قتل کیا نہ کہ خطاؤ۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ صَاعِدٍ مَوْلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مُذْبِحُ الْبَيْتِ شَاكٍ بِوَقَائِلِهِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَأَقْرَبِ وَمَنْ تَمَسَّكَ بِالْمَرْوَةِ الْوُثْقَى فَيُؤَنَاجِ ، قُلْتُ : مَا هُوَ؟ قَالَ : التَّسْلِيمُ .

۱۰۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہماری امامت میں شک کرنے والا ہے اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقی کیلئے فرمایا ہمارے امامت کو تسلیم کرنا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ : عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَنْدَلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الدِّينَ دَوْلَتَيْنِ دَوْلَةَ آدَمَ - وَهِيَ دَوْلَةُ اللَّهِ - وَدَوْلَةَ إِبْلِيسَ : فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ عَلَانِيَةً كَانَتْ دَوْلَةُ آدَمَ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَانَتْ دَوْلَةُ إِبْلِيسَ ، وَالْمُذْبِحُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ سِتْرَهُ مَارِقٌ مِنَ الدِّينِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں دو حکومتیں قرار دی ہیں حکومت آدم

اور حکومت الیمیں۔ جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت غلامیہ ہو یعنی حاکم عادل کی حکومت میں، تو یہ حکومت آدم ہے اور جب چاہتا ہے کہ لوگ چھپ کر حکومت کریں (ظالم حکمران کے خوف سے) تو یہاں الیمیں حکومت ہے، ایسی بات کا ظاہر کرنے والا جسے خدا چھپانا چاہے اپنے دین کا برباد کرنے والا ہے۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ اسْتَفْتَحَ نَهَارَهُ بِإِذَاعَةِ سِرِّ نَا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ حَزْرَ الْحَدِيدِ وَضَبِقَ الْمَحَابِسِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ہمارے بھید کا ظاہر کرنے والا ہے۔ تو خدا اس پر مسلط کرتا ہے گرم لوہے کو اور تنگ قید خانوں کو۔

دوسو نو اسی واں باب

معصیت خدا کے ساتھ اطاعت مخلوق کرنا

(باب) ۲۸۹

﴿مَنْ أَطَاعَ الْمَخْلُوقَ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ حَامِدَهُ مِنَ النَّاسِ دَامًا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی رضا چاہی خدا اس کی تعریف کرنے والے کو اس کی برائی کرنے والا بنا دیتا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ مَرْضَاةَ النَّاسِ بِمَا سَخَطَ اللَّهُ كَانَ حَامِدَهُ مِنَ النَّاسِ دَامًا وَمَنْ آتَرَ طَاعَةَ اللَّهِ بِغَضَبِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ عِدَاوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ ، وَحَسَدَ كُلِّ حَاوِدٍ ، وَبَغْيَ كُلِّ بَاغٍ وَكَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ نَاصِرًا وَطَبِيرًا .

۲۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کو ناراض کیا۔ اللہ اس کے مداح کو جس کا مذمت کرنے والا بنا دے گا اور جس نے اللہ کی اطاعت میں مخلوق کو ناراض کیا اللہ ہر دشمن کی عداوت سے ہر حاسد کے حسد سے اور ہر باغی کی بغاوت سے اسے بچائے گا اور اس کا فرد مردگار ہوگا۔

۳۔ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَائِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ صَلَواتِ اللَّهِ عَلَيْهِ : عَظْمِي يَحْرُقِينَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَنْ حَاوَلَ أَمْرَ اِمْعَاصِيَةِ اللَّهِ كَانَ أَقْوَمَ لِمَا يَرَجُو وَأَسْرَعَ لِمَجْبِيءٍ مَا يَحْتَدُّ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے تحریر فرمایا۔ جو نصیحت خدا کا قصد کرے گا وہ سب سے زیادہ کونے والا ہوگا اپنی امید کا اور جس چیز سے سدا ہے بہت جلد اس کے سلسلے آئے گی۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ ثَعْنَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَعْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ تَهْمِينِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لِأَدِينٍ لِمَنْ ذَانَ بِطَاعَةِ مَنْ عَصَى اللَّهَ ، وَلِأَدِينٍ لِمَنْ ذَانَ بِفِرْقٍ بِاطِّبِلَ عَلَى اللَّهِ ، وَلِأَدِينٍ لِمَنْ ذَانَ بِجُحُودِ شَيْءٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر نے جو خدا کے نافرمان بندہ کی اطاعت سے قریب ہو اس کا دین گیا جو باطل سے جا ملا اس کا دین کی گیا اور جس نے کسی آیت کا کلمہ آیات الہیہ سے نکالا اس کا دین بھی ضاعت ہوا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَرْضَى سُلْطَانًا يَسْخَطُ اللَّهَ حَرَجَ مِنْ دِينِ اللَّهِ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا میں نے فرقی سلطان ممالک کرنے کے لئے خدا کا غضب بول زیادہ دین سے خارج ہوا۔

دوسو نوے والی باب دنیا میں گناہوں کی سزا (باب)

۲۹۰

(فِي عُقُوبَاتِ الْمُعَاصِي الْعَاجِلَةِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَجَّيْ ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ

عَدِيْبِ أَبِي نَضْرٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَمْسٌ إِنْ أَدْرَكَكُمْ هُنَّ فَتَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْهُنَّ : لَمْ تَنْظُرِي الْعَاجِزَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَسَوِي يَعْلَمُوهَا إِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَشْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخْذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَوْتِ وَجَوْرِ الشُّطَّانِ ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الرِّكَاهَ إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا ، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَأَخْذُوا بِعَضِّ مَافِي أَيْدِيهِمْ ، وَلَمْ يَحْكُمُوا بِقِيَمِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ (عَزَّ وَجَلَّ) إِلَّا حُدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَسْمِهِمْ بَيْنَهُمْ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱)

جب کسی قوم میں بالاعلان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلنے لگیں جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کم نہ تو لیا جائے کم ناپا جائے ورنہ تو خط سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی جو پائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برے گا اور پھر خدا کو اور پھر رسول کو نہ توڑیں ورنہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا اور ان کو کھال پوشہ لگا دے گا (۴) جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ ان کے خوف و ہراس میں پیدا کر دے گا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِذَا ظَهَرَ الرِّثَا مِنْ بَعْدِي كَثُرَتْ مَوْتُ النِّجَاحِ وَإِذَا طُعِفَ الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ أَحْتَمُّوا بِالسِّنِينَ وَالنَّقْصِ وَإِذَا مَنَعُوا الرِّكَاهَ مَنَعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا وَنَزَعِ وَالتَّمَارِ وَالْمَعَادِنِ كُلِّهَا وَ إِذَا جَارُوا فِي الْأَحْكَامِ تَعَاوَنُوا عَلَى الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَإِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جَعَلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ ، وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَمْ يَسْمِعُوا الْأَخْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ شُرَادَهُمْ فَيَدْعُو خِيَارَهُمْ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کی کتاب میں میں نے دیکھا جب میرے بعد زنا کا زور ہوگا تو مرگ مفاہات

زیادہ ہوگی اور جب لوگ کم تو لیں اور ناپیں گے تو خط سالی ہوگی اور ب زکوٰۃ نہ دیں گے تو کھیتی اور پھلوں کی برکت اٹھ جائے گی اور جب احکام میں جو کرکریں گے تو ظلم و بغاوت میں باہم مددگار ہوں جب نقص عمد کریں گے تو اللہ ان کا دشمن ان پر مسلط کرے گا اور جب قطع رحم کریں گے تو ان کے اموال شریروں کے قبضہ میں آجائیں گے اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی نہ کریں گے تو خدا ان پر ششیر یروں کو مسلط کرے گا وہ نیکیوں کو پکاریں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے۔

دوسوا گیا نوے والی باب

گنہگاروں سے ہم نشینی

(باب) ۲۹۱

۵ (مُجَالَسَةُ أَهْلِ الْعَصَابِي) ۵

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ ، عَنْ أَبِي زُبَيْرِ السَّهْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَتَّبِعِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْلِسَ مَجَالِسًا يُعْصَى اللَّهُ فِيهَا وَلَا يَقْدِرُ عَلَى تَغْيِيرِهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کو نہیں چاہیے کہ وہ ایسے جلسے میں بیٹھے جس میں لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں اور ان کو باز رکھنے پر قادر نہ ہوں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْجَمْعِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَا لِي رَأَيْتُكَ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ خَالِي ، فَقَالَ : إِنَّهُ يَقُولُ فِي اللَّهِ قَوْلًا عَظِيمًا ، يَمِينُ اللَّهِ وَلَا يُؤَصِّفُ ، فَمَا جَلَسْتَ مَعَهُ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا جَلَسْتَ مَعَنَا وَتَرَكْتَهُ ، فَقُلْتُ : هُوَ يَقُولُ مَا شَاءَ ، أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنْهُ إِذَا لَمْ أَقُلْ مَا يَقُولُ ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : أَمَا خَافَ أَنْ تَنْزِلَ بِهِ بَقْمَةٌ فَتَمَيِّبُكُمْ جَمِيعًا أَمَا عَلِمْتَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُوسَى عليه السلام وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ فِرْعَوْنَ فَلَمَّا لَحِقَتْ خَيْلُ فِرْعَوْنَ مُوسَى تَخَلَّفَ عَنْهُ لِيَبْطِئَ أَدْبَاهُ فَبَلَغَتْهُ بِمُوسَى فَمَضَى أَبُوهُ وَهُوَ بِرَأْسِ أُمَّةٍ حَتَّى بَلَغَا طَرَفَا بِنِ الْبَحْرِ فَعَرَفَا جَمِيعًا فَأَتَى مُوسَى عليه السلام الْخَبْرَ فَقَالَ : هُوَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَكِنَّ التَّقَمَةَ إِذَا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ لَهَا عَسَنٌ فَارَبَّ الْمُدَّيْبِ دِفَاعٌ .

۲۔ جعفری راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو عبدالرحمن بن یعقوب کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا وہ میرا دوست ہے حضرت نے فرمایا وہ خدا کی تعریف ہے اس کے بغیر وہ صف کے ساتھ کہتے ہیں یا تو تم اس کے ساتھ رہو ہمیں چھوڑ دو یا ہمارے ساتھ رہو اس کو چھوڑ دو، میں نے کہا وہ جو چاہے مجھ سے کیا تعلق جو وہ کہتا ہے میں نہیں کہتا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر کوئی عذاب اس پر نازل ہو تو تم بھی اس کی پیٹ میں آ جاؤ کیا تمہیں علم نہیں کہ ایک شخص اصحابِ موسیٰ میں ایسا تھا جس کا باپ فرعون کے

ساتھ تھا جب تک فرعون موسیٰ سے جا ملتا تو شکر مونسے سے نکلتا تا کہ اپنے باپ کو نصیحت کرے اور وہ فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ سے جا ملے۔ وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور مذہب بالذکر بظاہر میں مہیا کیا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں باتیں کرتے دریا کے کنارے پہنچے اور وہ دونوں ڈوب گئے۔ جب جناب موسیٰ کو معلوم ہوا تو فرمایا اس پر رگتِ خدا ہوگی۔ لیکن عذاب جب نازل ہوتا ہے تو گنہگار کے جو تریب ہوتا ہے وہ بھی لپیٹ میں آجاتا ہے۔

۳ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَصْحَبُوا أَهْلَ الْبِدْعِ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاجِدٍ مِنْهُمْ ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سے جانیں گے رسول اللہ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اپنے ہم نشین کے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الرَّيْبِ وَالْبِدْعِ مِنْ بَعْدِي فَاطْهَرُوا الْبِرَاءَةَ مِنْهُمْ وَأَكْثِرُوا مِنْ سَبِّهِمْ وَالْقَوْلِ فِيهِمْ وَالْوَقِيعَةَ وَبَاهُوهُمْ كَيْلًا يَطْمَعُوا فِي الْقَسَادِ فِي الْإِسْلَامِ وَيَتَّخِذُهُمُ النَّاسُ وَلَا يَتَّقَلَمُوا مِنْ يَدْعِيهِمْ يَكْتَسِبُ اللَّهُ لَكُمْ بِذَلِكَ الْحَسَنَاتِ وَيَرْفَعُ لَكُمْ بِهَا الذَّرَجَاتِ فِي الْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم احکامِ شریعہ میں شک کرنے والوں اور بدعت پسندوں کو میرے بعد دیکھو تو ان سے اپنی برأت ظاہر کرو اور اپنے دل میں اکثر ان کو برا کہو اور ان کے مذہب کے ابطال میں گفت گو کرو تا کہ وہ اسلام میں فساد برپا کرنے کی طمع نہ کریں اور لوگوں کو ان سے ڈراؤ اور ان سے بدعات کو نہ سیکھو ایسا عمل کرنے پر اللہ تمہارے لئے حسنات لکھے گا اور آخرت میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مَيْسِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَحْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسلمانوں کو نہیں چاہیے کہ وہ بدکار آدمی سے بھان چاہے اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمِ الْكِنْدِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا صَعِدَ الْمَنْرَةَ قَالَ: يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ؛ فَأَمَّا الْمَاجِنُ فَيُزِينُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُبِينُكَ عَلَى أَمْرٍ دِينِكَ وَمَعَارِكَ، وَمَقَارِنُهُ جَفَاءٌ وَقِسْوَةٌ وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَلَيْكَ... وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُبَيِّرُ عَلَيْكَ بَخِيرًا وَلَا يُرْجِي لِيَصْرِفَ السُّوءَ عَنْكَ وَلَوْ أَجْرَدَ نَفْسَهُ وَرَبَّمَا أَرَادَ مَنَفَعَتَكَ فَضَرَكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَسُكُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ نَطْقِهِ وَبَعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قَرِيْبِهِ، وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْتَنُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْتَقِلُ حَدِيثَكَ وَيَنْتَقِلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ، كُلَّمَا أَفْنَى أَحَدُوهُ مَطَّطَهَا بِأُخْرَى حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يَصْدَقُ وَيُغَيِّرِي بَيْنَ النَّاسِ بِالْعِدَاوَةِ فَفِيضَتِ السَّخَائِمُ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَانظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے برسر منبر نہ فرمایا۔ مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ برسر منبر سے عدوتی سے تین شخصوں کی اولیٰ نہ کہنے اور اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو۔ دوسرے احمق، تیسرے بہت زیادہ جھوٹا۔ پہلا شخص اپنے فعل کو تمہاری نظر میں زینت دے گا اور تم کو اپنے جیسا بنانا پسند کرے گا اور تمہارے ابر میں اور امر قیامت تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی ہم نشینی ظلم اور سنگدلی ہے اور اس کا تمہارے پاس آنا جانا باعث شر ہے دوسرے احمق یہ تمہیں کوئی اچھا مشورہ نہ دے گا اور تم سے کسی بدی کو دفع نہ کرے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بسا اوقات تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ لیکن پہنچا دے گا نقصان اس کا مرنا زندگی سے بہتر ہے اس کی خاموشی لظن سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے۔ تیسرے بہت زیادہ جھوٹا اس کا تمہارے ساتھ رہنا درست نہیں، وہ تمہاری بات دوسروں سے بیان کرتا ہے اور دوسروں کی تم سے جب کوئی عجیب بات ختم کرتا ہے اگر سچ بھی بولتا ہے تو اس میں بھی جھوٹ ملا دیتا ہے اور لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر دیتا ہے اور ان کے سینوں میں حسد اور کینہ کا بیج بوتا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو تا کہ تم میں حسد اور کینہ پیدا نہ ہو جائے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَائِرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا: يَا بَنِيَّ انظُرْ حَمْسَةَ فَلَا تَصَاحِبْهُمْ وَلَا تَحَادِثْهُمْ وَلَا تَرَافِقْهُمْ فِي طَرَبِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَمْنُزِلُهُ السَّرَابُ يَقْرُبُ لَكَ الْبَمِيدَ وَيُبَاعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ بِكَ لَهْلَهٍ أَوْ أَوْلَى مِنْ ذَلِكَ. وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَحْدُثُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمَصَاحِبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيُضِرُّكَ

وَإِنَّاكَ وَمُصَاحَبَةُ الْفَاطِجِ لِرَحْمِهِ قَاتِي وَحَدَّثَهُ مَلْعُونًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تَقَطُّعُوا أَرْحَامَكُمْ هَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ» وَقَالَ : «الَّذِينَ يَتَّقُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَقَالَ فِي الْبَقْرَةِ : «الَّذِينَ يَتَّقُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يَفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ» .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بزرگوار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا۔ پانچ قسم کے لوگوں پر نظر رکھو نہ تو ان کے پاس بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ راہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے پوچھا کہ کون ہیں۔ سہرا یا جھوٹے کے معاجرت سے بچو کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ بید کو تمہیں قریب بتائے گا۔ قریب کو دور۔ اپنے کو فاسق سے بچاؤ کہ وہ مال دنیا یا اس سے بھی کم قیمت چیز پر تمہارے دین کو بیچ ڈالے گا اور اپنے کو بخسلی کی صحبت سے بچاؤ کہ وہ اپنے مال سے تمہیں محروم رکھے گا۔ جبکہ تم کو اس کی شدید احتیاج ہوگی اور احتیجیعت سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور ہمدردی نہ کرے۔ اور اپنے کو صالح الہم سے بچاؤ۔ میں نے کتاب خدا میں اس کو تین جگہ ملعون یا ایسے اول عفریہ جب تم کو حکومت مل جائے گی تو روئے زمین پر فساد برپا کر دے گی اور قطع رحم کر دے گی ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے خدا نے ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ خدا سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے ملنے کا حکم رہا ہے ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے اور سورہ بقرہ میں فرمایا ہے وہ ہمدانی کو کھینچنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور وہل کی جگہ قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہیں سارہ پانے والے ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنِ ابْنِ مَجْذُوبٍ عَنْ شُعْبَةَ الْعَقْرِيِّ قُوتِي قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا . إِلَى آخِرِ الْآيَةِ» فَقَالَ : إِسْمَاعِيلِيُّ بِهَذَا : [إِذَا سَمِعْتُمْ] الرَّجُلُ [الَّذِي] يَجْعَدُ الْحَقَّ وَيَكْذِبُ بِهِ وَيَقَعُ فِي الْأَيْمَةِ قَمَمٍ مِنْ عَيْدِهِ وَلَا تَعَاوَدُهُ ، كَأَيْنًا مَنْ كَانَ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم پر کتاب میں یہ نازل

ہو گیا ہے جب تم کتاب خدا کو سنو گے تو اس کا انکار کر دے گے اور مذاق مازا ڈالے گے۔ الخ۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی کے متعلق یہ سنو کہ اس نے حق بات سے انکار کر دیا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور آئمہ علیہم السلام کے متعلق بری باتیں کہتا ہے تو تم اس کے پاس سے اٹھ کر پھوٹو اور توبہ کر لو۔ الخ۔ اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْنَى ابْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا يَنْتَقِصُ فِيهِ إِمَامًا أَوْ يُعَابُ فِيهِ مُؤْمِنٌ

۹ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والا ایسے جلسے میں نہیں بیٹھتا جہاں

امام کے نقائص بیان ہوں یا مومن کے عیب ۔

۱۰ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقُومُ مَكَانَ رِيْبَةٍ .

۱۰ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان

لانے والا ہے وہ ہمت اور شک کی جگہ کسی کھڑا نہ ہوگا ۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْنَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ فِي مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يَنْتَقِصُ فِيهِ مُؤْمِنٌ .

۱۱ ترجمہ میں دیکھئے ۔

۱۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي وَعَمِّي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ مَجَالِسٌ يَمَقِّنُ اللَّهُ وَيُرْسِلُ يَقَعْتَهُ عَلَى أَهْلِهَا فَلَا تَقَاعِدُوهُمْ وَلَا تَجَالِسُوهُمْ مَجْلِسًا فِيهِ مَنْ يَصِفُ إِسَانَهُ كِذْبًا فِي فِتْنَاءٍ ، وَمَجْلِسًا ذُكِرَ أَعْدَائُنَا فِيهِ جَدِيدٌ وَذُكِرْنَا فِيهِ دَرْتٌ ، وَمَجْلِسًا فِيهِ مَنْ يَصَدِّعُنَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَأَنَّمَا كُنَّ فِي فِيهِ - أَوْ قَالَ [فِي] كَفَيْهِ - : «وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسْبُوا اللَّهَ عَدُوًّا يَغْتَابُ عَلَيْهِمْ» . «وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ» . «وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكُذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لَتَنفَرُوا عَلَيَّ اللَّهُ الْكُذِبُ» .

۱۲ فرمایا صادق آلِ محمد نے تین جلسے ہیں جن کو اللہ دشمن رکھتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والوں پر عذاب نازل

کرتے ہیں لہذا تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اور ان سے مجالست نہ کرو اول وہ مجلس جس میں کوئی اپنے جھوٹے فتوے اور سونے لٹن دیتا ہے اور وہ مجلس جس میں دشمنوں کا ذکر تازہ سمجھا جاتا ہو اور ان کی مدح ہو رہی ہو اور ہمارا ذکر پڑانا سمجھا جاتا ہو اور ہماری مذمت کی جاتی ہو دوسرے وہ مجلس جس میں ہمارے ذکر سے لوگوں کو روکا جاتا ہو اور آنحضرت کے مخالفین کی مدح ہو علم میں یہ بات ہو۔ پھر حضرت نے فی الفور تین آیتیں پڑھیں گویا آپ کی زبان یا ہاتھ ہی میں تھیں ”تم لوگوں کے باطل معبودوں کو گالیاں نہ دو۔ ورنہ وہ تمہارے خدا کو از روئے چہالت گالیاں دیں گے جب تم دیکھو گے کہ لوگ ہماری آیات میں قیاس و لٹن سے کام لے کر افترا پردازی کر رہے ہیں تو وہاں سے ہٹ جاؤ تاکہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی اور گفتگو کرنے لگیں اور ایسی بات نہ کہو جس سے تمہاری زبانیں جھوٹ سے موصوف ہوں اپنی رائے سے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ورنہ تم اللہ پر افترا پردازی کر دو گے

۱۳ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمْعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ابْتَلَيْتَ بِأَهْلِ النَّسَبِ وَمَجَالِسِهِمْ فَكُنْ كَأَنَّكَ عَلَى الرَّصْفِ حَتَّى تَقُومَ فَإِنَّ اللَّهَ يَمْقُتُهُمْ وَيَلْعَنُهُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ يَخُوضُونَ فِي ذِكْرِ إِمَامٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ فَقُمْ فَإِنَّ سَخَطَ اللَّهِ يَنْزِلُ هُنَاكَ عَلَيْهِمْ .

۱۳- فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب تم ناہیبوں میں بیٹھنا چاؤ اور مجبوراً ان کے پاس بیٹھنا ہو تو اس طرح اپنے دماغ سے اٹھنے کے لیے چین رہو گویا تم چلتے پھرتوں پر بیٹھے ہو کیوں کہ خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے اور ان پر لعنت آتا اور جب دیکھو کہ وہ تمہارے کسی امام کی مذمت کر رہے ہیں تو وہاں سے کھڑے ہو جاؤ کیوں کہ اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا

۱۴ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ عِنْدَ سَبَابِ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى .

۱۴- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو اولیائے خدا کو گالیاں دے رہا ہو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۱۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رِزَاةٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ يَسْتَبِيهِ إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ ، يَقْعُدُ عَلَى الْإِتِّصَابِ فَلَمْ يَفْعَلْ أَلَسَهُ اللَّهُ الذَّلَّ فِي الدُّنْيَا وَعَدَبَهُ فِي الْآخِرَةِ وَ سَلَبَهُ صَالِحَ مَآمَنٍ بِهِ عَلَيْهِ مِنْ مَعْرِفَتِنَا .

قَالَ : قُلْتَ أَتَأْتِنِي لِي أَنْ أَكْتَبَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ فَلَمْ : مَا أَكْتَبُ ؟ قَالَ : أَكْتُبُ أَهْلَ الْوَعِيدِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلَ النَّارِ وَأَكْتُبُ هُوَ آخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ : وَخِشْيَتِي مِنْهُمْ قَالَ : وَأَكْتُبُ هُوَ آخَرُونَ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ قَالَ : وَأَكْتُبُ إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ ، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ هُوَ فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُو عَنْهُمْ قَالَ : وَأَكْتُبُ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ قَالَ قُلْتُ : وَمَا أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ ؟ قَالَ : قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ ؛ فَإِنْ أَدْخَلَهُمُ النَّارَ قَدِ نُوبِهِمْ وَإِنْ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فَبِرَحْمَتِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چھ قسم کے ہیں میں نے کہا اجازت ہو تو میں لکھ لوں۔ فرمایا ضرور میں نے کہا لکھوں۔ فرمایا لکھو اہل وعدہ و وعید جو جنت والے ہیں اور دوزخ والے اور لکھو ایک گروہ وہ ہے جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور نیک و بد اعمال کو یاد دلا رہا ہے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا وہ وہ ہیں جو گناہوں سے وحشت کرتے ہیں اور گناہوں سے ان کی نیکیاں زیادہ ہیں۔ فرمایا لکھو ایک گروہ بخشش الہی کے امیدواروں کو کہہ خدا چاہے گا تو ان پر عذاب کرے گا اور چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کرے گا اور فرمایا لکھو ایک گروہ ضعیف الاعتقاد مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہے جو اپنے عقل کی کمزوری سے نہ گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں یعنی نہ توبہ کفر سے بچنے کی اہلیت رکھتے ہیں نہ اور ارت پر کٹنے کی ممکن ہے خدا ان کے گناہ معاف کر دے اور لکھو ایک گروہ اصحاب اعران کا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو اپنے گناہوں کی بدولت اور اگر جنت میں جائیں گے تو اللہ کی رحمت سے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيْسٍ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَمْرَةَ بِنِ الطَّيَّارِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : النَّاسُ عَلَى سِتِّ فِرَاقٍ ، يُؤْوِلُونَ كَلِمَهُ إِلَى ثَلَاثِ فِرَاقٍ : الْإِيمَانُ وَالْكَفْرُ وَالضَّلَالُ ، وَهُمْ أَهْلُ الْوَعْدَيْنِ الَّذِينَ وَعَدَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ : الْمُؤْمِنُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْمُسْتَضْعِفُونَ وَالْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَالْمُعْتَرِفُونَ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا وَأَهْلُ الْأَعْرَافِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں کے چھ گروہ ہیں جن کے تین فرقے بنتے ہیں ایمان والے، کفر والے، ضلالت والے وعدہ و وعید والے یہی لوگ ہیں جن سے اللہ نے جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہے مومن ہیں کافر ہیں ضعیف الایمان ہیں اور امر خدا کے امیدوار ہیں چاہے ان کو عذاب دے یا توبہ قبول کرے اور ایک گروہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہے جنہوں نے اچھے اور

بڑے اعمال کو ملنا رکھا ہے اور ایک گروہ اپنی اعراف کا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں لوگوں کو اولاً تین فرقوں میں تقسیم کیا۔ ایمان، کفر اور ضلال، پھر اہل
توضیح:- ضلال کو چار قسموں میں کیا اس طرح چھ فرقے ہو گئے۔

اول۔ جن سے جنت کا وعدہ ہے وہ مومنین ہیں جو اللہ و رسولؐ اور تمام ما جا رب الرسولؐ پر
زبان و قلب سے ایمان لائے اور اپنے اعضاء و جوارح سے اللہ کی اطاعت کی۔

دوم۔ اہل وعید و التار اور وہ کافر ہیں جنہوں نے اللہ و رسولؐ اور ما جا ربہ البتہ میں سے
کسی چیز کا بھی زبان اور قلب سے انکار کیا اور حقیر سمجھ کر فرائض کو ترک کیا۔

سوم۔ مستضعف وہ ہیں جنہوں نے عدم قابلیت کی وجہ سے ایمان کی طرف ہدایت نہ پائی۔ جیسے
لڑکے دیوانے یا احمق اور وہ جس تک دعوت اسلام نہ پہنچی۔

چہارم۔ امر الہی کے امید واریہ وہ ہیں جن کے لئے حکم قیامت پر موتوف ہے چاہے ان کو عذاب
دے یا ان کی توبہ قبول کرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر سے توبہ کی۔ اور اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام
نے ان کے تلوہ میں جر نہیں پکڑی اور وہ اللہ کی کچھ عبادت نہ کر پائے اور مر گئے نہ ایمان ہی مستحکم ہوا نہ کفر
ہی چھوٹا۔ اہل ضلال سب مرحوم لامر اللہ میں ہیں۔

پنجم۔ فساد المومنین جنہوں نے نیک و بد عمل کو خلط ملط کر دیا پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا لیکن
ہے خدا ان کی توبہ قبول کرے۔

ششم۔ اصحاب اعراف یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں ایک کو دوسرے
پر ترجیح نہیں اس لئے ان کے لئے نہ مرگ جنت ہے نہ دوزخ، وہ اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ و امروں
میں سے ایک کو ترجیح نہ دے یہ اس کا مشیت پر موتوف ہے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ :
دَخَلْتُ أَنَا وَحُمْرَانُ - أَوْ أَنَا وَبَكَيْرٌ - عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّا نَمُدُّ الْمِطْمَارَ قَالَ :
وَمَا الْمِطْمَارُ؟ قُلْتُ : التُّرْبُ فَمَنْ وَاقِفْنَا مِنْ عَلَوِيِّ أَوْغَيْرِهِ تَوَلَّيْنَاهُ وَمَنْ خَالَفْنَا مِنْ عَلَوِيِّ أَوْغَيْرِهِ بَرَّئْنَا
مِنْهُ ، فَقَالَ لِي : يَا زُرَّارَةُ قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ ، فَأَيُّ الدِّينِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا الَّتِي سَضَعْتُمُ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَعِيمُونَ حَبِلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلَهُ» أَيْنَ الْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ؟
أَيْنَ الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا؟ أَيْنَ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ أَيْنَ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ؟

وَزَادَ حَمَادٌ فِي الْحَدِيثِ قَوْلًا : فَأَرْتَعَعَ صَوْتُ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَوْتِي حَتَّى كَادَ يَسْمَعُهُ مَنْ

عَلَى بَابِ الدَّارِ

وَزَادَ فِيهِ جَمِيلٌ ، عَنْ زُرَّارَةَ : فَلَمَّا كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ لِي : يَا زُرَّارَةَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ
أَنَا لَا يَدْخُلُ الضُّلَّالُ الْجَنَّةَ .

۳۔ زرارہ نے کہا میں اور عمران یا میں اور کبیر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ میں نے کہا ہم مدد دیتے ہیں مطہار سے (وہ ڈوری جس کو رنگا کر عمار یہ دیکھتا ہے کہ کون اینٹ آگے ہے کون پیچھے)۔ حضرت نے پوچھا مطہار کیا ہے کہا ترپس جو ہم سے موافق ہوتا ہے۔ علوی ہو یا غیر علوی ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہمارے خلاف ہو علوی ہم اس پر تہرا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا لے زرارہ اللہ کے قول سے زیادہ سچا ہے کہاں جائیں گے وہ لوگ جن کے لئے خدا فرماتا ہے اور ضعیف الاعتقاد مرد عورتیں اور لڑکے جو نہ گمراہی سے بچنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت ہاتے ہیں اور کہاں جائیں گے وہ لوگ جو امر خدا کے امیدوار ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے نیک دُعا کو ملادیا ہے اور اصحاب اعراب اور نوافلہ القلوب (مطلب یہ ہے کہ زکارہ نے اقسام ناس کو دو قسموں میں محدود کر دیا تھا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا دو اور قسمیں بھی بیان کی ہیں۔

حماد نے اس حدیث میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور میری بھی، یہاں تک کہ جو دروازہ پر تھے انہوں نے سن لی اور میں نے زرارہ سے نقل کیا ہے کہ جب میرے اور حضرت کے درمیان بات بڑھی تو حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کو یہ حق ہے کہ وہ اہل ضلال کو داخل جنت کر دے (توبہ کے بعد)

اس حدیث سے زرارہ کی قدر ثابت ہوتی ہے اور سوائے ادب کی دلیل ہے لیکن چونکہ وہ صاحب توضیح و علمت و جلال و رفعت تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کا اجماع اور احادیث آئمہ بھی اس پر دل ہیں لہذا حدیث کے آخری ٹکڑے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی ممکن ہے اس قسم کی باتیں کمال معرفت حاصل ہونے سے پہلے ہوتی ہوں یا ان کی عادت زور سے بولنے اور سخت کرنے کی جو اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوں اور یہ گفتگو بر بنائے شک نہ ہو بلکہ ان کا قصد اس مسئلہ میں مخالفین سے مناظرہ کرنے کے لئے نبوت حاصل کرنا اور منافقوں کی کیفیت سے آگاہ ہونا ہو یا امر دین میں وہ حد درجہ ہوں اور حضرات آئمہ سے شدید محبت رکھتے ہوں اور کسی مخالف امام کا جنت میں داخل ہونا جائز نہ جانتے ہوں۔

دوسو ترانوے وال باب

کفر

(بَابُ الْكُفْرِ) ۲۹۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِيعِيِّ

قَالَ : قُلْتُ : يَا أبا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَفَرَ أَعْضُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَضَ قَرَائِصَ مُوجِبَاتٍ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ تَرَكَ قَرِيضَةً مِنَ الْمَوْجِبَاتِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا وَجَدَهَا كَانَ كَافِرًا وَأَمْرًا [رَسُولِ اللَّهِ] بِأَمْوَدٍ كُلِّهَا حَسَنَةٌ فَلَيْسَ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عِبَادَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بِكَافِرٍ ، وَلَكِنَّهُ تَارِكٌ لِلْفَضْلِ ، مَقْتُوسٌ مِنَ الْخَيْرِ .

۱۔ رازان کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، کیا سنت رسول اور فریضے خدا برابر ہیں فرمایا خدا نے جو فریضے رکھے ہیں وہ بندوں پر لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فریضہ ترک کرے گا اور عمل نہ کرے گا اور اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جن امور رسول اللہ نے حکم دیے ہیں وہ حسنت ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے تارک ہو جائے تو وہ کافر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیکی میں کمی کرنے والا ہوگا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَاللَّهِ إِنَّ الْكُفْرَ لَا قَدَمَ مِنَ الشِّرْكِ وَأَحْبَبُ وَأَعْظَمُ ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ لِلَّهِ لَهُ : اسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، فَالْكَفْرُ أَعْظَمُ مِنَ الشِّرْكِ فَمَنْ أَحْزَرَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكِبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ نَسَبَ دِينًا غَيْرَ دِينِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ .

۲۔ زررارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کفر شریک سے آگے ہے اور اس سے زیادہ برا پھیر حضرت نے کفر ایلیس کا ذکر کیا کہ جب خدا نے سجدہ آدم کے لئے اس سے کہا تو اس نے انکار کیا۔ پس کفر شریک سے بڑا ہوا یا نہیں جس نے نافرمانی الہی کی جرات اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر آمادہ ہوا وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کر اکیارہ مشرک ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ذَكَرَ عِنْدَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ : إِنَّهُمْ يُنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ مِنْ خَارِبٍ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ كَفَرُوا ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ الْكُفْرَ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ لَهُ : اسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، وَ قَالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ، فَمَنْ أَحْزَرَ عَلَى اللَّهِ فَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكِبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ بِسَبِي مُسْتَجِفٌ كَافِرٌ .

۳۔ زررارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے سالم بن ابی حفصہ

اور اس کے صحاب کا ذکر آیا کہ وہ اس کے لشکر میں کہ جنہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے جنگ کی وہ مشرک تھے حضرت نے فرمایا تو وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کافر تھے پھر منسربایا کفر تو مشرک سے کیوں بدتر ہے پھر کفر ابلیس کا بھی ذکر کیا۔ جب اس سے کہا سجدہ کرو اس نے انکار کیا حضرت نے فرمایا کفر مشرک سے آگے ہے جس نے نافرمانی خدا کی جرأت کی اور اطاعت سے انکار کیا اور گناہ ان کیوں پر اصرار کیا تو وہ کافر یعنی احکام الہی کو شفیق سمجھے والا کافر ہے۔

۴۔ عَنْهُ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ حَمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا قَالَ : إِمَّا آخِذٌ بِهِوَ شَاكِرٌ وَإِمَّا تَارِكٌ لَهُوَ كَافِرٌ .

۴۔ عمران بن اعین سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس کو مراد مستقیم کی طرف ہدایت کیا اب وہ چلے شکر گزار ہو چاہے کافر ہو۔ فرمایا اگر اس نے راہ خدا کو اختیار کیا تو شاکر ہے اور ترک کیا تو کافر ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ حَنَافِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَخَدَّ حَيْطًا عَمَلَهُ قَالَ : تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَقْرَبَهُ ، وَنَ ذَلِكُ أَنْ تَتْرَكَ الصَّلَاةَ وَنَ عَيْرَ مَقَامٍ وَأَشْغَلَ .

۵۔ ابن زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے ایسا عمل ترک کیا جس کا انفرادی چلچاپان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کو تیرہ باری یا خاص شغلیت کے ترک کیا۔

۶۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْكُفْرِ وَالْيَتْرُكِ أَيُّهُمَا أَوْدَمُ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا عَهْدِي بِكَ تَخَاصُمِ النَّاسِ قُلْتُ : أَمْرُنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ أَنَّ أَشَأَكَ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : الْكُفْرُ أَوْدَمُ وَهُوَ الْجُحُودُ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِلَّا ابْلِيسُ ابْنِي دَا سْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کفر و مشرک میں کون مقدم ہے۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ میرے تو ہمیں لوگوں سے مباحثہ کرتے نہیں دیکھا۔ مطلب یہ ہے اس مسئلہ کا تعلق تو مناظرہ سے ہے اور تم مناظرہ نہیں کرتے میں نے کہا ہشام بن سالم نے یہی سوال کوئی کر مجھ سے کہا۔ فرمایا کفر مشرک سے آگے ہے کیونکہ وہ انکار ہے آیات الہی

سے خدا فرماتا ہے شیطان نے سبدہ سے انکار کیا۔ تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ ذُرَّارَةَ قَالَتْ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَدْخُلُ النَّارَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لِأَللَّهِ ، قُلْتُ فَمَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : لَا إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمَّا تَذَدَّتْ عَلَيْهِ مِرَادًا قَالَ لِي أَيُّ ذُرَّارَةَ إِنِّي أَقُولُ : لَا ، وَأَقُولُ : إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَأَنْتَ تَقُولُ : لَا ، وَلَا تَقُولُ : إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ .

قَالَ فَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ ذُرَّارَةَ قَالَتْ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : شَيْخٌ لَا عِلْمَ لَهُ بِالْخُصُومَةِ . قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا ذُرَّارَةَ مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَقْرَبَ لَكَ بِالْحُكْمِ أَتَقْتَلُهُ ؟ مَا تَقُولُ فِي خَدَمِكَمْ وَ أَهْلِيكُمْ أَتَقْتَلُهُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : أَنَا - وَاللَّهِ - الَّذِي لَا عِلْمَ لِي بِالْخُصُومَةِ .

۸۔ زراره سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن جہنم میں جائے گا فرمایا خدا کو قسم نہیں۔ پوچھا کیا صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا۔ اسے زراره میں کہتا ہوں نہیں اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں، مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اقلی کہتا ہے زراره نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام بڑھے ہو گئے ہیں ان کو سنی مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں، نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ عقلی حضرت نے پھر مجھ سے کہا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارے میں جس نے تم کو آقا مان لیا ہو کیا تم اس کو قتل کرو گے اور کیا کہتے ہو اپنے لوگوں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انھیں قتل کرو گے تب میں نے کہا مناظرہ کا علم مجھ ہی کو نہ تھا۔

علامہ مجلسی نے مرآة العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مومن سے مراد وہ شیعوں ہے جو گناہان **توضیح** کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اور صغیرہ پر امر اور نہ ہو اور کافر سے مراد وہ ہے کہ جس کے عقائد میں خلل ہو مگر توحید و نبوت و امامت و قیامت کے بارے میں بظنہ عقیدہ رکھتا ہو اور تمام حجج اس پر ہو سکے اس کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے۔ ان دونوں کے درمیان اور لوگ بھی ہیں وہ امامیہ لوگ جو گناہان کبیرہ کے ترکب ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں مستضعفین اور وہ لوگ ہیں جن پر جنت تمام نہیں ہوتی ان لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا احتمال ہے اور نہ ہونے کا بھی۔ یہ گروہ مومن و کافر درمیان واسطہ نہیں زراره واسطوں کا منکر تھا وہ یہ نہیں مانتا تھا کہ کافر مومن کو دسٹ میں داخل کرے اور بعض کو زمین میں اور بعض کو کافروں میں شامل کرے۔ اس کے نزدیک جہنم مومن کا دوزخ میں جانا اور اور غیر مومن کا جنت میں جانا۔ اسی نے اس نے شیعوں ہونے کے بعد شادی نہ کی کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کو کافر جانتا تھا اور اس کا تمک لیکن آیت سے، ان آیتوں سے تھا **هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ**

کافروں کو مشرک سمجھنا اور قسویق فی الجنة وفسوق فی الشعیر اور اس کا یہ کہنا کہ
 امام بوشر میں اور علم نہیں رکھتے چونکہ زبان سے نہ تھا بلکہ صرف دل میں یہ خیال آیا تھا لہذا اسے مواخذہ نہیں
 تھا یہ ہے کہ امام نے کوفہ کے درمیان کچھ اور لوگوں کو بطور وساطت کے بتایا کیونکہ مخالفین میں
 بعض احکام میں حکم مسلمین میں ہوتے ہیں اور اگرچہ وساطت کا ذکر کیا گیا ان کے غیر ہوں تو مخالفہ السار
 ہوں گے اور آخر میں جو حضرت نے سمجھایا اس کی توضیح یہ ہے کہ اگر غیر متقی کافر ہو تو اس کے نوکریا کبھی کافر
 ہوں گے پس اگر اس صورت میں ان کا آتہ ہونا قبول نہ کرے گا تو خلاف اجماع اسلام اور علیٰ رسول ہوگا
 اور اگر ان کا آتہ ہونا قبول کرے گا اور قتل نہ کرے گا تو یہ حکم الہی کے خلاف ہوگا۔ اِنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا كُوْنُكَ
 فَيَكْفُرُوْنَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَيْهِمْ بِالَّذِيْ كَفَرُوْا قُرْبَابِ الْمَكِّيَّةِ ، مقصد یہ ہے کہ جب زرارہ کی نظر میں صرف
 وہی صورتیں ہیں کوفہ کے کافر تو اس تیسری صورت میں کیا ہوگا۔

۸۔ عَنِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ خَارُوْنَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بِنِّ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللهِ
 ﷺ - وَسُئِلَ عَنِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ اَيُّهُمَا اَقْدَمُ ؟ . فَقَالَ : الْكُفْرُ اَقْدَمُ وَذَلِكَ اَنَّ اِبْلِيسَ اَوَّلَ مَنْ كَفَرَ
 وَكَانَ كُفْرًا غَيْرَ شِرْكَ لِاِنَّهُ لَمْ يَدْعُ اِلَى عِبَادَةِ غَيْرِ اللهِ وَرَأْسًا وَغَيْرِ اِلَى ذَلِكَ بَعْدَ قَاتِلِ الشِّرْكَ .

۸۔ ہادی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جب ان سے سوال کیا گیا کہ کفر وشرک میں کون اول ہے

پہ فرمایا کفر ازیر ہے اس لئے کہ ابلیس نے سب سے پہلے کفر کیا اور اس کا یہ کفر غیر شرک باللہ کے تھا اس نے اس سے پہلے دعوت
 شرک نہیں دی تھی۔ ایسا بعد میں کیا جس سے وہ شرک قرار پایا۔

۹۔ خَارُوْنَ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بِنِّ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللهِ ﷺ وَسُئِلَ مَا بَالُ السَّرَّابِيِّ
 لَأَسْمِيهِ كَافِرًا وَتَارِكُ الصَّلَاةِ قَدْ سَمِيَتْهُ كَافِرًا وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ ؟ . فَقَالَ : لِأَنَّ الرَّابِيَّ وَمَا
 أَشْبَهَهُ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ لِلسَّكَانِ الشَّهْوَةِ لِأَنَّهَا تَغْلِيهِ ، وَ تَارِكُ الصَّلَاةِ لَا يَتْرُكُهَا إِلَّا اسْتِخْفَافًا بِهَا وَذَلِكَ
 لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ الرَّابِيَّ يَأْتِي الْعُرَاةَ إِلَّا وَهُوَ مُسْتَلِدٌ لِإِتْيَانِهِ إِسَاطَهَا قَاصِدًا اِلَيْهَا ، وَ كُلُّ مَنْ تَرَكَ
 الصَّلَاةَ قَاصِدًا اِلَيْهَا فَلَيْسَ يَكُوْنُ قَصْدُهُ لَتَرْكِهَا اللَّدَّةَ ، فَاِذَا نَفَيْتَ اللَّدَّةَ وَقَعَ اِلِسْتِخْفَافُ وَاِذَا وَقَعَ
 اِلِسْتِخْفَافُ وَقَعَ الْكُفْرُ .

قَالَ : وَسُئِلَ اَبُو عَبْدِاللهِ ﷺ وَقَبْلَهُ : مَا فَوْقَ بَيْنَ مَنْ نَظَرَ اِلَى امْرَاةٍ فَزَنَى بِهَا اَوْ حَمَرَ
 فَزَرِبَهَا وَبَيْنَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا يَكُوْنُ الرَّابِيَّ وَ شَارِبِ الْخَمْرِ مُسْتِخْفًا كَمَا يَسْتِخْفُ تَارِكُ
 الصَّلَاةِ وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ وَمَا الْعِلَّةُ الَّتِي تَفْرُقُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : الْحُجَّةُ اَنَّ كُلَّمَا اَدْخَلْتَ اَنْتَ

نَسَكَ فِيهِ لَمْ يَدْعَكَ إِلَيْهِ دَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ لَكَ غَالِبٌ شَيْبَةٌ وَمِثْلَ الرَّثِي وَشَرِبَ الْحَمِيمَ وَأَتَتْ دَعْوَتَ نَسَكَ إِلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ وَلَيْسَ تَمَّ شَهْوَةٌ قَبُولَ الْأَسْتِخْفَافِ يَعْنِيهِ وَهَذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَهُمَا .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا، کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو کافر نہیں کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں۔ فرمایا زانی وغیرہ علیہ مشہوت سے ایسا کہتے ہیں اور تارک الصلوٰۃ نماز کو ترک نہیں کرتا مگر استخفافاً زانی جب کسی عورت کے پاس جاتا ہے تو مقصد حصول لذت ہوتا ہے بر غلاف تارک الصلوٰۃ کے کہ اسے ترک میں لذت نہیں ملتی بلکہ وہ استخفافاً ایسا کرتا ہے کیونکہ جب لذت کی نفی ہوتی تو استخفاف واقع ہوا۔ اور استخفاف ہوا تو کفر ہوا اور حضرت سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ ترک شخص نے ایک عورت کو دیکھا اور اس نے زنا کیا یا شراب پی۔ کیا فرق ہے اس اور تارک الصلوٰۃ کے درمیان اور اس پر کیا دلیل ہے کہ ان کا حکم جدا جدا ہے فرمایا جب تو نے نماز کو ترک کیا تو کسی شہرت کا غلبہ نہ تھا مثل زنا اور شراب کے اور تو نے ترک صلوٰۃ میں پاپے نفس کو خورد آمد کیا کوئی مشہوت نہ تھی اور یہ استخفاف ہے یہی فرق ہے دونوں کے درمیان۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي مَعْشُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ شَاكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ فَهُوَ كَافِرٌ .

۱۰۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول میں شک ہوا وہ کافر ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَسَنَؤَانَ ، عَنْ مَسْوُورِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ شَاكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : كَافِرٌ . قُلْتُ : فَمَنْ شَاكَ فِي كَثْرَةِ الشَّاكِ قَبْلَهُ كَافِرٌ ؟ فَأَمْسَكَ عَنِّي فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاسْتَمْتُ فِي وَجْهِهِ الْعَضْبُ .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص شک کرے رسالت رسول میں اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا وہ کافر ہے میں نے کہا جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے میں نے تین بار یہ سوال دہرایا تو حضرت کے چہرہ پر آثار غضب نمودار ہوئے۔ غالباً ترک جواب اس لئے ہو کہ یہ تفصیل وارد نہیں اور ساتھ لکھتے ہیں ہے نہ کفر میں نہ عدم کفر میں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي فِضَالٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ : مَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ ، قُلْتُ : فَمَا مَوْضِعُ تَرْكِ الْعَمَلِ ؟ حَتَّى يَدْعَاهَا جَمْعٌ ؟ قَالَ : مِنْهُ الَّذِي يَدْعَى الصَّلَاةَ مَتَمِّدًا لِأَمِينٍ شَكِيٍّ وَلَا مِنْ عِلَّةٍ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے اس عمل کو ترک کیا جس کا وہ اقرار کر چکا ہے میں نے پوچھا کہ ترک عمل کی وہ کیا صورت ہے جسے ہم چھوڑ دیں۔ فرمایا ان تارکوں میں ایک وہ ہے جو قصداً تارک نماز ہے نہ نشہ کی وجہ سے نہ کسی بیماری کی وجہ سے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَكِيمٍ وَحَمَّانٍ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ لِي: مَا هُمْ؟ قُلْتُ: مُرَجِّئَةٌ وَقَدْرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ. فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْمِلَّةَ الْكَافِرَةَ الْشِّرْكَةَ الَّتِي لَا تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ.

۱۳۔ ابو مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ابن بصرہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے لوگ ہیں۔ میں نے کہا مرجئیہ و قدریہ و حروریہ ہیں فرمایا۔ خدا لعنت کرے ان کا فرد مشرک ملتوں پر جو کسی طرح اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

مرجئیہ، یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المؤمنین علیہ السلام کو خلافت میں آخری درجہ دیتے ہیں اور یہ عقیدہ تو قسح ہے کہ ایمان کے ہونے سے معصیت نقصان نہیں پہنچاتی، قدریہ، وہ ہیں جو تقویٰ کے قائل ہیں اور یہ کہ ہمارے افعال ہماری غفلت ہی خدا کی معصیت و منکرت و ارادہ کو اس میں دخل نہیں۔ حروریہ، فرقہ جو راجح جو قریب جسور کی طرف منسوب ہے اور کوفہ کے قریب ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ . عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مُسْلِمَةَ وَأَبَانٍ ، عَنِ الْفَضْلِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمْتُ قَامَ الرَّجُلُ فَخَرَجَ ، فَقَالَ لِي : يَا فَضْلُ مَا هَذَا عِنْدَكَ ، قُلْتُ : وَمَا هُوَ؟ قَالَ : حَرُورِيَّةٌ . قُلْتُ كَافِرٌ . قَالَ : إِي وَاللَّهِ مُشْرِكٌ .

۱۴۔ تفصیل راوی ہیں کہ میں ابی جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے پاس ایک آدمی موجود تھا جب میں آیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا امام علیہ السلام نے فرمایا اسے تفصیل تمہارے پاس کیا ہے، میں نے کہا، وہ کیا ہے ارشاد فرمایا وہ حروری عقیدہ آدمی ہے میں نے عرض کیا وہ کافر ہے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ مشرک ہے۔

۱۵۔ عَنِ ابْنِ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : كُلُّ شَيْءٍ يَجْرُؤُ الْإِفْرَازَ وَالسَّلِيمَ قَوْمَ الْإِيمَانِ وَكُلُّ شَيْءٍ يَجْرُؤُ الْإِنْكَارَ وَالْجَحْمَ قَوْمَ الْكُفْرِ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ہر وہ شے جو اقرار و تسلیم کو کھینچے ایمان ہے اور ہر وہ شے

بے انکار اور جو کچھ کہ لائے وہ کفر ہے۔

۱۶۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَابٌ فَتَحَهُ اللَّهُ ، دَنَ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا .

۱۶۔ ابو حمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہے جسے اللہ نے کھولا ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، وَأَبِي سِنَانٍ ، وَسَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : طَاعَةٌ عَلِيٍّ عليه السلام دَلٌّ وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرٌ بِاللَّهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، كَيْفَ يَكُونُ طَاعَةٌ عَلِيٍّ عليه السلام ذَلًّا لَدَامَسْمِيَتُهُ كُفْرًا بِاللَّهِ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْحَقِّ فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ ذَلَلْتُمْ وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُ كُفَرْتُمْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۷۔ انہوں نے کہا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی اطاعت تو سنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے کسی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف سے ہاتھیں لگے، مگر تم نے ان کی اطاعت کی تو عن رب اللہ تم شکستہ فرمتی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کرو تو اللہ سے کفر کر دے۔

۱۸۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهُدَى ، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَلِيٍّ عليه السلام كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا فِيهِمْ الْمَشِيقَةَ .

۱۸۔ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ علی ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اس میں داخل ہونے والا مومن ہے اور اس سے خارج ہونے والا کافر اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشیت ایزدی سے متعلق ہے۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ ذُرَّاءَةَ ، عَنْ

أبي عبد الله عليه السلام قال: لو أن العباد إذا جهلوا وقفوا ولم يجحدوا لم يكفروا.

۱۹۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بندے اگر نہ جلتے ہوں تو اپنی رائے زنی میں توقف کریں اور انکارِ ربوبیت نہ کریں اور کافر نہ ہوں۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ جَهَلَهُ كَانَ ضَالًّا وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئًا كَانَ مُشْرِكًا وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِعَدَاوَتِهِ دَخَلَ النَّارَ .

۲۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے علیؑ کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنا لیا ہے جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جس نے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا انکار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے ان سے عداوت کی وہ داخل جہنم ہوا۔

۲۱۔ يُونُسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَكْرِ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَمَنْ دَخَلَ بَابَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَابِهِ كَانَ كَافِرًا ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّتِي لَلَّهِ فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ .

۲۱۔ ابی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علیؑ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر ہے جو نہ داخل ہوا نہ خارج اس کی بچات کا معاملہ شیئاً الہی پر موقوف ہے۔

دو سو چورانوے وال باب

وہ کفر

(بَابُ وَجُوهِ الْكُفْرِ) ۲۹۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الزَّيْبَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَخْبِرْنِي عَنْ وَجُوهِ الْكُفْرِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

قَالَ: الْكُفْرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجِهٍ:
فَمِنهَا كُفْرُ الْجُحُودِ، وَالْجُحُودُ عَلَى وَجْهَيْنِ، وَالْكَفْرُ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ؛ وَكَفْرُ الْبِرَاءَةِ؛
وَكَفْرُ النِّعَمِ.

فَأَمَّا كُفْرُ الْجُحُودِ فَهُوَ الْجُحُودُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَهُوَ قَوْلٌ مَنْ يَقُولُ: لَارَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَهُوَ
قَوْلُ صِنْفَيْنِ مِنَ الرِّبِّ نَادِقَةٌ يُقَالُ لَهُمْ: الدَّهْرِيَّةُ وَهُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ «وَمَا يَهْدِيكُنَا إِلَّا اللَّهُ هُرٌّ وَوُدَيْبٌ
وَصَعُوهٌ لَا نَفْسِهِمُ بِالْإِسْتِحْسَانِ عَلَى غَيْرِ تَبَيُّنٍ مِنْهُمْ وَلَا تَحْقِيقٍ لِشَيْءٍ مِمَّا يَقُولُونَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:
«إِنَّهُمْ الْإِطْسُونُ» أَنْ ذَلِكَ كَمَا يَقُولُونَ. وَقَالَ: «إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ» يَعْنِي بِتَوْحِيدِ اللَّهِ تَعَالَى فَمِنْ أَحَدِ وَجْهِهِ الْكُفْرُ.

وَأَمَّا الْوَجْهُ الْآخَرُ مِنَ الْجُحُودِ عَلَى مَعْرِفَةٍ وَهُوَ أَنْ يَجْحَدَ الْجَا حِدُ وَهُوَ
يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ، فَدَاسْتَمَرَ عِنْدَهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَجْحَدُوا بِهَا وَاسْتَفْتَنَّا أَنْفُسَهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا»
وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا
بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ» فَهَذَا تَقْسِيرُ وَجْهِ الْجُحُودِ.

وَالْوَجْهُ الثَّلَاثُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ النِّعَمِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُحْكِي قَوْلَ سَلِيمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ «هَذَا مِنْ
فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَشْكُرَ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ»
وَقَالَ: «لَنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ»^(٨) وَقَالَ: «فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ
وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ».

وَالْوَجْهُ الرَّابِعُ مِنَ الْكُفْرِ تَرْكُ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا أَخَذْنَا
مِيثَاقَكُمْ لَاسْتَفِيكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تُشْهَدُونَ» ثُمَّ
أَنْتُمْ هُوَ لَا تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمُ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَإِنْ يَأْتُواكُمْ آسَارِي تُعَادُوهُمْ وَهُوَ مَحْرَمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفْتُونُونَ بِبَعْضِ الْكُتَابِ وَتَكْفُرُونَ
بِبَعْضِ مَا جَزَأَهُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَكَفَرَهُمْ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَتَسَبُّهُ إِلَى الْإِيمَانِ
وَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَتَّعَبَهُمْ عِنْدَهُ فَقَالَ: «فَمَا جَزَأَهُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ الْإِخْرَاجُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّنَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ».

وَالْوَجْهُ الْخَامِسُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ الْبِرَاءَةِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحْكِي قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

و كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَهُ، يُعْنِي تَبَرَّأْنَا مِنْكُمْ، وَ قَالَ يَذُكُرُ إبْلِسَ وَتَبَرَّأَتْهُ مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنَ الْإِنْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : (إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونَ مِنْ قَبْلُ، وَ قَالَ : إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، يُعْنِي يَتَبَرَّأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کتاب خدا میں وجود کفر کیا کیا ہیں۔ فرمایا۔ قرآن میں پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان میں کفر جو ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اور تیسرے کفر ہے کہ اللہ نے جو حکم دیا ہے اس سے انکار کرے اور کفر برات اور کفر لعم کفر جو ہے مراد ہے انکار ربوبیت باری تعالیٰ اور وہ یہ کہتا ہے کہ نہ رب ہے نہ جنت و دوزخ ہے اور یہ قول ان زندقوں کا ہے جن کو دہریہ کہا جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ یہ دین انہوں نے خود اپنے لئے بنا کر کھڑا کیا ہے جن کا نہ کوئی ثبوت ہے نہ کوئی تحقیقی بات، انہی لوگوں کے لئے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ کفر چکے اے رسول! چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان لانے والے نہیں یعنی توحید انہی پر ایک وجہ کفر تو یہ ہوئی دوسری وجہ انکار معرفت ہے اور وہ یہ ہے کہ انکار کرنے والا انکار کرے کسی ایسے امر کا جس کو وہ حق جانتا ہے اور اس کے نزدیک ثابت ہے۔ خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ انہوں نے اس سے انکار کیا۔ حالانکہ ان کے نفسوں کو یقین تھا ظلم اور اپنے تکبر کا، اور اللہ فرماتا ہے جو رسول کے کہنے سے فسق کے طالب تھے ان لوگوں پر جو دین موسیٰ میں کافر ہو گئے تھے لیکن جب وہ رسول آیا جسے توریت کے ذریعے پہچان چکے تھے تو انکار کر دیا۔ کافروں پر خدا کی لعنت، یہ تفسیر ہے جو کفر کی دو صورتوں کی تیسری وجہ کفر لعم ہے خدا نے قول سلیمان کی حکایت یوں کی ہے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزما کر میں شکر ادا کرتا ہوں یا کفر جو شکر کہتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے اور جو کفر کہتا ہے۔ تو میرا خدا غنی و کریم ہے اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے اگر شکر کر دے گے تو تمہاری نعمتوں کو زیادہ کر دوں گا۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب سخت ہے اور یہ بھی فرمایا۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور کافر نہ بنو۔ چوتھی وجہ ترک کرنا ہے احکام خدا کا۔ وہ فرماتا ہے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے نہ نکالو تو تم نے اقرار کر لیا اور اس پر تم خود گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو کہ اپنی قوتوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے شہروں سے ایک گروہ کو جلا وطن کر دیتے ہو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو اور جب تمہارے پاس قیدی آتے ہیں تو ان کا فریہ دے کر رہا کرتے ہو حالانکہ ان کا جلا وطن کرنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس تم کتاب کے بعض احکام پر عمل کرتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس یہ ہے امر خدا سے انکار کی صورت اس نے ایسے لوگوں کو ایمان سے نسبت دی ہے اور اس کو قبول نہیں کیا اور نہ ایسا ایمان پیش کیا۔ خدا ان کو فائدہ دینے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "جو تم میں سے ایسا کرنے والے ہیں ان کی سزا دنیا میں رسوائی اور روز قیامت خدا میں مبتلا ہوں گے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے ناخوش نہیں، کفر کی پانچوں صورت کفر برات ہے جیسا کہ قرآن میں حضرت ابراہیم کے قول کی حکایت

گئی ہے ہم نے تم سے انکار کیا اور ہمارے درمیان عداوت ظاہر ہوئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم خدا سے واحد پر ایمان نہ لاؤ یعنی ہم نے تم سے برات ظاہر کی اور شیطان کے ذکر اور روز قیامت اس کا اپنے دوستوں سے تبرا کرنے کے متعلق فرماتا ہے انسان سے، تم نے جو دنیا میں مجھے خدا کا شریک بنایا میں اس سے بیزار ہوں اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم نے اللہ چھوڑ کر بتوں کو معبود بنایا۔ دنیا میں تمہاری دوستی ان سے رہی۔ اب قیامت میں تم ایک دوسرے سے برات ظاہر کرتے ہو اور ایک دوسرے پر لعن کرتے ہو۔ یعنی ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

دوسو پچاسواں باب

کفر کے ستون اور اس کی شاخیں

(بَابُ) ۲۹۵

﴿دَعَائِمُ الْكُفْرِ وَشُعْبِهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : بُنِيَ الْكُفْرُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٍ : الْفِسْقِ وَالْفُلُوِّ وَالشَّكِّ وَالشُّبْهِةِ . وَالْفِسْقُ عَلَى أَرْبَعٍ شُعْبٍ : عَلَى الْجَفَاءِ ، وَالْعَمَى ، وَالْغَفْلَةِ ، وَالْعَنُوِّ ، فَمَنْ جَفَا أَحْتَقَرَ الْحَقَّ ، وَمَقَّتَ الْفُقَهَاءَ ، وَأَصْرَرَ عَلَى الْجَنِّهِ الْعَظِيمِ ، وَمَنْ عَمِيَ نَسِيَ الذِّكْرَ ، وَاتَّبَعَ الظَّنَّ ، وَبَارَدَ خَالِقَهُ ، وَوَالَعَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ ، وَطَلَبَ الْمَغْفِرَةَ بِالتَّوْبَةِ وَلَا اسْتِكَانَةَ وَلَا غَفْلَةَ ، وَمَنْ غَفَلَ حَتَّى عَلَسَ نَفْسَهُ ، وَانْقَلَبَ عَلَى ظَهْرِهِ ، وَحَسِبَ غَيْبَهُ رُشْدًا ، وَغَرَّ تَهُ الْأَمَانِيَّ ، وَأَخَذَتْهُ الْحَسْرَةُ وَالسَّدَامَةُ إِذَا فُضِيَ الْأَمْرُ ، وَانْكَشَفَ عَنْهُ الْفِطَامُ ، وَبَدَّالَهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ ، وَمَنْ عَتَاعَنَ أَمْرَ اللَّهِ شَكًّا وَمَنْ شَكَّ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ قَادَلَهُ سُلْطَانُهُ وَصَغَّرَهُ جِلَالُهُ كَمَا عَتَرَ رَبِّهِ الْكَرِيمَ وَقَفَرَ ط فِي أَمْرِهِ .

وَالْفُلُوُّ عَلَى أَرْبَعٍ شُعْبٍ : عَلَى التَّمَتُّقِ بِالرَّأْيِ ، وَالتَّنَازُعِ فِيهِ ، وَالتَّرْيِيعِ ، وَالتَّشْقَاقِ ؛ فَمَنْ تَمَتَّقَ لَمْ يَنْبِإِ إِلَى الْحَقِّ ، وَلَمْ يَزِدْ إِلَّا عُرْفًا فِي الْقَمَرَاتِ وَلَمْ تَنْحَسِرْ عَنْهُ فِتْنَةٌ إِلَّا غَشِيَتْهُ أُخْرَى ، وَانْحَرَقَ دَبْنَهُ قَهْوِيَّ فِي أَمْرِ مَرِيحٍ ، وَمَنْ نَادَعَ فِي الرَّأْيِ وَخَاصَمَ شُهْرًا بِالْعَتْلِ مِنْ طَوْلِ اللَّجَّاجِ وَمَنْ زَاغَ قَبْحَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَحَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَمَنْ شَاقَّ أَعْوَرَتْ عَلَيْهِ طَرْفُهُ وَاعْتَرَضَ عَلَيْهِ

أَمْرُهُ ، فَضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ إِذْ أَلَمَ بِتَبَعِ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ .
وَالشَّكُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوَى ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْإِسْتِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
«فِي أَيِّ آيَةٍ رَبِّكَ تَمَارَى» .

وَفِي رِوَايَةِ أُخْرَى : عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوَى مِنَ الْحَقِّ ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْإِسْتِسْلَامِ لِلْجَهْلِ وَآهْلِهِ .
فَمَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَى عَقْبَيْهِ ، وَمَنْ أَمْتَرَى فِي السَّبِيلِ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ ، وَسَبَقَهُ
الْأَوْلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَدْرَكَهُ الْآخَرُونَ ، وَوَطَّئَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيْطَانِ ، وَمَنْ اسْتَسْلَمَ لِهَلَاكَةِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا ، وَمَنْ تَجَامَنَ ذَلِكَ فَمِنْ فَضْلِ الْيَقِينِ ، وَلَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ خَلْقًا أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ .
وَالشُّبْهَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : إِعْجَابُ بِالزَّيْنَةِ ، وَتَسْوِيلُ النَّفْسِ ، وَتَأْوِيلُ الْعُوجِ وَلبَسَ الْحَقِّ
بِالْبَاطِلِ ، وَذَلِكَ بَيِّنُ الزَّيْنَةِ تَصْدِيقُ عَنِ الْبَيِّنَةِ وَأَنْ تَسْوِيلُ النَّفْسِ يُعْجِمُ عَلَى الشَّهْوَةِ ؛ وَأَنَّ الْعُوجَ
يَعْمَلُ بِضَاحِيهِ مَبْلَاطِمًا ، وَأَنَّ اللَّبْسَ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَذَلِكَ الْكُفْرُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبَةُ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے فسق، غلو، شک و شبہ،
فسق کی چار شاخیں ہیں جفا، غمی، غفلت اور عتو، جفا کے یہ معنی ہیں کہ جفا کرنے والا امر حق کو حقیر سمجھتا ہے اور
عالمان دین کا دشمن ہوتا ہے اور گناہ عظیم پر اصرار کرتا ہے غمی سے مراد یہ ہے کہ ذکر خدا کو بھول جاتا ہے اور ظن کی پیروی کرتا
ہے اور اپنے خالق کا مقابلہ کرتا ہے اور اس پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ طلب مغفرت کرتا ہے بغیر توبہ کی اور بغیر استغفار
کے اپنی سستی اور غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتا ہے اور راہ حق میں بجائے چلنے کے چت لیرا جاتا ہے
اور اپنی گمراہی کو نیکی جانتا ہے امیدیں اسے دھوکہ دیتی ہیں اور حسرت و ندامت نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اور جب معاملہ ہو
چکتا ہے تو آنکھوں سے پردہ ہٹتا ہے تو اس پر وہ ظاہر ہوتا ہے جس کا اسے گمان نہ تھا۔ عتو سے مراد یہ ہے کہ وہ امر خدا کے
مقابل سرکشی دکھاتا ہے۔ شک کرنے میں اور جس نے شک کیا تو خدا سے ذلیل کرنا ہے اپنی قوت سے اور حقیر بنانا ہے اپنے عزت و
جلال سے کیونکہ اس نے اپنے رب کریم کو دھوکا دیا اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

غلو کی چار صورتیں یقین بالرائے یعنی اپنے رائے سے مسائل دین میں دخل دینا اور لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا
پر جبراً کرنا اور کج رائی اور رائے سے مخالفت کا اظہار پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور وہ تارکین ہیں
دوستا ہی چلا جائے گا اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اسے گھیرے گا اور دین اس کا تباہ ہو جائے گا اور ایک پریشان کن معاملہ
میں پڑ جائے گا اور جس نے مسائل دین میں خود رائی سے نزاع کیا اور خصومت کا اظہار کیا اور مخالفت کی تو وہ حماقت میں
مشہور ہوا اپنے منہ لانی جھگڑنے کی وجہ سے اور جس نے راہ حق سے کجی کی اس کی نظر میں نیکی برسی بن گئی اور بدی نیکی اور جس نے

رسول اور آئمہ کی مخالفت کی توفیر مفید ہوئے اس کے لئے وہ راستے جو اس نے اختیار کئے۔ اور دشوار ہو گیا اس کا معاملہ، اس پر اور چونکہ اس نے راہ مومنین کا اتباع نہ کیا۔ لہذا اس کو وہاں سے نکلنا دشوار ہو گیا۔ اور شک کی چار صورتیں ہیں مرتبہ، ہوا، تردد اور استسلام مرتبہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے تم خدا کی کون سی نعمت کے بارے میں شک اور جھگڑا کر دو گے دوسری روایت میں ہے اور حق بائ سے خوف اور حق سے وحشت اور جالت اور اس کے اہل سے تعلق ہو جاوے پس جو وحشت میں مبتلا ہوا ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں تو وہ اپنے کھلے پاؤں پلٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک و محاسنت سے تعلق نہ رکھا۔ لہذا انھوں نے علم مع اترتی کی اور آخر دلے لکد کو ب میں آگے اور جس نے اس کی بات مان لی۔ اس کی دنیا و آخرت تباہ اور ہلاک ہوئی اور وہ چیز جو ان کے درمیان ہے جس نے اس سے نجات پائی وہ یقین کی فصیلت سے بہرہ ور ہوا اور خدا نے یقین سے کم کوئی چیز پیدا نہیں کی یعنی اہل یقین بہت کم ہیں۔

اور شبہہ کی چار صورتیں ہیں اعجاب بالوہیہ، تسویل نفس، تاویل عروج اور لبس الحق باباطل، شبہہ یعنی حق کو باطل کی مثل بنانا ان میں پہلی چیز امر باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا جو پلٹ دیتی ہے کھلی دلیل سے دوسرے قریب نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کر لے اور کج نفس آدمی کو بری طرح مائل کرتی ہے اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تار کی ہے یہ ہے کفر اور اس کے ستون اور شاخیں۔

دو سو چھیانوے والی باب

صفت نفاق و منافق

(باب) ۲۹۶

﴿صِفَةُ النِّفَاقِ وَالْمُنَافِقِ﴾

قَالَ: وَالنِّفَاقُ عَلَى أَرْبَعٍ دَعَائِمٍ: عَلَى الْهَوَى، وَالْهَوَيْنَا، وَالْحَفِيظَةِ، وَالطَّمَعِ.
قَالَ الْهَوَى عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَى الْبُغْيِ، وَالْمُنْدَانِ، وَالشَّهْوَةِ، وَالطُّغْيَانِ، فَمَنْ بَغَى كَثُرَتْ غَوَائِلُهُ وَتَحَلَّى مِنْهُ قَسْرٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ اعْتَدَى لَمْ يَوْمَنْ بِوَالَيْقَعُولَمْ يَسْلَمْ قَلْبُهُ لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ مِنَ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ لَمْ يَمْنَعْ نَفْسَهُ فِي الشَّهَوَاتِ خَاسَ فِي الْحَبِيبَاتِ، وَمَنْ طَفَى مَلَّ عَلَى عَمْدٍ بِالْأُحْيَةِ.
وَالْهَوَيْنَا عَلَى أَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَى الْفِرْقَةِ، وَالْأَمَلِ، وَالنَّبِيَّةِ، وَالْمُطَاوَلَةِ، وَذَلِكَ بِأَنَّ النَّبِيَّةَ

تَرَدُّ عَنِ الْحَقِّ ، وَالْمُعَاطَلَةَ تَفَرِّطُ فِي الْعَمَلِ حَتَّى يُقَدِّمَ عَلَيْهِ الْأَجَلَ ؛ وَلَوْلَا الْأَمَلُ عَلِمَ الْإِنْسَانُ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ وَلَوْ عَلِمَ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ مَا تَخَفَاتَا مِنَ الْهَوْلِ وَالْوَجَلِ ، وَالْفِرَّةَ تَقْصِرُ بِالْمَرْءِ عَنِ الْعَمَلِ .

وَالْحَفِیْظَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْكِبَرِ وَالْفَخْرِ وَالْحَمِيَّةِ وَالْمَصِيَّةِ ، فَمَنْ اسْتَكْبَرَ أَذْبَرَ عَنِ الْحَقِّ ، وَمَنْ فَخِرَ فَجَرَّ وَمَنْ حَيَّقَ أَصَرَ عَلَى الذُّنُوبِ ، وَمَنْ أَخَذَتْهُ الْمَصِيَّةُ جَارَ ، فَيُنْسِ الْأَمْرُ بَيْنَ إِذْبَارٍ وَفُجُورٍ وَإِصْرَارٍ وَجَوْرِ عَلَى الصِّرَاطِ .

وَالطَّمَعُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: الْفَرَجِ ، وَالْمَرْحِ ، وَاللَّجَاجَةِ ، وَالتَّكَاثُرِ ، فَالْفَرَحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللَّهِ ، وَالْمَرْحُ حَيْلَاءٌ ، وَاللَّجَاجَةُ بِلَاءٌ لِمَنْ اضْطَرَّتْ تَهْ إِلَى حَمْلِ الْأَثَامِ ، وَالتَّكَاثُرُ لَهُوَ وَ لِعَبٍّ وَ شَغْلٌ وَاسْتِئْذَالٌ الَّذِي هُوَ أَذْيٌ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ .

فَذَلِكَ التَّفَاقُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبُهُ . وَاللَّهُ قَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّ وَجْهُهُ وَأَحْسَنُ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَانْبَسَطَتْ يَدَاهُ وَوَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَظَهَرَ أَمْرُهُ وَ أَشْرَقَ نُورُهُ وَفَاضَتْ بَرَكَتُهُ وَ اسْتَضَاعَتْ حِكْمَتُهُ وَهَمَّ مِنْ كِتَابِهِ وَفَلَجَتْ حُجَّتُهُ وَخَلَصَ دِينُهُ وَاسْتَظْهَرَ سُلْطَانَهُ وَ حَقَّتْ كَلِمَتُهُ وَ أَقْسَطَتْ مَوَازِينُهُ وَبَلَعَتْ رُسُلُهُ ، فَجَعَلَ السَّيِّئَةَ ذَنْبًا وَالدَّ نَبَ فِتْنَةً وَالفِتْنَةَ دَنْسًا ، وَ جَعَلَ الْحُسْنَى عُنْبِيً وَ الْعُنْبِيَّ تَوْبَةً وَالتَّوْبَةَ طَهُورًا ، فَمَنْ تَابَ اهْتَدَى ، وَمَنْ أَفْتَنَ غَوَى مَا لَمْ يَتَّبِعْ إِلَى اللَّهِ وَيَعْتَرَفْ بِذَنْبِهِ ، وَلَا يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ .

اللَّهُ اللَّهُ فَمَا أَوْسَعَ مَا لَدَيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبُشْرَى وَالْعِلْمَ الْعَظِيمَ وَمَا أَنْكَلَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْأَنْكَالِ وَاللَّجِيمِ وَالْبَطْشِ الشَّدِيدِ ، فَمَنْ ظَفِرَ بِطَاعَتِهِ اجْتَلَبَ كَرَامَتَهُ وَمَنْ دَخَلَ فِي مَعْصِيَتِهِ ذَاقَ وَبَالَ نِقْمَتِهِ وَعَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ .

اردیہ تمہرے حدیث سابق کا نفاق کے چار ستون ہیں، پیروی خواہش نفس، سہل انکا، دوسروں کے سامنے اپنی فروتنی کے اظہار سے بچنا اور طبع، پیروی خواہش نفس کی چار صورتیں ہیں۔ بغاوت، ظلم، شہوت اور سرکشی، جس نے خدا و رسول سے بغاوت کی تو شیطان کی طرف سے اس کے ہلاک کرنے والے بہت ہو گئے اور توینق اپنی اس سے منقطع ہوئی اور شیطان سے اس کی یاری ہوئی اور جس نے حد سے تجاوز کیا تو لوگ اس کی بلاؤں سے محفوظ نہ رہے اور اس کا دل مسلمان نہ ہوا اور اس نے خواہشات نفسانی سے اپنے نفس کو نہ بچایا اور بدکرداریوں میں جا پھنسا اور جس نے معصیت پر اصرار کیا وہ دانستہ بلا کی حجت کے گمراہ ہوا اور ہونیا کی چار صورتیں ہیں۔ غفلت، آرزو، کاہلی اور ثاں مٹول، یہ اس لئے ہے کہ کاہلی حجت سے ہٹاتی ہے اور ثاں مٹول عمل کو دور رکھتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اگر آرزوئے زندگی نہ ہوتی تو آدمی اپنا فرض جانتا اور جب جانتا

اور بے خوف مرتا اور غرہ کو تابی عمل ہے۔

اور اپنے کوفرتی سے بچانا اس کی چار صورتیں ہیں۔ اپنی بزرگی کی ادعا اور شیخی کے ساتھ اپنی تعریف اور اپنی طرف داری اپنے سے نسبت رکھنے والوں کی طرف داری، پس جس نے مکبر کیا وہ حق سے پھر گیا اور جس نے گھمنڈ کیا وہ فاجر ہو گیا جس نے اپنی بات کی بچ کی اس نے گناہوں پر امر کیا اور جس نے دوسروں کی طرف داری کی وہ راہ حق سے ہٹ گیا۔ پس بڑی ہے وہ بات جو ادا بار و خیر اور جور کے درمیان ہو۔

اور طرح کی چار صورتیں ہیں۔ خوش ہونا ناجائز امور پر تکبر کی چال، مضطر ہونا طلب مال میں، مال دنیا کی زیادتی چاہنا حرام مال یا امور محرّمہ پر خوش ہونا عند اللہ ناپسندیدہ ہے اور اگر کر چلنے دے تو توفی ہے اور طلب مال میں اضطراب بلا ہے جو بے فائدہ بنا تی ہے گناہ کرنے پر اور تکثر لہو لعب ہے اور ایسا کام ہے جو نیکی کا بدل ادنیٰ چیز کے ساتھ ہو۔

یہ ہے نفاق اور اس کے ارکان اور شافعی اور خدا غالب ہے اپنے بندوں پر اس کا ذکر بلند ہے اس کی ذات اجل و ارفع ہے اور اس نے ہر شے کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے اور دست کشا وہ (کریم) ہے اس کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا حکم ظاہر ہے اس کی عظمت کا اور ہر جگہ چمکتا ہے اور اس کی برکت ہر طرف پھیل رہی ہے اور اس کی حکمت کے دلائل روشن ہیں اور اس کی کتاب میں ہر شے کا بیان ہے اور اس کی حجت ظاہر و باہر ہے اس کا دین اسلام خالص دین ہے اور قوت سب پر غالب ہے اور اس کا کلمہ سچا ہے اور اس کی جانچ بڑا مال نبی بر عدل ہے اس کے رسول ہدایت کے لئے آئے اور انھوں نے تبلیغ احکام الہی کی۔ پس خدا نے بدی کو گناہ قرار دیا اور گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو ناپاکی اور نیکی اپنی رضامندی کا فعل قرار دیا اور توبہ کو رضا کا ذریعہ بنایا اور توبہ سے معافی سے بچنا ظاہر ہوا۔ پس جس نے توبہ کی ہدایت پائی اور جس نے فتنہ پر داری کی وہ گمراہ ہو گیا جب تک خدا سے توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں کا مقرر نہ ہو اور اللہ کے مقابلہ کی حیثیت نہیں مگر جو کہ جہتی ہو۔

اللہ سے ڈرو واللہ سے ڈرو، توبہ کے بعد اس کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور بشارت ہے نیکو کاروں کے لئے اور علم عظیم ہے اس گناہوں کے لئے اور کب ساحت ہے اس کے نزدیک عذاب جہنم اور اس کی بڑھکتی سخت ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اس کی بخشش حاصل کی اور جو معصیت میں داخل ہوا اس نے اس کے عذاب کا مزہ چکھا اور روز قیامت ندامت حاصل ہوگی۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ قَالَ : كُنْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ : وَإِنَّ الْمَنَافِقِينَ يُخَافُونَ اللَّهَ وَهُمْ خَائِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى يُرَاوُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا مَدْبُوعِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا لِيَسُوا مِنَ الْكَافِرِينَ وَلِيَسُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ . يُظْهِرُونَ الْإِيمَانَ وَيَصْبِرُونَ إِلَى

الْكَفْرِ وَالْتَكْذِيبِ لَعْنَهُمُ اللَّهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک مسئلہ کا جواب پوچھا حضرت نے تحریر فرمایا۔ منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور ان کے فریب کار د کرتا ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں انکسکے وہ لوگوں کو دکھا دے کے لئے کرتے ہیں۔ ریا کار ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں مذہب لوگ ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے جس کو اللہ گراہی میں چھوڑ دے پھر اسے صحیح راستہ نہیں ملتا۔ یہ منافق نہ تو کافر ہیں اور نہ مومن اور نہ مسلمان ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور عمل کافروں کا سا ہے اور وہ امر حق کو جھٹلاتے ہیں۔ خدا کی ان پر لعنت ہو۔

۳۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَقِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقَ يَنْهَى وَلَا يَنْتَهَى وَيَأْمُرُ بِالْأَيَّامِ وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَرَضَ . قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَمَا الْإِعْتِرَاضُ ؟ قَالَ : الْإِلْتِفَاتُ . وَإِذَا رَكَعَ رِبَضٌ ، يُمَسِّي وَ هَمَّةُ الْعِشَاءِ وَهُوَ مُفْطِرٌ وَيُصْبِحُ وَ هَمَّةُ النَّوْمِ وَلَمْ يَسِرَّ ، إِنْ حَدَّثَكَ كَذِبَكَ وَإِنْ ائْتَمَّتْهُ خَانِكَ وَإِنْ غَبَتْ اِعْتَابَكَ وَإِنْ وَعَدَكَ أَخْلَفَكَ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے منافق دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔ جن کا حکم دوسروں کو دیتا ہے اور خود بجا نہیں آتا۔ جب نماز پڑھتا ہے تو اعتراض کرتا ہے راوی پوچھا یا بن رسول اللہ اعتراض کیا۔ فرمایا ادھر ادھر دیکھتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو بغیر اسٹھلے بیٹھ جاتا ہے شام کرتا ہے تو رات کے کھانے کی دھن ہوتی ہے حالانکہ وہ وعدہ سے نہیں ہوتا اور صبح اس طرح کرتا ہے کہ اس کا ارادہ ہونے کا ہوتا ہے حالانکہ رات کو جاگا نہیں، جب تم سے بات کرے گا تو تمہیں جھٹلائے گا تم سے امین بناؤ گے خیانت کرے گا۔ اگر اس سے الگ ہو گے تو غیبت کرے گا اگر تم سے وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

۴۔ عَنُ ، عَنِ ابْنِ جُمُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ بَجْرِ ، رَفَعَهُ مِثْلَ ذَلِكَ . وَزَادَ فِيهِ - إِذَا رَكَعَ رِبَضٌ وَإِذَا سَجَدَ تَقَرَّ ، وَإِذَا جَلَسَ شَفَرَ .

۴۔ اور امام زین العابدین علیہ السلام ہیں کی سند سے عبد الملک نے حدیث سابقہ میں آٹا اضافہ اور کیا ہے کہ جب رکوع کرتا ہے تو سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سجدہ اس طرح کرتا ہے جسے پزندہ ٹھونگ مارے اور جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تو ناقص نشست یعنی فی الفور دوسرے سجدہ میں چلا جائے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَثَلُ الْمَنَافِقِ مَثَلُ جِدْعِ النَّخْلِ أَرَادَ مَاجِحَهُ أَنْ يَسْتَفِيعَ بِهِ فِي بَعْضِ بَنَائِهِ فَلَمْ يَسْتَقِمَّ لَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي أَرَادَ ، فَحَوَّلَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَلَمْ يَسْتَقِمَّ لَهُ فَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أَحْرَقَهُ بِالنَّارِ

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ منافق کی مثال درخت کجور کے اس تنہ کی ہے جس کا مالک اپنے زیرِ تعمیر مکان میں ایک جگہ فٹ کرنا چاہے مگر وہ وہاں فٹ نہ موی۔ پھر دوسری جگہ نصب کرنا چاہے وہ وہاں بھی فٹ نہ ہو۔ آخر کجور ہو کر جھلاوے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حُمْرٍ ، عَنْ وَسْمِعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا زَادَ خُشُوعُ الْجَسَدِ عَلَى مَا فِي الْقَلْبِ فَهُوَ عِنْدَنَا نِقَاطٌ

۶۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی کی ریاضت بدن صفائی قلب سے زیادہ ہو۔ (جیسا کہ مکارہونی کرتے ہیں) تو یہ ہمارے نزدیک نفاذ ہے۔

دوسو ستانوے والی باب شُرک

(بَابُ الشِّرْكِ) ۲۹۷

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَرِيدِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَدْنَى مَا يَكُونُ الْعَبْدَ بِهِ مُشْرِكًا ، قَالَ : قَالَ : مَنْ قَالَ لِلنَّوَاةِ : إِنَّهَا حَصَاةٌ وَلِلْحَصَاةِ : إِنَّهَا نَوَاةٌ ثُمَّ ذَانَ بِهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے کسی نے پوچھا کہ کس سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے؟ جو شخص مشرک کی لٹھی کو سنگریزہ کہہ دے اور سنگریزہ کو گٹھلی اور اپنے اس نطن پر اپنے دین کی بنیاد رکھے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَدْنَى مَا

يَكُونُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُشْرِكًا ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ ابْتَدَعَ رَأْيًا فَاحْتَبَ عَلَيْهِ أَوْ ابْغَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ تم سے کہ وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور رائے قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَاسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » ، قَالَ : يُطْبِعُ الشَّيْطَانُ مَنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ فَيْشْرِكُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق: "ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انہوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لائے ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے مشرک ان میں آگیا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ بَكَيْرٍ ، عَنْ ضَرِيْسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » ، قَالَ : شِرْكُ طَاعَةِ وَكَيْسَ شِرْكِ عِبَادَةٍ . وَعَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ النَّاسُ مِنْ يَمُدُّهُ عَلَى حَرْفٍ » ، قَالَ : إِنْ آيَةٌ نَزَلَتْ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي اتِّبَاعِهِ ثُمَّ قُلْتُ : كُلُّ مَنْ نَسَبَ دُونَكُمْ شَيْئًا فَمَوْ بِمَنْ يَمُدُّهُ عَلَى حَرْفٍ ، فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مَحْضًا .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق: "نہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر مشرک یہ کہ وہ مشرک بن رہے کہ اس سے مراد مشرک طاعت ہے نہ کہ مشرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنہوں نے اس شخص کی پیروی کی میں نے پوچھا جو آپ کو جسگہ دوسرے کو امام ماننے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے۔ فرمایا ہاں۔ بھی جہی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

۵۔ يُونُسَ ، عَنْ زَائِدِ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حَسَّانِ الْجَمَّالِ ، عَنْ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَمْرُ النَّاسِ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّيِّدِ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ؛ ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ صَامُوا وَصَلُّوا وَصَدَّقُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَمَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر نہ پایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے
یہ مشرک اس معنی سے ہوگا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے لہذا ان کی اطاعت
توضیح :- فرض ہوئی پس ان کی بجائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا تو گویا اس دوسرے
کو خدا کا شریک بنایا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَوْ أَنَّ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ وَحَدَهُ لِشَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
وَحَجَّوْا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لَيْسَ بِهِ صُنْعُهُ اللَّهُ أَوْ صُنْعُهُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله : الْأَصْنَعُ خِلَافَ
الَّذِي صَنَعَ ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ آيَةَ « فَلَا وَرَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكُمْ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلَمُوا وَسَلِيمًا »
ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَعَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی قوم خدا کے وحدہ لا شریک کی عبادت کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے
حج بیت اللہ کرے اور ماہ رمضان کے روز رکھے پھر کسی چیز کے متعلق جس کو اللہ یا رسول نے بنایا ہو یہ کہہ دے کہ اس کے خلاق
بنایا جاتا تو اچھا تھا یا ایسا خیال بھی ان کے دل میں گزرے تو وہ مشرک ہو جائیں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "قسم ہے تیرے
رب کی وہ ایمان والے نہیں ہوں گے جب تک اپنے نزاعات میں تمہارے رسول حکم نہ بنا میں اور پھر جو فیصلہ تو نہ کرے
اس سے اپنے نفسوں میں تشکی نہ پائیں اور تیرے فیصلے کو قبول بھی کریں" حضرت نے فرمایا اور تمہارے لئے ہماری بات کا
قبول کرنا لازم ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ مَسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي نَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ، قَالُوا : أَمَا وَاللَّهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَىٰ عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوَدَعَوْهُمْ إِلَىٰ عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ
لَمَا آجَبُوهُمْ وَلَكِنْ أَحَلَّوْا لَهُمْ حَرَامًا وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالَ فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْكُرُونَ .

۸۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا انہوں نے اپنے
صحابہ اور درویشوں کو خدا کی بجائے اپنے رب بنایا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واللہ انہوں نے اپنے نفسوں کی عبادت کی طرف ان
کو نہیں بلایا تھا اور ان کی عبادت تو وہ لوگ ان کی بات نہ مانتے بلکہ انہوں نے ان کے لئے حرام کو حلال کر دیا تھا اور حلال کو

اور ان کو اس کی شہرت پہنچی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ
عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَطَاعَ رَجُلًا فِي مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَدَّهُ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے معصیت خدا میں کسی کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی عبادت کی۔

دوسواٹھانویسے وال باب

شک

(بَابُ الشَّكِّ) ۲۹۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْعَسِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى
الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام أَخْبِرْهُ أَنِّي شَاكٌّ وَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام : هَرَبْتَ أُرْبِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتِي ، وَ
إِنِّي أَحِبُّ أَنْ تُرِيَنِي شَيْئًا ، فَكَتَبَ عليه السلام أَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ مُؤْمِنًا وَاحْتَبَّ أَنْ يَزِدَّادَ إِيْمَانًا وَأَنْتَ
شَاكٌّ خَوَالِقًا لِأَخِيرِ قَبِيهِ ، وَكَتَبَ إِنَّمَا الشَّكُّ مَا لَمْ يَأْتِ الْيَقِينَ فَاذَا جَاءَ الْيَقِينَ لَمْ يَجُنْ الشَّكُّ ، وَكَتَبَ
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَا جَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاقِعِينَ» قَالَ : نَزَلَتْ
فِي الشَّكِّ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے اہم موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ کی امامت کے بارے میں شک کرنے والا ہوں۔ ابراہیم
نے کہا تھا۔ پروردگار اچھے دکھلا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ آپ تصدیق امامت
کے لئے کوئی ایسی چیز دکھائیں جس سے میرا شک دوسرے جو حضرت نے جواب لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام مؤمن تھے انھوں نے چاہا کہ
ایمان زیادہ ہو اور تم شک کرنے والے ہو اور شک میں بہتری نہیں اور یہ بھی لکھا۔ شک اس وقت تک رہتا ہے جب تک
یقین نہ ہو اور جب یقین آجاتا ہے تو پھر شک باقی نہیں رہتا اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے عزوجل فرمایا ہم نے ان میں سے اکثر
کو عہد پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق پایا اور فرمایا یہ آیت شک کرنے والوں کے بارے میں ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَّاسَانِيِّ
قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : لَا تَرْتَابُوا فَتَشْكُوا وَلَا تَشْكُوا فَتَكْفُرُوا .

۲۔ محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں بائیں طرف تھا زرارہ دائیں طرف تھا کہ ابو بصیر بھی آگے کھنکے گئے۔ اے ابو عبد اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ کے متعلق شک کرتا ہو۔ فرمایا وہ کافر ہے انھوں نے کہا جو رسول کے بارے میں شک کرے اس کے لئے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) وہ بھی کافر ہے پھر زرارہ کی طرف رخ کر کے فرمایا۔ ربوبیت باری تعالیٰ اور رسالت محمد مصطفیٰ کو سمجھتے ہوئے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا عَنْ يَسَارِهِ وَ زُرَّارَةَ عَنْ يَمِينِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِيمَنْ شَكَ فِي اللَّهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ يَا أَبَا نَجْمٍ قَالَ : فَشَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ ، قَالَ : ثُمَّ التَّمَعْتُ إِلَى زُرَّارَةَ فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفُرُ إِذَا جَحَدَ .

۴۔ البر اسحاق تراسانی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا شبہہ کو امور دین میں داخل نہ دو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّسْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبَسُوا إِيمَانَهُمْ يَظْلَمُ» قَالَ : يَشْكُ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ظلم سے اپنے ایمان کو نہیں ڈھانپا فرمایا ظلم سے مراد یہاں شک ہے۔

۵۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الشَّكَّ وَالْمَتَّيْبَةَ فِي التَّوَارِخِ لَيْسَا مَتَاوَلَا إِلَيْنَا .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شک و متعت کا نتیجہ دوزخ، ایسا شخص جو کہتا ہے نہ وہ ہمارا بات ہے اور نہ اس کی، رجوع ہماری طرف ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ شَكَ فِي اللَّهِ بَعْدَ مَوْلِدِهِ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ يَقْبَلْهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جو اللہ کی ربوبیت میں شک کرے اس کے بعد بھی کہ اس کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی ہو تو سبکی کو کبھی نہ پائے گا

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَتَّبِعُ مَعَ الشَّكِّ وَالْجُحُودِ عَمَلٌ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شک اور انکار کے ہوتے عمل بیگار ہے۔

۸۔ وَفِي وَصِيَّتِهِ الْمَفْضَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ شَكَ أَوْطَانَ فَأَقَامَ عَلَيَّ أَحَدِهِمَا أَحْبَبْتُ اللَّهُ عَمَلَهُ ، إِنْ حُجَّةَ اللَّهِ هِيَ الْحُجَّةُ الْوَاضِحَةُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جس نے شک یا یگانہ کیا اور ان میں سے کسی ایک پر قائم رہا تو اللہ اس کے عمل کو فسطح کرتا ہے اللہ ہی کی حجت و محبت واضح ہے یعنی جب عقلی و نقلی دلائل ربوبیت باری تعالیٰ پر موجود ہیں تو پھر شک یا یگانہ کیا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زُرَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا لَنَرَى الرَّجُلَ لَهُ عِبَادَةٌ وَاجْتِهَادٌ وَخُشُوعٌ وَلَا يَقُولُ بِالْحَقِّ قَوْلٌ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ شَيْئًا ؛ فَقَالَ : يَا أَبَانَجْمٍ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ الْبَيْتِ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِ كَانُوا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ لَا يَجْتَهِدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً إِلَّا دَعَا فُلْمًا يَسْتَجِبُ لَهُ فَأَتَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام يَشْكُو إِلَيْهِ مَا هُوَ فِيهِ وَيَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ قَالَ : فَظَنَّمْتُ عِيسَى وَصَلَّى ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا عِيسَى إِنَّ عَبْدِي أَنَا مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي أَتَى مِنْهُ ، إِنَّهُ دَعَانِي وَفِي قَلْبِهِ شَكٌّ مِنْكَ فَلَوْ دَعَانِي حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ وَتَنْشُرَ أَنَامِلُهُ مَا اسْتَجَبْتُ لَهُ . قَالَ : فَالْتَمَسْتُ إِلَيْهِ عِيسَى عليه السلام فَقَالَ : تَدْعُو رَبَّنَا وَأَنْتَ فِي شَكٍّ مِنْ نَبِيِّهِ ؟ فَقَالَ : يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ قَدْ كَانَ وَاللَّهِ مَا قُلْتُ ، فَأَدْعُ اللَّهَ [إِلَيَّ] أَنْ يَذْهَبَ بِهِ عَنِّي قَالَ : فَدَعَا اللَّهَ عِيسَى عليه السلام فَسَابَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَ قِيلَ مِنْهُ وَ صَارَ فِي حَيْدِ أَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایک شخص ایسا ہو جو عبادت گزار ہو، ریاضت کرتا ہو، فروتن ہو سیکن آپ کی امامت کا تامل نہ ہو تو اس کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اسے محمد اس زمانہ کے حنا ندان بھی ویسے ہی ہیں جیسے بنو اسرائیل کے زمانہ میں تھے ان میں سے ایک چالیس دن کا چلہ کر کے

دعا مانگی جو قبول ہوئی۔ دوسرے نے بھی ویسا ہی کیا اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس نے حضرت سے شکایت کی اور دعا کی درخواست کی آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی اللہ نے وحی کی۔ اسے عیسیٰ یہ میرا بندہ اس دروازے سے جس سے اسے دیا جاتا۔ اس نے مجھ سے دعا کی لیکن اس کے دل میں تمہاری رسالت کے متعلق شک تھا اگر اس حالت میں وہ دعا کرتا رہتا یہاں تک کہ اس کی گردن قطع ہو جاتی اور انگلی کی پور پور جدا ہو جاتی تب بھی اس کی دعا قبول نہ ہوتی۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے کہا۔ تو نے رب سے دعا ایسی حالت میں کی جب کہ اس کے نبی کی نبوت میں تجھے شک تھا اس لئے کہا۔ اے روح اللہ کلمۃ اللہ ایسا ہی تھا جیسا آپ نے کہا۔ اب آپ خدا سے دعا کریں کہ اس شک کو میرے دل سے دور کرے۔ حضرت نے دعا کی اس نے خدا سے دعا کی تو قبول ہوئی اور وہ اپنے اہل خاندان کے مرتبہ میں داخل ہوا۔

دوسونے الوے وال باب

ضلال

۲۹۹ ((باب الضلال))

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ صَاحِبِ الْبَرِيدِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَتَمِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْخَطَّابِ مُجْتَمِعِينَ فَقَالَ لَنَا أَبُو الْخَطَّابِ : مَا تَقُولُونَ فِيمَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ ؟ فَقُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ : نَيْسَ يَكْفِرُ حَتَّى تَمُوتَ عَلَيْهِ الْحِجَّةُ ، فَإِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْحِجَّةُ فَلَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ ، فَقَالَ لَهُ تَمِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ : سُبْحَانَ اللَّهِ مَا لَهُ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَجْعَدْ يَكْفُرُ ؟ أَيْسَ يَكْفِرُ إِذَا لَمْ يَجْعَدْ ، قَالَ : فَلَمَّا حَجَّجْتُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ : إِنَّكَ قَدْ حَصَرْتَ وَغَابَا وَلَكِنْ مَوْعِدُكُمْ اللَّيْلَةَ ، الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى بِمَنَى .

فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةَ اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ وَأَبُو الْخَطَّابِ وَتَمِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ فَتَنَاوَلَ وَ سَادَةَ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ لَنَا : مَا تَقُولُونَ فِي خَدَمِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قُلْتُ : بَلَى ؛ قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم؟ قُلْتُ : بَلَى ؛ قَالَ : أَلَيْسَ يَسَلُّونَ وَيَسُومُونَ وَيَحْجُونَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ؛ قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ [هَذَا الْأَمْرَ] فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَا رَأَيْتَ أَهْلَ الطَّرِيقِ وَأَهْلَ الْمِيَاهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيُصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَا رَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَالطَّوَافَ وَأَهْلَ الْيَمِينِ وَتَمَلَّقَهُمْ بِأَسَارِ الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُصَلُّونَ وَيُصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَا تَقُولُونَ فِيهِمْ ؟ قُلْتُ : مَنْ لَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ .

قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا قَوْلُ الْخَوَالِجِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتُمْ أَحْبَبْتُكُمْ ، فَقُلْتُ : أَنَا ، لَا ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ شَرُّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَعْلَمُوا بِشَيْءٍ مَالَهُمْ تَسْمَعُوهُ مِنَّا ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُدِيرُنَا عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں اور محمد بن مسلم اور ابو الخطاب ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہم سے ابو الخطاب نے کہا۔ کیا کہتے ہو اس شخص کے بارے میں جو امر امامت کی معرفت نہیں رکھتا۔ میرا نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ ابو الخطاب نے کہا وہ کافر نہیں جب تک کہ عقل اور نقلی دلائل سے اس پر حجت قائم نہ ہو۔ ہاں جب حجت قائم ہو جائے پھر کبھی امام کو نہ پہچانے تب کافر ہو گا۔ محمد بن مسلم نے کہا اگر نہ پہچانے اور انکار کریں نہ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ کافر نہیں ہو گا جب تک انکار نہ کرے۔ جب میں حج سے فارغ ہوا تو امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا اور اس گفتگو سے آگاہ کیا۔ فرمایا تم کیلئے آئے۔ وہ دونوں غائب ہیں اچھا حج کے چرو والی رات کو نماز میں ملنا۔ جب وہ رات آئی تو ہم سب جمع ہوئے حضرت نے اپنا تکیہ سینہ سے لگا کر فرمایا تم کیا کہتے ہو۔ اپنے نوکروں، عورتوں اور گھروالوں کے متعلق، کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے میرے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا وہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے، میں نے کہا ضرور کہتے ہیں نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے میں نے کہا کرتے ہیں کیا وہ اس عقیدہ پر کبھی ہیں جس پر تم ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے راہگیروں اور ان لوگوں کو راستوں میں گنتوں کے مالک ہیں نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا کہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو معرفت امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے کعبہ میں طواف کرنے والوں اور اہل یمن کو اس کے پردوں سے لپٹا نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے فرمایا کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ کیا نماز روزہ اور حج نہیں بجالاتے، میں نے کہا بجالاتے ہیں فرمایا کیا امت کے متعلق جو تمہارا عقیدہ ہے وہی ان کا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم انہیں کیا سمجھتے ہو میں نے جو معرفت امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ یہ عقیدہ خوارج

ہے کہ وہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا میں تمہیں کچھ اور بتاؤں۔ میں نے کہا اب ضرورت نہیں۔ فرمایا یہ تمہارے لئے بُری بات ہے کہ جو تم نے ہم سے نہیں سنا وہ بیان کرو۔ راوی کہتا ہے میں نے گمان کیا کہ حضرت قول محمد بن مسلم کی طرف مجھے پھیرنا چاہتے ہیں۔

علامہ مجلس علیہ الرحمۃ نے مرآة العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ سائل صاحب البرید کا عقیدہ یہ تھا

توضیح:- کہ امامت کی معرفت نہ رکھنے والا کافر ہے خواہ اس پر حجّت قائم ہو یعنی اس نے ربوبیت کو دلائل عقلی و نقلی سے جان لیا ہو خواہ انکار کرے یا نہ کرے یعنی اس کے نزدیک مومن و کافر کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور ابوالخطاب کا عقیدہ یہ تھا کہ کافر اس صورت میں ہوگا کہ حجت اس پر قائم ہو جائے انکار کرے یا نہ کرے ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے اور غیر عارف قبل قیام حجّت ہے اور محمد بن مسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ جب انکار کرے تو کافر ہے اور نہ انکار کرے تو کافر نہیں، پس اس صورت میں بھی مومن و کافر کے درمیان ایک اور درجہ ہوگا جو نہ معرفت رکھنے والا ہو اور نہ انکار کرنے والا۔ یہ لوگ مستضعف اور ضلال کہلاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس باب میں ضال سے یہی مراد ہے اگرچہ اطلاق ضال کا لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی جو مسلمان متمسک بالحق نہ ہو اور کافر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر دنیا میں احکام کفر جاری ہوں۔ مثلاً نجاست اور عدم جواز مباشرت و مناکح وغیرہ جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب کا حکم ہے ورنہ بعض کفار کے مستحق عقوبت ہونے اور داخل جہنم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ خوارج کا عقیدہ یہ تھا۔ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو تو کافر ہے اور اسلام سے خارج اور مستحق قتل، اسی لئے انھوں نے امیر المؤمنین کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ آپ حکیم پر راضی ہو گئے تھے حالانکہ حضرت راضی نہ تھے آپ کو اس پر مجبور کیا گیا تھا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ لفظ کفر مختلف معنی میں بولا جاتا ہے اور ہر ایک کے لئے جداگانہ احکام ہیں ایمان کے مختلف صورتوں کی طرح، کفر بعض صورتوں میں اسلام کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ احادیث میں جہاں کہیں لفظ کفر کا اطلاق کیا گیا ہو اور وہ قتل کا مستحق ہو یا اس سے مناکحت و مباشرت حرام ہو اور نہ ایسا ہے کہ آیات و احادیث میں سلب ایمان جس کا ذکر ہو اس کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ضروری ہو کفر کا اطلاق ہوتا ہے اس شخص پر جو دین اسلام کی ضروریات سے انکار کرے ظاہر اُردو بالظن جیسے شہادتین اور قیامت ایسے پر احکام کفر جاری ہوں گے۔ دنیا میں اور آخرت میں اس کے لئے عذاب جہنم ہوگا اہل کتاب بنے ان کی نجاست اور عدم جواز مناکحت میں اختلاف کیا ہے اور لفظ کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے جس کے عقائد ایمانیہ میں خلل ہو لیکن اسلام کے لئے وہ ضروری نہ ہو۔ جیسے امامت اور شہر شیعہ علماء میں یہ ہے کہ روز آخرت وہ حکم کفر میں ہوں گے اور مخلد فی النار ہوں گے جیسے مخالفین اور تمام فرقہ شیعہ سوائے امامیہ کے اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مخالفین

کی نجات جہنم سے ممکن ہوگی جیسے مستضعفین اور المرجون لامر اللہ اور علامہ دینوہ نے ایک قول ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالفین کے لئے خلود فی النار نہ ہوگا لیکن یہ قول حد درجہ ضعیف ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک اصول دین میں ہے اور رسول کی یہ حدیث متواتر ہے من کفارت ولم یعرف اصامہ زمانہ مات ملتہ جہالتہ جاہلیتہ دجواس حال میں مرا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور ملکی تائید میں بہ کثرت احادیث ہیں اب رہے دینیوی احکام جیسے طہارت و تناکح و توارث تو مشہور یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا سا حکم ان پر ہوگا اور جناب سید مرتضیٰ اور ایک گروہ علمائے شیعہ کا خیال ہے کہ دینیوی معاملات میں سبھی ان سے کافروں کا سا برتاؤ کیا جائے گا اور اخبار و احادیث سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ علم الہی میں یہ بات تھی کہ مخالفین صحابجان حکومت ہوں گے اور شیعوں پر ان کو غلبہ حاصل ہوگا لہذا ان کے لئے دشمنوں سے مل جل کر رہنا لازم ہوگا لہذا ان کو اجازت دی گئی تمام دینیوی امور میں شرکت کی اور مخالفین پر تفسیر کے زمانہ میں اسلامی احکام جاری رہے البتہ قائم آل محمد ظہور کے بعد ان کے کفار کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا اور ان مختلف احادیث کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہوگا کہ کبھی اطلاق کفر ہوتا ہے ان کتابان کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں پر جو توبہ نہیں کرتے اور گناہ کا دل پر کوئی اثر نہیں لیتے۔ احتمال ہے کہ ان پر طولانی مدت تک عذاب رہے لیکن جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں اور دنیا میں بجائے کفار کا حکم جاری ہونے کے بعض ایسے حقوق سے انھیں محروم کر دیا جائے جو مومنین سے مخصوص ہیں اور کبھی کافر کا لفظ اطلاق ہوتا ہے معاصی کے مرتکب پر۔ مختصر کہ یہ لفظ کثیر معانی میں بولا جاتا ہے اور اس کے احکام جدا جدا ہیں شہید ثانی نے رسالہ حقائق الایمان میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام علمائے امامیہ نے اہل خلافت کے کفر پر اتفاق فرمایا ہے اور اکثر نے حکم اسلام کا مسلک اختیار کیا ہے اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ کافر ہیں نفس امر میں اور ظاہر میں یہ نزاع لفظی ہے کیونکہ جو اسلام کے قائل ہیں انھوں نے اکثر احکام مسلمین کو ظاہر میں جائز رکھا ہے نہ کہ نفس الامر میں اس لئے ان کا دخول فی النار بیان کیا ہے اور جو باطناً و ظاہراً کافر ہونا بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس دلیل نہیں۔ کیوں کہ

لأنه لا الله کہنے سے ان کا اسلام ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
 قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فَمَا تَقُولُ فِي مَنْ كَفَرَ النَّاسِ فَإِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ مَا تَرَاهُ وَمَا تَرَوُا جُئْتُ قَعْلًا ، فَقَالَ :
 وَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنِّي أَحْسَى أَنَّ لَاتِحِلَّ لِي مِنْ كَاغْتَبَهُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي ؟
 فَقَالَ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ وَأَنْتَ شَابٌ ، أَتَصْبِرُ ؟ قُلْتُ : أَتَحْدِثُ الْجَوَارِي قَالَ : فَهَاتِ الْآنَ فِيمَا تَسْتَحِلُّ
 الْجَوَارِي ؟ قُلْتُ : إِنَّ الْأُمَّةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحَرَّةِ إِنْ رَابَتْ بِشَيْءٍ يَعْنُهَا وَاعْتَزَلَتْهَا ، قَالَ :

فَحَدَّثَنِي بِمَا سَتَحَلَّلْتَهَا ؟ قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ .

قُلْتُ لَهُ : فَمَا تَرَى أَنْزَوْجُ ؟ فَقَالَ : مَا أَبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، مَا أَبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ : مَا أَبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى جَهَنِّ تَقُولُ : لَسْتُ أَبَالِي أَنْ تَأْتِمَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَمْرُكَ ، فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذَلِكَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ امْرَأَةٍ نَوْجٍ وَامْرَأَةٍ لَوْطٍ مَا قَدْ كَانَ ، إِنَّهُمَا قَدْ كَانَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ ، قُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِي ذَلِكَ بِمَنْزِلَتِي إِسْمَاعِيلِي تَحْتَ يَدِهِ وَهِيَ مَقْرَّةٌ بِحُكْمِهِ ، مَقْرَّةٌ بِدِينِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا تَرَى مِنَ الْحَيَاةِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَخَانَتْهُمَا» مَا يَعْنِي بِذَلِكَ إِلَّا الْفَاحِشَةَ وَقَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَانَا ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجُ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : إِنْ كُنْتَ فَأَعْلَا فَعَمَلِكَ بِالْبَلَاءِ مِنَ النِّسَاءِ ، قُلْتُ : وَمَا بِالْبَلَاءِ قَالَ : ذَوَاتِ الْخُدُورِ الْعِفَائِفِ .

قُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ رَبِيعَةَ الرَّأْيِيِّ ؟ فَقَالَ : لِأَوْلِيكَ الْعَوَاتِقَ اللَّوَاتِي لَا يَنْصِبْنَ كُفْرًا وَلَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَعُدُّوْنَ أَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنَةً أَوْ كَافِرَةً ؟ فَقَالَ تَصُومُ وَتُصَلِّي وَتَسْتَحْيِي اللَّهَ وَلَا تَدْرِي مَا أَمْرُكُمْ ؟ قُلْتُ : قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْكُمْ كَافِرًا وَمِنْكُمْ مُؤْمِنًا» لِأَنَّ اللَّهَ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا كَافِرٍ .

قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ يَا ذَرَارَةَ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْ كَانُوا أَهْلًا لِلْإِيمَانِ وَأَخْرَجْنَا عَنْهُمْ غِيظًا مِنْ اللَّهِ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا قَالَ «عَسَى» ؟ قُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا» إِلَى الْإِيمَانِ ، قُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ قُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ . إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَبِهِمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ . وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

قُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُمْ حَيْثُ تَرَكْتُمُ اللَّهَ قُلْتُ : أَفْتَرَّجْتُمُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَرَجْتُمُ كَمَا أَرَجَّاهُمْ اللَّهُ ، إِنْ شَاءَ أَدْخَلْتُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ .

وَلَمْ يَظْلِمْتُمْ، قُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: (وَ) هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ الْكَافِرُ؟ قَالَ: فَتَقَالُ: لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ، يَزَادُهُ إِتْبَاقِي أَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبُرْتَ زَجَعْتَ وَتَحَلَّمْتَ عَمَّا عَقَدَكَ.

۲۔ زرارہ کا بیان ہے میں نے امام محمد یا قرظیہ السلام سے کہا آپ فیرضیہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں میں کہ خدائی کے سن کو پہنچ گیا ہوں۔ مگر اب تک شادی نہیں کی فرمایا رکاوٹ کیا ہے جس نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے میں نے کہا کینزوں سے، فرمایا اپنی بات کو دہراؤ، بھلا اس صورت میں کینز کیسے حلال ہو جائے گی۔ میں نے کہا کینز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر مجھے اس کے عقیدہ میں شک ہو گا تو پوسچ ڈالوں گا اس سے علیحدگی اختیار کروں گا تاکہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بناؤ وہ حلال کیسے ہوگی یہ سن کر لاجواب ہوا میں نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کیا میں شادی کروں، فرمایا اگو لو کرے تو مجھے کیا پروا۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں ایک تو میری بلات سے اگر بغیر حکم کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کرے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کروں۔ حضرت نے فرمایا تمہیں خدکیوں ہے جب اللہ کے رسول نے کی، نوح اور لوط کی بیٹیوں کے متعلق قرآن میں ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کے رسول کو مجھ سے کیا نسبت، وہ ان کے قاب میں تھیں ان کے حکم کو ماننی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں ملتے حالانکہ خدا فرماتا ہے ان دونوں نے خیانت کی۔

اور خیانت سے مراد زنا یا چوری نہیں بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسول اللہ نے بھی فلاں عورت سے شادی کی تھی میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کروں، فرمایا کہ نلپے تو بے وقوف عورت سے کر، فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا پردہ نشین اور پاک دامن، میں نے کہا کیا وہ مسلم بن حفصہ (ایک زید یہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا لچر وچ بوز مذہب اختیار کیا ہے فرمایا نہیں۔

میں نے کہا پھر وہ ربیعہ و سلمہ محققاتہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں۔ میری مراد ان بانع اور پردہ نشین لڑکیوں سے ہے جنہوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو۔ وہ امر امامت کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر، فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو۔ اللہ سے ڈرتی ہو لیکن یہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر، واللہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر، حضرت نے فرمایا تمہارا قول زیادہ سچلے یا خدا کا۔ لے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا تمہوں نے اچھے اعمال کو برے اعمال سے ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے، میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر فرمایا اچھا تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مردوں، عورتوں اور لڑکوں میں جو ضعیف ایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا جلد جانتے

ہیں اور نہ ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں پھر وہ یا مومن ہوں گے یا کافر، پھر مجھ سے فرمایا تم اصحاب اعراف کے متعلق کیا کہتے ہو میں نے کہا وہ بھی یا مومن ہوں گے یا کافر، اگر جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر، حضرت نے فرمایا واللہ نہ مومن ہیں نہ کافر، اگر وہ مومن ہوتے تو مومن کی طرح جنت میں داخل ہوتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جلتے، لیکن وہ گروہ ایسا ہے جس کے نبکیان اور نگاہ برابر ہیں، پس ان اعمال بد نے بہشت میں جلتے سے روکا۔ ۵۹

ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے کہا پھر بات وہی جوئی کیا یعنی ہیں یا دوزخی، فرمایا تم بھی ان کو اسی طرح چھوڑ دجیے خدا نے رو کر رکھا ہے ان کا بخشنا یا نہ بخشنا اس کی مرضی پر ہے۔ میں نے کہا کیا آپ حکم میں ان کے متعلق تاثیر روا رکھتے ہیں فرمایا ہاں جیسے خدا نے روا رکھا ہے اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اگر چاہے گا تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا۔ میں نے کہا تو کیا خدا کا نافر کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کافر ہی داخل ہوگا فرمایا نہیں۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ اسے ذراہ میں بار بار سمجھاتے جاتا ہوں کہ کافروں کے علاوہ بھی جس کو اللہ چاہے مگر تم یہ کہتے ہی نہیں کہ جس کو اللہ چاہے آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور یہ جوانی کا جو شہ دب جائے گا تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے اور تمہارے دل کی گرہ کھل جائے گی ایسے تم مان لو گے کہ کافر اور مومن کے درمیان کئی درجات ہیں ان میں سے جس کو خدا چاہے گا جیسے بیوقوف مرد، عورت اور بزرگے جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

تین سوواں باب

مستضعف

((بَابُ الْمُسْتَضْعَفِ)) ۵۰۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ ذُرَّارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ فَقَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَهْتَدِي حِيلَةَ إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُرُ وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكْفُرَ ، فَهُمْ الصَّبِيَّانُ ، وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عَقُولِ الصَّبِيَّانِ مَرَفُوعٌ عَنْهُمْ الْقَلَمُ .

۱۔ ذرراہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مستضعف کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں جو نہ تو اتنی قوت و استقلال رکھتے ہیں کہ کفر کی طرف مائل ہو کر کافر بن جائیں اور نہ اس قابل ہیں کہ حکمت قرآن سے ہدایت حاصل کریں نہ ان میں ایمان میں کامل ہونے کی قوت اور نہ کفر کی طرف لوٹ جانے کی طاقت، یہ گروہ اطفال کلبہ اور ان مردوں اور عورتوں کلبہ جس کی عقل بچوں کی سی

ہے یہ لوگ نروع القلم ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُسْتَضْعَفُونَ الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةَ وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ، قَالَ : لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةَ إِلَى الْإِيمَانِ ، وَلَا يَكْفُرُونَ الصَّبِيَّانَ وَأَشْبَاهَ عُقُولِ الصَّبِيَّانِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ .

۲۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہیں فرمایا جن کی معلومات اتنی کم اور عقل اتنی کوتاہ ہے کہ نہ وہ اپنے سے کفر کو دفع کر سکتے ہیں اور نہ راہ حق کی ہدایت پاسکتے ہیں نہ ایمان والوں میں ہی ہیں نہ کافروں میں۔ وہ اطفال ہیں اور وہ مرد اور عورتیں جو کوتاہ عقلی میں لڑکوں کی مانند ہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ ، فَقَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ حِيلَةَ يَدْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْكُفْرَ وَلَا يَهْتَدِي بِهَا إِلَى سَبِيلِ الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَكْفُرَ قَالَ : وَالصَّبِيَّانُ وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصَّبِيَّانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مستضعفین وہ ہیں جو نہ کوئی حیلہ قوت رکھتے ہیں نہ راہ ہدایت پانے کی یعنی نہ وہ ایمان کے لئے کچھ کرتے ہیں نہ کفر کے لئے وہ اطفال ہیں اور اطفال جیسی عقل رکھنے والے مرد اور عورت۔

۴۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَمَطٍ الْجَلْبَلِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا تَقُولُ فِي الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ لِي شَبَّهَا بِالْفَرَسِ : فَمَنْ كُنْتُمْ أَحَدًا يَكُونُ مُسْتَضْعَفًا وَأَبْنُ الْمُسْتَضْعَفُونَ ؟ فَوَاللَّهِ لَقَدْ مَشَى بِأَمْرِكُمْ هَذَا الْعَوَاتِقُ إِلَى الْعَوَاتِقِ فِي خُدُورِهِنَّ وَتَحَدَّثُ بِهِ السَّقَايَاتُ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ .

۴۔ رازی کہتے ہیں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ مستضعفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں وہ خوت و اضطراب کی صورت سے مشابہ ہے کیا تم مستضعفین کو چھوڑ دو گے اور مستضعفین ہیں کہاں۔ واللہ تمہارا امر امارت آیات حکمات سے ہر ایک پہنچ چکے یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں گھسروں کے اندر اور پانی بھرنے والی عورتیں مدینہ کے گلی کوچوں میں اس کا تذکرہ کرتی ہیں (پس جب حجت ان پر تمام ہوگی تو پھر مستضعف کہاں رہے۔)

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ قَالَ :



الشافی جلد ۳۸۳ کتاب الایمان والکفر
سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعِفِينَ فَقَالَ : هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ ، فَقُلْتُ أَيُّ وَلَايَةٍ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَأَسْتَبِي بِالْوَلَايَةِ فِي الدِّينِ وَلَكِنَّهَا الْوَلَايَةُ فِي الْمَنَاصِحِ وَالْمَوَارِثَةِ وَالْمَخَالِطَةِ وَهُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَلَا بِالْكَفَّارِ وَمِنْهُمْ الْأَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں مستضعف کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ اہل دوستی ہیں۔ میں نے کہا کسی دوستی فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور ہم نشینی کا جواز ہے وہ نہ مؤمن ہیں نہ کافر، ان میں سے کچھ مرجون لامر اللہ یعنی ان کے متعلق تاخیر کی گئی ہے قیامت تک پھر وہ چاہے کھنٹے یا نہ کھنٹے۔

۶۔ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَمِيْرٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُنْتَهَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الدِّينِ الَّذِي لَا يَسْتَعِ الْعِبَادَ جَهْلُهُ ، فَقَالَ : الدِّينُ وَاسِعٌ وَلَكِنَّ الْأَخْوَارِجَ سَيَقْتَوِعُونَ أَعْلَىٰ أَنفُسِهِمْ مِنْ جَهْلِهِمْ ، قُلْتُ : جَعَلْتَ فِدَاكَ فَأَحَدَ نِكَ بَدِينِي الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ؟ فَقَالَ : بَلَىٰ ، قُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْأَخْوَارِجَ بِمَاجَاءِ مَنْ عِنْدَ اللَّهِ وَأَتَوْلَاكُمْ وَأَبْرَأَ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَمَنْ رَكِبَ رِقَابَكُمْ وَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ وَظَلَمَكُمْ حَقَّكُمْ ، فَقَالَ : مَا جَعَلْتَ شَيْئًا ؛ هُوَ اللَّهُ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ : قَهْلَ سَلِمَ أَحَدًا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ؟ فَقَالَ : لَا إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ قُلْتُ : مَنْ هُمْ؟ قَالَ : نِسَاؤُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتُمْ أَمْ أَيْمَنَ؟ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا كَانَتْ تَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

۶۔ راوی نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے دین کے ان مسائل کے متعلق پوچھا جن سے لوگوں کو جاہل نہ رہنا چاہیے فرمایا دین کے مسائل میں آسانی رکھی گئی ہے لیکن خارجیوں نے مسائل مشکوٰۃ وضع کر کے دین کو اپنے اوپر تنگ بنا لیا ہے اپنی جہالت سے میں نے کہا میں آپ کو اپنے دینی عقائد سناؤں، فرمایا ضرور، میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور جو کچھ حضرت خدا کی طرف سے لئے ہیں اس کا اقرار اور آپ سے تولا اور سب ازاری آپ کے دشمنوں سے اور آپ کی گردنوں پر سوار ہونے والوں، آپ پر حکومت کرنے والوں اور آپ کا حق غصب کرنے والوں سے فرمایا تم کسی چیز سے جاہل نہ رہو، واللہ یہی ہمارا دین ہے۔ میں نے کہا جس کو امر امامت کا عرفان ہو کیا وہ جہنمی ہے فرمایا نہیں بجز مستضعف، میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا تمہاری عورتیں اور اولاد، کیا تم نے اُم ایمن محو نہیں کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل جنت کے حالانکہ اس کی تمہاری ہی معرفت نہ تھی۔

۷۔ عَلِيِّ بْنِ إِسْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَاتٍ ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام . مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعِفٍ .

۷۔ ابولعبیر سے مروی ہے کہ ابوجبر اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مذہبی خیال کو جانتے ہے وہ مستضعفوں میں

۸۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمِيْرٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوْبٍ ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ :

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : إِنِّي رُبَّمَا دَكَرْتُ هَؤُلَاءِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ فَأَقُولُ : نَحْنُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِ الْجَنَّةِ ؟

فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا يَفْعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ بِكُمْ أَبَدًا .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بسا اوقات میں ان مستضعفوں کا ذکر کرتا ہوں

اور کہتا ہوں ہم اور وہ جنت کے یکساں درجات میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ تمہارا ساتھ دے گا اور تمہاری رجات مختلف ہوں گی۔

۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّمِيْمِيِّ ، عَنْ أَخُوَيْهِ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدَ ابْنِي الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

يَعْقُوْبٍ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ الْخَثَرِ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ عِنْدَهُ :

جَعَلْتُمْ فِدَاكَ ، إِنَّا نَخَافُ أَنْ نُنْزَلَ بِذُنُوْبِنَا مَنَازِلَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ ، قَالَ فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا يَفْعَلُ اللَّهُ ذَلِكَ

بِكُمْ أَبَدًا .

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُ .

۹۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق سے ہماری موجودگی میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم اس سے ڈرتے

کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں مستضعفوں کا درجہ جنت میں ملے فرمایا خدا تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کرے گا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَمْرَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيْرٍ ، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے جو شخص لوگوں کے مذہبی اختلافات کو جان لیا وہ مستضعف نہیں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَسْعُوْدٍ

الْحَزْرَاعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ﷺ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الضَّعْفَاءِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :

الضَّعِيْفُ مَنْ لَمْ تَرَفَعْ إِلَيْهِ حُجَّةٌ وَلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ ، فَإِذَا عَرَفَ الْاِخْتِلَافَ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میرے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ضعیف کون ہے حضرت نے مجھے لکھا جس پر حجت قائم ہو

اور وہ مذہبی اختلافات کو نہ جانتا ہو اگر اختلافات کو جان لے تو ضعیف نہیں۔

۱۲۔ بَنُوْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيْبِ الْحَنَمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ

إِمَامِ مَسْجِدِ رَهْلَالٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْتَضْعَفٌ ، أَبْلَغُ الرِّجَالِ الرِّجَالُ

وَالنِّسَاءُ النِّسَاءُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوجبر اللہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں کوئی مستضعف نہیں اور دعوتیں سب حالت سے باخبر ہیں۔

ختم شد